جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

دیوبندیوں کی معرکۃ الآرا کتاب شہاب ثاقب کے مدلل رد و ابطال اور اکابر

وہابیہ کی کفری عبارات کی تاویلات کے مدلل و مسکت جوابات کا مجموعہ

جس کا تاریخی نام

اَحقاقُ الدِّیْن عَلٰی اَکَابِرِ الْمُرْتَدِّیْن

المعروف بہ

ردشہاب ثاقب بروہابی خایب

مصنفہ

اجل العلماء افضل الفضلاء سلطان المناظرین۔ امام الواعظین

حضرت علامہ محقق مولانا مولوی الحاج محمد اجمل شاہ صاحب مفتی ہند

ناشر

محمد ازہر نعیمی اشرفی

اَزْہَر بُکڈپو متصل مسجد آرام باغ کراچی ۱

مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس کراچی

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

13837°

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ الذی ارسل الیناسید الانبیا والمرسلین۔ وبعث فینا حبیبہ الذی ختم بہ النبیین۔ وعلمہ علوم الاولین والاٰخرین۔ وفضلہ بخصائصہ علی جمیع المقربین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ونبینا محمد رحمۃ للعالمین۔ قاسم الارزاق ومالک السموات والارضین۔ عالم ما کان وما سیکون الی یوم الدین۔ واسطۃ الخلق وشفیع للمذنبین۔ وعلی اٰلہ الطیبین وصحبہ الطاہرین۔ وعلی ائمۃ المجتہدین۔ وفقہاء امۃ الکاملین وعلی اولیاء ملتہ المرشدین۔ وعلماء اہل السنۃ المہدیین وعلینا معہم وبہم اجمعین۔

اَمَّا بَعْدُ الفقیر الی اللہ عزوجل۔ المعتصم بذیل سید کل نبی ومرسل۔ العبد محمد اجمل۔ بن الحافظ الحاج الشاہ محمد اکمل۔ السنی الحنفی مذہبًا والقادری الرضوی مشربًا۔ المتوطن فی بلدۃ سنبھل۔ اپنے برادران اہلسنت وجماعت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ عرصہ ایک سال سے جناب محب ملت قاری مولانا شاہ عبداللطیف صاحب ساکن سیکری ضلع مظفرنگر کا اصرار تھا کہ رسالہ اشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب مولفہ مولوی حسین احمد فیض آبادی کا مکمل رد و جواب لکھدیا جائے۔ لیکن میں اپنی عدیم الفرصتی اور کثرت اشغال کی بناپر اس کو شروع

Marfat.com

نہ کرسکا تو اُنہوں نے صدر المدرسین جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول۔ مولانا مولوی غلام جیلانی صاحب مدرس اوّل مدرسہ اسلامیہ میرٹھ سے شکایت کی اُنہوں نے اپنی محبت سے زور ڈالا تو میں اپنے مشاغل کی بنا پر مختصر طور پر اس کتاب کا جواب شروع کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق وھو الموفق للحق والتحقیق۔

بھائیو! مدعیان اسلام میں اہلسنّت وجماعت کا مقابلہ کرنے والے۔ عقائد حقّہ واحکام شرعیہ کو مٹانے والے۔ حقانی علمار اہلسنت کے دینی عزووقار کو گھٹانے والے۔ پیشوایانِ ملّت پر افترا وبہتان کرنے والے۔ متقدمایانِ مذہب کو منہ بھر بھر کر گالیاں دینے والے مفتیان شریعت کو ضال ومضل کہنے والے۔ حق کی حقّانیت پر پردہ ڈالنے والے۔ باطل کی حمایت کرنے والے۔ عقائد باطلہ اور مسائل فاسدہ کی اشاعت کرنے والے۔ گمراہی اور بے دینی کی تبلیغ کرنے والے۔ کفر شرک کو دین وایمان ٹھہرانے والے فرقے صدیوں سے برابر چلے آرہے ہیں۔ ان باطل فرقوں نے ہمیشہ عوام مسلمین کو فریب دینے کی ناپاک سعی کی۔ ان گمراہ جماعتوں نے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دامِ تزویر میں پھانسنے کی کوشش کی۔ ان بے دینوں نے حق کو باطل ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کے زور لگائے۔ ان بدمذہبوں نے باطل کی تبلیغ کے لئے ہمیشہ زبردست مجمعے جمائے۔ اور پُرمکر وفریب تقریریں کیں۔ اور افترا وبہتان کئے۔ لیکن رب العزّت تبارک وتعالیٰ نے ہر زمانے

Marfat.com

میں اپنے دین حق کی محافظت کی - اور اہلِ حق کی ہر قرن میں نصرت واعانت کی - اور باطل کو سر بخاک کیا۔ اور اہلِ باطل کے مکر و فریب کا پردہ چاک کیا۔ اس دَور پُر فتن میں دیوبندیوں کی جمعیت نے جو عامۃ المسلمین میں فتنہ وفساد پھیلایا وہ ان کے عمل سے ظاہر ہے۔ اُنہوں نے جو اختلاف وافتراق کا بیج بویا وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ یہ فرقہ اپنی فریب کاری اور گمراہی میں پہلے فرق باطلہ پر سبقت لے گیا۔ یہ فرقہ اپنی تقیہ بازی اور مکاری میں روافض کو بھی شرمندہ کر گیا۔ بلکہ اُنہوں نے تو اپنے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ اور کذب پر جمائی۔ انہوں نے تو اپنی جماعت کی تعمیر ہی دجل وفریب پر بنائی۔ اُنہوں نے ہی افترا کا رواج دیا۔ انہوں نے ہی بہتان طرازی کا بازار گرم کیا۔ کتب دینیہ میں تحریفیں کرنا ان کی مخصوص عادت ہے عبارات میں کتر بیونت کرنا ان کی مشہور خصلت ہے۔ یہ فرقہ جب اپنی مکاری پر اُتر آئے تو اپنے خصم کا قول اپنے دل سے بنا کر لے آئے۔ یہ جماعت جب اپنی افترا پردازی پر آجائے تو خصم کے آباؤ اجداد اور مشائخ کی طرف سے جو عبارات چاہے گڑھ کر لے آئے۔ ان کی تصانیف کے نام تراش لے۔ پھر ان کے مطبع تک بنا ڈالے۔ چنانچہ اس پارٹی کا سر جوڑ کر تیار کیا ہوا رسالہ سیف الحقی ان کے افترا و بہتان کا پورا کھیل ہے اس وقت بطور نمونہ اس کی چند مثالوں کا پیش کر دینا ان اُمور کی بیّن دلیل ہے۔

(۱) اس کے صفحہ ۳ پر ایک کتاب بنام تحفۃ المقلدین علی الحضرت

Marfat.com

قدس سرہٗ کے والد ماجد حضرت مولانا مولوی محمد نقی علی خاں صاحب قدس سرہ کے نام سے گڑھی اور بکمال بے حیائی کہہ دیا۔ مطبوعہ صبح صادق سیتا پور صفحہ ۱۵

(۲) اس کے صفحہ ۱۱ و صفحہ ۲۰ پر ایک کتاب ھدایۃ البریہ مطبوعہ لاہور اعلیٰحضرت کے والد ماجد قدس سرہٗ کے نام سے گڑھی اور اپنی تراشیدہ عبارتیں اس کی طرف نسبت کر دیں۔ کہ صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں صفحہ ۱۴ میں فرماتے ہیں۔

(۳) اس کے صفحہ ۲۰ پر ایک کتاب بنام تحفۃ المقلدین اعلیٰحضرت کے جد امجد حضرت مولانا مولوی محمد رضا علی خاں صاحب قدس سرہ کے نام سے گڑھی اور بکمال بے شرمی کہہ دیا مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۲

(۴) اس کے صفحہ ۴ پر ایک کتاب بنام مرآۃ الحقیقۃ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی سے گڑھی اور بکمال بے ایمانی کہہ دیا مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸

(۵) اس کے صفحہ ۲۰ پر اعلیٰحضرت کے والد ماجد قدس سرہ کی مہر مبارک بھی دل سے گڑھ لی اور اس کی یہ صورت بنا لی [نقی علی حنفی سنی ۱۳] حالانکہ حضرت کی مہر مبارک یہ تھی جو کثرت کتب پر طبع ہو چکی ہے۔

مولوی رضا علی خاں ولد محمد نقی خاں

لطف یہ ہے کہ مہر گڑھی اور پھر بات نہ بنی کہ حضرت کی وفات ۱۲۹۷ھ میں ہوئی اور مہر کا سنہ ۱۳۰۱ لکھا تو نتیجہ یہ نکلا کہ وصال شریف کے چار برس بعد مہر کندہ ہوئی۔ واقعہ یہ ہے

Marfat.com

کہ جھوٹ میں کچھ نہ کچھ کمی باقی رہ جاتی ہے جس سے اس کا جھوٹا ہونا ظاہر ہو جاتا ہے۔

مسلمانو! ذرا انصاف سے کہنا کیا ایسا جیتا اُفتراء و بہتان کیا ایسی گندی اور گھنونی تحریر تم نے کوئی اور بھی دیکھی۔ کیا ایسا صریح کذب اور جھوٹ کیا ایسی بے حیائیوں اور ڈھٹائیوں کی نظیر تم نے کوئی اور بھی سُنی۔ کیا ایسی بے شرمی کا مظاہرہ تم نے کہیں اور بھی کیا۔ کیا ایسی بے ایمانی اور مکر و کید کا مجموعہ تم نے کبھی اور بھی دیکھا۔ قابل توجہ یہ چیز ہے کہ یہ سارا افتراء و بہتان۔ دجل و فریب۔ مکر و کید۔ تحریف و کذب محض اس لئے عمل میں آیا کہ اے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی تم تو یہ کہتے ہو اور تمہارے والد ماجد اس کے خلاف فلاں فلاں کتاب کے فلاں صفحہ میں یہ لکھتے ہیں تمہارے جدامجد فلاں کتاب کے فلاں صفحہ میں یہ تحریر فرماتے ہیں۔ تمہارے مشائخ کرام فلاں فلاں کتاب میں یوں فرماتے ہیں۔ باوجودیکہ ان کتابوں کا کہیں دُنیا میں وجود ہے نہ ان مطابع کا کہیں نام و نشان۔

مسلمانو اس فرقہ کی جُرأت تو دیکھو کہ ان کتابوں کے یہ یہ نام اور یہ یہ عبارات ہیں۔ اور ان کے فلاں فلاں مطابع اور صفحات ہیں۔ اور اس جماعت کی اس دلیری کا ملاحظہ کرو کہ قدوۃ المحققین حضرت مولانا مولوی مفتی محمد نقی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دہر تک گڑھ لی اور محض اپنے دل سے اس کا سن اور عبارت تراش لی۔ واقعہ تو یہ ہے کہ اس فرقہ ملعونہ میں نہ کچھ شرم و حیا ہے نہ ان کے نزدیک جھوٹ بولنا جرم و خطا ہے ——

Marfat.com

سنا فتراد بہتان باندھنا فعل حرام ہے - نہ دجل و فریب دینا بُرا کام ہے - اور ہو بھی کس طرح کہ جب وہ جھوٹ جیسے عیب کو اپنے خدا کی صفت ثابت کریں - اور اس کے لئے غلط گوئی اور مکر جیسے نقص کو روا رکھیں تو پھر ایسے کاذب بالفعل اور مکّار خدا کے پُجاریوں کو جیتا جھوٹ برستے - افترا و بہتان کرتے کیوں خوف و ہراس ہو - اور منگھڑت کتابیں اور عبارتیں اپنے دل سے تراشتے ہوئے - اور صفحات و مطابع گڑھتے ہوئے کس کا لحاظ و پاس ہو - یہ جو کچھ معروض ہوا یہ سارے فرقہ کا مختصر حال زار تھا - اب باقی رہا ہمارے مصنف شہاب ثاقب کا حال تو یہ تو فرقہ بھر میں افترا کی مشین کا ٹھیکیدار اور کذب کی ایجنسی کا مالک و مختار ہے - اس نے تو اپنی اس کتاب شہاب ثاقب کی بنا ہی کذب و افترا پر قرار دی - اس کی تعمیر ہی انتہائی دجل و فریب پر رکھی ہے - چنانچہ میں اپنی اس کتاب میں یہ ثابت کروں گا کہ شاید اس مصنف نے بوقت تصنیف یہ قسم کھا لی تھی کہ وہ بھول کر بھی کبھی سچ نہ بولے گا - اور کذب و افترا کی کسی نوع و صنف کو باقی نہ چھوڑے گا - یہ میرا دعویٰ ہے اور اپنے اس دعوے پر کم از کم دو شاہد ایسے پیش کروں جو اس کے صریح کذب ہونے اور جیتا افترا ہونے میں بے نظیر ہوں - تاکہ ہر ناظر کو میرے اس دعوے کی صداقت پر کسی طرح کا شبہ باقی نہ رہے اور ہر مخالف کو وہ اس دعوے کے تسلیم کرانے پر جبری و دلیر رہے - سُنیئے اسی شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے -

| جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی مرحوم خزینۃ الاولیا مطبوعہ |

Marfat.com

کا نبوی صفحہ ۱۵ میں ارقام فرماتے ہیں علم غیب صفت خاص ہے رب العزت کی جو عالم الغیب والشہادہ ہے۔ جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہے وہ بے دین ہے۔ اس واسطے کہ آپ کو بذریعہ وحی کے اُمور مخفیہ کا علم ہوتا تھا جسے علم غیب کہنا گمراہی ہے ورنہ جمیع مخلوقات نعوذ باللہ عالم الغیب ہے۔ انتہی۔

یہ شاہد اول ہے شاہد دوم بھی ملاحظہ ہو اسی شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۲۲ پر ہے۔

مولوی رضا علی خاں صاحب ہدایۃ الاسلام مطبوعہ صبح صادق سیتا پور صفحہ ۳۰ میں فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب بالواسطہ تھا یعنی بذریعہ وحی کے تعلیماً معلوم ہوتا تھا اور یہ علے قدر مراتب سب کو حاصل ہے اور علم غیب مطلق و بالذات کا اعتقاد رکھنا مفضی الی الکفر ہے اور نص قطعی کے خلاف اس میں تاویل اور ایر پھیر کرنا بے دین کا کام ہے الخ

مسلمانو! مصنف شہاب ثاقب کے ان دو جیتے جھوٹ اور کذب اور صریح افترا و بہتان کو دیکھو کہ دنیا میں حضرت شاہ حمزہ صاحب بارہروی قدس سرہ کی نہ کوئی کتاب بنام خزینۃ الاولیا تصنیف ہوئی۔ نہ وہ طبع کان پور میں طبع ہوئی نہ اس کا صفحہ ۱۵ ہے نہ اس عبارت کا وجود ہے۔

Marfat.com

اسی طرح جہان بھر میں حضرت مولانا مولوی مفتی رضا علی خاں صاحب کی نہ کوئی ہدایۃ الاسلام کتاب ہے۔ نہ وہ سیتا پور کے مطبع صبح صادق میں طبع ہوئی نہ اس کے صفحہ ۳۰ پر اس عبارت کا وجود ہے۔ لیکن اس مصنف شہاب ثاقب کی دروغ گوئی وکذب بیانی اور افترا پردازی وبہتان طرازی اور بے شرمی وبے حیائی ملاحظہ کیجئے کہ اس نے محض اپنے دل سے یہ دونوں کتابیں گڑھ لیں اور خود ہی ان کے مطابع بنا لئے۔ اپنے آپ ہی ان کے صفحات تجویز کر لئے محض اپنی طرف سے یہ عبارات تصنیف کر لیں اور کس جرأت ودلیری سے ان کو اپنی اس کتاب شہاب ثاقب میں چھاپ کر شائع کر دیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کیا بلکہ نہایت جسارت اور ڈھٹائی کے ساتھ اپنے خصم کے مقابل الزام دے رہا ہے کہ مجدد صاحب آپ تو کہتے ہیں اور آپ کے دادا پیر حضرت شاہ حمزہ صاحب مارہروی اور آپ کے جد امجد حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب بریلوی آپ کے خلاف یہ کہتے ہیں۔ مسلمانو اور نہ صرف مسلمانو بلکہ جہاں کے تمام انصاف پسندو۔ ذرا سوچو تو کبھی کسی بے شرم سے بے شرم وبے حیا سے بے حیا نے بھی اپنے خصم کے مقابل بے دھڑک ایسی حرکات کیں۔ ایسا منہ پھاڑ کر بولا۔ ایسا سر بازار شائع کیا۔ واقعی کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

نیز اس کتاب شہاب ثاقب کی زبان نہایت گندی اور گھنونی ہے۔ کلام میں نہایت بے باکی اور آزادی ہے۔ خطابت میں سوقیانہ روش اور

Marfat.com

بیہودہ پن ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف نے گالی گلوچ کی کافی شناخت پیدا کر لی ہے۔ اور اُس نے گالیاں بکنا باقاعدہ کسی بیوپار سے سیکھ لی ہیں پھر گالیاں دیتے وقت آپ کے دماغ کا صحیح توازن بھی باقی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ جو منہ میں آیا کہدیا۔ جو گالی زبان پر آئی بک دی۔ نہ تہذیب و شرافت کا ذرہ بھر احساس ہے۔ نہ ظاہری علم و وجاہت کا کچھ لحاظ و پاس ہے۔ تو یہ کتاب کیا ہے گالی نامہ ہے۔ بازاری گالیوں اور بیہودہ و لغو باتوں کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ یہ کتاب میرے پاس تقریباً ۲۸ سال سے ہے۔ لیکن کبھی اس کے چند ورق بالتزام نہ دیکھ سکا اور یہ سمجھ کر اس کو اُٹھا کر رکھ دیا تھا کہ یہ ایک حیا سوز انسان کی تہذیب کی ننگی تصویر ہے۔ اب جو بغرض رد اس کو بالاستیعاب دیکھا تو حیرت ہو گئی کہ اس کتاب کا شاید ہی کوئی صفحہ کسی گالی سے خالی ہو۔ اس مطالعہ میں جو چند موٹی موٹی گالیاں نظر سے گذریں صرف ان کو ناظرین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ لوگ بھی شرافتِ انسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مصنف کی تہذیب پر ماتم کریں۔

Marfat.com

فہرست کلمات گالی مرحوم المدنیین علی رؤس الشیاطین المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب بار دوم

مطبوعہ قاسمی دیوبند ۱۳۴۶ھ

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر	نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۱	الشیاطین (جمع شیطان)	تائیٹل		۱۱	بریلوی صاحب کی پوری	۲	۲
۲	المسترق (چور)	〃			قلعی کھل گئی		۳
۳	الکاذب (یعنی جھوٹا)	〃		۱۲	ان کی پوری حقیقت	〃	۱۲
۴	مجدد التکفیر (کافر کہنے کے مجدد)	۱	۵		معلوم ہوجائے گی		
				۱۳	عامی شخص (ادنیٰ شخص)	۳	۳
۵	مجدد التضلیل (گمراہی کے مجدد)	〃	۸	۱۴	حقارت سے عوام کی طرح میاں خاں صاحب	〃	۷
۶	اعلیحضرت مجدد التضلیل	〃	۱۲	۱۵	دجّال بریلوی	〃	۱۳
۷	ان کا وہوکا دینا	〃	۱۵	۱۶	حق کو قبول نہیں کرنا	〃	۱۴
۸	المسترق (چور)	〃	۱۶	۱۷	گرد دجّال بریلوی	۴	۳
۹	الکاذب (جھوٹا)	〃	〃	۱۸	اس دجّال کے استدلال	〃	۶
۱۰	جناب مجدد التکفیر صاحب	〃	〃	۱۹	یہ اہلِ بطلان میں سے ہے	〃	۷

Marfat.com

نمبر	اصل کلمات	ص	س
۲۰	بے علم	۴	۱۵
۲۱	مجدد الدجاجین - (مرغیوں کا مجدد)	〃	۱۷
۲۲	دجّال بریلوی	〃	۲۰
۲۳	دجّال المجددین	۵	۲
۲۴	مستحق دوزخ ونار	〃	〃
۲۵	اعلیٰ درجہ کا دجّال ء	۶	۱۲
۲۶	مخرب دین (دین کو خراب کرنے والا)	〃	〃 و
۲۷	اس کے افعال باطل	〃	۱۵
۲۸	دین کی مضبوط رسیوں کو کھولنے والے	۶	۱۳
۲۹	فساد عظیم پر پہونچانیوالے	〃	〃
۳۰	کھلّم کھلا جھوٹ بولا	۱۲	۱
۳۱	تحریف کی اس نے	〃	۶
۳۲	جاہل	〃	۱۳
۳۳	تحریف کرنے والا	〃	۱۶
۳۴	حد سے تجاوز کرنے والا	〃	۲۱

نمبر	اصل کلمات	ص	س
۳۵	نازبالی کرنے والے	۱۴	۱۴
۳۶	زیادہ تر شدید مخالفت سنت میں	〃	۱۵
۳۷	نصاریٰ کے مشابہ	〃	۱۵
۳۸	صریح جھوٹی حدیثوں کے مصدق	〃	۱۷
۳۹	صحیح حدیثوں کے محرف	〃	〃
۴۰	قول بریلوی کا ضلال	۱۵	۴
۴۱ و ۴۲	وباطل		
۴۲	مجدد بریلوی اپنی خرافات بھری کتاب	〃	۱۴
۴۳	وہ مثل نصاریٰ کے ہے	〃	۱۵
۴۴	بریلوی اہل باطل میں سے ہے	〃	۱۹
۴۵	بریلوی اہل بطلان میں سے ہے	〃	۲۱
۴۶ تا ۴۹	بریلوی کے عقائد وکلمات جھوٹ مافترا اور گمراہی وطغیان	۱۶	۸

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۵۰	اصحاب ضلال میں سے ہے	۱۶	۸
۵۱	بریلوی طالب خلاف حق کا ہے	۱۷	۱۰
۵۲	بریلوی نفاق جھگڑوں میں مبتلا ہے	۱۸	۲ و ۳
۵۳	اس کا معلم سردار شیاطین ہے	"	۱۴
۵۴	سید بریلوی شیطان سے بڑھے ہوئے ہیں	"	۱۵
۵۵	خانصاحب بربادی خذلہ اللہ تعالےٰ فی الدارین	۲۰	۱۹
۵۶	بریلوی مجدد افترا پرداز	۲۱	۲
۵۷ و ۵۸	اہل دجل وجور کی عمدہ یادگار	۲۳	۱۵
۵۹	جملہ مفتریین کے مایہ افتخار	"	"
۶۰	اعلیٰحضرت کے دست جفا	۲۳	۱۶
۶۱	یہ ربو کو شیر مادر سمجھتے ہیں	۲۴	۳

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۶۲ و ۶۳	وہ تحریف قرآن وحدیث کرتے ہیں۔	۲۴	۴
۶۴ و ۶۵	مجدد تضلیل وتفسیق	"	۵
۶۶	فلک ضلالت کے شمس لامع	"	۶
۶۷	برج غوایت کے بدر ساطع	"	۷
۶۸	مجدد التکفیر صاحب	"	"
۶۹	انہوں نے عجیب مکر وزیب	"	"
۷۰	کے جال پھیلائے	"	۸
۷۱	انواع انواع کے حیل ومکر سے دھوکا دیا۔		
۷۲	ان کے دام تزویر	"	۹
۷۳	حضرت مجدد التکفیر	"	۱۲
۷۴	انہوں نے سخت سخت افترا پردازیاں کیں	"	۲۰
۷۵	ان کی مکاریوں اور	۲۵	۲
۷۶	افترا پردازیوں		
۷۷	حضرت مجدد التضلیل	"	۶

ع ۱۵ اللہ تعالےٰ ان کو دنیا وآخرت میں رسوا کرے۔

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۷۸	اپنے افعال قبیحہ	۲۵	۹
۷۹	بریلوی نے سفر حجاز بغرض	″	۱۱
	گناہ بلکہ بغرض اکبر کبائر کیا		۱۲
۸۰	سخت دھوکا دینا	″	۱۲
۸۱	ان میں کیا کیا جوہر تضلیل و	″	۱۴
۸۲ تا ۸۳	تفسیق وغوایت بھرے ہوئے		
۸۴	مجدد التکفیر	″	۱۹
۸۵	مصداق صُمٌّ یعنی بھرے	″	۲۰
۸۶	مصداق بُکمٌ (گونگے)	″	″
۸۷	مصداق عُمْیٌ (اندھے)	″	″
۸۸	مجدد التضلیل	۲۶	۱
۸۹	ان کی کچی کچی حالت	″	۹
۹۰	ان کی افترا پردازیوں		
و ۹۱	دیہاتان بندیوں پر	″	۱۱
۹۲ و ۹۳	ان کی باتونکولا یعنی خرافات	″	۱۲
۹۴ تا ۹۶	ان کی خود غرضی وطلب شہرت وجاہ دنیا	″	۶
۹۷ و ۹۸	اس پاگو کی گالیوں اور خرافات	۲۷	۱

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۹۹	سفیل النسب	۲۷	۳
۱۰۰	قبیح الاخلاق	″	۴
۱۰۱	جاہل اُجدّ	″	″
۱۰۲	اس نے طریقہ آبائی یعنی	″	۵
	یقیکون الانبیا کو زندہ کیا		۶ و
۱۰۳	یہ اعلیٰ درجہ کا خواہشات	″	۱۳
	نفسانی میں مبتلا		
۱۰۴	یہ بدعات شیطانی میں مبتلا	″	″
۱۰۵	یہ مسلمانوں کی عموماً اور علما	″	″
۱۰۶ و	کی خصوصاً تضلیل و		
	تفسیق کرتا ہے۔		
۱۰۷	اپنے خیالات فاسدہ	″	۱۴
۱۰۸	صدہا علما کی تکفیر اور سب		
۱۰۹ و	وشتم میں رسالے لکھے	″	″
۱۱۰	عقائد فاسدہ پھیلاتا ہے	″	۱۵
۱۱۱	روزانہ نئے نئے فتنے		
	برپا کرتا ہے	″	۱۶
۱۱۲	یہ قید میں پڑ گئے	۲۸	۱۵

Marfat.com

شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۱۱۳	بہت سٹ پٹائے	۲۸	۱۵
۱۱۴	لینے کے دینے پڑ گئے	〃	〃
۱۱۵	یہاں خود ہی پھنس گئے	〃	۱۶
۱۱۶	کس قدر فریب دہی و	۲۹	۵
۱۱۷	مکر کی بات		
۱۱۸	تضلیل عالم کے لئے عقیدہ تحریر کریں	〃	۷
۱۱۹	ایک من گھڑت معنی دل میں لیں	〃	۸
۱۲۰ و ۱۲۱	اس مکر و خداع کو خیال کیجئے	〃	۱۲
۱۲۲ و ۱۲۳	یہ جھوٹ اور فریب نہ کرتے	〃	۱۵
۱۲۴	مثل روافض تقیہ پر کمر باندھی	〃	۱۶
۱۲۵	جھوٹی باتیں بتائیں	〃	۱۷
۱۲۶	یہ کیا دھوکہ دہی ہے	〃	۱۹
۱۲۷	ان کا عاجز ہونا	〃	〃

شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۱۲۸	بغلیں جھانکنا	۲۹	۳۰
۱۲۹	فریب دینا	〃	〃
۱۳۰	جس کو حیا ہو نہ جھوٹ بولنے سے کچھ گریز	۳۰	۲
۱۳۱	شریف نے کہا اس کو نکال دینا چاہیئے	〃	۱۷
۱۳۲	بریلوی صاحب اس ذلت سے وہاں سے نکالے گئے	۳۱	۳
۱۳۳	شریف نے انہیں منہ لگانے کے قابل نہ مانا	〃	۴ و ۵
۱۳۴	ایسے نااہلوں	〃	۵
۱۳۵ و ۱۳۶	یہ محض افترا و بہتان بندی ہے۔	〃	۱۲
۱۳۷ و ۱۳۸	یہ محض افترا و بہتان ہے۔	〃	۱۸
۱۳۹	افترا پردازی ہے	〃	۲۰
۱۴۰	اس مفتری کتاب نے	۳۲	۲
۱۴۱ و ۱۴۲	یہ بہتان باندھا		

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۱۴۲	مجدد صاحب ممنوع	۳۲	۱۴
	عن السفر تھے		
۱۴۳	ان پر بلا آسمانی نازل ہوئی	۳۳	۶
۱۴۴	مجدد صاحب نے ہزاروں طرح		
و	کی چالاکیاں اور بیتان	״	۱۰
۱۴۵	بندیاں کیں		
۱۴۶	شائبہ نفسانیت دافراً	۳۴	۴
و			
۱۴۷	پردازی		
۱۴۸	یہ اصحاب عقائد باطلہ	״	۵
	میں سے ہے۔		
۱۴۹	مجدد المضلین	۳۵	۱۰
۱۵۰	ان کے دام تزویر	״	۱۲
۱۵۱	دہی طریقہ فریب دہی	״	۲۰
۱۵۲	وہ فریب بازی	۳۶	۱۱
۱۵۳	مجدد کی بے اعتباری	״	۱۲
۱۵۴	اہل ضلال وفساد میں سے	״	۱۸
۱۵۵	مجدد المضلین	״	۱۹
۱۵۶	اوسی کذاب	۳۷	۷

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۱۵۷	مجدد المضلین	۳۷	۱۳
۱۵۸	اہل ضلال	״	״
۱۵۹	مجدد المضلین	״	۱۴
۱۶۰	صاحب تمہید شیطانی	״	״
۱۶۱	بریلوی صاحب کا گلا کاٹنے	״	۲۰
۱۶۲	یا بکل قلعی کھل جائے گی	۳۸	۴
۱۶۳	مدینہ منورہ سے بھاگ	״	۵
	آئے۔		
۱۶۴	اس دروغ گو	״	۶
۱۶۵	نیچا دیکھنا پڑا	״	۱۰
۱۶۶	مناظرے سے فرار کیا	״	۱۱
۱۶۷	مجدد للضلین	۳۹	۱۴
۱۶۸ و ۱۶۹	یہ سب افترا اور دھوکہ دہی	״	״
۱۷۰	ان کی تضلیل وتجہیل	۴۰	۱۶
۱۷۱	ایک فتنہ	״	۲۰
۱۷۲	گمراہ شخص	״	۲۱
۱۷۳	حضرت مجدد المضلین	۴۱	۱۵

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۱۷۴	افترا پردازی	۴۱	۱۵
۱۷۵	دروغ گوئی	〃	〃
۱۷۶	بہتان بندی	〃	〃
۱۷۷	ان مکائد	〃	۱۶
۱۷۸	اپنی خواہش نفسانی اور ہوائے شیطانی	〃	〃
۱۷۹	جو دھوکہ اور کید و	〃	〃
۱۸۱	فریب کیا	〃	۱۹
۱۸۲	اظہار افترا پردازی	〃	۲۰
۱۸۳	اتہام بر مولانا نانوتوی	〃	۲۱
۱۸۴	تہمت بر مولانا گنگوہی	۴۲	۱
۱۸۵	تہمت بر مولانا سہارنپوری	〃	۲
۱۸۶	تہمت ثانی	〃	۳
۱۸۷	تہمت بر مولانا تھانوی	〃	۴
۱۸۸ تا ۱۸۹	جو دھوکہ اور کید و فریب	〃	۶ و ۷
۱۹۰	بازی		
۱۹۱	کید اول پہلا فریب	〃	۸
۱۹۲ و ۱۹۳	جھوٹے الزام و اتہام	〃	۹

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۱۹۴ و ۱۹۵	یہی الزام و بہتان	۴۲	۱۳
۱۹۶	بریلوی شیخ چلی	۴۳	〃
۱۹۷ و ۱۹۸	الزام و اتہام	۴۴	۱۱
۱۹۹ و ۲۰۰	محض افترا و تہمت	〃	۱۲
۲۰۱	جو کچھ وبال ہو وہ بریلوی کی گردن پر رہے	〃	۱۳
۲۰۲	بہتان تراشے	۴۵	۲
۲۰۳	دھوکا دیا	〃	〃
۲۰۴	حلال سمجھا دھوکہ کو	〃	〃
۲۰۵	سفر حجاز کیا اسی دھوکہ دہی کے لئے	〃	۳
۲۰۶	جو بہتان اور تہمتیں	〃	۴
۲۰۷ و ۲۰۸	مجدد التضلیل کے ناشائستہ افعال پر لاحول پڑھیئے۔	〃	۵

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۲۰۹ و ۲۱۰	کید ثانی وبہتان عظیم	۴۵	۶
۲۱۱ و ۲۱۲	کید ثالث وبہتان قبیح	〃	۱۶
۲۱۳	چنانچہ بکتا ہے	〃	۱۹
۲۱۴	علمار حرمین کو دھوکہ دینے	۴۶	۱
۲۱۵	ایک چالباز	۴۶	۶
۲۱۶	مفتری	〃	〃
۲۱۷	کذاب	〃	〃
۲۱۸	بریلوی مجدد التضلیل	〃	۷
۲۱۹ و ۲۲۰	تمرد وافترا	〃	۱۲
۲۲۱ و ۲۲۲	دنیا کی رسوائی وآخرت کا وبال سا تھ لایا	〃	۱۲ و ۱۳
۲۲۳	بریلوی مجدد المفترین	〃	۱۴
۲۲۴	شیطنت کا جال پھیلایا	〃	۱۵
۲۲۵	اس کو دھکے دلوادیئے	〃	۱۷
۲۲۶	چوتھا بہتان اور فریب	〃	۱۸
۲۲۷	مجدد التضلیل صاحب	۴۷	۴
۲۲۸	آپکی تصانیف سب شتم		
و ۲۲۹	اہل اسلام وتفسیق و تکفیر عمائد دین سے پُر ہے	〃	۶
۲۳۰	آپ کے ہفوات	〃	۱۰
و ۲۳۱	وہزلیات		
۲۳۲	آپ کے لقمہ چرب	〃	۱۲
و ۲۳۳	اور شہرت کی فکر کیجاوے		
۲۳۴	آپ کے ہفوات را باطل	〃	۱۸
و ۲۳۵	کو گوہر خیال کرکے		
۲۳۶ تا ۲۳۸	آپکی لن ترانیاں دروغ گوئیاں ادعاوی باطلہ	〃	۱۹
۲۳۹	روافض کے چھوڑے بہائی	۴۸	۲
و ۲۴۰	بہتان بندیاں بر علماء		
و ۲۴۱	دروغ گوئیاں بر حفاظ ہیں	〃	۹
۲۴۲	بہت بڑا مکر	۴۹	۱
۲۴۳ و ۲۴۴	پانچواں بہتان دیکر	〃	۶

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۲۴۵	دجال المجددین	۴۹	۱۸
۲۴۶	دجال المجددین	〃	۲۰
۲۴۷	بہتان چھٹا اور بڑا	۵۰	۴
۲۴۸	عظیم		
۲۴۹	دجال المجددین	〃	〃
۲۵۰	دھوکا دیکر روٹیاں	〃	۶
	کھاتے آتی ہیں۔		
۲۵۱	یہ جملہ مکاریوں کی اصل	〃	〃
۲۵۲	تمام دغا بازیوں کی بنیاد	〃	۷
۲۵۳	مجدد المضلین	〃	۱۹
۲۵۴	جو طرح طرح کی مکاریوں	۵۱	۲
	سے حاصل		
۲۵۵	دجال المجددین	〃	۸
۲۵۶	بربادی دجال اور اس کے		۱۲
تا	اتباع ظلم و بہتان بندی	〃	و
۲۵۸	کرتے ہیں		۱۷
۲۵۹	دجال المجددین	۵۲	۱
۲۶۰	یہ مردود	〃	۶

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۲۶۱	مجدد الدجالین	۵۳	۱۸
۲۶۲	زور لگا کر قطع و برید کرکے	۵۴	۱
	مسلمانوں کا کافر بنانا		
۲۶۳	عین اور جسم خداوندی	۵۴	۴
	ان کے قلوب پر چھا گئی		
	خذلہم اللہ تعالیٰ		
	فی الدنیا والاخرۃ		
۲۶۴	یعنی اللہ تعالیٰ انہیں دنیا		
	و آخرت میں رسوا کرے	〃	۶
۲۶۵	سیاہ قلب	۵۹	۳
۲۶۶	تبرہ گوئی نحیر اور لطفہ		
	بیر پڑھی ہے	〃	۱۰
۲۶۷	روافض کے سچے جانشین		
	و برگزیدہ اولاد	〃	۳
۲۶۸	اس عدو رسول مبغض	۶۲	۱۲
۲۶۹	خیر الانام		د ۱۳
۲۷۰	افترا پرداز	〃	۱۳
۲۷۱	جھوٹے جھوٹے الزام	〃	۱۴

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کتاب	صفحہ	سطر
۲۷۲	مثل اپنے آبا رد افض	۶۲	۱۴
۲۷۳	نیز باطن قبیح	〃	۱۷
۲۷۴	صحابہ کی عداوتوں سے	〃	〃
	تاریک و مظلم		
۲۷۵	عیار بے ایمان	۶۴	۱۱
۲۷۶ و			
۲۷۷	ان افترا پردازوں کا	۶۷ و	۲۱
۲۷۸	منہ کالا کرے	۶۸	۱
۲۷۹	خذلھم اللہ تعالیٰ		
	فی الدارین		
	اللہ تعالیٰ ان کو دو جہان	۶۸	۲
	میں رسوا کرے		
۲۸۰	ظالم	〃	۳
۲۸۱	اہل اہواء	۶۹	۲۰
۲۸۲	موافق اپنی عادت افترا	۷۰	۲
	پردازی کے		
۲۸۳	یہ افترا صریح	〃	۳
۲۸۴	انکی گندہ خیالی اور قطع	〃	۹
۲۸۵ و	وبریدہ		

نمبر شمار	اصل کتاب	صفحہ	سطر
۲۸۶	ان کج فہموں	۷۰	۱۶
۲۸۷	خذلھم اللہ تعالیٰ	〃	۱۸
	فی الدارین		
۲۸۸ و ۲۸۹	اہل بدع و اہل اہوا	۷۱	۱۹
۲۹۰ تا ۲۹۲	حیل و مکر و افترا پردازیاں	〃	〃
۲۹۳	جاہلوں	۷۲	۱
۲۹۴ و ۲۹۵	اہل ضلال و ہوا	〃	۳
۲۹۶	مجدد بریلوی خذلہ اللہ	〃	۱۰
۲۹۷	گالیاں بکنے کا پیشہ	〃	۱۵
۲۹۸	سود کھا دیں	۷۶	۱۰
۲۹۹	حظوظ شہوانیہ و نفسانیہ	〃	〃
۳۰۰ و	میں عمریں گنوا دیں	〃	〃
۳۰۱	مثل اراذل گالی گلوچ	〃	〃
	میں رات دن مشغول		
	رہیں۔		

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۳۰۲ و ۳۰۳	حیل و مکر کے ہزاروں طریقے "تکفیر علماء کے واسطے	۷۶	۱۱
	عمل میں لائیں		
۳۰۴	مجدد بریلوی اپنی افترا	۷۸	۸
	پردازیوں		
۳۰۵	فَسَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی	״	۹
	اللہ ان کے چہرے کو دنیا		
	و آخرت میں کالا کرے۔		
۳۰۶	وخذل جنودہ فی الدارین	״	״
	یعنی اللہ اس کے لشکر کو دارین		
	میں رسوا کرے۔		
۳۰۷	مجدد بریلوی نجدیوں کے ہم		
	عقائد و موافق ہے	۸۱	۱
۳۰۸	مجدد الدجالین کی زبان		
	سیدھی ہونی محال تھیں	۸۳	۶
۳۰۹	طرح طرح کے جھوٹے		
	الزامات لگائے	״	۷

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۳۱۰ و ۳۱۱	سخت آفرا دریشان بندی	۸۳	۱۳
۳۱۲ و ۳۱۳	یہ کتنا بڑا مکر اور فریب مجدد بریلوی کا ہے	״	۱۶
۳۱۴	کس قدر چالبازیاں اس میں کی گئی ہیں کیسے طریقہ ان جھوٹے	״	״
۳۱۵	افشیوں کا ہے	״	۹
۳۱۶	سو توان بہتان	״	۲۰
۳۱۷	ان کے استاد شیخ اسمٰعیل کا	״	۲۱
۳۱۸ و ۳۱۹	بے حیائی اور جھوٹ مجدد صاحب نے بجائی	۸۴	۳
۳۲۰	کا برنعہ پہن کر جو الزام دل میں آیا لگا دیا	״	۵
۳۲۱	لعنۃ اللہ علی الکاذبین اللہ کی لعنت جھوٹوں پر کا طوق گلے میں ڈال کر	״	۷
	کودیں		
۳۲۲	آٹھواں بہتان	״	۸

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۳۲۳	ایسے جھوٹ پر کمر باندھی	۸۴	۱۳
۳۲۴	ایسی بڑی تہمت لگائی	״	۱۴
۳۲۵	گمراہ کنندۂ عالم	״	۱۶
۳۲۶	سارا کفر پھیرا کر مجدد بریلوی پر جا ٹھہرے گا	״	״
۳۲۷	نواں بہتان	״	۱۷
۳۲۸	خدا کی مار جھوٹے بہتان بندوں پر	״	۱۹
۳۲۹	کاذبین کا اصلی طوق زیب گردن ہوگا	۸۵	۲ و ۳
۳۳۰	دسواں بہتان	״	۴
۳۳۱	بریلوی نے یہ بہتان گھڑے ہیں	״	۵
۳۳۲	بے حیا مؤلف	״	۱۰
۳۳۳	کمال شقاوت و		
۳۳۴	افترا پردازی	״	״
۳۳۵	تہمت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا	״	۱۱
۳۳۶	کفر کا اثر بریلی پہنچا اور پگڑ خانہ کے اسی سنٹاس پر جا پڑا لعنۃ	״	۱۳ تا ۱۶

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۳۳۷	ناقدردان - مفتری	״	۲۰
۳۳۹	کذاب -		
۳۴۰	گیارہواں بہتان	۸۶	۳
۳۴۱	بارہوان بہتان	״	۷
۳۴۲	یہ بھی الزام لگایا!	״	۹
۳۴۳	اس بہتان بندی	״	۱۱
۳۴۴	یہودیوں والی تحریف بریلوی نے کی ہے	״	۱۳
۳۴۵	مؤلف تمہید بے ایمانی کذاب	۸۶	۹ تا ۱۲
۳۴۶	یہ تہمت تراشی	״	۱۵
۳۴۷	عقل کا دشمن	״	״
۳۴۸	کفر کے فتوے لے کر اپنے گلے کا طوق بنایا	״	۱۸
۳۴۹	تیرہواں بہتان	״	۲۱
۳۵۰	یہ بالکل افترا اور سفید جھوٹ ہے	۸۷	۲
۳۵۱			
۳۵۲	بریلوی کے تمام چھوٹے بڑے شیاطین الانس والجن	״	۸

138370

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۳۵۳	چودھواں بہتان	۸۷	۶
۳۵۴	بریلوی مجدد کو اتنی بھی تو		
	شرم نہ آئی	″	۱۲
۳۵۵	بریلوی کے اس بہتان	″	۱۵
۳۵۶	یہ انتہا درجہ کا دجل و	″	″ و
۳۵۷	فریب ہے		۱۶
۳۵۸	مولف کذاب نے بجائی	″	۱۶
۳۵۹	کے ساتھ		
۳۶۰	بے اصل اور خارج از	″	۱۷
۳۶۱	عقل الزام و اتہام لگائے	″	″
۳۶۲	اگر صحیح النسب ہے	″	″
۳۶۳	پندرھواں بہتان	″	۲۰
۳۶۴	عوام کو دھوکہ دینے اور	۸۸	۵
	اپنے شیطانی جال میں	″	۶
۳۶۶	پھنسانے کے لئے بریلوی		
	نے محض افترا کیا		
۳۶۷	اس کی تمام فوج شیطانی	″	۷
	فضحہ اللہ تعالیٰ علی رؤس	″	۱۰
۳۶۸	الخلائق یوم الحشر یعنی		

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
	اللہ تعالےٰ اس کو روز حشر		
	سب مخلوق کے سامنے		
	شرمندہ کرے۔		
۳۶۹	وخذلہ فی الدارین	۸۸	۱۰
۳۷۰	اتہام بر مولانا نانوتوی	″	۱۵
۳۷۱ و ۳۷۲	اس مفتری نے یہ بہتان	″	۱۸
	باندھا		
۳۷۳	اس افترا کی قوت دینے	۸۹	۱
	کے واسطے		
۳۷۴ تا ۳۷۶	اس مفتری کذاب نے قطع		
	و برید کر کے بہتان باندھا	″	۸
۳۷۷	فاخزلہ اللہ فی الدارین	″	۹
۳۷۸ و ۳۷۹	یہ کیسا افترا خالص اور	″	۱۰
	کذب شدید ہے۔		
۳۸۰	مجدد الدجالین	″	۱۸
۳۸۱	اس شخص گمراہ کنندہ عالم		
۳۸۲	مجدد الدجالین کی جرأت	۹۰	۷
۳۸۳	دروغگوئی		۸

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۳۸۴ و ۳۸۵	اس خباثت و نجاست کا کیا ٹھکانا	۹۰	
۳۸۶ تا ۳۸۸	محمد والتضلیل نے قطع و برید کرکے افترا پردازی کی۔	۹۲	۱۳
۳۸۹	اپنے آپ کو شیاطین انس ثابت کیا	″	۱۵
۳۹۰ و ۳۹۱	طوق کفر و لعنت گردن میں ڈالا	″	۱۶
۳۹۲	خذاللہ تعالیٰ فی الدارین	″	۱۷
۳۹۳	سود وجہہ فی الکونین	″	۱۸
۳۹۴	مجدد بریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے	۹۳	۹
۳۹۵	لعنۃ اللہ تعالیٰ فی الدارین اللہ تعالیٰ اس پر دو جہان میں لعنت کرے	″	۱۰
۳۹۶ و ۳۹۷	اس مفتری کذاب نے	″	۱۱
۳۹۸	مجدد الرجالین	۹۴	۴
۳۹۹	کذاب نے ان کے		
۴۰۰	ساتھ مکر کیا	″	۲
۴۰۱	خود طوق لعنت میں گرفتار ہوا	″	۱۱
۴۰۲	ملازم کفر ہوا	″	۱۲
۴۰۳ و ۴۰۴	یہ عیاری اور افترا بندی کی	″	۱۳
۴۰۵	مجدد بریلوی عذاب الیم کا مستحق ہوا	″	۱۸
۴۰۶	خذلہ اللہ تعالیٰ	۹۷	۱۰
۴۰۷ و ۴۰۸	مجدد الرجالین کی عقل و حیا پر پردہ جہالت پڑا ہوا ہے	″	″
۴۰۹	متبعین شیطانی	″	۱۹
۴۱۰	متبدعین رجاجلہ	″	″
۴۱۱	سود اللہ تعالیٰ وجوھھم یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے چہروں کو کالا کرے	″	۲۰

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۴۱۲	مثل روافض انکو عداوت رسول ہے	۹۷	۲۱
۴۱۳	فضیلت رسول کو دیکھ کر دم نکلا جاتا ہے	۹۸	۱
۴۱۴	بنی اسرائیل میں سے ہیں فعل آبائی پسند	〃	〃
۴۱۵	سلب اللہ تعالیٰ ایمانہ یعنی اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کو سلب کرے	〃	۵
۴۱۶	ادخلہ فی الدرک الاسفل من النار مع المنافقین والمشرکین کے ساتھ داخل کرے۔	〃	۵ و ۶
۴۱۷	ہمت بر مولانا گنگوہی	〃	۸
۴۱۸	اپنی جھوٹی بڑائیاں	〃	۱۷
۴۱۹	خذلہ اللہ فی الدارین اللہ اسکو دونوں جہانمیں رسوا کرے	〃	۱۹
۴۲۰	اس بریلوی دجال	〃	۲
۴۲۱	جعلی فتوے بنا لینے سے	۹۹	۱
۴۲۲ و ۴۲۳	جھوٹی نسبت اور بہتان بندی	〃	۳

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۴۲۴ و ۴۲۵	مجدد الدجالین اور رئیس الکذابین	۹۹	۴
۴۲۶	عظیم الشان افترا باندھا	〃	۵
۴۲۷	نیا طریقہ اضلال خلق گڑھا	〃	〃
۴۲۸	جعلسازی	〃	۶
۴۲۹	ایسا کذب سفید	〃	۸
۴۳۰	صریح خالص جھوٹ	〃	۹
۴۳۱	ایمان سے پہلے ہی ہاتھ دھو چکا	〃	۱۰
۴۳۲ و ۴۳۳	بے حیائی بے ایمانی	〃	۱۱
۴۳۴	اے فوارہ لعنت	〃	۱۲
۴۳۵	اے چشمہ تکفیر و تذلیل	〃	۱۲
۴۳۶	خدا تیرا منہ دنیا اور	و	آخرت میں کالا کرے
۴۳۷	اور رسوا کرے		
۴۳۸	دجال بریلوی	۱۰۰	۱
۴۳۹	محض افترا پردازی	〃	۲

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۴۴۰ و ۴۴۱	خبیث باطنی اور دروغ گوئی	۱۰۰	۲
۴۴۲	فبحمہما اللہ تعالیٰ	″	۳
۴۴۳	مجدد التضلیل نے یہ خبیث فتوے گڑھا	۱۰۱	۴
۴۴۴	مجدد التضلیل صاحب علم سے شمار نہ کیا	″	۱۱
۴۴۵	گالی گلوچ و		۱۲
۴۴۶ و	مزخرفات	″	۱۳
۴۴۷	بازاری باتوں	″	۱۳
۴۴۸	کسی عالم نے ان کو اہل	″	۱۴
۴۴۹	لچر دلیلیں	″	۲۱
۴۵۰	ان کی گالیوں اور دشنام	″	″
۴۵۱	مجدد التضلیل	۱۰۲	۳
۴۵۲	محض کذب اور دروغ		
۴۵۳ و	خالص	″	۴
۴۵۴	مجدد الضالین	″	۸
۴۵۵ ۴۵۶	محض افترا اور جہالت	″	۹

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۴۵۷ تا ۴۵۹	مجدد المضلین کی قلت واقفیت اور عدم تبحر	۱۰۳	۴ و ۵
۴۶۰ تا ۴۶۲ و	محض بے بضاعتی وکم فہمی وعدم واقفیت	″	۷ و ۸
۴۶۳	اپنے خیالات فاسدہ		
۴۶۴	وعقائد کاسدہ	″	۹
۴۶۵	انکو قابلیت نہ ہو	″	″
۴۶۶ و ۴۶۷ و	بالکل غلط اور افترا محض	۱۰۵	۸
۴۶۸	مجدد الدجالین	″	۱۴
۴۶۹	یہ خاصہ دجالیت	۱۰۶	۴
۴۷۰	شرم وحیا کا جامہ اتار رکھا	″	۷
۴۷۱	جو چاہا زبان سے بک دیا	″	۸
۴۷۲	جب حیا و شرم ہی نہ ہو	″	۱۵
۴۷۳	سود اللہ وجہلک فی الدارین اللہ تیرے چہرے کو دونوں جہاں میں کالا کرے۔	″	۱۸

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر	نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۴۷۴	تہمت بر مولانا سہارنپوری	۱۰۷	۲	۴۹۰	یہ افترا دجال بریلوی نے	۱۰۹	۶
۴۷۵	یہ تہمت لگائی	〃	۶		بھیجا۔		
۴۷۶ و ۴۷۷	کذب محض اور دروغ خالص	〃	۸	۴۹۱ و ۴۹۲	افترا اور کذب	〃	۷
۴۷۸	اس کاذب	〃	۱۵	۴۹۳	مجدد الدجالین	〃	۱۱
۴۷۹	دجّال بریلوی	〃	۲۱	۴۹۴	اپنی آنکھوں کو ڈھانپ لیا		۱۲
۴۸۰	اس دریدہ دہن	۱۰۸	۵	۴۹۵	مجدد بریلوی جیسا کوردمغز	۱۱۱	۶
۴۸۱ و ۴۸۲	افترا محض اور دروغ خالص	〃	۹	۴۹۶	مجدد الدجالین	۱۱۲	۱۶
۴۸۳	دھوکہ دیا	〃	〃	۴۹۷	ان کی عقل دھیا پر پڑے		
۴۸۴	دجال بریلوی نے محض	〃	۱۱		پڑے ہوئے	〃	۲۱
۴۸۵ و ۴۸۶	بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا	و	۱۲	۴۹۸	مگر مجدد الدجالین	۱۱۳	۱۳
۴۸۷	اور تخریب قطع و برید	〃	〃	۴۹۹	قبحہم اللہ تعالےٰ	〃	۱۴
۴۸۸	پر جملہ اعتراضات کی بنا			۵۰۰	نجاستا کا کیڑا مجدد		
۴۸۸	تکفیر مجدد بریلوی کی				صاحب سے اعلم	۱۱۴	۵
	گردن پر سوار	〃	۱۵	۵۰۱	مجدد صاحب گریبان میں		
۴۸۹	محض سفسطۂ دجالی ہے	۱۰۹	۱	۵۰۲	منہ ڈال کر فکر کریں	〃	۱۸
				۵۰۳	بریلوی خود کافر ہے	〃	۲۱
					تہمت ثانی بر مولانا سہارنپوری	۱۱۵	۴

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۵۰۴	یہ تہمت بھی لگائی	۱۱۵	۵
۵۰۵	محض افترا خالص و		
و			
۵۰۶	دروغ سفید ہے	״	۹
۵۰۷	نہ اتنی سمجھ ہے کہ عبارت		
	کو سمجھے	״	״
۵۰۸	خر دجال بریلوی	۱۱۷	۱۳
۵۰۹	مجدد الدجالین علیہ علیہ	״	۱۶
۵۱۰	کج فہم بریلوی	״	۱۸
۵۱۱	اگر انصاف ہوتا یا عقل	״	۱۹
و			
۵۱۳	پر عمل کرتے		
۵۱۳	مجدد بریلوی اپنے مرض	۱۱۸	۱
	قلبی		
۵۱۴	نہ حق کی باتیں اس کو	״	۴
	دکھائی دیتی ہیں		
۵۱۵	افترا محض	״	۸
۵۱۶	اس دجّال	״	۱۱
۵۱۷	اس کا دجل ہے اور	״	״
۵۱۸	فریب ہے		

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۵۱۹	فخذلہ اللہ تعالیٰ فی الدارین	۱۱۸	۱۳
۵۲۰	مجدد التضلیل	״	۱۷
۵۲۱	مجدد بدعات	״	۲۰
۵۲۲	سلب اللہ ایمانک		
	یعنی اللہ تیرے ایمان کو	۱۱۹	۴
	سلب کرے		
۵۲۳	وسود وجهك فی الدارین	״	״
	اور تیرے چہرے کو دنیا		
	و آخرت میں کالا کرے		
۵۲۴	وعاقبك وبما عاقب	״	۴
	اور تجھکو وہ عذاب دے جو اس جہل		
	به ابا جهل وعبد الله		و
	اور عبداللہ بن ابی منافق کو دیا		۵
۵۲۵	بن ابی یا رئیس المبتدعین	״	۵
	اے گمراہوں کے سردار		
۵۲۶	تہمت بر مولانا تھانوی	״	۸
۵۲۷	دجال زمانہ	״	۹
۵۲۸	یہ تہمت لگائی	״	۱۲
۵۲۹	اس مبتدع	״	۱۳
۵۳۰ و ۵۳۱	محض دروغ اور افترا بندی	״	۲۱

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۵۳۲	اس گمراہ کنندہ عالم	۱۱۹	۲۱
۵۳۳	بہتان بندی	۱۲۰	۱
۵۳۴ و ۵۳۵	مجدد التضلیل نے تحریف کرکے	〃	۴
۵۳۶	جناب مجدد مضلین صاحب	۱۲۱	۹
۵۳۷ تا	جناب مجدد عبد آار دینار۔ گمراہ	۱۲۲	〃
۵۳۹	بے دین		
۵۴۰	یہ عبد الدنیا والدراہم	〃	۶
۵۴۱	جناب بندہ درہم ودینار صاحب	〃	۱۴
۵۴۲	یہ عبد الدینار	۱۲۳	۲
۵۴۳	تبالہ سائر الایام و اللیالی تمام راتیں اور دن اسکو ہلاکت ہو	〃	۴
۵۴۴	جو کچھ بریلوی نے تہمتیں	〃	〃
۵۴۵	دروغ خالص	〃	۷
۵۴۶	اس شخص کو ہرگز ہرگز شرم وحیا نہیں	〃	۹

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۵۴۷	جو چاہتا ہے زبان سے بک دیتا ہے	۱۲۳	۱۰
۵۴۸ و ۵۴۹	خدا سے خوف اور رسول سے شرم بالکل نہیں کرتا۔	〃	〃
۵۵۰ تا ۵۵۱	اس کے تکبر اور بہتان	〃	۱۶
۵۵۲	سود اللہ وجہہ فی النارین		
	اللہ اس کے چہرے کو دونوں جہان میں کالا کرے	〃	۱۷
۵۵۳	اس عبد الدینار	۱۲۴	۳
۵۵۴	اپنی آنکھوں کو بند کرلیا ہے	〃	۴
۵۵۵	جنکو مجدد صاحب کی مات پشتنے خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا۔ ملخصاً	۱۲۵	۹
۵۵۶	خائنین (یعنی خیانت کرنے والے	۱۲۶	۱
۵۵۷	خذلہم اللہ تعالے	〃	〃
۵۵۸	یہ تہمت لگاتے ہیں	〃	۲

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۵۵۹ و ۵۶۰	خدا اور رسول سے شرم تو تھی ہی نہیں	۱۲۶	۳
۵۶۱ و ۵۶۲	صاف عبارت کو حذف کئے ڈالتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں	″	۴
۵۶۳	یہ محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے	″	۱۴
۵۶۴ تا ۵۶۷	کج فہم بریلوی بوجہ بے عقلی و بے علمی کے اتنا شعور نہیں رکھتا	۱۲۸	۲۰
۵۶۸ و ۵۶۹	اولئک کالانعام بل ھم اضل یہ مثل جانوروں کے بلکہ ان سے بدتر	″	۲۱
۵۷۰	مجدد بریلوی اتنی بھی قابلیت نہیں رکھتے	۱۳۰	″
۵۷۱ و ۵۷۲	خذ لہ اللہ تعالیٰ و اخزاہ فی الدارین	۱۳۱	۳
۵۷۳	آفریں ہے فہم مجدد پر	″	۷

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۵۷۴ تا ۵۷۷	محض دجل و فریب کا نتیجہ ہے یا عبارت و سوء فہمی کا	۱۳۱	۸
۵۷۸	عبدالدینار	″	۱۰
۵۷۹ و ۵۸۰	کج فہم	″	۱۱
۵۸۱	یہ کلہاڑا آپ نے اپنے ہی پیر میں مارا	″	۱۸ و ۱۹
۵۸۲	ہذیان بکتے ہیں	۱۳۲	۱
۵۸۳	آپ کی کج فہمی	″	۳
۵۸۴	اس لچر عبارت	″	۱۱
۵۸۵	مجدد صاحب ال ڈل مارنا	″	″
۵۸۶ و ۵۸۷	جوش میں آیئے اور سمجھ سمجھ کر باتیں کیجئے	″	۱۳
۵۸۸	آپ ہی کا گھر ڈھیا جاتا ہے	″	۱۸
۵۸۹	اپنی محقولیت بگھاری ہے۔	″	۱۹
۵۹۰ و ۵۹۱	کلچڑی گنجی	″	۲۱

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۵۹۲	خواہ مخواہ دخل در معقولات	۱۳۳	۱
۵۹۳	جہالت پر پردہ پڑا رہیگا	〃	۳
۵۹۴	ایسے کم فہم	〃	۴
۵۹۵	ہم آپ کی خدمت کفر برکت	〃	۷
۵۹۶	اپنی آنکھوں کو بند کر رکھا ہے	〃	۱۳
۵۹۷	یہ محض آپ کی بے عقلی	۱۳۴	۲
۵۹۸	اور سب بے سمجھی ہے		
۵۹۹	آپ کو سمجھ ہی نہ ہو	〃	۸
۶۰۰	مجدد صاحب کو اتنا فہم کہاں جو اس کو سمجھیں	〃	۱۸
۶۰۱ و	نہایت کج فہمی اور	〃	۲۱
۶۰۲	کم عقلی		
۶۰۳	علم کلام سے مس بھی نہیں	۱۳۵	۳
۶۰۴	جملہ تقاریر آپکی محض لایعنی	〃	۸ و ۹
۶۰۵	مدرسہ دیوبند یا سہارنپور کے کسی طالب علم سے کوئی کتاب علم کلام میں پڑھ لیجئے۔	〃	۹ و ۱۰

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۶۰۶	مجدد التضلیل عبد الرحیم	۱۳۵	۱۰
۶۱۰	والد رحیم کے عناد و افترا	〃	۱۱ و ۱۱
۶۱۱	کج فہمی و کم عقلی پر مبنی ہے		
۶۱۲	مثل دجال	〃	۱۲
۶۱۳	فسیرد اللہ وجہہ فی الدارین تو اللہ اس کے چہرہ کو دونوں جہاں میں کالا کرے۔	〃	۱۳
۶۱۴	واسکنہ بجبوحۃ الدرک الاسفل من النار صح اعداء سید الکونین	〃	۱۴
۶۱۵	دجال برلیوی	〃	۱۸
۶۱۶	محض افترا اور بہتان بندی	۱۳۵	〃
۶۱۷ و ۶۱۸	امور لایعنیہ و مزخرفات خبیثہ	〃	۱۹

Marfat.com

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
۶۱۹	مجدد صاحب نے طلب شہرت	۱۳۵	۱۹
تا	وطلب دینار و درہم و		
	اغوار خلق کی وجہ سے		
۶۲۳	یہ مکر و فریب کیا ہے	″	۲۰
۶۲۴	انکو دھوکا دیکر تکفیر کرائی	۱۳۶	۵
۶۲۵	یہ سب تکفیریں اور	″	۹
	لعنتیں بریلوی اور اسکے		تا
تا	اتباع کیطرف لوٹکر تبر		
	ہیں اس کیلئے عذاب اور		۱۱
۶۲۹	بوقت خاتمہ موجب خوف		
	ایمان وازالہ تصدیق و		
	ایقان ہونگی		
۶۳۰	دجال بریلوی اور اس کے		
	اتباع کو حضور علیہ السلام		
تا	سحقاً سحقاً فرما کر اپنے حوض		
۶۳۸	مورود و شفاعت محمود		

نمبر شمار	اصل کلمات	صفحہ	سطر
	سے کتوں سے بدتر کہ کے دشکار	۱۳۶	۱۵
	ہونگے اجر و ثواب و منازل		
	و نعیم سے محروم کئے جائیں گے		
۶۳۹	سودا الله وجوههم فی	″	″
	الدارین		
۶۴۰	وجعل قلوبهم قاسیة	″	″
	فلا یرضوا حتے یروا		
	العذاب الالیم	″	۱۶
	اللہ ان کے چہروں کو		
	دونوں جہان میں کالا		
	کرے - اور ان کے		
	دلوں کو سخت بنادے		
	تو یہ ایمان نہ لائیں یہاں		
	تک کہ دردناک عذاب		
	دیکھیں -		

Marfat.com

مسلمانو! ذرا غور تو کرو کہ اس رسالہ شہاب ثاقب کے کل ۳۶ صفحات ہیں۔ اور اس میں موٹی موٹی گالیاں (۶۴۰) ہیں۔ اور اگر اس کی تمام گالیوں کو جمع کیا جائے تو تقریباً ایک ہزار کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ لیکن ان (۶۴۰) گالیوں کو دیکھ کر ہی ہر شریف النفس مہذب انسان **پہلا نتیجہ** تو یہ اخذ کریگا کہ جب اس کتاب میں اس قدر گالیاں ہیں تو کتاب کا بہت کا فی حصہ تو ہیں لغویات سے پر ہو گیا تو پھر اس میں اور علمی مضامین کتنے ہوں گے۔ علاوہ بریں جب کوئی کتاب کسی کے رد و جواب میں تصنیف کی جاتی ہے تو اس میں مخالف کے مسائل لکھے جاتے ہیں۔ پھر ان پر دلائل و براہین قائم کئے جاتے ہیں۔ مخالف کے استدلالوں کے علمی جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اس کی ہر بات کا متانت و سنجیدگی، تہذیب و شائستگی کے ساتھ رد کیا جاتا ہے جب کوئی مصنف اپنی کتاب میں بجائے ان باتوں کے سب و شتم اور گالی گلوچ سے کام لے۔ اور فریب، مکر و کید، دجل و تلبیس، افترا و بہتان کرے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب حقیقۃً فی الحقیقت کسی کتاب کا رد جواب نہیں ہے بلکہ صرف اپنے معتقدین پر اپنا اعتبار باقی رکھنے کے لئے ان چند اوراق کو سیاہ کر دیا گیا ہے۔ اور براہ عناد اس کو جواب کے نام سے مشتہر کیا گیا ہے اور عوام متبعین کو اس پر دھوکہ فریب دیا جا رہا ہے۔

دوسرا نتیجہ یہ اخذ کریگا کہ جو مصنف تحقیق دلائل اور علمی بحثوں کے پیش کرنے اور مخالف کی ہر بات کا تہذیب و متانت سے جواب دینے کے بجائے سب و شتم اور گالی گلوچ پر اتر آئے اور کید و فریب، کذب و افترا

Marfat.com

کرنے پر مجبور ہو جائے تو یہ اس کے انتہائی عجز و لاجواب ہونے کی بین دلیل ہے اور اسی کے ضمن میں خود مصنف کی ناقابلیت و نااہلیت اور اس کی لاعلمی و جہالت بلکہ اس کی گندی ذہنیت اور گھنونی طبیعت کا بھی کافی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی حیا سوز اور رسوا قیانہ خطابت۔ اور بے باکانہ طرز عبارت کو دیکھ کر خود اس کی دشمنی و عداوت کا معیار قائم ہو جاتا ہے۔

تیسرا نتیجہ یہ اخذ کرے گا کہ جو جماعت ایسی گندی اور گھنونی کتاب کی بار بار طباعت کرے۔ اس کو دلیری سے برابر اشاعت کرے۔ اس پر اپنے مذہب کی بنیاد جمائے۔ اس کو بغرض جواب مخالف کے سامنے لائے اور اس کے مصنف کو اپنا پیشوا و شیخ بنائے۔ اس کی ہر ہر بات پر اپنا سر جھکائے۔ اس کے ہر قول پر ایمان لائے۔ اس کے ہر لفظ کو آنکھیں بند کر کے مانے۔ اس کی ہر غلطی کو صحیح جانے۔ اس کی ہر افترا و بہتان کو حق سمجھے اس کی ہر گالی گلوچ کو حقیقت متصور کرے۔ وہ جماعت نہایت بیحس ہے اس کا دماغی توازن بگڑ گیا۔ اس کے قوت مدرکہ کا جنازہ نکل گیا۔ اسے صحیح اور غلط کی معرفت کا احساس جاتا رہا ہے حق و باطل کا امتیاز باقی نہ رہا۔ اس نے تہذیب کا خون کر دیا۔ شرافت کو میٹ دیا۔

افسوس دیوبندی قوم اور وہابی جماعت کی بے حسی اور نااہلیت اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے کہ دنیا بھر کا ہر منصف اور مہذب انسان تو یہ اعتراف کرنے کے لئے مجبور ہے کہ یہ ۶۴۰ کلمات صریح سب و شتم اور گندی گالیاں ہیں مگر مصنف شہاب ثاقب ان الفاظ و کلمات کو نہ سب و شتم کہتا ہے نہ

Marfat.com

گالی گلوچ لکھتا ہے نہ حیا سوز اور خلاف تہذیب جانتا ہے۔ نہ باقتضائے غضب اور غصہ قرار دیتا ہے۔ بلکہ شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۲۰ پر سب کی آنکھوں میں اس طرح دھول جھونکتا ہے۔

> غصہ پر غصہ آتا ہے مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایان شان قلم سے نہیں نکلنے دیتی (شہاب ثاقب ص۱۲۰)

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ مصنف نے ان الفاظ میں سے کوئی لفظ غصہ سے نہیں کہا ہے بلکہ جو کچھ لکھا ہے وہ بصحت ہوش و حواس اپنی گندی ذہنیت، اور ناپاک تخیل کا اظہار کیا ہے۔ اور پھر کوئی لفظ اس کی اپنی تہذیب علم کے خلاف نہیں ہے تو گویا اس کے یہ (۶۴۰) الفاظ سب تہذیب علم کے دائرہ میں ہیں۔ اور اگر مصنف غصہ میں آکر تہذیب علم کا جامہ پھاڑ کر برہنہ ہو جاتے تو اپنی زبان و قلم سے اول نمبر ماں بہن کی صاف صاف مغلظات گالیاں دیتے بلکہ چھاپتے اور شائع کرتے اور اپنی بے تہذیبی کا علی الاعلان درس دیکر اپنے فرزند دیوبند ہونے کا ثبوت دیتے مگر ان کی تہذیب علم نے صرف ۶۴۰ موٹی موٹی گالیاں چھاپنے کی اجازت دی ہے۔

بالجملہ ہم مصنف کی گالیوں کا جواب دیکر اپنی شرافت و تہذیب کا خون کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگرچہ مصنف کے لب و لہجہ میں گفتگو کرنے میں بڑا فائدہ حاصل ہو جاتا کہ مصنف کے معتقدین ہمارے الفاظ کو گالیاں کہتے اور ضرور کہتے و شہاب ثاقب کی گالیوں کا گالیاں ہونا خود انہیں بھی تسلیم ہو جاتا اور

Marfat.com

ہماری اقبالی ڈگری ہو جاتی مگر ہم آپ کے اور اپنے عزیز اوقات کو ان لغویات میں صرف نہیں کرنا چاہتے علاوہ بریں جب ہمارے پاس ان کی ہر بات کا واقعی اور تحقیقی علمی جواب موجود ہے تو ہم کیوں ان لغویات میں پڑیں۔

ہم مصنف کی ان تمام گالیوں کے جواب میں اسی شہاب ثاقب کے یہ الفاظ پیش کر دینا ہی نہایت کافی سمجھتے ہیں۔ مصنف خود ہی فرماتے ہیں:۔

> گالیاں بکنی ان کو مبارک ہوں جن کا یہ پیشہ ہے (از شہاب ثاقب صفحہ ۲۷) دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:۔
> مثل ارازل گالی گلوچ میں دن و رات مشغول رہیں۔ از شہاب ثاقب صـ۴۶

اب مصنف صاحب کی رذالت اور گالیاں دینے کا پیشہ خود انہیں کی کتاب اور خود انہیں کے قول سے ثابت ہو گیا تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ مصنف کا یہ گالیاں بکنے کا پیشہ انہیں کو مبارک ہو اور وہ مثل ارازل گالی گلوچ میں ہی مشغول رہیں۔ لہٰذا اس گالی نامہ کے جواب میں ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس شہاب ثاقب میں دل بھر کر جھوٹ اور کذب سے کام لیا گیا ہے۔ جی بھر کر مکر و کید کیا گیا ہے۔ آنکھیں بند کر کے دجل و فریب دیا گیا ہے بچیا بن کر افترا و بہتان گڑھا گیا ہے۔ منہ بھر کر سب و شتم اور گالیاں دی گئیں ہیں۔ اسی وجہ سے کسی عالم اہلسنت نے اس گندی اور گھنونی کتاب کا کوئی رد جواب نہیں لکھا کہ ان لغویات و مزخرفات کا جواب کسی عالم

Marfat.com

دین کے شایان شان نہیں۔ قرآن کریم نے بھی یہی تعلیم دی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا۔

لیکن دیوبندی قوم نے اس سے یہ ناجائز فائدہ حاصل کیا کہ اس کا کسی سنی عالم سے جواب نہیں بن سکا اور اس پر کمال بے حیائی نازاں و فخار کیا۔ میں اپنے احباب کے اصرار پر اجمالی طور سے اس کتاب کی تمام خباثتیں اس کے سمیت ظرا دہنان گنادوں۔ اور اس کے مکروکید اور دجل و فریب سے اپنے عوام اہلسنت و جماعت کو واقف کردوں۔ اور وہابیہ کے سارے نازوافتخار کو خاک میں ملادوں۔ اور احقاق حق و ابطال باطل کا فریضہ ادا کردوں۔

لہٰذا میں اس کتاب شہاب ثاقب کی عبارت کو دو خطوں کے درمیان نقل کروں گا اور رد کو جواب کی سرخی سے شروع کروں گا۔ تاکہ اس کتاب کی عبارت اور جواب میں امتیاز حاصل ہو جائے۔ اور ناظرین کو ہر دو عبارتوں میں کوئی اشتباہ نہ ہو سکے۔ مصنف بعد خطبہ لکھتا ہے:۔

اما بعد جملہ اہل اسلام ہند کی خدمت میں عرض ہو کہ جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب مجدد التکفیر بریلوی کی شان میں جو جو الفاظ علمائے حرمین شریفین نے قبل ازواقعیت رد چار روز کی ملاقات میں کہے تھے اور حسب اخلاص کہ ان کی چند مدائح اپنی اپنی تقاریظ میں تحریر کی تھیں۔ اشارۃ و کنایۃ خطبوں میں ان کو یا ان کے جعلی مخالفوں کو کچھ لکھا تھا ان کا مفصل مجموعہ تمہید میں کر کے دکھایا گیا (از شہاب ثاقب ص ۱ طبع قاسمی دیوبند ۱۳۴۶ھ)

Marfat.com

جواب مصنف نے اس عبارت میں ایک تو اس بات کا اقرار کیا کہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین - وارث علوم سید المرسلین - اعلیٰحضرت عظیم البرکت موئید ملت طاہرہ - مجدد مائۃ حاضرہ مولانا مولوی سیدی ومرشدی الحاج الشاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ کی شان میں علماء حرمین شریفین نے الفاظ مدح اپنی اپنی تحریروں - تقریظوں خطبوں میں تحریر فرمائے - دوسرے اس امر کا اعتراف کیا کہ مجموعہ تمہید الایمان میں علماء حرمین شریفین کی تقریظیں بعینہ نقل ہیں - تو مصنف نہ تو ان الفاظ مدح میں سے کسی لفظ کا منکر ہے - نہ تقریظوں کے کسی کلمہ سے اس کو انکار ہے اور یہ بھی مانتا ہے مجموعہ تمہید الایمان میں ان تقریظوں کو نہایت دیانت داری سے بعینہ نقل کر دیا گیا ہے - تو اس پر لازم تھا کہ علماء حرمین شریفین نے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی شان میں جو جو الفاظ مدح لکھے ان کو مانتا - اور انہوں نے اکابر وہابیہ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی اور مولوی اشرف علی تھانوی پر جو جو احکام صادر فرمائے ان کو حق جانتا - مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ان علماء حرمین شریفین ہی کو نہیں مانتا - اسی شہاب ثاقب میں صاف طور پر کہتا ہے -

> ان اسامی میں جن کو مجدد صاحب نے اہل مکہ سے نقل کئے ہیں بہت سے ایسے ہیں کہ جن کو قوت علمیہ میں کوئی دخل نہیں نہ وہ درس تدریس کے ساتھ مشتغل ہیں نہ علماء مکہ میں ان کا شمار بھی نہیں ہوتا (از شہاب ثاقب ص ۳۵)

یہ تو مصنف نے ان علماء مکہ معظمہ کے متعلق کہا اب باقی رہے مصدقین

Marfat.com

علمار مدینہ منورہ ان کے متعلق اسی شہاب ثاقب میں ہے :۔

> باوجود ان سب باتوں کے نہایت خفیہ طور پر اس رسالہ پر مہریں کرائی گئیں چونکہ ابتدائً یہاں مثل مکہ معظمہ کے کوئی جھگڑا پیش نہیں آیا تھا اس لئے لوگ خالی الذہن تھے بعض لوگ فریب میں آگئے اور اکثر علمار مدینہ بالکل فریب میں نہ آئے (ص ۳۶)

ان ہر دو عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ جن علمار مکہ کی مجموعہ تمہید الایمان میں تصدیقیں ہیں ان کے اکثر بالکل عالم ہی نہیں کہ وہ نہ تو علم میں کچھ دخل رکھتے ہیں نہ درس و تدریس کا شغل کر سکتے ہیں نہ ان کا علمار میں شمار ہے۔ یعنی وہ نرے جاہل ہیں تو وہ کسی فتویٰ دینے کے اہل ہی کب ہوئے۔ باقی رہے علمار مدینہ انہیں سے بعض نے فریب میں آکر مہریں کر دی ہیں تو وہ بھی عالم کب ہوئے کہ جو فریب میں آکر فتوے دیدے وہ عالم کس طرح ہو سکتا ہے۔ تو جب یہ حضرات مصنف کے نزدیک عالم ہی نہیں بلکہ جاہل ہیں تو اب مصنف کا انہیں کو یہاں علمار حرمین شریفین کہنا فریب نہیں تو اور کیا ہے۔

اَب باقی رہا مصنف کا قول کہ علمار حرمین شریفین نے اعلیٰحضرت قدس سرہ کی شان میں جو الفاظ مدح لکھے وہ قبل از واقفیت لکھے تو اس دشمن عقل سے دریافت کرو کیا ناواقفیت میں کوئی کسی کے لئے ایسے الفاظ کہہ سکتا ہے۔ دُنیا جانتی ہے کہ کسی کی تعریف واقفیت کے بعد ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن مصنف نے جو لکھا ہے وہ اس کی دلی عداوت اور قلبی بخارات کی ترجمانی ہے جس کا جواب کسی شاعر نے خوب دیا ہے ؎

Marfat.com

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

پھر مصنّف یہ عبارت تو بلا سوچے سمجھے لکھ گیا تھا کہ اس سے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی عظمت علمار حرمین شریفین کی نظر میں بھی ثابت ہو گئی۔ اب جو اس چیز کا مصنّف کو احساس ہوا تو خود ہی اپنے اس قول کو بدلتا ہے اور اپنی افترا پردازی کی عادت کا اس طرح اظہار کرتا ہے :۔

> مگر جو کچھ وقائع وہاں پر اس کے خلاف یا ان کی شان کے لائق ہوتے تھے ان کو بالکل پوشیدہ رکھا گیا اسلئے ہمنے مناسب جانا کہ رسالہ الشہاب الثاقب کے ابتدا میں چند اوراق ایسے بھی لاحق کر دیں جن سے اعلیٰحضرت مجدد التضلیل کی اس حالت کا اندازہ ہر فرد و بشر کو معلوم ہو جائے جو کہ علمار مدینہ منورہ کے نزدیک ان کی ہے (از شہاب ثاقب صـ۱)

مصنّف کے اس جیتے جھوٹ اور کذب صریح کے جواب میں اس آیت کریمہ کا لکھنا ہی بہت کافی ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ حقیقت یہ ہے کہ میں نے عام طور پر ساکنان حرمین شریفین کو یہ کہتے سُنا کہ سرزمین حرمین شریفین میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا جو اعزاز و اکرام ہوا ایسا کسی عجمی عالم کا نہ دیکھا گیا کہ اہل حرمین نے ان کا بوقت آمد استقبال کیا۔ بوقت وداع بیرون شہر تک رُخصت کیا۔ ان سے مشکل مسائل دریافت کئے۔ اُن سے بیعتیں کیں۔ ان سے سندیں لیں۔ جن کا ثبوت آج رسالہ کفل الفقیہ الفاہم

Marfat.com

فی احکام قرطاس الدراهم اور رسالہ الاجازات المتینہ وغیرہ میں ہے

اَب رہا علمار مدینہ منورہ کی عقیدتوں کا حال اس کے لئے حضرت فاضل کامل عالم عامل حضرت مولانا الشیخ عبدالقادر صاحب شبلی عرالبسی مدرس مسجد نبوی کے کلمات طیبات ہی نہایت کافی ہیں جن کا ذکر خود مصنف نے بھی اسی شہاب ثاقب کے صفحہ ۳۸ و صفحہ ۴۰ و صفحہ ۴۱ میں نہایت عظمت سے کیا ہے اور صفحہ ۴۱ میں لکھا ہے کہ واقعات کی تصدیق بلا واسطہ ان سے کی جائے۔ اتفاق یہ ہوا کہ میں حضرت فی ضل جلیل عالم نبیل مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ کل حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب شبلی عرالبسی کی خبر آئی تھی کہ انہوں نے آپ کے مناظرہ کا رجو مسجد نبوی شریف کے باب مجیدی کے متصل مکان عالی شان میں دیوبندی مناظر کے ساتھ دو دن تک رہا اور اس میں آپ کو فتح عظیم حاصل ہوئی تو کل آنا وہ آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کے نام اور صفات سے پہلے ہی سے واقف تھا کہ یہ شیخ عالم ہیں اور حضرت مفتی شافعیہ علامہ زینی کے شاگرد رشید ہیں اور حسام الحرمین شریف میں ان کی آخری تقریظ ہے۔ لہذا مجھے بھی ان کی زیارت کا اشتیاق تھا۔ تو حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب اور ہمارے متدین نوجوان الحاج چودھری خورشید علی خاں رئیس اعظم سنبھل اور یہ فقیر بعد مغرب حضرت مولانا عبدالقادر صاحب شبلی عرالبسی کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے تو ان سے منجملہ اور گفتگو و مباحثہ کے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ اور تصدیقات حسام الحرمین کا ذکر آگیا تو حضرت شبلی صاحب نے فرمایا کہ

Marfat.com

علماء مدینہ منورہ نے نہ فقط حسام الحرمین پر تقریظیں لکھیں بلکہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کا بمثل اعزاز کیا ان کا استقبال کیا ان کی دعوتیں کیں اور بعض علماء نے بیعتیں کیں سندیں لیں۔

مصنف کا کیسا سفید جھوٹ اور صریح افترا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اس کے بعد مصنف بکمال افترا پردازی لکھتا ہے :۔

جناب مجدد التکفیر صاحب سے جب اخیر ملاقات مولانا السید احمد برزنجی مفتی الشافعیہ دامت برکاتہم کی ہوئی اور وہاں مجدد صاحب نے اپنے رسالہ علم غیب کو پیش کیا اور اس پر تقریظ وتصدیق چاہی چونکہ مفتی صاحب موافق اہلِ حق تھے اس لئے اُنہوں نے اس مسئلے میں مخالفت کی اور مجدد بریلوی کے دلائل کا رد کیا اور دیر تک گفتگو رہی (از شہاب ثاقب صـ۱ وصـ۲)

جواب مصنف کا یہ دُوسرا افترا و کذب ہے کہ حضرت مفتی شافعیہ اور دیوبندی عقیدۂ علم غیب کے موافق ہوں العیاذ باللہ تعالیٰ اور اگر اس میں کسی ایک کلمہ یا ایک لفظ میں بھی موافقت ہوتی تو یہ مصنف اس کو نہایت جلی حرفوں میں نمایاں لفظوں میں نہایت تعلّی کے ساتھ پیش کرتا۔ اور ہاتھوں اُچھلتا کودتا۔ اور پھر افترا و کذب کی شرمناک بات سے باز رہتا۔ اور اپنی اس کتاب میں اس کی ایک مستقل فصل ہی لکھتا اور جب پیش نہ کرسکا تو ثابت ہوگیا کہ یہ اس کا کذب وافترا تھا اور حقیقت یہ ہے

Marfat.com

کہ یہ بات کبھی بھی ناممکن کہ اہل حق و اہل باطل میں ایسی موافقت ہو سکے اور باطل حق کے موافق ہو جائے۔

باقی رہا مفتی صاحب اور اعلیٰحضرت قبلہ کی گفتگو و مباحثہ یہ بھی کذب وافترا ہے بلکہ واقعہ صرف اس قدر معلوم ہوا کہ مفتی شافعیہ چونکہ آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے اور سید عبداللہ صاحب ان کے داماد تھے ان کے مکان پر بعد نماز عشا رسالہ الدولۃ المکیہ کا سُنا نا طے ہوا تھا۔ اعلیٰحضرت قبلہ نے وہ کتاب سُنانی شروع کی بعض جگہ مفتی صاحب کو شکوک ہوئے انہوں نے دریافت کیا اعلیٰحضرت قبلہ نے ان کے ایسے مسکت جواب دیئے جو مفتی صاحب کو اپنی عظمت شان کے سبب ناگوار ہوئے بارہ بجے یہ جلسہ ختم ہوا صرف اتنا واقعہ گذرا۔ مصنّف کا یہ کہنا کہ مجدد بریلوی کے دلائل کا مفتی صاحب نے رد کیا اور دیر تک گفتگو رہی یہ حقیقۃً اس واقعہ کا رُخ بدلنا ہے اور اپنے قلبی بخار کو نکالنا ہے اور اعلیٰحضرت قبلہ سے اپنی عداوت و دشمنی کا اظہار کرنا ہے ورنہ ایسا علمی مذاکرہ تو مجالس علما میں ہوا ہی کرتا ہے۔ یہ بات بھی کوئی قابل ذکر تھی جس کو مصنّف نے اہمیت دی اور اس سے اعلیٰحضرت قبلہ کی توہین پیدا کر کے اپنی خباثت قلبی کو ظاہر کیا اس کے بعد یہ مصنّف لکھتا ہے:۔

> مفتی صاحب دام فضلہٗ نے حسام الحرمین پر جو تقریظ لکھی تھی اس پر سے اپنا نام مٹا دیا اور بہت کچھ سخت اور سُست ان کو کہا مگر دوسرے روز مجدد صاحب نے اپنے صاحبزادے کو مفتی صاحب کے مکان پر بھیجا اور بہت کچھ عاجزی وغیرہ

Marfat.com

کرنے کے بعد مفتی صاحب نے پھر اس تقریظ پر اپنی مہر کر دی
اور فرمایا کہ چونکہ میں نے اپنی تقریظ میں شرط لگا دی ہے اس لئے
تم کو میری تحریر ہرگز نفع نہ دیگی (از شہاب ثاقب صہ۲)

جواب یہ مصنّف کا ایسا صریح کذب ہے جس کو کوئی ذی عقل کسی طرح باور ہی نہیں کر سکتا کہ مفتی صاحب نے اپنی تقریظ میں مستقل طور پر غلام احمد قادیانی کے اپنی طرف وحی آنے اور مدعی نبوت ہونے پر اور قاسم نانوتوی کے قول ختم نبوت کے بعد کسی کو نبوت جدیدہ جائز مان لینے پر اور رشید احمد گنگوہی کے قول اللہ تعالےٰ کے لئے وقوع کذب کے معنی صحیح ہو جانے پر اور خلیل احمد انبیٹھی کے قول شیطان کے علم کو حضور علیہ السلام کے علم سے وسیع ماننے پر اور اشرف علی تھانوی کے قول (اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے) پر احکام کفر دیئے اور اس پر اپنے دستخط کر دیئے۔ اب بقول مصنّف مفتی صاحب نے اس سے اپنا نام مٹا دیا تو کیا اب ان کے نزدیک یہ اقوال ایمان ہو گئے۔ پھر بقول مصنّف دوسرے روز مفتی صاحب نے پھر اس پر مہر کر دی تو کیا وہ ایمانیات دوسرے دن ہی پھر کفریات ہو گئے۔ ایسی خلاف عقل حرکت تو کوئی معمولی علم والا بھی نہیں کر سکتا کہ ایکدن ایک چیز کو کفر کہے دوسرے روز اسی کو ایمان قرار دے پھر تیسرے روز اسی کو کفر ٹھہرائے۔ چہ جائیکہ ایسے جلیل القدر مفتی شافعیہ کی طرف ایسی ناپاک حرکت کی نسبت کی جائے۔ تو ظاہر ہو گیا کہ یہ مصنّف شہاب ثاقب کا اس مفتی

Marfat.com

شافعیہ پر جیتا جھوٹ اور صریح افترا و بہتان ہے۔

علاوہ بریں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی حضرت مفتی صاحب سے اگر کچھ گفتگو بھی ہوئی تھی تو الدولۃ المکیۃ پر ہوئی تھی کہ حسام الحرمین کی تصدیق پر۔ اور حسام الحرمین کی تصدیقات تو پہلے ہو چکی تھیں اس وقت الدولۃ المکیۃ پر تقریظات کا سلسلہ شروع بھی نہ کیا گیا تھا بلکہ خود مفتی صاحب نے حسام الحرمین پر تقریظ لکھ کر یہ فرما دیا تھا کہ اس کتاب کی تائید میں ہے ہزار مستقل رسالہ کر کے شائع کرنا۔ چنانچہ وہ حسام الحرمین میں مستقل رسالہ کی شکل میں طبع ہوا ہے۔ تو الدولۃ المکیۃ پر تقریظ کے وقت جو گفتگو ہوئی اس کا اثر تصدیق حسام الحرمین پر جو اس سے پہلے ہے کیا طرح پڑا مصنف صاحب آپ کی یہ بات تو کسی طرح نہیں بنتی اور نہ ہی کہیے کہ یہ صریح کذب و افترا ہے۔

پھر مصنف کا چھٹا کذب و افترا یہ ہے کہ مفتی صاحب نے دوران گفتگو کے وقت یہ فرمایا کہ چونکہ میں نے اپنی تقریظ میں شرط لگا دی ہے کہ میری تحریر ہرگز نفع نہ دے گی یہ ذکی ہم جانتا ہے کہ اس تقریظ سے پہلے ہی سے موجود تھی ابذا اگر اس تقریظ میں مفتی صاحب اپنا نام نہ بھی لکھتے تو بھی وہ اسی وقت اپنا نام کاٹ لیتے کیونکہ میں نے جو تقریظ لکھی ہے وہ ہرگز نفع نہ دینے کی شرط لگا دی ہے۔ اور اپنا نام اس سے نہ کاٹتے۔ جب اپنا نام ہی اس سے نہ کاٹا تھا تو پھر دوسرے دن ہر کس مقصد تھا کہ لے نسبت کی۔ اور

Marfat.com

اس قول نے کیا افادہ کیا۔

مسلمانو کیا کسی مفتی کی یہ شان اور ایسا حال ہو سکتا ہے حاشَ لِلّٰہ لہذا ثابت ہوگیا کہ مفتی صاحب پر اس مصنّف کا یہ صریح افترا و بہتان ہے۔ پھر مصنّف کہتا ہے :۔

> کاش اہلِ مکہ شرفہا اللہ تعالےٰ بھی اسی طرح ان کے حالات سے مطلع ہو جاتے جیسے کہ وہاں کے خواص علما اور علماء مدینہ منوّرہ مطلع ہو گئے تھے (شہاب ثاقب صد۲)

جواب مصنّف کا یہ ساتواں کذب ہے کہ اعلیٰحضرت قبلہ کو علماء مکہ مکرمہ نہیں جانتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ حضرات اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو اس تصدیقات حسام الحرمین سے سات برس پہلے سے خوب جانتے تھے کہ ان حضرات علماء مکہ مکرمہ نے اعلیٰحضرت قبلہ کے فتوئے ندوہ پر تصدیقیں کی تھیں اور ان میں اعلیٰحضرت قبلہ کو انہوں نے العالم العامل۔ الفاضل الکامل العلامہ الاوحد الہمام الامجد۔ الشہیر الفاضل۔ قدوۃ الاماثل۔ الحاوی جمیع العلوم۔ عمدۃ المحققین۔ خلاصۃ اہل العلم والیقین۔ محی الشریعۃ السنیہ۔ مؤید الطریقۃ المرضیہ۔ عین الاعیان۔ سراج الزمان وغیرہ خطابات لکھے تھے۔ اور آپ بعد حج اعلیٰحضرت قبلہ کا ۲۴ صفر تک تخمیناً اڑھائی ماہ قیام رہا اور یہ حضرات روزانہ قیام گاہ پر ملاقات کے لئے آتے جاتے تھے۔ مسائل مشکلہ دریافت کرتے اور اعلیٰحضرت قبلہ ان کے مفصّل جوابات دیتے۔ وہاں اعلیٰحضرت نے الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ۔ والفیوضات

مصنف کا ساتواں کذب و افترا

Marfat.com

الملکیہ وانباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شئ۔ وکفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم رسائل تصنیف فرمائے۔ انہوں نے ان رسائل کو پڑھا اور ان کی تقلیمیں کیں ان حضرات علماء میں سے اکثر نے اعلیٰحضرت قبلہ سے بیعتیں کیں اور سندیں حاصل کیں باوجود ان باتوں کے مصنف کہتا ہے کہ یہ حضرات اعلیٰحضرت کے حالات سے مطلع نہیں ہوئے یہ صریح کذب نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر یہ مصنف کہتا ہے۔

> اب میں آپ کے سامنے ان الفاظ کو نقل کرتا ہوں جن کو علماء مدینہ منورہ نے رسالہ غایۃ المامول میں مجدد صاحب بریلوی کی شان میں استعمال کئے ہیں جن سے ان کی پوری پوری حقیقت معلوم ہو جائے گی اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ جو جو الفاظ ان کی تعریف میں بعض علماء حرمین شریفین نے لکھے ہیں وہ بوجہ لاعلمی اور حسن اخلاق کے صادر ہوئے ہیں مجدد صاحب ان کے مستحق نہیں اور نہ ان کو وہ الفاظ مایۂ افتخار ہو سکتے ہیں (از شہاب ثاقب صـ۲)

جواب مصنف کا یہ آٹھواں کذب وافترا ہے کہ علماء مدینہ منورہ نے اعلیٰحضرت قدس سرہ کی شان میں توہین آمیز کلمات استعمال کئے ہوں۔ ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو علماء کرام اپنی تقریظوں میں اعلیٰحضرت قبلہ کو الی الفاضل الفاضل الکامل۔ البحر الفہامہ مولانا العلامہ۔ المرشد المحقق الفہامہ۔ العلامۃ الامام۔ النکی الہمام۔ النبیہ النبیل۔ الوجیہ الجمیل۔ ذو التحقیق الباہر۔

Marfat.com

العلامۃ النحریر۔ الدراکۃ الشہیر۔ العالم الفاضل۔ الانسان الکامل۔ العلامۃ المحقق۔ الفہامۃ المدقق۔ صاحب المعارف والعوارف۔ المنح الالہیۃ اللطائف باذن مشکلات العلوم۔ مبین المنطوق منہا والمفہوم سیدنا الاستاذ علم الدین ورکنہ۔ عماد المستفید ومتنہ۔ وحید العصر والزمان وغیرہا الفاظ تحریر فرما چکے ہیں تو ان حضرات سے اس کے خلاف کسی کلمہ توہین آمیز کا استعمال کس طرح ممکن ہے۔ مصنف بھی جب حسام الحرمین اور اس کی تقریظوں کو مانتا ہے تو ان الفاظ سے کس طرح انکار کر سکتا ہے۔ پھر اس کا ان الفاظ کے مخالف کسی لفظ کا استعمال انہیں حضرات کی طرف منسوب کرنا کذب وافترا نہیں تو اور کیا ہے۔

اب رہا رسالہ غایۃ المامول کا حال زار تو اس کی ضرورت یوں پیش آئی کہ جب علمائے حرمین شریفین نے حسام الحرمین پر اپنی اپنی تقریظیں لکھ دیں۔ اور اس میں اکابر فرقہ وہابیہ پر احکام کفر صادر فرما دیئے۔ تو سارا طائفہ اپنا اپنا سر پیٹنے اور چھاتیاں پیٹنے لگا کہ ہائے ہائے اللہ تعالیٰ کے شہر مکہ میں ہمارا مسودہ کالا ہوا۔ رسول پاک کے شہر مدینہ میں ہمارے سر پر قہر ٹوٹا۔ تو رامپور۔ دیوبند۔ تھانہ بھون۔ انبیٹھہ۔ گنگوہ۔ دہلی۔ پنجاب وغیرہ کے سب پنچ جمع ہوئے۔ اور سر جوڑ کر بیٹھے۔ اور ان پنچوں نے یہ رائے طے کی۔ اور حسام الحرمین کے احکام کفر کے سر سے اتارنے کی یہ تدبیر نکالی۔ کہ مکہ مکرمہ کے علماء پر تو تمہارا کوئی مکر وفریب چلے گا نہیں کہ وہاں پر اعلیٰحضرت کا دو ماہ زائد قیام رہا ہے۔ اور ان کے مشکل سوالات پر اعلیٰحضرت نے بے تکلف قلم

Marfat.com

اُٹھا کر وہ محققانہ جوابات لکھدیئے ہیں جن کو دیکھ کر وہ سب علما دنگ ہو کر رہ گئے - اور ان کے تبحر علمی اور فضل موہبی کے خطبے پڑھنے لگے - یہاں تک کہ ان میں کے اکثر اعلیٰحضرت کے مرید و شاگرد ہو گئے اور سندیں حاصل کیں - ہاں تمہارا مکر و کید دجل و فریب بعض علمار مدینہ پر چل جائیگا - اور خصوصاً مفتی شافعیہ علامہ برزنجی جو نابینا بھی ہو چکے ہیں تو تم اپنی افترا کی مشین اور کذب کی ایجنسی سے مفتی صاحب پر پیٹ بھر کر جھوٹ بولو - دل کھول کر افترا و بہتان کرو اور جناب منور علی رامپوری کو افترا کی مشین کا مالک و مختار - اور کذب کی ایجنسی کا ذمہ دار بناؤ - جناب حسین احمد صاحب (جو مصنف شہاب ثاقب ہیں) کو اس مشین اور ایجنسی کا ٹیکہ دار تجویز کرو - لہذا منور علی صاحب اپنے سارے سامان کذب و افترا کی پوٹ باندھ کر مدینہ طیبہ پہنچے اور جناب حسین احمد صاحب فیض آبادی کا اس وقت وہاں عارضی طور پر قیام تھا ان سے ملے - اور ان پر اپنی کمیٹی کی ساری کارروائی کے راز ظاہر کئے تو یہ فیض آبادی صاحب اپنے عہدۂ ٹھیکیداری پر خوش ہو کر اُوچھلے - اور وہاں کے واقعات بالکل ٹھوکر کے مونہہ سے اُگلے - پھر ان دونوں نے حضرت مفتی صاحب سے رسالہ غایۃ المامول کا اصل مسودہ حاصل کیا - اور ان کو یہ سمجھا دیا کہ حضرت ہم سے بیعنہ کر کے ہندوستان میں طبع کرائیں گے - وہ اپنی ظاہری نابینائی کی وجہ سے معذور تھے - اُنہوں نے اعتماد فرما کر انہیں یہ رسالہ دیدیا - یہ کیا تھا ان کی منہ مانگی مراد مل گئی - دلی مقصد حاصل ہو گیا - یہ اس رسالے کو لیکر ہندوستان بھاگے - اور انہوں نے آپس میں یہ طے کر لیا کہ جب ہمارے آقا بڑا ہمدرد سوں

Marfat.com

پر کذب و افترا کرنے سے نہیں ڈرتے تو اب ان مفتی برزنجی پر کذب و افترا کرتے ہوئے کیا شرم و حیا کرتے۔ پھر کیا تھا کہ انہوں نے اس کو اپنی افترا کی مشین اور کذب کی ایجنسی میں ڈھال لیا۔ اور اس میں دل کھول کر افترا کیا پیٹ بھر کر جھوٹ بولا۔ جو چاہا کم کر دیا۔ جو چاہا زائد کر دیا۔ اور پھر ہندوستان ہی میں اس منگڑھت رسالہ کو کمال بچیائی حضرت مفتی برزنجی صاحب ہی کے نام سے چھاپ دیا۔ یہ اس رسالہ غایۃ المامول کی حقیقت ہے۔ کہ وہ بالکل ساختہ پرداختہ تو انہیں دونوں کا ہے اور براہ فریب حضرت مفتی صاحب کی اسکو تصنیف ظاہر کر دیا۔ اس چیز کا اجمالی طور پر نہایت کنزاتے اور بچتے ہوئے الفاظ میں ذرا سا اعتراف خود مصنّف نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ شہاب ثاقب میں ہے :۔

> وہ رسالہ اسی وقت ہندوستان میں شائع ہونے کیواسطے بھیجا گیا۔ مگر مجدد صاحب کے ہموطن لوگ مولوی منور علیصاحب اسے چھپوانے کے واسطے لے گئے اور بالآخر امروز فردا میں اب تک ڈالے رکھا اب مولوی موصوف نے اس کو اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے۔ (از شہاب ثاقب ص۳۷)

مسلمانو! یہ مولوی منور علی وہی کاذب و مفتری ہے جس نے رسالہ سیف الیمنی لکھا ہے جس کے افترا و بہتان کے ۵ نمبر ابتدا میں ہم نے پیش کئے کہ اس کو یہ کمال حاصل ہے کہ جس کی طرف سے جو چاہے کتاب بنالے۔ اس کا نام تراش لے۔ اس کا مطبع گڑھ دے۔ اس میں اپنے مفید مطلب عبارتیں بنا کر لکھدے۔ مصنف کی مہر بالکل اپنے گھر سے بنا ڈالے۔ اس شخص کو جھوٹ

Marfat.com

بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ انتہائی افترا کرتے ہوئے حیا نہیں معلوم ہوتی تو ایسے شخص کے اہتمام سے چھپوائی ہوئی کتاب غایۃ المامول کا کون اعتبار کرے اسکی کسی بات پر کس طرح اعتماد ہو۔ اس کا کوئی قول کیسے قابل استناد ہو۔ مصنف نے ایسی ناپاک کتاب پر اعتماد کر کے اور اس کے اقوال کو سند بنا کر مسلمانوں کو حقیقتہً فریب دیا اور اپنے عناد دلی اور فساد قلبی کا ثبوت دیا۔

بالجملہ علماء حرمین شریفین نے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی شان میں اپنی تقریظوں میں جو جو تعریف کے الفاظ لکھے ہیں، وہ مصنف کے نزدیک بھی انہیں حضرات کے الفاظ ہیں لیکن وہ ان الفاظ کے لئے اپنی عداوت سے یہ کہتا ہے کہ انہوں نے وجہ لاعلمی اور حُسن اخلاق کی بنا پر لکھ دئے ہیں تو گویا اس کے نزدیک یہ سب الفاظ کذب اور جھوٹ قرار پائے اور یہ وہ مدح ہوئی جو شرعاً مذموم ہے۔ تو مصنف کی نظر میں علماء حرمین شریفین کی یہ قدر و منزلت ہے کہ وہ جھوٹ دیتے ہیں اور لاعلمی بنا کسی کی مدح کر بیٹھتے ہیں۔ اسی کو ان کا حُسن اخلاق کہہ کر حقیقتہً وہ ان کی ہجو قبیح کر رہا ہے اور خود اپنے قلبی عناد کا ان الفاظ میں اظہار کر رہا ہے کہ مجدد صاحب ان الفاظ کے مستحق نہیں تھے۔ تو گویا اس کے نزدیک علماء حرمین ان الفاظ کو غیر مستحق کے لئے لکھ کر مدح مذموم کے مرتکب ہوئے لہٰذا اس نے علماء حرمین پر یہ سخت ناپاک حملہ کیا اور خود گنہگار ٹھہرایا۔

حیاذ باللہ تعالےٰ۔ شہاب ثاقب میں ہے:۔

اب خیال فرمایئے کہ جن کی (یعنی مفتی برزنجی صاحب کی) نسبت مجدد صاحب بریلوی ایسے ایسے تعریف کے کلمات فرما رہے ہیں

Marfat.com

اور ان کی تقریظ کو الکلم العلیہ سے یاد کرتے ہیں وہ خود بھی ان کے رد میں رسالہ لکھتے ہیں (شہاب ثاقب صـ۲)

جواب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے حضرت مفتی صاحب کی شان میں جو جو الفاظ لکھے وہ بالکل صحیح ہیں اور وہ فی الواقع ان الفاظ کے مستحق ہیں لیکن کسی فرعی مسئلہ میں ایک عالم کا اپنے مسلک کی تائید میں کسی رسالہ کا لکھدینا دوسرے کے فضل وکمال کے منافی نہیں ہے علماء حق میں فروعی مسائل میں بکثرت اختلافات ہوتے ہی رہے ہیں۔ خود ہمارے ائمہ میں فروعی مسائل کے اندر اختلافات رہے۔ اور ہر ایک نے اپنے مسلک کی تائید میں تصنیفات کی ہیں۔ اور قول مخالف کا رد بھی کیا ہے مگر آجتک کسی نے اس رو سے دوسرے کے علم وفضل کی منقصت پر کبھی کوئی استدلال نہیں کیا ہے۔ یہ ناپاک اور گندی ذہنیت اسی مصنف کی ہے۔ پھر مصنف اسی غایۃ المامول کے صفحہ ۳ کی سطر ۴ اور صـ۲ سے نمبر (۱) و (۲) میں صرف احمد رضا خاں سے یہ استدلال کرتا ہے۔

دیکھئے یہاں پر کس طرح حقارت سے عوام کے اسماء کی طرح میاں خاں صاحب کا نام لیا جارہا ہے اگر یہ انہیں فضائل کے ساتھ موصوف باقی رہتے جو اولاً علماء حرمین شریفین کو خیال ہوا تھا تو کچھ نہ کچھ ضرور الفاظ تعظیمی استعمال کئے جاتے۔
(از شہاب ثاقب صـ۳)

جواب حضرت مفتی برزنجی صاحب کی حسام الحرمین کی وہ تقریظ

Marfat.com

جس کو خود مصنّف نے بھی شہاب ثاقب کے اسی صفحہ ۲ پر ان کی تقریظ تسلیم کی ہے اسی کو اٹھا کر دیکھ لیجیے کہ حضرت مفتی صاحب ہمارے اعلیٰحضرت دین سرہٗ کے لئے یہ تعریف کے الفاظ تحریر فرماتے ہیں :۔

العلامۃ النحریر۔ والحلم الشہیر۔ ذوالتحقیق والتحریر۔ والتدقیق و التحبیر۔ عالم اھل السنۃ والجماعۃ جناب الشیخ احمد رضا خاں البریلوی دام اللہ توفیقہ وارتفاعہ۔

علامہ کمال ماہر مشہور مشتہر صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و زین عالم اہلسنت و جماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالےٰ اس کی توفیق و بلندی ہمیشہ رکھے (ازحسام الحرمین ص۲۱۴)

تو جس مفتی نے ایسے تعریف کے الفاظ تحریر فرمائے ان سے کس طرح ممکن ہے کہ وہ ان کا صرف نام ہی لکھے۔ مگر یہ درحقیقت منور علی رامپوری کی تحریف و شرارت ہے کہ غایۃ المامول سے تعریف کے الفاظ ہی نکال ڈالے کہ انہیں یہ کہنے کا موقع مل جائے۔ چنانچہ مصنف نے اپنی اس کتاب میں اس کو لکھ ہی مارا۔ اور غلط استدلال کر ہی لیا۔ مگر خود مصنّف اپنے منہ پر ہی تھوک لے کہ اس نے اپنا تو علماء حرمین کا حُسن اخلاق قرار دیا تھا اب وہ اس کو کن الفاظ سے تعبیر کرے گا۔ اور مفتی صاحب کو بدخلق ٹھہرائیگا یا نہیں۔ پھر یہ مصنّف غایۃ المامول کی عبارت اور ترجمہ اور اپنی عداوت کا یوں اظہار کرتا ہے۔

ولم یقل بحصولہا لغیرہ تعالےٰ احد من ائمۃ الدین فلم یرجع عن ذلک واصر وعاند یعنی اور نہ کہا ان معلومات غیر متناہیہ کے حاصل ہونے کو غیر خدا تعالےٰ کے لئے کسی نے

Marfat.com

بھی دین کے اماموں میں سے پس رجوع نہ کیا احمد رضا نے
اس سے اور اصرار کیا اور عناد کیا) اس عبارت سے صاف
ظاہر ہو گیا کہ علماء مدینہ منورہ کے نزدیک وجال بریلوی تمام
علماء دین وائمہ شرع متین کا مخالف ہے اور باوجود اس کے
حق کو قبول نہیں کرتا اور اپنے خیال باطل پر اصرار کرتا ہے۔ اور
معاندین حق میں سے ہے حضرات ذرا غور فرمائیں کہ یہ الفاظ
مجدد بریلوی کے کس شان اور کس مرتبت پر دلالت کرتے
ہیں۔ (از شہاب ثاقب ص۳)

جواب اس غایۃ المامول کے جواب میں ایک مستقل رسالہ :۔
حاسم المفتری علی سید البریۃ موجود ہے جس میں اسکی ایک بات کا مفصل
جواب ہے۔ اور اس کتاب کے دجل فریب۔ کذب وافترا کو خوب اچھی طرح
دیکھا گیا ہے اور یہ بات ظاہر کر دی گئی ہے کہ وہابیہ نے مفتی صاحب کے
رسالہ کو بہت تحریف کر کے چھاپا ہے۔ چنانچہ مصنف کی اسی پیش کردہ عبارت
ہی کا امتحان کر لیجئے۔ اور دیکھ لیجئے کہ یہ غایۃ المامول کس قدر افترا کرتی ہے
کیسا صریح جھوٹ بولتی ہے۔ غایۃ المامول بقول مصنف بلکہ بخیال زد
وہابیہ رسالہ الدولۃ المکیۃ کا رد وجواب ہے تو الدولۃ المکیۃ میں
اعلیحضرت قبلہ تو یہ تحریر فرماتے ہیں :۔

ومعلوم ان علم المخلوق لا یحیط	اور معلوم ہے کہ مخلوق کا علم آن واحد
فی ان واحد بغیر المتناھی فعلم	میں غیر متناہی کا احاطہ نہیں کرتا تو علم

Marfat.com

المخلوق الحاصل بالفعل وان
كثرلا يكون قط الامتناهيا
(لمحضًا از دولة المكيه ص۹) (وفيها
ايضًا وقد اقمنا الدلائل القاهرة
على ان احاطة علم المخلوق بجميع
المعلومات الالهية محال قطعا
عقلًا ونقلا (از دولة المكية ص۱۶)
وفيها ايضا فانا لا ندعي انه صلى
الله تعالے عليه وسلم قد احاط
بجميع معلومات الله سبحنه وتعالے
فانه محال للمخلوق كما قدمنا
از الدولة المكية ص۲۶

مخلوق جو بالفعل حاصل ہو اگرچہ کثیر
ہو جائے وہ ضرور متناہی ہوگا
(الدولۃ المکیۃ ص۹)
(اسی میں ہے) ہمنے اس بات پر دلائل قاہرہ
قائم کر دئے کہ علم مخلوق کا تمام معلومات
الٰہیہ کو احاطہ کرنا از روئے عقل و نقل
محال ہے (از الدولۃ المکیہ ص۱۶)
(اور اسی میں ہے) بیشک ہم ہرگز اس
بات کا دعوی نہیں کرتے کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام معلومات
الٰہی کا احاطہ کر لیا کہ یہ امر مخلوق کے لئے
محال ہے جیسا کہ ہم نے پہلے کہا (ص۲۶)

(وفي حاشيتها) ان علم المخلوق
لا يحيط بغير المتناهي بالفعل
(از حاشیہ دولۃ المکیۃ ص۱۱)
(وفيها ايضا) ان علم المخلوق لا
يحيط بشئ من الامور الغير
المتناهية بالفعل يظهر لك

(اور دولۃ المکیہ کے حاشیہ میں ہے)
بیشک علم مخلوق غیر متناہی بالفعل
کا احاطہ نہیں کرتا (ص۱۱)
(اور اسی میں ہے) بیشک علم مخلوق
امور غیر متناہیہ بالفعل میں سے
کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتا اور تیرے لئے

Marfat.com

کذب من افتروا علی القول بان احاطۃ علمہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستثنٰی منہ شئی غیر ذاتہ تعالٰی وصفاتہ (از حاشیۃ الدولۃ المکیہ ص۸)

ظاہر ہوگیا اس شخص کا جھوٹ جس نے مجھ پر اس بات کا افترا کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احاطہ علمی سے اللہ تعالٰی کی ذات وصفات کے سوا اور کوئی شے مستثنٰی نہیں۔

ان عبارات سے ظاہر ہوگیا کہ اعلحضرت قدس سرہٗ نے ایک جگہ نہیں بلکہ چند مقامات پر نہایت صاف اور واضح الفاظ میں تصریح فرمائی ہے کہ علم مخلوق صرف اُمور متناہیہ کو محیط ہوسکتا ہے اور عقلاً ونقلاً محال ہے کہ علم مخلوق امور غیر متناہیہ ومعلومات الٰہیہ کا احاطہ کرسکے کہ امور غیر متناہیہ کا احاطہ صرف اللہ تعالٰی کی ذات کے ساتھ خاص ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمارا یہ دعوے نہیں کہ تمام اُمور غیر متناہیہ ومعلومات الٰہیہ کو آپکا علم محیط ہے صرف علوم ذات وصفات اس سے مستثنٰی ہیں بلکہ یہ بات محال ہے۔ لہٰذا اب مصنّف غایۃ المامول اور اس مصنّف کا ہاتھ ان تصریحات کے یہ کہنا کہ اعلحضرت نے الدولۃ المکیہ میں حضور علیہ السلام کے لئے تمام معلومات غیر متناہیہ کا علم حاصل ماننا کیا جیتا جھوٹ اور صریح افترا وبہتان نہیں ہے۔ پھر اس افترا پر بھی صبر نہ آیا بلکہ مصنّف کی مزید جرأت ملاحظہ ہو کہ اعلحضرت علماء مدینہ اور تمام علماء دین وائمہ شرع متین کے مخالف ہیں۔ اور خیال باطل پر مصر اور معاند حق ہیں تو کیا اس کا یہ دوسرا افترا نہیں ہے۔ بلکہ اس نے یہ افترا صرف اعلحضرت قبلہ ہی پر نہیں کیا

Marfat.com

تمام علماء اور ائمہ دین پر کیا۔ اور حق کو باطل ثابت کرنے کی کیسی شرمناک سعی اور ناپاک کوشش کی۔

مسلمانوں یہ ہے اس رسالہ غایۃ المامول کا کذب وافترا نویسا یہ کتاب حضرت مفتی برزنجی صاحب کی تجینہ ہوسکتی ہے۔ حاشَ لِلّٰہ لہٰذا ثابت ہوگیا کہ اس کتاب میں منور علی صاحب نے تحریف کی ہے اور یہ مصنف بھی اس تحریف میں شامل ہے جبھی تو نہایت دیدہ دلیری سے اس کی عبارتیں پیش کر رہا ہے۔

پھر مصنف نے اسی غایۃ المامول کے صفحہ ۴ کی اور صفحہ ۵ کی سطور کی عبارات کے چند ناقص جملے نقل کرکے یہ نتائج نکالے جو شہاب ثاقب کے صفحہ ۳ و ۴ پر ہیں:۔

> مجدد بریلوی کی تحریرات وعقائد از قبیل گمان ہیں اور وہ بھی غلط اور مع اس کے یہ شخص قرآن کی تفسیر پر جری ہے بلا دلیل تفسیر کرنے کو تیار ہوجاتا ہے۔ نرا کافر ہوگیا۔ جھوٹا تا بنا لیوے اپنا دوزخ ہیں۔ یہ اہل بطلان میں سے ہے۔ ان کے دلائل منقوض اور غیر صحیح ہیں۔
>
> (از شہاب ثاقب صفحہ ۳ و صفحہ ۴)

جواب غایۃ المامول کی یہ عبارات تو اعلیحضرت قبلہ پر اس وقت چسپاں ہوتیں جب وہ معلومات غیر متناہیہ کا علم کسی مخلوق کے لئے ثابت مانتے۔ اور جب وہ اس کو شرعاً وعقلاً محال قرار دے رہے ہیں تو اعلیحضرت کا

Marfat.com

یہ دعویٰ اور اس پر جو استدلالات ہیں وہی مفتی صاحب کا دعویٰ اور استدلال قرار پائے بلکہ ایک مفتی صاحب ہی کیا ساری اُمّت کا یہی دعویٰ ہے۔ تو اعلیٰحضرت قبلہ کی اس تحریر و عقیدہ کو از قبیل گمان اور غلط کہنا اور اسی بنا پر انہیں اہلِ باطل قرار دینا۔ اور ان کے دلائل کو منقوض اور غیر صحیح ٹھہرانا گویا تمام اُمّت کے عقیدہ کو گمان کہنا اور غلط ٹھہرانا ہے۔ اور اسلامی دلائل کو منقوض اور غیر صحیح قرار دینا ہے اور تمام اہلِ اسلام کو اہلِ بطلان ثابت کرنا ہے۔

مصنّف اس پردہ میں اپنے اصل مذہب کو بیان کر گیا کہ مصنّف اور اس کے اکابر کے نزدیک وہابی جماعت اور دیوبندی قوم کے سوا اُمّت مشرک اور بدعتی اور اہلِ باطل و گمراہ ہے۔ اب باقی رہا مصنّف کا اعلیٰحضرت پر یہ افترا کہ وہ تفسیر بالرائے کرتے ہیں اور بلا دلیل تفسیر پر جری ہیں۔ یہ منجملہ ان کی گالیوں کے ایک گالی ہے ورنہ اعلیٰحضرت کی صدہا تصنیفات ہیں جو ملک میں عام طور پر شائع ہیں لیکن آجتک کسی دیوبندی کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ کسی ایک آیت کے متعلق یہ ثابت کرتا کہ اعلیٰحضرت نے فلاں آیت میں تفسیر بالرائے کی ہے اور ان شاء اللہ تعالےٰ آئندہ قیامت کسی فرزند دیوبند میں یہ ہمّت ہو سکتی ہے۔

مصنّف کو ہم بتائیں کہ تفسیر بالرائے کرنے پر جری آپ ہی کا دادا اُستاد قاسم نانوتوی ہے جس نے تحذیر الناس میں آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الایہ میں خاتم النبیین کی تفسیر بالرائے کی اور تمام علماء دیو

Marfat.com

فقہا و متکلمین ۔ مفسرین و محدثین ۔ بلکہ صحابہ و تابعین ۔ بلکہ خود رسول رب العلمین صلے اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کی تفاسیر کی مخالفت کی جس کا مفصل بیان آگے آئیگا اور یہ بات ثابت کردی جائے گی ۔ تو کیا مصنف اپنی ان پیش کردہ احادیث کی بنا پر نانوتوی صاحب کو بھی کافر اور دوزخی کہنے کو تیار ہیں ۔ یا یہ سارا غیظ و غضب صرف اعلیحضرت قبلہ ہی پر ہے ۔

پھر مصنف نے غایۃ المامول کے صفحہ ۱۰ ۔ ۱۵ ۔ ۱۸ کی عبارات نقل کرکے اعلیحضرت قبلہ کے متعلق یہ سوقیانہ الفاظ اور گالیاں دیں جو شہاب ثاقب کے صہ ۵ و صہ ۶ پر ہیں ۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ علمار مدینہ منورہ کے نزدیک دلائل بریلویہ ضعیف ضعیف شبہے ہیں ۔ وہ اس شخص کو اعلیٰ درجہ کا دجال اور مخرب دین کہہ رہے ہیں کہ اس کے افعال مسلمانوں کو حیرت میں ڈالنے والے اور دین کی مضبوط سیڑھیوں کو کھول ڈالنے والے اور فساد عظیم پر پہونچانے والے باطل ہیں (شہاب ثاقب صہ ۵ و صہ ۶)

جواب مصنف کا علمار مدینہ پر یہ افترا ہے کہ علمار مدینہ منورہ نے اعلیحضرت قدس سرہ کو جن تعریف کے الفاظ سے لوازا ان کو ہم پہلے نقل کرچکے ہیں ۔ ان کے علاوہ بعض کے مزید الفاظ اسی حسام الحرمین کی تقریظوں سے نقل کرتے ہیں جنکو مصنف بھی صحیح مانتا ہے ۔ حضرت مفتی حنفیہ مولانا تاج الدین الیاس فرماتے ہیں :۔

Marfat.com

فجزاہ اللہ عن نبیہ ودینہ والمسلمین خیرا لجزاء۔ وبارک فی حیاتہ حتی یزیح بہ شبہ اھل الضلالۃ الاشقیاء۔ واکثر فی الامۃ المحمدیۃ امثالہ۔ واشباھہ واشکالہ (حسام الحرمین ص۱۸۶)

تو اللہ اُسے (اعلیٰحضرت بریلوی) کو اپنے نبی اور دین اور مسلمانوں کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اس کی عمر میں برکت دے یہانتک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب شبہے مٹادے۔ اور امت میں اس جیسے اور اس کی مانند اور اس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے۔

اور فاضل جلیل حضرت مولانا محمد بن احمد عمری اپنی تقریظ میں فرماتے ہیں:۔

فجزاہ اللہ ربہ عن نبیہ ودینہ احسن الجزاء۔ ووفاہ اجرہ من الاسلام واھلہ بالمکیال الاوفی۔ شعر ولازال فی الاسلام فخرا مشیدا یہم بھتدی فی البر والبحر من یسر

(از حسام الحرمین ص۲۰۰)

اللہ تعالےٰ اعلیٰحضرت بریلوی کو اپنے دین اور نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اس کا ثواب پورا کرے۔ وہ ہمیشہ سے اسلام میں ایک حصن حصین جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں۔

اسی طرح علماء مدینہ منورہ کے نزدیک اعلیٰحضرت کے دلائل قوی وحق ہیں اور ظاہر و روشن ہیں چنانچہ فاضل کامل مولانا سید محمد بن محمد مدنی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ان قوله حق۔ وادلته المرسومة صدق فیجب علی کل مسلم العمل بمقتضاها۔

(از حسام الحرمین ص۲۰۸)

اعلیحضرت بریلوی کا قول سچا ہے۔ اور اس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کریں۔

لہٰذا ان تصریحات کے موجود ہوتے ہوئے مصنف کا علماء مدینہ کی طرف یہ نسبت کرنا کہ وہ اعلیحضرت قبلہ کو اعلیٰ درجہ کا رجال اور مخرب دین اور دین کی مضبوط رسیوں کا کھول ڈالنے والا۔ اور فساد عظیم پر پہنچانیوالا وغیرہ کہتے ہیں صریح افترا و بہتان نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ ان کے اخلاق وصداقت سے ایسے الفاظ کا نکلنا ممکن نہیں۔

اب باقی رہا مصنف غایۃ المامول کا اعلیحضرت قبلہ کی تقسیم علم پر یہ کہنا کہ اگرچہ یہ فی نفسہا صحیح بھی ہو لیکن وہ تدقیقات فلسفیہ میں سے ہیں جن کو علماء شرع اور اصحاب عقول معانی کتاب وسنت کے سمجھنے میں اعتبار نہیں کرتے ہیں اور اس میں واقع کرتا ہے مسلمانوں کو بڑی حیرت میں اور کھول ڈالتا ہے دین کی مضبوط رسیوں کو اور نہیں پوشیدہ ہے کچھ اس میں ہے بہت بڑے فساد سے اور جو چیزیں اس تک پہنچانے والی ہوں وہ باطل ہیں (از شہاب ثاقب ص۵ و۶ ملخصاً)

اور خود اسی رسالہ غایۃ المامول کے صفحہ ۲۷ میں حضرت امام ابن الصلاح یا نووی اور امام ابن حجر مکی کی تصریحات نقل کی ہیں۔

ان المنفی عن الخلق هو العلم بالغیب یعنی آیات نفی علم غیب میں علم استقلالی

Marfat.com

الاستقلالی والعلم المحیط الکلی۔

اور علم محیط کلی کی نفی کی گئی ہے۔

تو ان اماموں نے علم کی تقسیم کی تو گویا مصنف غایۃ المامول کے نزدیک یہ ہر دو امام نہ علماء شریعت سے ہوئے نہ اصحاب عقول سلیمہ سے اور انہوں نے مسلمانوں کو بڑی حیرت میں ڈالا اور دین کی مضبوط رسیوں کو کھول ڈالا۔ اور یہ فساد عظیم پر پہنچانے والے باطل ہیں۔ تو اب اس مصنف غایۃ المامول اور مصنف شہاب ثاقب سے دریافت کرو کہ تم نے یہ ناپاک الفاظ فقط اعلیٰحضرت فاضل بریلوی ہی کی شان میں نہیں کہے بلکہ امام ابوزکریا نووی اور علامہ ابن حجر مکی کی شانوں میں بھی کہہ کر اپنی دریدہ دہنی کا ثبوت پیش کیا۔ پھر مصنف نے غایۃ المامول کے صفحہ ۱۹ کی ایک طویل عبارت نقل کی جس میں مفسر کے لئے پندرہ علوم کی جامعیت کا مفصل ذکر ہے۔ اس سے اعلیٰحضرت کے لئے یہ الفاظ لکھے:۔

> اس قول سے صاف ظاہر ہوگیا کہ جن لوگوں نے تقریظات حسام الحرمین میں مجدد بریلوی کی تعریفیں کیں ہیں وہ سب قبل از تحقیق ہیں قابل اعتبار نہیں اس میں تو تفسیر کرنے کی شروط ہرگز موجود نہیں پس امام اور مجدد دین کیونکر ہو سکتا ہے اسکی تفسیریں ہی مردود ہیں (از شہاب ثاقب ص۱۱)

جواب مصنف نے اس عبارت میں پھر دوبارہ یہ اعتراف کیا کہ حسام الحرمین کی تقریظوں میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی جو تعریفیں ہیں وہ فی الواقع

Marfat.com

علمار حرمین شریفین ہی کی ہیں حقیقۃً اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور مسلمانو
سب مصنّف جیسا شخص اس کا انکار نہ کر سکا تو اس کا آپ یا آئندہ اور کون
انکار کر سکتا ہے۔ پھر خود ہی اس مصنّف کو اس اعتراف کے بعد یہ خیال آیا کہ
ہمارا یہ اعتراف تو خود اپنے ہی اوپر اقبالی ڈگری کرا لینی ہے کہ ان کے متبعین
ساری اس بات کو سند بنا کر دنیا بھر میں اعلیٰحضرت کی تعریفوں کے خطبے
پڑھیں گے اور یہ کہیں گے کہ ایک یہی وہ ذات ہے جو شیخ الاسلام اور امام
المسلمین اور مجدد مائۃ حاضرہ ہے۔ اور جس کی تعریفیں ہند و سندھ۔ عراق
شام ہی کے علمار نہیں بلکہ حرمین الشریفین کے علمار بھی کرتے ہیں۔ اس بات کا
مخالفین کو بھی اعتراف و اقرار ہے۔ تو اس اعتراف کو اس طرح انکار سے
ہو۔ اور اس کی اتنی تاویل تو کر ہی لو۔ کہ علمار حرمین نے اعلیٰحضرت قبلہ کی
تعریفیں کی ہیں وہ محض اپنے حسن اخلاق سے کر دی ہیں ورنہ وہ خود اس قابل
نہیں سمجھتے تھے کہ ان کی ایسی تعریفیں کی جائیں۔ پھر مصنّف کو خط و کتابت
ہی اس تاویل سے تو کہ اعلیٰحضرت بریلوی سے متعلق نہ ہوتے اور ہم
مان ہی لیتے کہ جس شخص کی علمار حرمین اپنے حسن اخلاق سے تعریفیں کرتے
ہم بھی حسن اخلاق ہی سے ان کی تعریف کرو تو پھر ہم سے کوئی بات نہ بنے گی۔ تو اب اس پہلی حسن اخلاق والی تاویل ہی کا ذکر چھوڑ دو اور اس
سے یہ بات کہو کہ علمار حرمین نے اعلیٰحضرت کی جو تعریفیں کی ہیں وہ سب
سراسر تخیل تھیں جو ناقابل اعتبار ہیں۔ تو مصنّف کا یہ صریح کذب و دجل
سے پہلے اس کو واضح کر دیا ہے کہ علمار حرمین شریفین اعلیٰحضرت سے خوب

Marfat.com

اچھی طرح واقف تھے کہ اپنے مشکل مسائل اور لاینحل عقدے اُنہوں نے اعلیٰحضرت سے حل کئے تو ان کے تبحر علمی کی تحقیق کے بعد ہی تو بعض علماء حرمین نے اعلیٰحضرت سے بیعتیں کیں اور سندیں لیں۔ لہٰذا مصنّف کا علماء حرمین پر افترا ہے کہ اُنہوں نے قبل از تحقیق تعریفیں کیں۔

اَب باقی رہا مصنّف کا یہ دعویٰ کہ اعلیٰحضرت میں شروط تفسیر موجود نہیں تو مصنّف کے نزدیک اگر قاسم نانوتوی اور اسمٰعیل دہلوی میں شروط تفسیر موجود ہیں تو اعلیٰحضرت قبلہ میں بدرجہ اولےٰ موجود ہیں۔ اور اگر ان دونوں میں شروط تفسیر موجود نہیں ہیں تو نانوتوی اس کے نزدیک شمس الاسلام والمسلمین حجۃ اللہ علی العالمین۔ اور دہلوی امام و مقتدا کیسے ہو گئے اور ان کی مردود تفسیر میں کس طرح حق اور ایمان ٹھہرا لیں۔ اور اعلیٰحضرت قبلہ تو کوئی تفسیر بالرّاے فرمانے ہی نہیں بلکہ وہ ہمیشہ اقوال مفسرین ہی کو نقل فرمایا کرتے ہیں مصنّف میں اگر کچھ ہمّت ہو تو اس باطل دعوے کے ثبوت میں ان کا کوئی ایسا قول یا ایسی تفسیر نقل کر کے اپنی بات کی سچائی ظاہر کرے۔ پھر مصنّف شہاب ثاقب صفحہ ۱۰ سے صفحہ ۱۲ تک غایۃ المامول سے علوم خمس اور علم غیب کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حاصل نہ ہونے کی عبارات نقل کیں اور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ چونکہ ان علوم خمس کا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اثبات فرماتے ہیں تو انہیں مصنّف نے یہ الفاظ لکھے:۔

اس صفحہ ۱۰ میں بریلوی کو غالی لوگوں میں سے فرمایا یعنی وہ کہ حدود شرع سے تجاوز کئے ہوں۔ کھلم کھلا جھوٹ بولا بعض ان ۱۲

Marfat.com

لوگوں نے کہ دعویٰ علم کا کرتے تھے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ قیامت کب قائم ہوگی۔ پس تحریف کی اس نے۔ یہ بہت بڑی جہالت سے ہے اور بہت بڑی تحریف ہے۔

(از شہاب ثاقب صـ۱۰ و صـ۱۲ ملخصاً)

جواب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علوم خمس کا اثبات کیا تو اس مصنف نے بلکہ مصنف نائبۃ المامول نے اعلیٰحضرت قبلہ کو نہایت منہ کھولکر غالی۔ حدود شرع سے متجاوز۔ کھلم کھلا جھوٹا تحریف کرنیوالا۔ بہت بڑی جہالت والا کہدیا۔ لیکن انہوں نے یہ خود نہ دیکھا کہ اس کے قائل اور مثبت اکابر امت سے کون کون حضرات ہیں۔ یہ ہر دو مصنف کان کھول کر سنیں حضرت عارف باللہ شیخ احمد صاوی تفسیر صاوی میں زیر آیۃ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ فرماتے ہیں:۔

انها (ای القیامۃ) من الامور	بیشک قیامت وہ پوشیدہ چیز ہے جسکو
المکتوم الذی استأثر اللّٰہ بعلمہ	اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے ساتھ خاص
فلم یطلع علیہ احدا الا من ارتضاہ	فرمایا تو اس پر منتخب رسولوں کے اور
من الرسل والذی یجب الایمان	کسی مطلع ہی نہیں ہوتا اور وہ بات
بہ ان رسول اللّٰہ لم ینتقل من	جس پر ایمان لانا واجب ہے کہ رسول
الدنیا حتی اعلمہ اللّٰہ بجمیع المغیبات	رسول دنیا سے تشریف نہیں لے گئے
التی تحصل فی الدنیا والاخرۃ فہو	یہاں تک کہ انہیں تمام وہ غیوب جو دنیا
یعلمہا کما ہی عیان یقین ولکن	و آخرت میں حاصل ہونگے اللہ نے تعلیم فرما

Marfat.com

امر بکتمان البعض ملحضاً۔
(از تفسیر صادی مصری ص ۹۷ ج ۳)

تو حضور قیامت کو جانتے ہیں جیسا کہ یقینی طور پر جانتے ہیں۔ لیکن بعض غیبوں کے چھپانے کا حکم ہوا۔

خاتم المحدثین حضرت علامہ جلال الدین سیوطی۔ کتاب الخصائص الکبریٰ میں فرماتے ہیں:۔

ذهب بعضهم الى انه صلى الله عليه وسلم اوتى علم الخمس ايضاً وعلم وقت الساعة والروح وانه امر بكتم ذالك
(خصائص ص ۱۹۵ ج ۲)

بعض علما نے فرمایا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو امور خمس کا علم اور وقت قیامت کا علم اور روح کا علم دے دیا گیا۔ اور انہیں ان کے چھپانے کا حکم دیا گیا۔

علامہ فاضل شیخ مشائخ الاسلام حضرت شیخ ابراہیم باجوری شرح قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

انه صلى الله عليه وسلم لم يخرج من الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالىٰ بهذه الامور الخمسة
(از شرح قصیدہ بردہ مصری ص ۷۰)

بیشک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو ان پانچوں غیبوں کا علم دے دیا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد اپنے شیخ قطب الواصلین سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب الابریز میں راوی ہیں:۔

قلت للشيخ رضى الله عنه فان

میں نے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

علماء الظاهر من المحدثين وغيرهما اختلفوا في النبي صلى الله عليه وسلم هل كان يعلم الخمس المذكورات في قوله إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ فقال رضي الله عنه وكيف يخفى أمر الخمس عليه صلى الله عليه وسلم والواحد من أهل التصرف ممن أمنه الشريعة لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس (انوار محمدیہ ص ۱۶۷)

عرض کی کہ علماء ظاہر محدثین وغیرہم مسئلہ خمس میں اختلاف کرتے ہیں ایک گروہ کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان امور خمس کا علم ہے جو اس آیت میں مذکور ہیں (بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ۔ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔ شیخ نے جواب دیا حضور سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے اور آپکی امت شریفہ کا ہر اہل تصرف جبتک ان پانچوں کا علم نہ رکھے اسکو تصرف کرنا ممکن نہیں۔

ان عبارات سے آفتاب کی طرح ثابت ہوگیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان امور خمسہ اور خاصکر قیامت کا علم عطا فرمایا جن کا ذکر اس آیت سورۂ لقمان اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الآیہ میں ہے لیکن ان کے چھپانے کا حکم ہوا۔ اب یہ ہر دو مصنف آنکھیں

Marfat.com

کھول کر دیکھیں کہ علوم خمس کا اثبات صرف اعلیٰحضرت قدس سرہ کا مسلک ہی نہیں ہے بلکہ ان اکابر علماء کرام و مشائخ اولیاء عظام کا بھی یہی مسلک ہے تو کیا یہ مصنف اسی بنا پر ان پیشوایان دین کو بھی غالی متجاوز عن الشرع کھلم کھلا جھوٹے۔ محرف۔ بڑے جاہل کہنے کو تیار ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو اعلیٰحضرت کے لئے اس کے یہ الفاظ استعمال کرنا دلی عداوت اور قلبی خباثت کا نتیجہ ہے۔ پھر مصنف نے صفحہ ۱۳ و ۱۴ پر غایۃ المامول سے واقعہ نزول آیۃ تیمم و قصہ اہل افک و تلقیح ثمر کی احادیث اور آیات نفی پیش کر کے اعلیٰحضرت کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے ہے۔

> یہ لوگ اللہ و رسول کے علم کی برابری کر کے کافر۔ اور حضور کے لئے جملہ ماکان و مایکون کا علم تفصیلی ثابت کر کے حکم رسول[1] کے نافرمان۔ مخالف[2] سنت۔ مشابہ[3] نصاری۔ مخالف[4] دین احادیث[5] کاذبہ کے مصدق۔ احادیث[6] صحیحہ کے محرف ہیں اور ان کا قول ضلال و باطل ہے ملخصاً (از شہاب ثاقب ص۱۳ و ص۱۴ و ص۱۵)

جواب وہابیہ نے نفی علم غیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ہمیشہ جا بجا اعتراضات کئے اور ہمارے علماء کرام نے ان کے نہایت مسکت اور محققانہ جوابات دیئے۔ بلکہ ان پر مستقل رسالے تصنیف کر کے شائع کر دیئے۔ دیکھو الفیوضات المکیۃ۔ انباء الحی۔ حاسم المفتری۔ انباء المصطفیٰ خالص الاعتقاد وغیرہا رسائل اعلیٰحضرت قدس سرہ فاحکم اس واقعہ نزول آیۃ تیمم اور قصہ اہل افک اور آیات نفی علم غیب کے استدلالوں کے مکمل جوابات ہیں الکلمۃ العلیا

Marfat.com

مصنفہ حضرت صدرالافاضل فاضل مرادآبادی قدس سرہٗ مطبوعہ موجود ہے اور "تلقیح ثمر" کا مکمل جواب میں نے رسالہ "سیف یمانی" میں طبع کرادیا ہے جس کو تحقیق حق مقصود ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے۔

مصنف کا اعلیٰحضرت قدس سرہ پر یہ افترا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم میں مساوات اور برابری کرتے ہیں۔ دیکھو اعلیٰ حضرت الدولۃ ملکیہ میں فرماتے ہیں:۔

ان تشبیہ مساوات علوم المخلوقین بعلم ربنا الٰہ العلمین۔ فما کانت لتخطر ببال المسلمین۔ اما تری العمیات ان علم اللہ ذاتی وعلم المخلوق عطائی۔ علم اللہ واجب لذاتہ وعلم الخلق ممکن لہ۔ علم اللہ ازلی سرمدی قدیم حقیقی وعلم الخلق حادث لان الخلق کلہ حادث والصفۃ لاتتقدم الموصوف علم اللہ غیر مخلوق وعلم الخلق مخلوق علم اللہ غیر مقدور وعلم الخلق مقدور ومقہور۔ علم اللہ واجب البقا

ہمارے رب الٰہ العالمین کے علم کے ساتھ مخلوق کے علم کی برابری کا شبہ مسلمانوں کے دلوں میں کوئی خطرہ پیدا نہیں کرسکتا۔ کیا اندھے نہیں دیکھتے کہ بیشک اللہ کا علم ذاتی ہے اور مخلوق کا علم عطائی۔ اللہ کا علم واجب لذاتہ ہے اور مخلوق کا علم ممکن ہے۔ اللہ کا علم ازلی سرمدی قدیم حقیقی ہے اور مخلوق کا علم حادث ہے اس لئے کہ مخلوق تو حادث ہے۔ اور صفت موصوف سے مقدم نہیں ہوتی۔ اللہ کا علم غیر مخلوق ہے اور مخلوق کا علم مخلوق ہے اللہ کا علم غیر مقدور ہے اور مخلوق کا علم مقدور و مقہور ہے۔

Marfat.com

وعلم الخلق جائز الفنا۔ علم اللہ ممتنع التغیر وعلم الخلق ممکن التبدل

اللہ کا علم واجب البقا ہے اور مخلوق کا جائز الفنا ہے۔ اللہ کا علم ممتنع التغیر ہے اور مخلوق کا علم ممکن التبدل ہے

ومع هذه التفرقات لا يتوهم المساواة الا الذين لعنهم الله واصمهم واعمى ابصارهم (از الدولۃ المکیہ ص۱۵ و ص۱۶)

تو علم خالق اور علم مخلوق میں اتنے فرقوں کے باوجود برابر ہونے کا وہم وہی کر سکتے ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں بہرا کر دیا اور ان کی بصارتوں کو لے لیا

اب رہا علیحضرت قبلہ کا حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام ما کان ومایکون کا تفصیلی علم ثابت کرنا تو یہ صرف اعلیحضرت ہی کا مسلک نہیں ہے بلکہ سلف وخلف کا یہی مسلک ہے ہم چند اکابر امت کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ حضرت قاضی عیاض نے شفا شریف میں اور علامہ علی قاری نے اس کی شرح میں فرمایا:۔

(وکذلک واخبارہ عن الغیوب وانباءہ بما یکون) ای فی الاخرین (وکان) ای بما کان فی الاولین اوبما یکون فی الغیوب وبما کان من العدم

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیبوں کی خبر دینا۔ اور ما یکون یعنی پچھلوں میں جو ہوگا ما کان یعنی پہلے میں جو کچھ ہوا۔ یا جو کچھ غیبوں میں آئندہ ہوگا۔ اور جو کچھ معدوم ہوئے ان سب کو بتایا۔

از شرح شفا شریف مصری ص۵۲۱ ج۱

حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

واطلعہ علیہ من علم مایکون وما کان
از شرح شفا ص ۲۲۳ ج ۱۲

اللہ تعالےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان ومایکون پر مطلع کیا۔

حضرت قاضی عیاض نے شفا شریف میں اور علامہ علی قاری نے اس کی شرح میں فرمایا:۔

(مما اطلع علیہ من الغیوب) ای الامور المغیبۃ فی الحال (ومایکون) ای سیکون فی الاستقبال (از شرح شفا ملا علی قاری ص ۲۷۷ ج ۱)

اللہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان غیبوں پر جو اس وقت اُمور غیب ہیں اور ان پر جو آیندہ ہونگے سب پر مطلع کیا۔

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:۔

ہر کہ مطالعہ کند احوال شریف اورا از ابتدا تا انتہا ادب باید کہ چہ تعلیم کردہ است اورا پروردگار او و چہ داد است بروی علوم و اسرار ماکان ومایکون (مدارج ص ۴۲ ج ۱)

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال شریف کا اول سے آخر تک مطالعہ کرے تو دیکھ لے گا کہ پروردگار نے انہیں کیا تعلیم کیا ہے اور ان پر ماکان و مایکون کے علوم و اسرار کا افاضہ فرمایا ہے

اعلیحضرت قبلہ نے خود الدولۃ المکیہ میں حضرت امام علامہ ابن حجر مکی کی کتاب افضل القریٰ کی یہ عبارت پیش کی۔

لان اللہ تعالےٰ اطلعہ علی العالم

بیشک اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فعلّم علم الاولین والاخرین — کو عالم پر مطلع فرمایا تو انہیں ماکان ومایکون
وما کان و یکون (الدولۃ المکیۃ ص۳) — اور اوّلین وآخرین کا علم سکھادیا۔

ان عبارات سے ظاہر ہوگیا کہ حضرت قاضی عیاض حضرت علامہ حلبی قاری۔ حضرت علامہ ابن حجر مکی۔ حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی نے بھی حضور سیدعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام ماکان ومایکون کے علوم پر مطلع مانا تو یہ حضرات بھی مصنف کے نزدیک نافرمان۔ مخالف سنت۔ مخالفین مشابہ نصاریٰ۔ احادیث کاذبہ کے مصدق۔ احادیث صحیحہ کے محرف ٹھہرے اور ان کے یہ اقوال ضلال وباطل قرار پائے۔

مسلمانو دیکھو اس مصنف نے یہ ناپاک الفاظ اور گندی گالیاں صرف اعلیٰحضرت ہی کو نہیں دیں بلکہ ان حضرات کو بھی دیں کہ یہ حضرات بھی ان کے نزدیک اسی جرم کے مرتکب ہوئے جو ان کے نزدیک اعلیٰحضرت قبلہ کا جرم تھا۔ پھر ان کے یہ الفاظ اور گالیاں کہاں تک پہنچتی ہیں العیاذ باللہ تعالےٰ کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ماکان ومایکون کے علوم کا ثبوت خود احادیث سے بھی ثابت ہے چند احادیث نقل کیجاتی ہیں۔

حدیث بخاری شریف میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا:۔

قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم — حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری مجلس میں قیام فرماکر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں اور دوزخیوں کے

Marfat.com

واهل النار منازلهم۔ — اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہونے تک کی خبر دی۔

(از مشکوٰۃ شریف ص۵۰۶)

۲ حدیث مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے مغرب تک خطبہ دیا اور اس میں یہ بیان فرمایا:۔

فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا۔ — تو ہمیں جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کی خبر دی تو ہمارا زیادہ جاننے والا وہ ہے جو ان واقعات کو زیادہ یاد کرنے والا ہے۔

(از مشکوٰۃ شریف ص۵۴۳)

۳ حدیث ترمذی شریف میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں یہ کلمات حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائے

فرأیتہ عزوجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت۔ — پھر میں نے اللہ عزوجل کو دیکھا کہ اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کے پوروں کی سردی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان معلوم ہوئی پس مجھے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لیا۔

(از مشکوٰۃ شریف ص۴۷۲)

۴ حدیث یہی حدیث شریف رویت اللہ عزوجل کا ذکر ملتے ہوئے یہ الفاظ بھی مروی ہیں۔

فعلمت الاولین والآخرین۔ — مجھے اولین و آخرین کا علم اور ما کان

Marfat.com

(وفی روایۃ) علم ما کان وما سیکون (از تفسیر روح البیان ج ۶ ص ۲۳ مصری)

وما یکون کا علم دے دیا گیا۔

ان احادیث سے آفتاب کی طرح روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ما کان وما یکون کا علم عطا فرما دیا گیا۔ تو کیا اب یہ مصنف اپنے وہ ناپاک الفاظ اور گالیاں خود آقا و مولا صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی استعمال کر کے اپنی دریدہ دہنی کا ثبوت پیش کرے گا۔ اور احادیث صحیحہ کو احادیث کاذبہ اور ضلال و باطل قرار دے گا۔ پھر احادیث ہی پر بس نہیں خود قرآن کریم سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ما کان وما یکون کا علم ثابت ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (سورہ رحمٰن ۱ تا ۴)

اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو بیان سکھایا۔

امام جلیل محی السنۃ علامہ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں تحت آیۂ کریمہ فرماتے ہیں:۔

قال ابن کیسان خَلَقَ الْاِنْسَانَ یعنی محمداً صلے اللہ علیہ وسلم۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ یعنی بیان ما کان ومایکون لانہ کان یبین عن الاولین والاخرین وعن یوم الدین (از معالم التنزیل مصری ج ۴ ص ۲)

ابن کیسان نے فرمایا کہ اللہ نے انسان یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ اور انہیں ما کان وما یکون کا بیان سکھا دیا کیونکہ وہ اولین و آخرین کو اور قیامت کے دن کو بیان کرتے ہیں

Marfat.com

علامہ ناصر الشریعہ علاء الدین خازن تفسیر لباب التاویل میں اس آیۃ کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں:-

اراد بالانسان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم علم البیان یعنی بیان ما یکون وما کان لانہ صلے اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الاولین والاخرین وعن یوم الدین	انسان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ فرمایا- اور انہیں ما یکون اور ما کان کا بیان تعلیم فرمادیا- اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبر دیتے ہیں-

از تفسیر خازن مصری ص ۲ ج ۷

علامہ سلیمان بن عمر جمل اپنی تفسیر الفتوحات الالہیہ میں اس آیت کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں:-

اراد بالانسان محمداً صلے اللہ علیہ وسلم علم البیان یعنی بیان ما یکون وما کان لانہ صلے اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الاولین والاخرین وعن یوم الدین	انسان سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں- انہیں ما کان وما یکون کا بیان تعلیم کیا کیونکہ وہ اولین و آخرین اور روزِ قیامت کی خبر دیتے ہیں-

از تفسیر جمل مصری ص ۲۵۳ ج ۴

علامہ عارف باللہ شیخ احمد صادی اپنی تفسیر صادی میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:-

ھو محمد صلے اللہ علیہ وسلم لانہ	وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ وہی انسان

Marfat.com

الانسان الکامل والمراد بالبیان علم ما کان ومایکون وما ھو کائن (ازصادی صہری ص ۱۲۹ ج ۴)

کامل ہیں اور بیان سے مراد ماکان و مایکون کا علم ہے یعنی جو ہو گیا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے۔ سب کا علم دیا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(سورہ النساء ع ۱۷)

تفسیر حسینی میں زیر آیت کریمہ فرماتے ہیں :۔

وَعَلَّمَكَ ودر آموزانیدہ ست ترا مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات امور و مکنونات ضمائر و در بحر الحقائق میفرماید آں علم ما کان ومایکون ست کہ حق سبحانہ در شب اسرا بداں حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ آمدہ ست کہ زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت بھا ما کان وما سیکون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ

اور تم کو سکھا دیا ہے وہ جو خود آپ نہیں جانتے تھے پوشیدہ امور اور دلوں کی چھپی ہوئی باتیں۔ بحر الحقائق میں فرماتے ہیں کہ وہ ما کان ومایکون کا علم ہے کہ اللہ سبحنہ نے شب معراج میں آنحضرت کو عطا فرمایا۔ جیسا کہ احادیث معراجیہ میں وارد ہے کہ میں عرش کے نیچے تھا میرے حلق میں ایک قطرہ ڈالا گیا تو میں نے اس کی وجہ سے ماکان ومایکون کو جان لیا یعنی جو ہو چکا اور

Marfat.com

خواہد بود۔ (از حاشیہ قرآن مجید مطبوعہ مجتبائی ص۱۰۸) اور جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا سب کو جان لیا۔

ان آیات و تفاسیر سے ثابت ہوگیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان ومایکون کا علم عطا فرما دیا گیا۔ اب مصنف اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں بھی گستاخیاں کرے گا۔ مسلمانو اعلیحضرت قدس سرہٗ نے جو حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علم ماکان ومایکون مانا یہی علمائے اُمت کا مسلک ثابت ہوا۔ اسی کا حدیث شریف سے ثبوت ہوا۔ یہی قرآن کریم سے ثابت ہوا۔ تو ہی تو دین و سنت اور حق و ہدایت ثابت ہوا اور یہی اللہ تعالےٰ کا حکم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ثابت ہوا۔ اور یہ مصنف اسی کو خلاف دین و سنت اور ضلال و باطل کہہ کر خود حکم رسول کا نافرمان۔ اور مخالف دین اور شاہ یہود و نصاریٰ ٹھہرا۔ اور احادیث صحیحہ کا تحریف کرنے والا۔ اس کے مقابل اپنے اکابر کی باطل اور جھوٹی باتوں کی تصدیق کرنے والا قرار پایا اور اس کی یہ ساری تقریر ضلال و باطل ثابت ہوئی۔

پھر مصنف نے غایۃ المامول کے صفحہ ۳۲ و ۳۳ کے کچھ الفاظ و فقرے شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۵-۱۶-۱۷ میں نقل کرکے اعلیحضرت قدس سرہٗ کے کلمات لکھے:۔

> محمد بریلوی مثل نصاریٰ کے ہے حضور علیہ السلام کی حد سے زیادہ اوصاف باری عزوجل سے مدح کرتا ہے۔ وہ اہل باطل میں سے ہے۔ اس کے عقائد و کلمات جھوٹ و افترا اور گمراہی

Marfat.com

وطغیان ہیں۔ وہ اصحاب[۴] اضلال میں سے ہے۔ مجادل[۵] ہے
کہ خلاف حق پر تصنتاً جما ہوا ہے اس کے قول کو چھوڑنا[۶] اور رد[۷] کرنا
ضروری ہے۔ اس کے اقوال قبیل[۸] خرافات سے تھے۔ اور التباس
و شک کی اندھیری[۹] راتیں ہیں۔ مصنف غایۃ المامول نے اس کے
اقوال[۱۰] کو باطل کر دیا۔ اور شبہات[۱۱] کو جڑ سے زائل کر دیا۔ اس کا
مخالف[۱۲] دین کا زندہ کرنے والا اور ستونہائے شرع کا مضبوط
کرنے والا ہے لحضاً (از شہاب ثاقب ص۱۵ و ص۱۶ و ص۱۷)

جواب اعلیحضرت قدس سرہٗ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے
ماکان ومایکون کا علم عطائی مانتے ہیں جیسے حضرت قاضی عیاض وعلامہ علی قاری
وعلامہ ابن حجر وشیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ علمار کرام مانتے ہیں
جس کا ثبوت قرآن وحدیث سے منقول ہوا تو اس مصنف کے نزدیک سب
مثل نصاریٰ کے ہوئے۔ مصنف پہلے تو اس کا اعتراف کرے۔ پھر اپنی
اس جہالت کا اقرار کرے کہ ماکان ومایکون کا علم جو اللہ تعالےٰ کو حاصل ہے
وہ اس کا علم ذاتی۔ واجب۔ ازلی۔ سرمدی۔ قدیم حقیقی۔ غیر مخلوق و مقدر
واجب البقا۔ ممتنع التغیر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم حاصل ہے
وہ علم عطائی۔ ممکن۔ حادث۔ مخلوق مقدور۔ جائز الفنا۔ ممکن التغیر ہے
تو حضور کے اس علم کو صفت عزوجل قرار دینا کیسی زبردست جہالت ہے
کیا مصنف کے نزدیک علم جو صفت باری ہے وہ عطائی۔ ممکن حادث
وغیرہ ہے۔ اگر نہیں ہے تو مثل نصاریٰ کہنا افترا اور فریب نہیں علاوہ

Marfat.com

ریں جب اعلیٰحضرت کا یہ اعتقاد تصریحات علماء اور قرآن وحدیث کے
بالکل موافق ہے تو اعلیٰحضرت کے عقیدہ کو جھوٹ ۔ افترا ۔ گمراہی طغیان
باطل ضلال کہنا گویا مصنف کا قرآن وحدیث کو جھوٹ ۔ افترا ۔ گمراہی طغیان
باطل ضلال کہنا ہے ۔ اور اعلیٰحضرت کے اس قول کو چھوڑنا اور روندنا ضروری
بتانا ۔ اور اس کو خرافات اور التباس دشک کی اندھیری رات ٹھہرانا گویا مصنف
نے قرآن وحدیث کو چھوڑنے اور روندنے کی ترغیب دینا اور خرافات و
التباس دشک کی اندھیری رات قرار دینا ہے ۔ اور اعلیٰحضرت کے اس
قول کی مخالفت کرنے والے کو دین کا زندہ کرنے والا اور ستونہائے شرع کو
مضبوط کرنے والا بتانا ہے ۔ اور مصنف غایۃ المامول نے جب اعلیٰحضرت
کے اس قول کو باطل کر دیا اور اس شب کو حرّے سے زائل کر دیا تو گویا مصنف
نزدیک مصنف غایۃ المامول نے قرآن حدیث کو باطل کر دیا اور حرّے زائل کر دیا

مسلمانو! دیکھو یہ ہے اس مصنف کا عقیدہ اور مذہب کہ اس کا جو حملہ ہوا
وہ یا خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا ۔ یا قرآن وحدیث پر ہوا ۔ تو
یہ ہے اس کے بہتان عظیم و دجل و فریب اور گمراہی و ضلالت کی ننگی تصویر اور
اصل حقیقت العیاذ باللہ تعالےٰ ۔

پھر مصنف نے غایۃ المامول کے صفحہ ۳۴ و ۳۵ کے کچھ الفاظ اور
عبارات شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۷ تا صفحہ ۱۹ پر مصدقین کے نقل کر کے
اعلیٰحضرت کے لئے یہ الفاظ لکھے :۔

| بریلوی طالب خلافت حق کا ہے ۔ ایسے امور میں پڑا ہوا ہے |

Marfat.com

کہ صاحب حیا ان کے قبائح کیوجہ سے پسینہ پسینہ ہوجاوے اور اسے
مقاصد میں ریا رسمعہ و تعنت کا قصد کر رہا ہے - اور نفاقی
جھگڑوں میں مبتلا ہے - اس کی رائے نہایت ضعیف ہے -
اپنے وساوس کا متبع ہے - ان امور پر عقیدہ کئے ہوئے ہے
جس کو شیطان نے سکھایا - اس کا استاد و معلم شیطانوں کا
سردار ہے - مجدد بریلوی شیطان سے بڑھے ہوئے ہیں - اسے
ایسے فرقہ میں داخل مانتے ہیں جن کے اقوال قابل اعتبار نہیں
انہوں نے حاکم بنایا عقل کو اور تحکیم عقل گمراہی و ضلال ہے -
(از شہاب ثاقب ملحقاً از ص۱۷ تا ص۱۸)

جواب اعلحضرت قبلہ کا یہ عقیدہ کہ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو
ماکان و مایکون کا علم عطائی حاصل ہے - بالکل قرآن و حدیث کے موافق
ہے جیسا کہ ہم ثابت کر چکے تو اعلحضرت کے اس عقیدہ کو خلاف حق و ناقابل
اعتبار بتانا - اور نفاقی جھگڑا اور ضعیف رائے و وساوس قرار دیکر اور تحکیم عقل
کہہ کر اسے شیطان کا سکھایا ہوا ٹھہرانا - اور گمراہی و ضلالت قرار دینا گویا
مصنف کا قرآن و حدیث کو خلاف ... حق و ناقابل اعتبار نفاقی جھگڑا ضعیف
رائے - وساوس - حکم عقل بتانا ہے - اور رحمانی تعلیم کو شیطانی تعلیم ٹھہرانا ہے
تو اب ہم اس کا فیصلہ ناظرین کی انصاف پسند طبیعت پر چھوڑتے ہیں کہ شیطان
اب کس کا معلم استاد ہوا - اور کون شیطان سے بڑا ہوا ثابت ہوا - اور صاحب
حیا کس کے قبائح کیوجہ سے پسینہ پسینہ ہو جائے گا - اور کون ریا و سمعہ و تعنت کا

Marfat.com

قصد کر رہا ہے۔ اور کس کے زعم کے اقوال قابل اعتبار نہیں۔ پھر اس مصنف کا افترا ہے کہ ایسے ناپاک الفاظ کی ایسے غلط عقیدہ کی نسبت حضرات علماء مدینہ طیبہ کی طرف کر دی۔ اور ذرہ بھر شرم نہ کی اور اپنی طرف سے الفاظ گڑھ کر ان حضرات کی طرف منسوب کر دیئے۔ ھذا بہتان عظیم۔

پھر مصنف نے غایۃ المامول کے صفحہ ۳۶ و ۳۷ کے کچھ الفاظ شہاب ثاقب کے صفحہ ۲۰ میں نقل کر کے اعلیٰحضرت کی تنقیص شان میں یہ الفاظ لکھے۔

> مجدد صاحب کو غبی شاغل گمراہ اہلِ باطل۔ مبطل قرار دیا اور ان کے قول کو گمراہی اور ظلمت قرار دیا (تنبیہ) واضح ہو کہ یہ جو کچھ علمار مدینہ منورہ نے خاں صاحب بریلوی خذلہ اللہ تعالےٰ فی الدارین کی شان میں لکھا ہے یہ صرف اسی گفتگو اور اخیر ملاقات کا نتیجہ ہے جو کہ بریلوی صاحب کو سید مدنی کے مکان پر مفتی برزنجی صاحب سے حاصل ہوئی کوئی مخالف مجدد صاحب کے احوال کے فوٹو کو لے کر علمار مدینہ کے پاس نہ گیا تھا نہ ان کی تصانیف وخیالات ومظالم برا ہل حق کو ان کے سامنے پیش کیا تھا۔ (شہاب ثاقب ص۲۰ و ص۲۱ ملخصاً)

جواب مصنف نے یہ تو ظاہر کیا کہ یہ الفاظ **مصدقین** علمار مدینہ کے ہیں لیکن اس میں فریب یہ ہے کہ ان مصدقین کے نام بنام سے الفاظ نقل نہیں کئے اور کمال بے حیائی یہ کہدیا کہ یہ وہی علمار ہیں کہ جن کی تصدیق حسام الحرمین میں نقل کی گئی ہیں۔ اگر اس دعوے میں صداقت تھی تو ہر مصدق

Marfat.com

حسام الحرمین کا نام لکھ کر اُس کے الفاظ ظاہر کرتا تو اس کے دعوے کی صداقت
ظاہر ہو جاتی۔ مگر مصنف نے یہ بات خوب صاف کر دی کہ مفتی برزنجی صاحب
اور مصدقین نے جو الفاظ غایۃ المامول میں لکھے ہیں وہ اعلیٰحضرت قبلہ کی
تصانیف وخیالات پر مطلع ہونے کے بعد تحریر ہوئے ہیں نہ کسی مخالف
اعلیٰحضرت کے ان کے حالات سُنانے کے بعد لکھے بلکہ صرف وہی الدولۃ المکیہ
کے سننے اور مفتی صاحب سے گفتگو کے سبب سے ہیں۔ اور الدولۃ المکیہ میں اعلیٰحضرت
نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب عطائی خصوصاً علوم خمسہ
اور ما کان ومایکون کا علم ثابت کیا ہے اور اس پر آیات واحادیث واقوال
سلف وخلف پیش کئے ہیں۔ تو گویا مفتی صاحب اور تمام مصدقین نے اعلیٰحضرت
کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ماکان ومایکون کا علم عطائی اور اُس
خمسہ کے علوم ثابت کرنے کی بنا پر یہ تمام الفاظ لکھے ہیں تو کیا مفتی صاحب
اور یہ مصدقین اُن علماء سلف وخلف کو بھی ایسے الفاظ استعمال کر سکتے ہیں
اور آیات واحادیث کو بھی ایسے گندے الفاظ لکھ سکتے ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں
ثابت ہو گیا کہ یہ سارے الفاظ ان حضرات سے ہرگز نہیں ہو سکتے بلکہ یہ
سب الفاظ منور علی رامپوری کے ہیں جس نے اس غایۃ المامول کو طبع کر
ہے اور اس کی شان سے کچھ بعید نہیں جیسا ہم اُوپر ثابت کر چکے۔ علاوہ بریں
مصدقین حسام الحرمین ودیگر علماء مدینہ منورہ نے خود الدولۃ المکیہ کی بھی
تصدیقیں فرمائیں اس پر تقریظیں لکھیں۔ تو اس مصنف سے دریافت کہ
کہ پھر تو وہ سارے الفاظ جو اعلیٰحضرت قبلہ کے لئے بقول اس کے اُنہوں

مصنف کا اپنے ہی کہنے سے رجوع کرنا

Marfat.com

لکھے اب تصدیقوں اور تقریظوں کے بعد کیا خود ان پر نہیں لوٹ کر آجائیں گے لہٰذا اب خوب اچھی طرح ثابت ہوگیا کہ علماء مدینہ منورہ نے اعلیٰحضرت قبلہ کے لئے کوئی ایسا کلمہ ہرگز ہرگز نہیں لکھا۔ ان حضرات پر یہ صریح افترا ہے۔ [۲] میں نے خود مفتی برزنجی صاحب کے شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالغفار رضا صاحب شبلی طرابلسی سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کا جو وقار و عظمت اہل مدینہ نے عموماً اور علماء مدینہ نے خصوصاً کیا یہ شان دیکھنے میں نہیں آئی۔ مصنف صریح جھوٹ بول کر ان واقعات پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ پھر مصنف اخیر میں اپنی عداوت قلبی اور خباثت باطنی کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے۔

> محمد بریلوی نے اہل حق کی شان میں افترا پردازی کرکے علماء حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کیا اگر ایسا معاملہ ان کے ساتھ کیا جاتا تو شاید اسفل السافلین اور مقام سجین کے ورے کہیں ان کا ٹھکانا نہ ہوتا۔ یہ انعام تو حضور بارگاہ نبوی اور مخصوصین حضرت مصطفوی علیہ السلام سے ان کو بجز تحریک مخالفین ملا ہے۔
>
> (از شہاب ثاقب صفحہ ۳۱)

جواب مصنف اس میں یہ کہہ رہا ہے کہ علماء حرمین شریفین نے اکابر علماء دیوبند قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی۔ اشرف علی تھانوی کے ان اقوال کفریہ پر ان کے کافر و مرتد ہونے کے فتوے دیئے ہیں جنکو حسام الحرمین

Marfat.com

میں درج کیا گیا ہے تو ہم اہلِ دیوبند پر ان فتاؤں کو دو وجہ سے تسلیم نہیں کرتے وجہ اوّل تو یہ ہے کہ یہ اقوال کفریہ ہمارے ان اکابر ہی کے نہیں ہیں بلکہ ان اقوال کفریہ کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنی طرف سے بنا کر اور گڑھ کر ہمارے ان اکابر کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اور ان پر افترا پردازی کی ہے۔

تو مصنّف کی وجہ اوّل کا جواب یہ ہے کہ حاشا وکلّا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے ان اکابر علماء دیوبند کے یہ اقوال کفریہ نہ اپنی طرف سے بنائے نہ گڑھے بلکہ ان کے اکابر کی وہ کتابیں جو دیوبندیوں ہی کی چھپوائی ہوئی آج بھی موجود ہیں اور وہ بار بار طبع ہوئیں اور اب بھی طبع ہو رہی ہیں ان کی بلفظہٖ اصل عبارات کو نقل کیا اور ان کا عربی میں ترجمہ کر کے علماء حرمین شریفین کے سامنے پیش کئے۔ لہٰذا جس کسی کو اصل کتابوں کی عبارات اور اعلیٰحضرت کی نقل کردہ عبارتوں اور عربی ترجموں میں مطابقت کرنی منظور ہو وہ گھر بیٹھ کر ان میں مطابقت کر لے۔ اور سچ جھوٹ کا فیصلہ خود اپنے آپ کر لے۔ اور قطعی طور پر یہ طے کر لے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ سچے ہیں یا مصنّف۔ اور اعلیٰحضرت افترا پردازی کر رہے ہیں یا مفتریوں کا پیشوا مصنّف مفتری ہے۔ ہاں رشید احمد گنگوہی کا وہ فتویٰ جس میں وقوع کذب باری تعالےٰ کے قائل کی عدم تکفیر ہے اصل دستخطی مہری فتوے اعلیٰحضرت کے پاس تھا جس کے بہت سے فوٹو اب بھی موجود ہیں۔ اور وہ طبع بھی ہو چکا ہے اور جس کی تائید میں اور بھی وہابیہ کی عبارات مطبوعہ موجود ہیں اس کا انکار بھی کوئی وہابی نہیں کر سکتا۔ باقی تحذیر الناس

Marfat.com

راہین قاطعہ۔حفظ الایمان بکثرت ہزارہا کی تعداد میں اب بھی موجود ہیں۔ تو اعلیحضرت قدس سرہٗ کی اس آفتاب سے زیادہ روشن صداقت اور سچائی کو مصنف کا افترا پردازی کہنا خود مصنف کا کذب صریح اور زبردست افترا ہے شرم نہیں آتی کہ خود تو صریح افترا پردازی کرتا ہے اور دوسروں کو افترا پرداز کہتا ہے لہٰذا مصنف کی یہ وجہ اول بالکل غلط سراسر باطل ہے۔ اور ان کا دیوبند کے یہ وہ اقوال کفریہ ہیں جو ان کی کتابوں میں آج بھی بعینہٖ وبلفظہٖ مطبوعہ موجود ہیں تو علمار حرمین شریفین کے ان پر کفر وارتداد کے فتاوے صحیح وحق ثابت ہوگئے۔

مصنف کی وجہ دوم یہ ہے کہ علمار حرمین شریفین کے ان اکابر علمائے دیوبند پر کفر وارتداد کے فتاوؤں کو صرف حسام الحرمین ہی میں اعلیحضرت کے ماننے والوں ہی نے بریلی میں طبع کیا ہے اس لئے ہمیں اس کا اعتبار نہیں ہے اسی بنا پر ہم ان فتاوؤں کو حق وصحیح نہیں مانتے۔ اور اپنے اکابر کو کافر ومرتد نہیں کہتے۔ ہاں ان کو اگر کوئی ہمارا معتبر شخص طبع کراتا تو ہم ان فتاوؤں کو صحیح وحق مان لیتے۔ تو مصنف کی اس وجہ دوم کا جواب یہ ہے کہ اگر تمہاری یہ بات صحیح ہے اور اس میں کچھ شمہ بھر بھی صداقت ہے کہ تم علمار حرمین شریفین کے اکابر علمار دیوبند پر کفر وارتداد کے فتاوے اگر علاوہ حسام الحرمین کے کسی اور کتاب میں دکھادئے جائیں اور وہ کتاب بھی دیوبندیوں کے نزدیک معتبر ومستند ہو۔ اور اس کتاب کے طبع کرانے والے اور شائع کرنے والے بھی دیوبندی عقیدہ کے شخص ہوں اور وہ شخص بھی دیوبندیوں کا معتمد ومستند شخص ہو تو دیوبندی خیال کے علمار اور خود مصنف بھی ان فتاوؤں کو حق وصحیح مان لیں گے۔

Marfat.com

تو مصنف اور اس کی تمام دیوبندی قوم خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ تمہارے مذہب کی وہ معتبر کتاب غایۃ المامول جس کے لفظ لفظ پر مصنف کا ایمان ہے جس کے حرف حرف پر دیوبندی قوم کو اعتماد ہے جس کو سند بنا کر مصنف اسی شہاب ثاقب میں پیش کر رہا ہے جس کو معتمد و مستند جانکر یہ مصنف کے حوالے دے رہا ہے۔ پھر اس کا طبع کرانے والا بھی وہ دیوبندیوں کا پیشوا۔ مولوی منور علی رامپوری ہے جس کا ذکر خود مصنف نے اسی شہاب ثاقب میں ان الفاظ میں کیا ہے۔ چنانچہ شہاب ثاقب کے صفحہ ۳۷ پر ہے:۔

> مفتی برزنجی صاحب نے اور جملہ علماء مدینہ نے ارشاد فرمایا تھا وہ رسالہ (غایۃ المامول) اسی وقت ہندوستان میں شائع ہونے کیواسطے بھیجا گیا مگر مجدد صاحب کے ہم وطن لوگ مولوی منور علی صاحب اسے چھپولانے کے واسطے لے گئے اور بالآخر امروز فردا میں اب تک ڈالے رکھا اب مولوی صاحب موصوف نے اس کو اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے۔

تو اسی دیوبندیوں کی معتبر و معتمد و مستند کتاب غایۃ المامول فی تتمۃ منہج الوصول فی تحقیق علم غیب الرسول طبع کنانیدۂ مولوی منور علی رامپوری مطبوعہ سعیدی رامپور صفحہ ۳ پر ہے۔

وجد فی المدینۃ المنورۃ رجل من علماء الھند یدعی احمد رضا خاں	ہندوستان کے علماء میں سے ایک صاحب جن کو احمد رضا خاں کہا جاتا ہے

Marfat.com

لما اجتمع بی اخبرنی اولایان
بالهند اناسا من اهل الکفر و
الضلال منهم غلام احمد القادیانی
بانه یدعی مسألة المسیح والوحی
لیه والنبوة ومنهم الفرقة
لمسماة بالامیریة والفرقة المسماة
لنذیریة والفرقة المسماة
لقاسمیة یدعون انه لو فرض
فی زمنه صلی الله علیه وسلم بل لو حدث
بعده نبی حدیث لم یخل ذلک
نیته ومنهم الفرقة الوهابیة
الکتابیة اتباع رشید احمد الکنکوهی
القائل بعدم تکفیر من یقول
بوقوع الکذب من الله بالفعل
ومنهم رشیدا احمد الذی یدعی
ثبوت اتساع العلم للشیطان و
عدم شبوته للنبی صلے الله علیه وسلم
ومنهم اشرفعلی التابی القائل ان
صحة الحکم علی ذات النبی صلی الله علیه وسلم

مدینہ منورہ آئے تو جب وہ مجھ سے
ملے تو پہلے مجھے خبر دی کہ ہندوستان
میں کچھ لوگ کافر و گمراہ ہیں انہیں میں سے
غلام احمد قادیانی ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام
کے مثل ہونے اور اپنی طرف وحی آنے
اور نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور
انہیں میں سے وہ طائفہ ہے جس کا
نام فرقہ امیریہ ہے اور وہ طائفہ ہے
جس کا نام فرقہ نذیریہ ہے اور وہ طائفہ
ہے جس کا نام فرقہ قاسمیہ ہے۔ یہ سب
دعوے کرتے ہیں کہ اگر بالفرض آپ کے
زمانہ میں بھی بلکہ بعد زمانہ نبوی بھی
کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی
میں کچھ فرق نہ آئے گا اور انہیں میں سے
فرقہ وہابیہ کتابیہ اُس رشید احمد گنگوہی
کے پیرو ہیں جو اُس شخص کی عدم تکفیر
کا قائل ہے جو خدا کے لئے وقوع کذب
بالفعل کا قائل ہے اور انہیں میں سے
رشید احمد ہے جو اس بات کا مدعی ہے

(باقی ص ۸۷)

Marfat.com

بعلم المغيبات كما يقول به زيد
فالمسئول عنه انه ماذا اراد
بكذا البعض الغيوب ام كلها
فان اراد البعض فاى خصوصية
فيه بحضرة الرسالة فان مثل
هذا العلم بالغيب حاصل لزيد
وعمرو بل لكل صبى ومجنون بل
لجميع الحيوانات والبهائم وانه
الف رسالة فى الرد عليهم وابطال
اقوالهم سماها المعتمد المستند ثم
اطلعنى على خلاصة من تلك
الرسالة فيها بيان اقاويلهم
المذكورة فقط والرد عليهم على
سبيل الاختصار وطلب تقريظا
وتصديقا على ذلك فكتبنا له
التقريظ والتصديق المطلوب
وحاصل ما كتبناه الله ان ثبت
عن هؤلاء تلك المقالات الشنيعة
فهم اهل كفر وضلال لان

کہ شیطان کے لئے علم کا وسیع ہونا
تو ثابت ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے لئے علم کا وسیع ہونا ثابت نہیں اور
انہیں میں سے اشرف علی تھانوی ہے
جو یہ کہتا ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ
پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر یقول زید
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے
کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے
یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد
ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص
ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی
ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے
بھی حاصل ہے۔ اور اس عالم
احمد رضا خاں نے ان کے رد میں اور
ان کے اقوال کے باطل کرنے میں
ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جس کا
نام المعتمد المستند رکھا ہے پھر انہوں نے
اس رسالہ کے خلاصہ پر مجھ کو مطلع
کیا جس میں ان کفار کے اقوال نقل کر کے

Marfat.com

جمیع ذلك خارق لاجماع الامة واشرنا فی ضمین ذلك الی بعض الادلة فی ابطال اقاویلهم۔

کا بیان اور مختصراً ان پر رد ہے اور اس پر تقریظ وتصدیق طلب کی تو جو تقریظ وتصدیق اُنہوں نے طلب کی تھی وہ ہم نے ان کو لکھکر دیدی۔ اور جو ہم نے لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ان لوگوں غلام احمد۔ طوائف لیف امیر یہ نذیریہ۔ قاسمیہ رشیدا حمد گنگوہی۔ اشرف علی تھانوی سے یہ بُرے اقوال ثابت ہوں تو یہ لوگ کافر وگمراہ ہیں۔ اس لئے کہ یہ سب باتیں اجماع امت کو توڑنے والی ہیں۔ اور اس تقریظ وتصدیق کے ضمن میں ان لوگوں کے ان اقوال کے ابطال پر بعض دلیلوں کی طرف بھی ہم نے اشارہ کردیا ہے۔

پھر اسی رسالہ غایۃ المامول کے صفحہ ۳۲ سے ۳۳ تک سید احمد بن[1] سید اسمٰعیل برزنجی مفتی الشافعیہ بالمدینۃ المنورہ۔ علامہ[2] عبدالقادر شلبی طرابلسی کی۔ صفحہ ۳۴ سے ۳۵ تک۔ علامہ[3] فالح بن محمد ظاہری کی صفحہ ۳۶ پر علامہ[4] تاج الدین الیاس مفتی الحنفیہ بالمدینہ الطیبہ۔ علامہ[5] محمد سعید شیخ الدلائل۔ علامہ[6] سید محمد امین بن سید احمد رضوان۔ علامہ[7] سید عبداللہ اسعد کی صفحہ ۳۷ پر علامہ[8] عباس بن سید محمد رضوان۔ علامہ[9] عمر بن حمدان مالکی۔ علامہ[10] احمد بن محمد خیر عباسی۔ علامہ[11] محمد عزیز وزیر تونسی علامہ[12] موسے علی شامی ازہری۔ علامہ[13] محمد بن احمد عمری۔ علامہ[14] محمد مہدی بن احمد۔ علامہ[15] سید احمد جزائری۔ علامہ[16] خلیل بن ابراہیم خربوتی سولہ[17] علماء مدینہ منورہ کی تصدیقیں تقریظیں مہروں کے ہیں۔ الحاصل اسی رسالہ غایۃ المامول ہی میں علماء مدینہ منورہ نے اکابر علماء دیوبند

Marfat.com

قاسم نانوتوی ۔ رشید احمد گنگوہی ۔ اشرفعلی تھانوی کے انہیں اقوال پر ان کو
دا فر اور گمراہ ہونے کا فتویٰ دیدیا ۔ لہٰذا مصنّف اور اس کی ساری دیوبندی قوم
اپنی اس معتبر و مستند کتاب غایۃ المامول کی کس طرح تکذیب کر سکتی ہے ۔ اور اگر
اس کی تکذیب کرتی ہے تو یہ کتاب شہاب ثاقب بھی جھوٹی قرار پاتی ہے کہ
اس شہاب ثاقب حصہ اوّل کی ساری بنیاد ہی غایۃ المامول پر موقوف ہے ۔
اور اگر دیوبندی قوم غایۃ المامول کی اس عبارت کی تصدیق کرتی ہے تو انہوں نے
حسام الحرمین کی تصدیق کر دی کہ غایۃ المامول نے ان اکابر علماء دیوبند کی بالکل
اسی طرح تکفیر کی جس طرح حسام الحرمین نے ان کی تکفیر کی ۔ تو پھر مصنّف کو اور
تمام دیوبندیوں کو قاسم نانوتوی ۔ رشید احمد گنگوہی ۔ اشرفعلی تھانوی کو کافر
اور گمراہ ماننا بلکہ کہنا پڑے گا ۔

اب مصنّف اگر اس غایۃ المامول کو جھوٹا کہتا ہے تو خود اس کی کتاب
شہاب ثاقب سخت جھوٹی و باطل کتاب قرار پاتی ہے ۔ اور اگر اس کو سچا
مانتا ہے تو حسام الحرمین سچی کتاب ثابت ہوتی ہے ۔ اور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ
نہایت سچے اور راست گو ثابت ہوتے ہیں ۔ اور خود مصنّف کے نزدیک
بھی قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی ۔ اشرف علی تھانوی کافر اور گمراہ قرار
پاتے ہیں ۔ اور اس کو یہ اعتراف بھی کرنا پڑے گا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے
ان اکابر دیوبند کے جو اقوال پیش کئے تھے ان کی نقل کردہ عبارات صحیح ہیں
اور مطابق اصل ہیں اور حسام الحرمین کے فتاوے بالکل حق و صحیح ہیں ۔

مسلمانو! خدارا انصاف کرو کہ حسام الحرمین میں قاسم نانوتوی ۔ رشید احمد

Marfat.com

گنگوہی۔ اشرفعلی تھانوی کی جس طرح تکفیر کی ہے بالکل اسی کی تصدیق مصنّف کی مستند معتبر معتمد کتاب غایۃ المامول سے کردی۔ تو اب مصنّف اور ساری دیوبندی قوم کو اپنے ان ہر سہ اکابر کو بھی علماء حرمین کے فتاوؤں کی بنا پر کافر و گمراہ کہنا فرض ہے۔ اور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو سچّا اور راست گو ماننا لازم ہے اور ان اکابر علماء دیوبند کے ان اقوال کفریہ کی تائید و تاویل سے اجتناب کرنا اہم فرائض سے ہے۔ اور مصنّف کی کتاب شہاب ثاقب کو جھوٹا اور باطل ماننا اور کہنا بھی ضروری ہے۔

الحاصل اعلیٰحضرت قدس سرہٗ تو علماء حرمین شریفین کی خدمت میں ان اکابر علماء دیوبند کے اقوال کے پیش کرنے میں صادق اور سچّے ثابت ہو گئے اب ان پر افترا کرنے والا مصنّف ہی ثابت ہوا۔ تو یہ مصنّف اب اہل باطل کو اہلِ حق کہہ کر اور اہلِ حق کو مفتری و کاذب بنا کر ضرور اسفل السافلین اور مقام سجین کے ورے کہیں اور ٹھکانہ بنائے گا۔ حضار بارگاہ نبوی مخصوصین حضرت مصطفوی میں سے حضرت علامہ شیخ عبدالقادر شلبی نے میرے سامنے اس مصنّف کو مفتری۔ کذاب۔ عدو رسول کے خطابات دیئے۔ تو اگر یہ بلا توبہ کے دنیا سے چلا گیا تو بروز قیامت ضرور سخت سخت مصائب و عذاب میں مبتلا ہوگا۔ وادخلہ اللہ فی درک الاسفل من النار مع المنافقین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین آمین۔

مصنّف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۲۲ پر تو صرف طویل خطبہ ہی لکھا اور

Marfat.com

اور صفحہ ۲۳ پر اپنا وطن اصلی فیض آباد ہونا اور قیام مدینہ طیبہ کا واقعہ لکھ کر کہا:

> میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ حضرات علماء کرام سکان مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وفضلاً پوری طرح سے عقائد وغیرہ میں اہلسنت والجماعۃ اور اکابر اسلاف کے متبع ہیں اور حضرات اکابر علماء دیوبند وسہارنپور کے جملہ عقائد میں موافق ہیں جزئیات وکلیات میں سرمو تفاوت نہیں۔ (شہاب ثاقب ص ۲۳)

جواب مصنف نے اس عبارت میں دو باتیں کہی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ علماء مدینہ منورہ عقائد وغیرہ میں اہلسنت وجماعت کے پوری طرح متبع ہیں۔ یہ بات مصنف نے فی الواقع صحیح کہی۔ ہمارے نزدیک بھی اس وقت علماء مدینہ اہلسنت وجماعت ہی تھے۔ درحقیقت اس نے یہ ہمارے مسلک کا اظہار کیا۔ خود مصنف اور اس کے اکابر کا مسلک ومذہب اس بارے میں بالکل خلاف ہے۔ چنانچہ براہین قاطعہ میں حضرات علماء حرمین کے متعلق نبیھوری صاحب نے اپنا اور اپنے اکابر کا خیال ان الفاظ میں ظاہر کیا:۔

> اور اکثر وہاں کے علماء کہ سب اس حالت میں ہیں کہ لباس[1] انکا خلاف شرع اسبال[2] آستین اور دامن[3] کا چغہ وقمیص میں کرتے ہیں۔ ریش[4] اکثروں کی قبضہ سے کم۔ نماز[5] میں بے احتیاطی۔ امر بالمعروف[6] کا باوصف قدرت کے نام ونشان نہیں۔ اکثر[7] انگوٹھی چھلے غیر مشروع ہاتھوں میں پہنے ہوئے ہیں۔ قطع[8] صفوف شائع ہے۔ فتوے[9] نویسی میں کچھ دیکھ جو چاہو لکھوالو

Marfat.com

اگران کے عصیان[۱۰] سے کوئی مطلع کردیوے تو ماننے کو موجود ہوجائیں۔ اور خود شیخ العلمار[۱۱] نے جو معاملہ ہمارے شیخ الہند مولوی رحمۃ اللہ[۱۲] کے ساتھ کیا وہ کسی پر مخفی نہیں۔ اور بغدادی رافضی سے کچھ روپیہ لے کر ابوطالب[۱۳] کو مومن لکھدیا خلاف روایات صحاح احادیث کے اور علی ہذا کہاں تک لکھوں کہ کہ طول ہے اور شرم بھی آتی ہے کہ ہجو علمار حرمین کی لکھوں (براہین قاطعہ مطبوعہ مطبع بلالی واقع ساڈھورہ ص۱۸ و ص۱۹ تیراسی میں ہے) مگر نہ سب علمار اور سب باشندے وہاں کے ایسے دیندار کامل ہی ہونے ضرور ہیں بلکہ اہلِ[۱۴] بدعت اور خلافِ[۱۵] شرع بھی وہاں رہتے ہیں (براہین قاطعہ ص۲)

یہ براہین قاطعہ وہ کتاب ہے جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی یعنی مصنف کے دادا پیر نے تقریظ لکھ کر اس کو حق کہا اور اس کی طباعت کا حکم دیا اور اس کے مصنف انبیٹھوی صاحب کے متعلق ہمارے مصنف نے ان کا ان الفاظ میں اسی شہاب ثاقب کے ص۱۰۱ میں اس طرح خطبہ پڑھا ہے:-

> وارث انبیار مرسلین - زبدۃ العلمار الکاملین - امام الفقہار والمحدثین - رئیس الاصفیار والمفسرین - محی السنۃ البیضار قامع البدع الظلمار حضرت مولانا الحاج الحافظ المولوی خلیل احمد صاحب الحنفی الانصاری الالہ بلی الچشتی القادری النقشبندی السہروردی السہارنپوری۔

Marfat.com

نواب اس عبارت براہین قاطعہ کے دیکھ لینے کے بعد ہر شخص یہ کہنے کیلئے مجبور ہے کہ گنگوہی اور انبیٹھوی سہارنپوری صاحب نے علماء حرمین کو فاسق گنہگار۔ خلاف شرع فاجر۔ تارک امر بالمعروف۔ دین فروش۔ غلط فتوے نویس۔ طماع۔ اہل بدعت۔ مخالف احادیث۔ کافر کو مومن سمجھنے والا لکھا تو یہی مصنف کے نزدیک ان کا حال زار ہے۔ اب مصنف کا علماء حرمین کو عقائد وغیرہ میں اہلسنت وجماعت اور اکابر اسلاف کا متبع کہنا کیا اپنے اکابر کے مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ اور مصنف کا بھی یہی مذہب ہے جو اس کے اکابر کا ہے۔ لہذا اس مصنف کا اپنے مذہب اور اپنے اکابر کے خلاف یہاں لکھ دینا دجل وفریب نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اس بارے میں مصنف سچا ہے یا اس کے اکابر سچے ہیں تو دونوں تو سچے ہو نہیں سکتے لہذا ان میں کا ایک سچا ہے اور دوسرا جھوٹا ہے۔

اسی طرح مصنف کی دوسری بات کہ علماء حرمین علماء دیوبند وسہارنپور کے جملہ عقائد میں موافق ہیں سر مو تفاوت نہیں) تو مصنف کی یہ بات تو واقع اور اس کے اعتقاد کے بالکل خلاف ہے۔ مصنف اس میں صریح کذب اور نہایت کید وفریب سے کام لے رہا ہے۔ اسی براہین قاطعہ میں ہے۔

علماء دیوبند کا حال جو کچھ ہے وہ سب روشن ہے اور کچھ دور نہیں کہ ظاہر لباس وہیئت موافق شرع کے رکھتے ہیں اور نماز کو بخوبی ادا کرتے ہیں امر بالمعروف میں بشرط قدرت کوتاہی نہیں کرتے۔ اور تحریر فتوے میں رعایت غنی فقیر کی نہیں حق

Marfat.com

جواب دیتے ہیں۔ اور جو ان کو کوئی متنبہ کسی خطا پر کر دیوے تو بشرط صحت کے قبول سے دریغ نہیں بسر و چشم معترف ہوتے ہیں یہ سب اوصاف واضح ہیں جس کا دل چاہے دیکھ لیوے (براہین ص۱۸) (اسی میں ہے) پس اگر کسی نے ایسی حالت میں علمائے دیوبند کو علماء حرمین پر ترجیح بوجہ اعتماد کے دیدی تو کونسا غضب کیا اہلِ فہم انصاف کریں کہ ایسی حالت میں علمائے دیوبند کا فتویٰ قابل اعتماد ہوگا یا علماء حرمین کا۔

(از براہین قاطعہ ص۱۹)

اور مصنّف کے دادا پیر مولوی شہید احمد گنگوہی کے ایک جواب میں جو فتاوے رشیدیہ جلد اوّل کے ص۱۲ پر مطبوع ہے سُنیئے :۔

بندہ آپ کے واسطے دُعا کرتا ہے آپ کے سفرِ حج کی خبر سے مسرور ہوا۔ حضرت (یعنی حاجی امداد اللہ صاحب) کی خدمت میں نیاز مندانہ حاضر ہونا اور اگر کوئی امر خلافِ طبیعت دیکھو تو سکوت اختیار کرنا۔ اور میں بخیریت ہوں آنکھوں کا حال بدستور ہے فقط والسلام اور وہاں چند آدمی بروضع جمع ہیں ان سے مت اُلجھنا اپنے عقائد و اعمال جیسے یہاں ہیں ویسے ہی رکھنا اور حافظ احمد حسین صاحب سے میرا سلام کہنا اور سان سے ملنا فقط والسلام

(از فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی)

Marfat.com

ان عبارات سے ظاہر ہوگیا کہ علمار دیوبند کا عملی حال علمار حرمین کے بالکل خلاف ہے۔ علمار حرمین میں جو جو بدعملی تھی اس کے مقابل علمار دیوبند میں خوش عملی ہے۔ علمار دیوبند کو علمار حرمین پر ترجیح حاصل ہے۔ علمار دیوبند کے فتوے پر اعتماد ہے اور علمار حرمین کا فتوی غیر معتمد ہے۔ علمار دیوبند کے عقائد و اعمال اور ہیں اور علما حرمین کے عقائد و اعمال دیگر یہ ہی ہے مفہوم اس خط کے ان الفاظ وہاں چند آدمی بدوضع جمع ہیں ان سے مت اُلجھنا اپنے عقائد و اعمال جیسے یہاں ہیں ویسے ہی رکھنا) کا کیونکہ وہاں یعنی حرمین کے علمار اگر علمار دیوبند کے ہم عقیدہ و ہم عمل ہوتے تو انہیں گنگو ہی صاحب بدوضع کیوں لکھتے۔ اور ان سے اُلجھنے کا کیوں ذکر کرتے۔ بلکہ ان سے اُلجھنے کا خیال ہی کیوں پیدا ہوتا۔ اور پھر اس جملہ (اپنے عقائد و اعمال جیسے یہاں ہیں ویسے ہی رکھنا) کی ضرورت ہی کیوں ہوتی۔ لہذا صاف ظاہر ہوگیا کہ یہاں علمار دیوبند کے جیسے عقائد و اعمال ہیں ویسے علمار حرمین شریفین کے عقائد و اعمال گنگو ہی صاحب کے نزدیک نہیں ہیں۔

مصنف نے یہاں اپنے مذہب اور اپنے اکابر کے مسلک کے بالکل خلاف علمار دیوبند و سہارنپور کے جملہ عقائد کو علمار حرمین کے عقائد کے موافق بتا کر نہایت جھوٹ بولا اور مسلمانوں کو بہت بڑا فریب دیا۔ ورنہ مصنف خود ہی بتائے کہ اس کا یہ کلام صحیح ہے یا اس کے اکابر کے وہ کلام۔

پھر مصنف نے اسی شہاب ثاقب کے صفحہ ۲۳ میں اپنے زبردست فریب کی ابتدا ان الفاظ سے شروع کی :-

Marfat.com

جولوگ زمانہ سلف میں اکابر واہلِ حق کی تضلیل وتفسیق میں کوشش وسعی بلیغ کیا کرتے تھے ان کی عزت وآبرو کے خواہاں اوران کی تذلیل وتکفیر میں عمر عزیز کو صرف کرنا باعثِ نجات وعلو مراتب سمجھتے تھے ان کا کچھ عرصہ سے زور نہایت کم ہوگیا تھا۔ ان کی قوتیں قریب الانعدام ہوچکی تھیں۔

جواب مصنف کی اتنی بات تو بالکل صحیح ہے کہ اکابر واہل حق کی ضلیل وتفسیق میں سعی کرنے والے ان کی عزت وآبرو نہ چاہنے والے اور ربانی وحقانی علماء کی تذلیل وتکفیر میں عمر صرف کرنے والے اور اسی کو باعث نجات سمجھنے والے زمانہ سلف میں ہمیشہ سے اہل باطل ہی ہیں لیکن یہ بات غلط ہے کہ ان اہل باطل کا کچھ عرصہ سے زور کم ہوگیا تھا اور ان کی قوتیں قریب الانعدام ہوچکی تھیں۔

اصل حقیقت تو یہ ہے کہ زمانہ سلف کے بعد جس قدر فتنے اور فساد روز بروز بڑھتے رہے اتنی ہی اہل باطل کی بھی پیداوار زیادہ ہوتی رہی یہاں تک کہ مصنف کے زمانہ میں نیچریوں۔ قادیانیوں۔ رافضیوں۔ غیر مقلدوں پرویزیوں وغیرہم باطل فرقوں کا کس قدر زور ہوگیا۔ مگر مصنف کو انکار اکابر واہل حق کی تضلیل وتفسیق میں سعی بلیغ کرنا ان کی عزت وآبرو کے خواہاں ہونا اور ان کی تذلیل وتکفیر میں عمر صرف کرنے کو باعث نجات سمجھنا نظر ہی نہ آیا۔ نہیں نہیں نظر تو آیا۔ لیکن مصنف کے نزدیک نیچریوں کا اکابر علماء حق کی تذلیل کرنا غیر مقلدوں کا ائمہ دین کی تفسیق کرنا۔ رافضیوں کا

Marfat.com

صحابۂ کرام کی تضلیل کرنا۔ قادیانیوں چکڑالویوں کا انبیاء کرام کی شانوں میں گستاخیاں کرنا جرم ہی کب ہے اور ان کے بطلان کی دلیل ہی کب ہے کیونکہ مصنف کے اکابر و پیشوا تو ان سے بہت بڑھ چڑھ کر اس کام کو انجام دے چکے ہیں۔ اس کا تفصیلی بیان تو ہمارے اس رسالے میں آئیگا یہاں بطور اجمال صرف دو نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

مصنف کے نزدیک وہابیوں کے پیشوا کا بھی یہی مسلک

(۱) تمام امت کا اتفاقی اجماعی و اعتقادی مسئلہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام گنہگاروں کی شفاعت اور سفارش فرمائیں گے۔ شرح عقائد میں ہے:

الشفاعة ثابتة للمرسل و الاخیار فی حق اهل الکبائر۔

انبیاء و اولیا کی شفاعت اہل کبائر کے حق میں ثابت ہے۔

(از شرح عقائد ص۱۸۰)

مصنف کے نزدیک علامہ علی قاری ابوحنیفہ کا بھی یہی مسلک

(۲) علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:۔

الشفاعة ثابتة علی ما اجمع علیه اهل السنة۔

اہلسنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شفاعت ثابت ہے۔

(شرح شفا مصری ص۳۶۰ ج ۱)

مصنف کے نزدیک ابوحنیفہ کا بھی یہی مسلک

حضرت امام الائمہ سراج الامہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں

شفاعة نبینا علیه الصلوٰة والسلام للمومنین المذنبین و لاهل الکبائر من هم المستوجبین العقاب حق ثابت

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت گنہگار مسلمانوں اور ان کبیرہ گناہ کرنیوالوں کے لئے جو عذاب کے مستوجب ہو گئے حق اور ثابت ہے۔

(از فقہ اکبر مصری ص۳)

Marfat.com

امام جلیل حضرت محی السنۃ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں تحت آیت
فرماتے ہیں :-

(وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ	آیہ ولسوف یعطیک ربک بے شک
فَتَرْضٰى) قال عطاء عن	عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا
ابن عباس هو الشفاعة فی	کہ تم راضی ہوجاؤ گے) کے متعلق حضرت
امته حتی یرضی وهو قول	عطا نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس سے
علی والحسن۔	مروی ہے کہ وہ امت کے حق میں
(معالم ص۲۱۵ ج ۷)	شفاعت ہے یہاں تک کہ وہ راضی

ہوجائیں گے۔ اور یہی حضرت مولا علی اور حضرت حسن بصری کا قول ہے۔

ان عبارات سے ثابت ہوگیا کہ حضرات انبیاء کرام۔ علماء و اولیاء عظام کا مستحقین عذاب و اہل کبائر کی شفاعت و سفارش کرنا باجماع اہلسنت ثابت ہے اور حق ہے۔ یہ عقیدہ بالاتفاق تمام امت کا ہے۔ تمام علماء دین و ائمہ مجتہدین۔ بلکہ صحابہ و تابعین کا اس پر اجماع ہے۔ یہاں تک کہ خود زبان سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی ثابت ہے۔ بخاری و مسلم شریف میں ایک طویل حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

وَاعطیت الشفاعة الحدیث	مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی۔
(از مشکوٰۃ شریف ص۵۱۲)	

ترمذی شریف و ابوداؤد شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

شفاعتی لاھل الکبائر من امتی (از مشکوٰۃ شریف صـ۴۹۲)

میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے

ابن ماجہ شریف میں امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یشفع یوم القیٰمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشھداء (مشکوٰۃ صـ۴۹۵)

بروز قیامت تین گروہ شفاعت کریں گے پہلے انبیا پھر علما پھر شہدا

ان احادیث سے ثابت ہو گیا کہ ہمارے آقا و مولے صلے اللہ علیہ وسلم کو شفاعت عطا فرمادی گئی اور امت کے اہل کبائر کے لئے وہ شفاعت ہو گی۔ اور قیامت کے روز نہ صرف سید انبیا بلکہ اور انبیاء۔ علماء شہدا بھی شفاعت کریں گے۔ بلکہ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (سورہ محمد ع۲)

اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو (یعنی شفاعت کرو)

اس آیت اور آیہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ سے نہایت روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا اذن دیدیا اور حضور شفاعت یہاں تک کریں گے کہ خوش ہو جائیں گے۔ اور حضور کے خوش ہونے کی یہ حد ہے جو حضور نے خود ہی ظاہر فرمادی جس کو علامہ محی السنۃ نسفی نے تفسیر مدارک التنزیل

Marfat.com

بیں نقل فرمایا :-

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى	یقیناً آپ کو آپ کا رب آخرت میں اتنا
فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الثَّوَابِ وَمَقَامِ	اور مقام شفاعت اور اس کے
الشَّفَاعَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَمَّا	سوا دیگر نعمتیں اس کثرت سے عطا
نَزَلَتْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	فرمائیگا کہ آپ راضی ہو جائیں گے
اِذًا لَّا اَرْضٰى وَاحِدٌ مِّنْ	جب یہ آیت نازل ہوئی حضور صلے
اُمَّتِيْ فِي النَّارِ (مرآۃ مصری ص۲۷۱ ج۴)	اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تو میں ہرگز

راضی نہ ہونگا جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے۔

بالجملہ حضرات انبیاء کرام کا گنہگاروں کی شفاعت و سفارش فرمانا ایسا اعتقادی اجماعی مسئلہ ہے جو نہ صرف علماء دین اور فقہا و مجتہدین و صحابہ و تابعین کی تصریحات سے بلکہ احادیث سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین سے بلکہ قرآنی حکم رب العالمین سے ثابت ہے سب دیکھو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں اس اعتقادی اتفاقی مسئلہ کے مقابلہ میں لکھتا ہے :-

ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۸)

مسلمانو! دیکھو اس امام الوہابیہ نے تمام امت۔ سارے علماء دین

Marfat.com

اولیاء صالحین - ائمہ و مجتہدین - صحابہ و تابعین کو بلکہ خود حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ خود رب العلمین عزاسمہ تک کو کیا ابوجہل کی برابر مشرک نہیں کہا - کہا اور ضرور کہا - اَب مصنف سے دریافت کرو کہ نہ فقط اکابر اہلِ حق کی تضلیل و تکفیر بلکہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم تک کو ابوجہل کی برابر مشرک و کافر بنانے کے فتوے کیا تجھ کو اس سے زائد اور درکار ہیں - تو مصنف اپنے اکابر کی ایسی تذلیل و تفسیق بلکہ تکفیر کی بیشمل مثال کے موجود ہوتے ہوئے نیچریوں رافضیوں قادیانیوں چکڑالویوں غیر مقلدوں کی تذلیل تفسیق و تضلیل و تکفیر کو کب نظر میں لا اور اپنے اکابر کی یہ بات دیکھتے ہوئے ان کی کس منہ سے شکایت کر یہ ہے وہابیت کی برہنہ تصویر -

(۲) اسی طرح تمام اُمّت کا اجماعی اعتقادی مسئلہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام غیوب پر مطلع ہیں اللہ تعالےٰ نے انہیں مغیبات کا علم عطا فرمایا ہے - شرح عقائد میں ہے :-

بالجملۃ العلم بغیب امر تفرد بہ	حاصل کلام یہ ہے کہ علم غیب ایسا
اللہ تعالےٰ لا سبیل الیہ للعباد	امر ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ
الا باعلام منہ او الہام بطریق	منفرد ہے بندوں کو اس کی طرف
المعجزۃ او الکرامۃ	راہ نہیں مگر اسی کے علم دینے یا الہام
(شرح عقائد ص ۲۳۰)	کرنے سے بطریقہ معجزہ یا کرامت

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں فرماتے ہیں :

Marfat.com

ہرچہ در دنیا ست از زمان آدم تا
آوان نفخہ اولے بروے (صلے اللہ
علیہ وسلم) منکشف ساختند تا
ہمہ احوال را از اول تا آخر معلوم گردید
یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال
خبر داد (از مدارج النبوت مطبوعہ
ناصری صـ ۱۶۵ ج ۱)

(اسی میں ہے) وھو بکل شئی علیم
ووے صلے اللہ علیہ وسلم دانا ست
برہمہ چیز از شیونات ذاتِ الٰہی
واحکام وصفات حق واسمار افعال
وآثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن اول
وآخر احاطہ نمودہ و مصدوق وفوق
کل ذی علم علیم شدہ۔
(از خطبہ مدارج النبوۃ صـ ۳)

یعنی آدم علیہ السلام کے زمانے سے
پہلے صور تک جو کچھ دنیا میں ہے
سب حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر
فرما دیا۔ یہاں تک کہ تمام احوال اول
سے آخر تک کا حضور کو معلوم ہوا
اور حضور نے اپنے اصحاب کو ان میں
سے بعض کی خبر دی۔
حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے اور شیونات ذات الٰہی
اور احکام وصفات حق اور اسمار
افعال وآثار اور تمام علوم ظاہر و باطن
اول سے آخر تک ان کے احاطہ علمی
میں داخل ہے۔ اور ان پر فوق کل
ذی علم علیم صادق آگیا یعنی وہ ہر
علم والے سے اوپر جاننے والے ہیں۔

عارف باللہ حضرت شیخ احمد صادق تفسیر صادی میں فرماتے ہیں:۔

والذی یجب الایمان بہ
ان رسول اللہ لم ینتقل من
الدنیا حتی اعلمہ اللہ بجمیع المغیبات

اور وہ بات جس پر ایمان لانا واجب ہے
کہ اللہ کے رسول دنیا سے تشریف
نہیں لے گئے۔ یہاں تک کہ انہیں

Marfat.com

اللتی تحصل فی الدنیا والاخرۃ
(از تفسیر صاوی مصری ص ۹۷ ج ۲)

تمام وہ غیب جو دنیا و آخرت میں حاصل ہونگے اللہ تعالےٰ نے تعلیم فرمائے

علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور علامہ زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں :-

(فکل ما ورد عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من الانباء المنبئۃ عن الغیوب لیس ھو الا من اعلام اللہ لہ بہ) لتکون تلک الغیوب (اعلاما علی ثبوت نبوتہ ودلائل) ای علامات (علی صدق رسالتہ) وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیھا علی اطلاعہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الغیب (از زرقانی مصری ص ۱۹۹ ج ۷)

پس تمام وہ باتیں جو غیب کی خبروں پر مشتمل ہیں اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئیں تو وہ انہیں اللہ کے علم دینے سے ہیں تاکہ یہ غیوب حضور کے ثبوت نبوت اور صدق رسالت پر نشانیاں اور علامتیں ہوں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع ہونے پر احادیث متواتر اور ان کے معانی متفق ہو چکے ہیں

علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں :-

وقد اشتھر وانتشر اخبارہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب
(از زرقانی ص ۲۰۰ ج ۷)

اور صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔ (یعنی وہ غیوب پر مطلع ہیں)

Marfat.com

فاما اصحابنا المومنون فانهم جازمون باطلاعه علی الغیب (زرقانی ص۲۰ ج ۷)

صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم غیب پر مطلع ہیں۔

ان عبارات سے واضح ہوگیا کہ علم غیب انبیاء کرام کو اللہ تعالےٰ کی عطا سے بطریق معجزہ اور اولیاء کو الہام سے بطریق کرامت حاصل ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ دُنیا میں وقت سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے صور تک ہوگا از اوّل تا آخر تمام حالات روشن ہوگئے اور وہ ہر شے کے جاننے والے ہیں اور تمام اوّل و آخر ظاہر و باطن کے عالم ان کے احاطہ علمی میں ہیں۔ اور اس بات پر ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے دُنیا سے منتقل ہونے سے قبل ہی وہ تمام غیوب جو دُنیا، و آخرت میں حاصل ہونے والے تھے تعلیم فرما دئے۔ تو جن غیبوں کی خبریں آپ سے وارد ہیں وہ اللہ ہی کی تعلیم سے ہیں تاکہ یہ غیوب حضور کے ثبوت نبوت اور صدق رسالت پر نشانیاں اور علامتیں ہوجائیں۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع ہونے پر احادیث متواتر ہیں اور ان کے معانی متفق ہیں۔ یہی عقیدہ علماء دین اور ائمہ مجتہدین کا ہے۔ اور صحابۂ کرام بھی اسی عقیدہ پر جزم کرتے تھے کہ اور ان میں یہی بات مشہور تھی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم غیب پر مطلع ہیں تو یہ عقیدہ ساری اُمت کا قرار پایا۔ اَب باقی رہے خود حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تو آپ نے بھی اس کا اقرار ان الفاظ میں فرمایا:۔

Marfat.com

(حدیث) فعلمت ما فی السموٰت والارض (از مشکوٰۃ شریف ص۵۶۹)

میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

(حدیث) فتجلی لی کل شی فعرفت (از مشکوٰۃ شریف ص۵۴۲)

مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی تو میں نے پہچان لیا۔

(حدیث) فعلمت علم الاولین والاخرین (روی روایۃ)

مجھے اوّلین و آخرین کا علم دیا گیا۔

(حدیث) فعلمت ما کان وما سیکون (از تفسیر روح البیان ص۲۲ ج۶)

میں نے ما کان و ما یکون کو جان لیا (جو ہوا اور جو ہو رہا ہے۔ اور جو ہونے والا ہے) سب کو جان لیا۔

ان احادیث سے ثابت ہو گیا کہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا۔ اور مجھ پر ہر شے روشن ہو گئی۔ اور مجھے اوّلین و آخرین کا علم سکھا دیا گیا اور میں نے جان لیا جو ہو چکا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے۔ تو حضور کا غیوب پر مطلع ہونا ان احادیث سے بصراحت ثابت ہو گیا۔ اب دیکھئے ان کا عطا فرمانے والا رب العلمین ہی فرماتا ہے:۔

وما ھو علی الغیب بضنین۔ (سورۃ التکویر ۳۰ ج ۳۰ ع ۱)

اور یہ نبی غیب کے بتلانے میں بخیل نہیں۔

امام محی السنۃ علامہ بغوی اپنی تفسیر معالم التنزیل میں اس آیۂ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

یقول انه یانتیه علم الغیب فلا یبخل به علیکم بل یعلمکم ویخبرکم به ولا یکتمه۔

(از تفسیر معالم وتفسیر خازن مصری ص۱۸۰ ج۴، طبع جدید)

اللہ فرماتا ہے کہ بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں اور اس کو چھپاتے نہیں ہیں۔

اور محی السنۃ علامہ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں اور علامہ خازن تفسیر لباب التاویل میں آیہ کریمہ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ کے تحت میں فرماتے ہیں:۔

ارادیا الانسان محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم (علمہ البیان) یعنی بیان ماکان ومایکون لانہ کان مبین من الاولین .... والاخرین من امور الدین (ص۲ ج۷)

انسان سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور انہیں ماکان ومایکون کا بیان تعلیم کیا اسی لئے تو وہ اولین وآخرین اور روز قیامت کی خبریں دیتے ہیں۔

ان آیات اور ان کی تفاسیر سے ثابت ہو گیا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ماکان ومایکون پر مطلع فرمایا اسی لئے تو وہ اولین وآخرین اور روز قیامت کا بیان کرتے ہیں۔ اور وہ تم پر بخل نہیں کرتے۔ بلکہ تمہیں بھی سکھاتے اور خبر دیتے ہیں اور اس کو چھپاتے نہیں۔

بالجملہ انبیا اور خصوصاً سید انبیا علیہ وعلیہم السلام کا اللہ تعالےٰ کی تعلیم وعطا سے غیوب پر مطلع ہونا ایسا اعتقادی مسئلہ ہے جو نہ صرف علمار دین بلکہ صحابہ وتابعین کی تصریحات سے بلکہ صریح قرآن وحدیث سے

Marfat.com

ثابت ہے۔ اب دیکھو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی اس اعتقادی مسئلہ کے بالمقابل لکھتا ہے :۔

غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۶) کسی انبیاء اولیاء امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں بھی یہ عقیدہ نہ رکھے (تقویۃ الایمان صفحہ ۳) پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان صفحہ ۱)

مجدد مذہب وہابیہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاف طور پر لکھتے ہیں:

یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱ ج ۲) جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے۔ سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۳۶/۳۷) انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں (مسئلہ علم غیب صفحہ ۲)

مسلمانو دیکھو اس امام الوہابیہ اور مجدد فرقہ دیوبندیہ نے علماء دین۔ صحابہ و تابعین کو بلکہ خود رسول الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ خود رب العلمین جل جلالہٗ کو بھی کیا کافر و مشرک نہیں کہا۔ کہا اور ضرور کہا۔ اب مصنف سے پوچھو کہ نہ فقط اکابر اہلِ حق کی تضلیل و تکفیر کے بلکہ

Marfat.com

اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلے اللہ علیہ وسلم تک کو مشرک وکافر بنانے کے فتوے کیا تجھے اس سے اور زائد چاہئیں ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جب مصنف کے اکابر تمام امت کے علماء اور اکابر اہلِ حق کی تضلیل وتفسیق میں اس قدر بلیغ کوشش کر چکے اور انہیں کافر ومشرک بنانے میں اپنی عمر صرف کر چکے اور انبیاء کرام وسید انبیا علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں بلکہ خود رب العلمین جل جلالہٗ کی شان میں ایسے گستاخانہ الفاظ استعمال کر چکے تو مصنف کو نیچریوں ۔ رافضیوں ۔ قادیانیوں ۔ چکڑالویوں ۔ غیر مقلدوں کی اکابر اہل حق کی تضلیل وتکفیر کرنا کس طرح یاد آتی ۔ اور وہ ان کے کفری وشرکی فتووں کو کب نظر میں لاتا کہ ایسی تضلیل وتکفیر تو نہ اس کے نزدیک کوئی جرم ہے نہ قابل شکایت بات ہے بلکہ یہ تو اس کا مذہب وعقیدہ ہے ۔ ہاں مصنف کے نزدیک مجرم اور قابلِ شکایت تو وہ لوگ ہیں جو اس کے اکابر کے لئے شرعی احکام بیان کریں ۔ چنانچہ وہ اس کے بعد لکھتا ہے :۔

ان اللہ حضرت بریلوی نے ان کی بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کیا ان کے ضعف کو قوت سے بدلا ۔ البتہ پر وہ وہ انواع واقسام ظلم وجفا کے ایجاد کئے کہ اپنے اسلاف اہل وجل موجودگی عمدہ یادگار اور مجدد بلکہ جملہ متاخرین سابقین کے مایۂ افتخار بنے کوئی ہی عالم باعمل ومحقق سنی علماء ہند کا ایسا بدنصیب ہوگا جو ان اعلیٰحضرت کے دست جفا سے

Marfat.com

شہید نہ ہوا ہو بلکہ کوئی طائفہ فرقہ ناجیہ کا ان دیار میں نہ ہوگا جس کو ان بریلوی مجدد اور ان کے اتباع کے اقلام دانستہ نے زوج نہ کیا ہو۔ (شہاب ثاقب ص۲۳)

جواب اہل سنّت وجماعت کے فاضل کامل۔ عالم عامل حامی سنّت وملّت۔ ماحی کفر وضلالت۔ مجدد مائہ حاضرہ۔ مؤید ملّت طاہرہ۔ اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی قدس سرہٗ جنھوں نے عمر بھر دین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست حمایت کی۔ اور اہلسنّت ومذہب حنفیت کی بہت بڑی خدمت کی۔ صدہا رسائل وہزارہا فتاوے تحریر فرمائے۔ تمام اہل باطل اور گمراہ فرقوں کے رد فرما کر ان کی حقیقت وبدمذہبیت کو آشکارا فرمادیا۔ حق کا احقاق وباطل کا ابطال فرما کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ کر دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام دنیا اسلام ہند۔ سندھ۔ مصر وشام۔ عرب وعجم ان کی حمایت دین وعلمی کمالات کے معترف ہیں۔ علماء اہلسنّت نے ان کے روبرو اپنے سر نیاز خم کردئے۔ اور ان سے سندیں حاصل کیں۔ ان سے بیعتیں کیں اور انکی طرف مسائل مشکلہ میں رجوع کیا۔ ہمیشہ اہلسنت نے ان کی ذات کو ابر رحمت سمجھا۔

ہاں مخالفین اسلام باطل فرقوں۔ گمراہ جماعتوں کی گرم بازاری ان کے سامنے سرد ہوگئی ان کی فریب کاریاں ان کے زمانہ میں بے حجاب ہوگئیں اور گمراہی ویلے دینی کا سیلاب بند ہوگیا اسی بنا پر تمام فرق باطلہ

Marfat.com

ان کی ذات سے انتہائی عداوت ودشمنی تھی۔ رافضی۔ قادیانی۔ چکڑالوی وہابی غیر مقلدین وغیرہ گمراہ فرقے ان کے روبرو دم نہ مار سکے۔ ہر ایک کا ایسا رد بلیغ کردیا کہ پھر اس کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے۔ خود ہی فرماتے ہیں ؎

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

اعلیحضرت قبلہ نے قادیانی۔ چکڑالوی۔ رافضی۔ نیچری۔ غیر مقلدین کے رد میں مستقل رسالے تحریر فرمائے ہیں ان کے عقائد باطلہ اور مسائل فاسدہ قرآن وحدیث ونصریحات سلف وخلف کو نقل فرماکر احقاق حق وابطال باطل فرمایا۔ اور ان کے اقوالِ کفر وضلال کی بنا پر ان کی تضلیل وتکفیر کی۔ اور اس طرح اہل کفر وضلال کی تضلیل وتکفیر کرنا سنت انبیاء کرام ہے بلکہ خلق الٰہی سے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ کسی مشرک وکافر کی حضرات انبیاء کرام نے تضلیل وتکفیر نہیں کی۔ کتنی آیات واحادیث میں اہل کفر وضلال کی تضلیل وتکفیر فرمائی گئی۔ پھر حضرات انبیاء کرام کے سچے متبعین نے ہمیشہ اہل باطل کی تضلیل وتکفیر کی۔ اعلیحضرت قبلہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے بھی اہل ضلال وکفر کی تضلیل وتکفیر کی۔ اور عامۃ المسلمین کو ان کے فتنے اور شر سے محفوظ کیا۔

فرقہ وہابیہ کے کفر، ضلال اور غلط مسائل کی طرف خاص طور پر اس وجہ سے توجہ کی گئی کہ اور فرق باطلہ کو عوام کبھی پہچان لیا کرتے ہیں کہ نیچری

Marfat.com

احکام اسلام کا محض اپنی ناقص عقل سے انکار کر دیا کرتے ہیں۔ وارثان انبیاء حقانی علماء کی توہین کیا کرتے ہیں تو عوام کے لئے ان کی اتنی ہی بات کافی ہے اسی طرح غیر مقلدین کا تقلید امام سے انکار کرنا۔ قرآن وحدیث کے سوا تمام کتب مذہب کو نہ ماننا ہی ان کی معرفت کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ رافضی کا صحابہ کی شان میں گستاخیاں کرنا اور اپنی مخصوص نماز وافعال کرنا ہی ان کو پہچاننے کے لئے کافی ہے۔ قادیانی کا غلام احمد کو نبی ماننا اور اپنے خاص افعال کرنا ہی انہیں جاننے کے لئے کافی ہے۔ چکڑالوی کا حدیث سے انکار کرنا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منکر ہونا اور صرف قرآن کا ماننا ہی ان کی دربدست معرفت ہے۔

لیکن فرقہ دیوبندیہ وہابیہ کا اہلسنت میں ایسا خلط ہے کہ یہ اپنے آپ کو اہلسنت کہلاتے ہیں۔ حنفی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عقائد وفقہ کی کتابوں کو ماننے کا اظہار کرتے ہیں نیز سلف وخلف کی تصنیفات کے قبول کرنے کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری سی نماز۔ روزہ حج ادا کرتے ہیں۔ قادری وچشتی۔ نقشبندی ومہر وردی بنتے ہیں۔ تعلیم قرآن وحدیث اور دینی کتابوں کے درس کا شغل رکھتے ہیں۔

لہٰذا ان کی معرفت عوام کے لئے نہایت مشکل تھی۔ ان کا اہلسنت جماعت سے امتیاز کرنا۔ ان کے اذہال کفر وضلال کا پہچاننا۔ ان کے عقائد باطلہ کا جاننا۔ ان کے غلط مسائل سے واقف ہونا عامۃ المسلمین کے لئے سخت دشوار تھا۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے ان سے فرعی اختلاف میلاد

Marfat.com

م ظہیر گیارہویں شریف۔ عرس فاتحہ۔ تیجہ۔ دسواں۔ چالیسواں۔ یارسول اللہ
نا۔ مزارات پر روشنی کرنا۔ چادریں ڈالنا۔ اولیا سے استمداد کرنا۔ توسل کرنا۔
ین کے روز معانقہ کرنا وغیرہ ہر ہر مسئلہ پر رسالے تحریر فرمائے اور ان میں
ن وحدیث اور تصریحات سلف وخلف سے ان کے جواز کے کافی ثبوت
ے کر ان کے غلط استدلالوں کا رد بلیغ فرمایا۔ اور اصولی اختلاف اللہ
ل جل جلالہ وصلے اللہ علیہ وسلم کی شانوں میں گستاخیاں کرنے۔ کثیر آیات
حادیث کے انکار کرنے۔ تصریحات کتب اسلامیہ کے نہ ماننے کے ۲۳۰ دوسو تیس
ل کفر وضلال کا اظہار فرمایا۔ اور اس کو ایک رسالہ الاستمداد علے
یال الارتداد میں جمع فرمایا اور ان کے صرف امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی
ے شنیع اقوال کے لئے ایک رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات
ی الوہابیہ تحریر کیا۔ اور ایک رسالہ المعتمد المستند لکھا جس میں
ام احمد قادیانی۔ رشید احمد گنگوہی۔ خلیل احمد انبیٹھی۔ اشرف علی تھانوی
ے اقوال کفریہ نقل فرما کر ان کی تکفیر کی اور اسی پر علماء حرمین شریفین سے
صدیقیں حاصل کیں جس مجموعہ کا نام حسام الحرمین علے منحر الکفر
ضلین ہے۔ مصنف کو اعلیحضرت قبلہ سے اسی بنا پر عداوت ودشمنی ہے
ور وہ یہ سب کچھ اسی عداوت کے جوش میں لکھ رہا ہے۔ اور دل کھول کر
زاکر رہا ہے۔ مصنف کا یہ صریح افترا ہے کہ اعلیحضرت نے اکابر علماء دیو
ند کی تضلیل وتکفیر اور تذلیل وتفسیق کی ہے۔ مصنف اس کی کوئی نظیر
قیامت نہیں دکھا سکتا۔ مصنف کا اعلیحضرت پر یہ بھی صریح افترا ہے

Marfat.com

کہ اُنہوں نے اہلسنت پر انواع و اقسام کے ظلم و جفا کئے۔ مصنف اسکی کبھی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ مصنف کا اعلیٰحضرت پر یہ بھی صریح افترا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کہ اُنہوں نے کسی سنی عالم باعمل یا محقق سنی علماء ہند کی تکفیر تضلیل کی ہو۔ مصنف اس کے ثبوت دینے سے بھی ہمیشہ عاجز رہے گا۔ مصنف کا اعلیٰحضرت پر یہ بھی صریح افترا ہے کہ اُنہوں نے فرقہ ناجیہ کے کسی فرد پر فتوئے کفر دیا ہو۔ مصنف اس کے ثابت کرنے سے بھی تا قیامت قاصر رہے گا۔ مصنف کو ایسے صریح افترا کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ خود تو تقیۃ الرجالین خاتم المفترین ہے اور اس کی نسبت اعلیٰحضرت کی جانب کرتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ

مصنف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۲۴ میں جی بھر کر جھوٹ بولا اور دل بھر کر اعلیٰحضرت قبلہ کو گالیاں دیکر جو افترا کئے ان کو نقل کیا جاتا ہے۔

> یہ ربوا کو شیر مادر سمجھتے ہیں۔ تحریف معانی قرآن و حدیث اور قطع و برید الفاظ عام مستند کرتے ہیں۔ اُنہوں نے حضرات علماء دیوبند اور ان کے اکابر پر سخت سخت افترا پردازیاں کی تھیں۔ (شہاب ثاقب صفحہ ۲۴ ملخصاً)

جواب مصنف کا اعلیٰحضرت پر یہ صریح افترا ہے کہ اُنہوں نے ربوا کو شیر مادر سمجھا۔ اگر مصنف کے اس دعوے میں ذرہ بھر صداقت ہے تو اس کو ثابت کرے اسی طرح مصنف کا یہ بھی بہتان عظیم ہے کہ اعلیٰحضرت نے معانی قرآن و حدیث میں تحریف کی۔ اگر مصنف کی اس بات میں سچائی کا شائبہ بھی ہو تو اس کی کوئی مثال پیش کرے اسی طرح مصنف کا یہ بھی بہتان

Marfat.com

افترا ہے کہ اعلیٰحضرت نے علمار دیوبند کے الفاظ میں کہیں قطع برید کی ہو۔ اگر
مصنف کے اس قول میں راست بازی کی بُو بھی ہو تو اس کی ایک نظیر تو
ئے۔ اسی طرح مصنف کا یہ زبردست بہتان ہے کہ اعلیٰحضرت نے علمار
دیوبند پر افترا پردازی کی۔ مسلمانو افترا پردازی تو جب ہوتی کہ اعلیٰحضرت فاضل
لمار دیوبند کی عبارتیں خود اپنی طرف سے بنا لیتے یا ان عبارتوں میں ایک
نقطہ بلکہ ایک حرف کا بھی تغیر کر دیتے۔ اور جب وہ عبارتیں بلفظہٖ آج بھی ا
ن علمار دیوبند کی تصنیفات میں موجود ہیں اور خود ان عبارات کے لفظ لفظ
ہادت درج ہونے کے وہ اعتراف کرتے ہیں تو پھر اس کو کوئی شریف
بیعت الیہ ان تو افترا پردازی کہہ نہیں سکتا۔ لیکن مصنف نے اپنا خوف
ا ایسا بنا لیا ہے کہ وہ ایسی عبارتوں کو تو افترا پردازی کہتے ہے جو ان میں یہ
قطہ موجود ہو، جن میں ایک لفظ ایک حرف کا تغیر نہ ہوا ہو جو کہ مصنف
ن کے مصنفین بلکہ معاصرین تو درکنار خود اعتراف کرتے ہیں آج بھی جو کسی مصنف
ن کے نام سے وہ کتاب مطبوعہ کتب خانوں میں بکتی ہے۔ اور جو عبارتیں
تی ہوں کہ ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی ان کے مصنف کا نہ ہو عبارت
ا خود ساختہ ہو۔ اس کا مصنف کہلانا تو درکنار ہے اس کا مطبع بھی گوارا نہ
ا ہے۔ اس کے صفحہ بھی اپنی طرف سے بنا لئے جائیں تو وہ عبارتیں افترا
دازی نہ ہو سکیں۔ جیسا کہ اس مصنف ہی نے اسی شہاب ثاقب کے رد
جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ایک کتاب
زینۃ الاولیا گڑھی۔ اور اس کا مطبع کانپور بنا لیا اور اس کے صفحہ ۱۵ کی ۱

Marfat.com

مصنف کا تشنیع کرنا اور اڑانا

۳ سطر کی عبارت محض اپنی طرف سے بنا ڈالی۔ اور شہاب ثاقب صفحہ ۲۲
پر حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب بریلوی کے نام سے ایک کتاب ہدایۃ الاسلا
گڑھ لی اور اس کا مطبع صبح صادق سیتا پور بنا ڈالا اور اس کے صفحہ ۳۰ کی ۳
سطری عبارت محض اپنے دل سے تراش لی جسکو ہم پہلے بتفصیل پیش کر چکے ہیں
مسلمانو ذرا انصاف سے کہنا کہ افترا پردازی یہ ہے جو مصنف نے کی ہے کہ نہ

خود مصنف امام المفترین ہیں

عبارات ان کے مصنفین کی نہ ان کا نام صحیح نہ ان کا مطبع موجود نہ ان کتابو
کا کہیں دنیا میں وجود ہوا۔ مصنف خود تو امام المفتریین ہے اور دوسروں کو
مفتری ثابت کرنے کی ناپاک سعی کرتا ہے۔

پھر یہ مصنف اسی صفحہ کے آخر میں اپنی معرفت کراتا ہے اور علما
دیوبند سے اپنے تعلق کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے :۔

> احقر چونکہ حضرات اکابر دیوبند گنگوہ ہی کا خوشہ چین اور انکے ہی
> دامنِ عاطفت کا متشبث ہے۔ سات آٹھ برس تک ان اکابر
> کے بارگاہ کی خاکروبی اور ان کی جوتیوں کے سیدھی کرنے کی
> خدمت سے مالا مال رہا ہے اس لئے ان حضرات کے عقائد
> و خیالات و اعمال سے بخوبی واقف ہے۔ (ص ۲۴ و ص ۲۵)

جواب ۔ یہ واقعہ ہے کہ مصنف نہایت متعصب وہابی دیوبندی ہے
اس کے عقائد و خیالات وہی ہیں جو وہابیوں دیوبندیوں کے عقائد و خیا
ہیں۔ اگرچہ وہابیہ کے روسو تیس ۳۰ اقوال کفر و ضلال اعلحضرت قبلہ نے
الاستمداد میں جمع فرمادئے ہیں ہم محض آگاہی عوام کیلئے انہیں اٹھائیس ہی نقل
کرتے ہیں۔

Marfat.com

برشمار	عقائد وہابیہ دیوبندیہ	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
۱	وہابیہ کے نزدیک اللہ تعالےٰ مکار ہے۔	سوا اللہ کے مکر سے ڈرا چاہیئے (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی ص۵۲ مصنفہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی)	وہابیہ نے اس عبارت میں اللہ تعالےٰ کیلئے مکر جیسا عیب ثابت کیا۔ کوئی جاہل بھی ایسی گستاخی جرأت نہ کریگا
۲	وہابیہ کے نزدیک اللہ تعالےٰ جھوٹ بول سکتا ہے	لانسلم کہ کذب مذکور محال ہے یعنے مسطور باشد (کیروزی ص۱۴۵ مصنف امام الوہابیہ (ترجمہ) ہم نہیں مانتے کہ جھوٹ بولنا محال ہو) مولوی اسمٰعیل دہلوی (عبارت دوم) امکان کذب کا مسئلہ نواب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں (براہین قاطعہ ص۲)	وہابیہ نے اس عبارت میں اللہ کے لئے جھوٹ ممکن مانا باوجودیکہ عقیدہ اہلسنت میں اللہ تعالیٰ کے لئے کذب محال ہے شرح فقہ اکبر ص۲۲ میں ہے والکذب علیہ محال شرح مواقف میں ص۶۰۴ ہے یمتنع علیہ الکذب اتفاقاً
۱	وہابیہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو غیب کا علم تھا لیکن اب وہ اگر چاہے تو دریافت کرسکتا ہے	سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہے جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۲۳)	وہابیہ نے اسمیں خدا کے علم کو اختیاری کہکر اسکی صفت علم کو حادث مانا اور دریافت کرنے سے پہلے اس غیب کا علم نہ ہوگا تو خدا کو جاہل بھی مانا۔

Marfat.com

نمبر شمار	عقائد وہابیہ دیوبندیہ	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
۴	وہابیہ کے نزدیک فرشتوں کو نہ ماننا۔	اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ (تقویۃ الایمان ص۲۰) اللہ کو مانیں اور اس کے سوا کسی کو نہ مانیں (تقویۃ الایمان ص۱۶)	ترجمہ شاہ عبدالقادر۔ ایمان کا ترجمہ ماننا ہی توان کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کو اسی پر ایمان لاؤ اور فرشتوں پر ایمان نہ لاؤ۔ تو فرشتوں
۵	وہابیہ کے نزدیک	اس کے دربار میں انکا تو یہ حال ہے کہ	اس عبارت میں انبیاء
۶	قرآن پاک کلام الٰہی نہیں بلکہ آپس کی باتیں ہے۔ اور انبیاء کرام بے حواس ہو جاتے ہیں۔	جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے یہ سب ادب میں آکر بیحواس ہو جاتے ہیں اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں سوائے آمنا و صدقنا کے کچھ نہیں کہہ سکتے (تقویۃ الایمان ص۳۴)	کہا اور بیحواسی کی وجہ احکام الٰہی انکی سمجھ میں آتے اور خوف و دہشت سے دوبارہ دریافت کر سکتے تو آپس میں کیسے کر کے امنا صدقنا کرتے تو قرآن باہمی مشورہ ہوا نہ ہوا۔ العیاذ باللہ
۷	وہابیہ کے نزدیک انبیاء کرام کی بشر کی برابر تعریف کیجائے بلکہ اسمیں بھی اختصار کرو۔	کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو۔ سو اسمیں بھی اختصار ہی کرو (تقویۃ الایمان ص۷۱)	اسمیں بزرگ کہا جاتا ہے ہوتو اس کی اور بشر کی برابر کرو یعنی انبیاء کے منصب کو بیان نہ کرو صرف انکی بشریت ذکر کرو بلکہ اسمیں بھی کمی کر

Marfat.com

ار	عقائد وہابیہ یونینٹ	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
	وہابیہ کے نزدیک انبیاء کرام ہماری برابر عاجز و بے اختیار ہیں	انبیا - امام زادہ - پیر - شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز (تقویۃ الایمان صـ۲۸) اللہ کے روبرو عاجز ہوتے ہیں اور بے اختیار ہونے میں ہم اور بت اور پیغمبر سب برابر ہیں (نصیحۃ المومنین صـ۱۲)	اس میں انبیاء کی عظمت و بڑائی ان کے خداداد اختیار کو نہ ماننا - ان کو اپنی برابر عاجز و بے اختیار کہہ کر انہیں اپنی برابر ٹھہرایا - اور انکی برتری کا انکار کیا -
	وہابیہ کے نزدیک انبیاء کرام بے خبر اور نادان ہیں	ان باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب کیساں بے خبر ہیں اور نادان (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۹	اس میں بڑے کہہ کر انبیاء مراد لے کہ بندوں میں بڑے انبیاء ہی ہوتے ہیں تو انبیاء کی علمی فضیلت کا انکار کر کے اپنی برابر انہیں بھی بے خبر نادان کہا اور ان کی فوقیت کو مٹایا -
ا	وہابیہ کے نزدیک انبیاء کرام کی سرداری چودھری اور زمیندار جیسی ہے	جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کہ ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے - (تقویۃ الایمان صـ۲۲)	اس میں انبیاء کرام کی سرداری کی قدر و منزلت گھٹانے کیلئے انہیں چودھری اور زمیندار کے ساتھ تشبیہ دی ورنہ ایسی تشبیہ کسی مخلص سے ممکن نہیں -
۱۱	وہابیہ کے نزدیک انبیاء کرام ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں -	سب انبیاء اولیا اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (التقویۃ الایمان صـ۱۳)	اس میں انبیاء کرام کے شرف تقرب اور فضائل خاص سب کو مٹا کر انہیں نہ صرف ذرہ کی برابر بلکہ ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ٹھہرایا یہ کوئی مسلمان تو نہیں سکتا -

Marfat.com

نمبر شمار	عقائد وہابیہ دیوبند	اصل عبارات وہابیہ	خلاصۂ مواخذات
۱۲	وہابیہ کے نزدیک انبیاء کرام چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔	ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان صـ۱۶)	اسمیں بڑے مخلوق ہ مراد انبیا ہی ہیں مخلوق میں انبیا ہی ہ کون ہے تو انہیں چمار۔ زیادہ ذلیل کہہ کر انکی توہ
۱۳	وہابیہ کے نزدیک انبیا کرام کی بڑے بھائی کی سی تعظیم ہے۔	انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے (تقویۃ الایمان صـ۶۸)	اسمیں بڑے بزرگ انبیا ہیں۔ تو انبیا کے خصوصیات کو پس پشت ان سے برادری اور بھا کا رشتہ جوڑنا کسی عظیم کا
۱۴	وہابیہ کے نزدیک انبیا کرام کے معجزہ سے بڑھ کر جادوگر اور طلسم والے کر سکتے ہیں۔	بسیار چیز است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردن میشود حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقوی واکمل ازاں ارباب سحر واصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد۔ (فتاوی رشیدیہ صـ۲۰۱/۲)	اسکا ترجمہ ہے بہت مقبولوں کا معجزہ گنی ہیں ایسی بلکہ قوت کمال میں ان سے بڑھ کر گر اور طلسم والے کرتے اسمیں معجزہ کو جادو و طلسم صرف برابر بلکہ قوت میں بڑھ گیا۔ اور نبی کو اور طلسم والے کی نصرت

Marfat.com

نمبر شمار	عقائد وہابیہ پر مبنی	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
۱۵	وہابیہ کے نزدیک اعمال میں اُمتی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔	انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہوجاتے۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں (تحذیر الناس صـ۵)	اسمیں انبیاء کو امت سے تفوق علمی مانا اور اعمال میں انبیاء کو امت کی برابر مانا بلکہ امت کو انبیاء سے بڑھا دیا تو امتی کو انبیاء کی برابر کہنا ہی تنقیص شان انبیاء ہے چہ جائیکہ
۱۶	وہابیہ کے نزدیک انبیاء کو اپنا شفیع سمجھنے والے نیاز ومنت کرنے والے ابوجہل کی برابر مشرک ہیں۔	پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان صـ۸)	اسمیں منتیں ماننے والے نذر و نیاز کرنے والے انبیاء کو اپنا وکیل وسفارشی سمجھنے والے سب کو ابوجہل کی برابر مشرک کہا اور یہ بھی صاف کردیا کہ انبیاء کو جو اللہ کا بندہ اور مخلوق اعتقاد کرکے باوجود بھی جو انہیں اپنا وکیل وشفیع سمجھے گا وہ بھی ابوجہل
۱۷	وہابیہ کے نزدیک انبیاء کو اپنا شفیع سمجھنے والے نیاز ومنت	پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی ان کا کفر و	اس میں منتیں ماننے والے نذر و نیاز کرنے والے انبیاء کو اپنا وکیل وسفارشی سمجھنے

Marfat.com

نمبر شمار	عقائد وہابیہ دیوبندیہ	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
	کرنے والے ابوجہل کی برابر مشرک ہیں۔	شرک تہا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے (تقویۃ الایمان ص۸	والے سب کو ابوجہل کی برابر مشرک کہا اور یہ بھی صاف کردیا کہ انبیا کو جو اللہ کا بندہ اور مخلوق اعتقاد کرنے کے باوجود بھی جا نہیں انہا وکیل و شفیع سمجھے گا وہ بھی ابوجہل
۱۷	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی پچھلے اور آخری نبی نہیں یہاں تک کہ آپ کے زمانے کے بعد اور نبی تجویز کیا جا سکتا ہے۔	عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا یں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیا سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں یا لذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس ص۳ (اسیں ہے) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت	اسمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا ہونا خیال عوام ٹھہرایا اور یہی وہ معنی ہیں جو احادیث اور آثار صحابہ اور اجماع مسلمین سے ثابت ہیں تو اس نے تمام امت اور صحابہ و تابعین بلکہ خود رسول امین کو بھی عوام قرار دیا اور اہل فہم کے خلاف ٹھہرایا۔ اور خدا کی نسبت دیدہ گوئی کا استعمال کیا تو اس نے حضور کی خاتمیت ہی کا انکار کیا اور زمانہ اقدس کے

Marfat.com

نمبر شمار	عقائد وہابیہ دیوبندیہ	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
		محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۸)	بعد اور نبی کا پیدا ہو جانیکی تجویز کو مان لینا اس نے خاتمیت ذاتی (زمانی) ہر دو کا انکار کر دیا
۸	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت اور شیطان سے کم ہے۔	شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱)	اسمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت اور شیطان سے کم بتایا ہے اور شیطان کا علم نص قطعی سے ثابت ہے اور حضور کی وسعت علم کیلئے کوئی نص قطعی نہیں اور جو چیز حضور کیلئے شرک ہے وہ ہی چیز
۹	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی برابر علم بچوں پاگلوں جانوروں کو بھی ہے۔	پھر یہ کہ آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو در یافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض معلوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو	اسمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کو زید عمر اور بچوں پاگلوں اور تمام جانوروں اور چوپایوں کی برابر کر دیا اسمیں نہایت صاف اور بین توہین کی ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	عقائد وہابیہ دیوبندیہ	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
		زید وعمر وبلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص۷)	اعلم الخلق کے علم کو کم علموں بلکہ بے علموں کی برابر ثابت کر دیا۔
۲۰	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے مختار نہیں	جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۴۷)	اس میں پہلے تو نام اقدس کس بے تہذیبی سے لیا کہ ابتدا میں کوئی کلمہ ادب ہے نہ بعد میں پھر حضور کے خدا داد اختیار وتصرف کا صاف انکار
۲۱	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے	(اپنی طرف سے حضور کا یہ قول دل سے گڑھ کر لکھا) میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان ص۶۹)	اس میں ایک تو اپنے دل سے گڑھ کر یہ حضور کا قول بتایا پھر آپ کے حیات النبی ہونے کا انکار کیا اور حدیث نبی اللہ حی کا بھی انکار کیا۔
۲۲	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم بچوں سے ہو گئے۔	سبحن اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے	اس میں نہایت صاف الفاظ میں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے بچوں کا لفظ استعمال کیا جو کسی نیاز مند غلام سے ممکن نہیں اگر یہ بچوں ہی میں کہتا تو بچوں

Marfat.com

نمبر شمار	عقاید وہابیہ دیوبندیہ	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
		بے حواس ہو گئے۔ (تقویۃ الایمان صـ۶۴)	کی بڑ ہوتی۔ لیکن یہ تو بدرستی حواس کہتا ہے یہ کیا یا تو میں
۲۳	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کروروں اور ہو سکتے ہیں۔	(اللہ) چاہے تو کروروں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویۃ الایمان صـ۳۵)	اس میں حضور صلی اللہ علیہ کا نظیر ممکن جانا اور ممتنع النظیر کے قول کا صاف انکار کیا جس سے کثیر آیات واحادیث کی مخالفت لازم
۲۴	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لے جانا اپنے گدھے اور بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔	صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود ست۔ (صراط مستقیم مصنفہ اسمٰعیل دہلوی صـ۸۶)	اس کا ترجمہ یہ ہے نماز میں پیر اور اسکے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال لیجانا اگرچہ جناب رسالتمآب حضور ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کیسی گندی گالی اور صریح تنقیص ہے۔ العیاذ باللہ
۲۵	وہابیہ کے نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مدرسہ	ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپکو اردو میں کلام کرتے	وہابیہ کا یہ خواب منکر ہے ہے علاوہ بریں اس میں ایک بے ادبی تو یہ ہے کہ

Marfat.com

نمبر شمار	عقائد وہابیہ دیوبندیہ	اصل عبارت وہابیہ	خلاصہ مواخذات
	دیوبند کے تعلق سے اردو بولنا آگئی۔	دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علمار دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحان اللہ اس سے زینہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔۔ ۷۔ (براہین قاطعہ ص۲۶)	حضور کے اردو بولنے پر اعتراض کیا پھر علمار دیوبند سے معاملہ کا مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضور نے علمار دیوبند سے اردو سیکھی حضور شاگرد ہے اور وہ علمار مدرسین دیوبند حضور کے استاد ہوئے جب ہی تو مدرسہ
۲۶	وہابیہ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی رشید احمد گنگوہی ہے۔	زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اہل ہیں شاید تھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی۔ (مرثیہ گنگوہی مصنفہ محمود حسن دیوبندی ص۷	اسمیں رشید احمد گنگوہی کو ثانی رسول یعنی مثل رسول کہا یہ تو جیب ہے کہ بانی اسلام سے حضور مراد ہوں اگر بانی اسلام حضور مراد ہوں تو گنگوہی جی ثانی خدا یعنی
۲۷	وہابیہ کے نزدیک حضرت یوسف علیہ السلام کا ثانی گنگوہی جی کا کالا غلام ہے۔	قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی (مرثیہ مذکور ص۱۱)	اسمیں عبید کا ترجمہ کالے غلطے ہے مطلب یہ ہے کہ گنگوہی جی کے کالے چھوٹے سے چھوٹے غلام یوسف ثانی ہیں اور گورے تو گورے ہی ہوئے تو اسمیں حضرت یوسف کی توہین ہے

Marfat.com

نمبر شمار	عقائد وہابیہ دیوبندیہ	اصل عبارات وہابیہ	خلاصہ مواخذات
۲۸	وہابیہ کے نزدیک گنگوہی جی کی مسیحائی حضرت مسیح علیہ السلام کی مسیحائی سے بڑھ گئی۔	مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا آس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم (مرتبہ مذکور ص ۲۳)	اس میں گنگوہی جی کا حضرت مسیح علیہ السلام سے مقابلہ کیا جارہا ہے کہ حضرت مسیح کی مسیحائی تو اتنی ہی تھی کہ وہ مردوں کو زندہ فرماتے تھے اور گنگوہی جی کی ایسی ہے کہ وہ مردوں کو زندہ بھی کرتے ہیں اور زندوں کو مرنے نہیں دیتے۔

مسلمانو! یہ ہے اکابر فرقہ وہابیہ کے عقائد وخیالات کا نمونہ جنہیں سنکر ہر خوانندہ صحیح الاعتقاد انسان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے کہ انہوں نے اللہ عزوجل اور انبیاء کرام اور سید الانبیاء علیہ وعلیہم السلام کی شانوں میں کتنی بے ادبیاں گستاخیاں کی ہیں۔ اور ان کے کتنے گندے خیالات اور ناپاک عقائد ہیں اور یہ خیال اختصار صرف اتنے ہی پر اکتفا کیا گیا۔ ورنہ دوسو ایسے ہی ان کے عقائد وخیالات الاستمداد میں درج ہیں اور میرے رسالہ کاشف حقیقت وہابیت میں ان کے عقائد وخیالات ۵۰ تک کردیئے گئے ہیں۔

مصنف انہیں عقائد وخیالات سے بخوبی واقف ہوکر اپنے ان کا کہ کا جب خوشہ چیں بنا اور ان کے دامن تلمذ سے رجیب وابستہ ہوا اور ان کی

Marfat.com

بارگاہوں کی خاکروبی کرنے اوران کی جوتیوں کے سیدھی کرنے کے خدمات پر
جب افتخار کرتا ہے تو ثابت ہوگیا کہ مصنّف کے بھی وہی عقائدوخیالات
ہیں جو اس کے ان اکابر کے ہم نے بطور نمونہ ۲۸ پیش کئے ہیں۔ اور مصنّف
نے یہ عقائد نا واقفی کے حال میں نہیں مانے بلکہ بخوبی واقف ہوکر مانے ہیں۔
اس کے بعد مصنّف نے علمار مدینہ منورہ کے حسام الحرمین پر تصدیق
اور دستخط کی یہ توجیہ اپنی طرف سے ان الفاظ میں پیش کی :۔

> اسی وجہ سے اس زمانے میں بھی ان کی مکّاریوں اور افترا
> پردازیوں کا اظہار مدینہ منورہ میں کیا گیا تھا اور رسائل اکابر
> لوگوں کو دکھلائے گئے تھے مگر جو لوگ قبل از اطلاع دستخط
> کر چکے تھے وہ لوگ مجبور ہوگئے اور اُنہوں نے بعد از اطلاع
> یہی کہا کہ ہم نے اپنی اپنی تقریظوں میں شرط لگادی ہے
>
> (از شہاب ثاقب صـ۲۵)

جواب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے علمار حرمین شریفین کے سامنے
گنگوہی انبیٹھی تھانوی وغیرہ کی کتابوں کی اصل عبارات پیش کیں آج
آکتابیں مطبوعہ موجود ہیں ان میں ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ جو عبارات اعلیٰحضرت
نے پیش کی تھیں وہ آج بھی ان میں بلفظہ موجود ہیں تو مصنّف کا اس کو مکاری
اور افترا پردازی کہنا دجل وفریب نہیں تو اور کیا ہے۔ علمار حرمین شریفین نے
ان عبارتوں پر حکم صادر فرمائے۔ مدینہ منورہ ہی کے علامہ برزنجی مفتی شافعیہ
کی تقریظ پڑھ لیجئے کہ اُنہوں نے ان کی اصل عبارت کو نقل کرکے حکم دیا ہے

Marfat.com

اہل فہم کو حیرت یہ ہو گی کہ آخر مدینہ منورہ میں اظہار ہوا کس چیز کا۔ اگر بقول مصنف رسائل اکابر دیوبند لوگوں کو دکھائے گئے تو ان رسائل میں یہ عبارات تھیں یا نہیں اگر مصنف کہے کہ وہ عبارات ان رسائل میں تھیں تو اہل مدینہ کو اعلیٰحضرت کی صداقت اور سچائی کا اظہار ہو جانا چاہیئے تو پھر ان کا یہ کہنا کہ ہم نے اپنی اپنی تقریظوں میں شرط لگادی ہے۔ غلط قرار پاتا ہے کہ جب انہوں نے اپنی آنکھ سے وہ اصل رسائل دیکھ لئے تو پھر شرط لگادی ہے کا جملہ بیکار ٹھہرتا ہے اور شرط کی تعلیق ہی ختم ہوتی ہے کہ ان کا حکم معلق بالشرط کے درجے سے نکل کر قطعی حکم قرار پاتا ہے۔ علاوہ بریں جب اس شرط کا وجود ثابت تو وقوع حکم سے کون چیز مانع ہے۔ اور اگر مصنف یہ کہے کہ وہ اصل عبارات ان رسائل ہی میں نہیں تھیں تو یہ بھی کذب صریح ہے کہ وہ اصل عبارات تو آج بھی ان رسائل میں مطبوعہ موجود ہیں تو مصنف کا یہ کذب صریح ہے کہ وہ رسائل انہیں دکھلائے گئے۔ اور اگر یہی فرض کر لیجئے کہ انہیں وہ رسائل دکھائے گئے لیکن اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے حسام الحرمین کی تقریظوں کے بعد دکھائے گئے اور وہ دستخط کر کے مجبور ہو گئے تھے تو انہیں علامہ برزنجی نے ان رسائل کے دیکھنے کے باوجود پھر غایۃ المامول میں واقفیت کے بعد کیوں گستاخی۔ اہانت۔ فضائحی وغیرہ کے اوپر کفر کا فتویٰ دیا۔ اور دیگر علماء مدینہ نے اس کی تصدیقیں کیں جس کی عبارت ہم نقل کر چکے۔ بالجملہ مصنف کی یہ بات نہایت لغو کوئی پر مبنی ہے۔

مصنف نے اسی صفحہ ۲۵ میں اعلیٰحضرت قبلہ کے سفر حجاز پر اپنی عادت

Marfat.com

کی بنا پر منہ شگافی کرتے ہوئے اور اس پر غیب دانی کا اظہار کرتے ہوئے علمار حرمین کی یہ توہین کی۔ اُنہوں نے حُسن ظن سے کام لیا اور ان کے قول وفعل کی تصدیق کی (شہاب ثاقب صہ۲۵) مصنّف ان حضرات علمار حرمین شریفین کی یہ توہین کر رہا ہے۔ کہ غیر محتاط ہیں اُنہوں نے اشخاص پر کفری فتوے دینے میں کچھ تحقیق نہیں کی بلکہ غلطی یہ کی کہ صرف اعلیٰحضرت قبلہ کی ذات پر حُسن ظن کر لیا اور ان کے قول وفعل کی تصدیق کردی۔ اب مصنّف ہی سے دریافت کرو کہ اگر یہ بات واقعی ہے تو جب مصنّف وغیرہ نے ان حضرات کو اکابر دیوبند کے رسائل دکھا دئے تو اس کے بعد غایۃ المامول میں ان علمار مدینہ نے پھر گنگوہی۔ تھانوی انبیٹھی وغیرہ کی تکفیر کس بنا پر کی۔ اس وقت تو بقول مصنّف ان حضرات کا اعلیٰحضرت پر حُسن ظن باقی رہا تھا نہ ان کا قول وفعل قابل اعتماد رہا تھا تو ان حضرات کا غایۃ المامول میں ان اکابر دیوبند کی تکفیر کرنا کس بنیاد پر تھا۔ مصنّف اس گتھی کو تو سلجھائے۔ ورنہ اپنے اُوپر لعنۃ اللہ علی الکٰذبین پڑھ کر دم کرے۔

پھر مصنف شہاب ثاقب کے صہ۲۵ و ۲۶ میں اپنے ہندوستان واپس آنے کے تذکرے اور اس کتاب کے لکھنے کا سبب ذکر کرتے ہوئے اپنے اکابر کی صفائی میں کہتا ہے :۔

> حضرات علمار دیوبند و سہارنپور وغیرہ ... کے دامنِ عصمت کو مجدّد صاحب دھبہ لگانا چاہتے ہیں وہ ان نجاستوں سے

Marfat.com

بالکل پاک صاف ہیں وہ اکابر ان خیالات فاسدہ سے کوسوں دُور ہیں۔ ملخصاً (شہاب ثاقب صـ۲۶)

جواب ان اکابر دیوبند کے جو کفری اقوال وخیالات ہیں اور بقول مصنف نجاسات ہیں وہ آج بھی ان کی کتابوں میں مطبوعہ موجود ہیں جس کا دل چاہے تحذیر الناس۔ حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ وغیرہ رسائل میں ان اقوال وخیالات کو دیکھ لے پڑھ لے۔ اعلیحضرت قبلہ نے اس کفری دہبہ کا اظہار فرمایا اور ان نجاستوں کو دکھایا ہے۔ اب خود دُنیا فیصلہ کرے گی کہ اکابر دیوبند ان نجاستوں سے ملوث ہیں یا پاک صاف ہیں۔ اور ان خیالات فاسدہ کو سر پر لئے پھرتے ہیں یا کوسوں دُور ہیں۔ ان کے بجس دامن پر ان نجاستوں کا دھبہ لگا ہوا ہے یا نہیں ہے۔

پھر مصنف نے اس شہاب ثاقب کے واقعات کی بنیاد اور اس کی زبان کی سختی اور اپنی نسبت کے جذبہ کا ان الفاظ میں ذکر کیا:۔

اب مجھے یہی لازم ہوا کہ ان کی اعلیحضرت کی خدمت میں جس کو میں نے مشاہدہ کیا ہے یا معتبر ذریعوں سے وہاں سنا ہے آپ حضرت کے گوش گذار کرکے ان کی ذمہ داریوں اور بہتان بندیوں پر مطلع کروں۔ مگر آپ حضرت اگر کوئی کلمہ سخت ان کے اور ان کے گروہ کی نسبت ملاحظہ کریں تو اس میں احقر کو معذور خیال کریں۔ میں اپنی نسبت کو نہایت اختصار کر اور سنجیدہ سنجیدہ گفتگو کرتا ہوں۔

(از شہاب ثاقب ملخصاً صـ۲۶، ۲۷)

Marfat.com

جواب مصنّف کے کذب و افترا کی دو شہادتیں تو ابتدائے تمہید میں پیش ہو چکی ہیں کہ اس کتاب میں اعلیٰحضرت قدس سرہ کے جد امجد قدس سرہ کے نام سے کتاب ہدایۃ الاسلام اور دادا پیر کے نام سے کتاب خزینۃ الاولیا گڑھ کر ان کے مطبع بنا لئے ان کے صفحہ تراش لیے اور پھر کذب و افترا پہ کہ ان کی عبارتیں اپنے دل سے گڑھ دیں تو ایسے کاذب و مفتری سے کیا اُمید ہے کہ وہ اعلیٰحضرت کی سچی حالت صحیح واقعہ لکھے اور واقعی مشاہدہ کا ذکر کر دے اب رہا ان کا معتبر ذریعہ تو اس کے معتبر ہونے کا حال آگے آئے گا۔ اور مصنّف خود افترا پردازی اور بہتان بندی کا انتہائی مشاق ہے تو اسے دُوسرے بھی ایسے ہی نظر آتے ہیں کسی نے کہا ہے ع

اپنے اُوپر کرتا ہے سب کو قیاس

مصنّف پر پہلے تو یہ لازم تھا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے افترا و بہتان کی کوئی مثال پیش کرتا پھر ان الفاظ کا استعمال کرتا جس طرح ہم نے اس کے افترا و بہتان کی یہ دو مثالیں ابتدا میں ہی پیش کر دیں اور صرف ان ھدیۃ الاسلام و خزینۃ الاولیاء مطبوعہ مذکور اور ان کے ان صفحات پر یہ عبارات دکھانے پر مبلغ سو روپیہ کا انعام انہیں کے معتقدین کو میں نے تحریر کر دیا۔ لیکن ابتک تو کیا تا قیامت وہ نہیں دکھا سکتے اور جب یہ مصنّف کوئی مثال پیش نہ کر سکا تو یہ افترا و بہتان کے الفاظ بول کر گالیاں دیتا ہے کہ جن سے معانی حقیقیہ مقصود نہیں ہیں۔

نیز مصنّف شہاب ثاقب کے لب و لہجہ کے متعلق نہایت جزم کے

Marfat.com

ساتھ وعدہ تو یہ کرتا ہے کہ میں اپنی طبیعت کو نہایت تھام کر اور سنبھل سنبھل کر گفتگو کرتا ہوں۔ ناواقف لوگ تو اس وعدہ پر مطمئن ہو گئے ہونگے کہ جب اس کتاب میں مصنّف نے نہایت طبیعت کو تھام کر اور سنبھل سنبھل کر گفتگو کی ہو گی تو اس کتاب میں اپنے مخالف کو کوئی سخت کلمہ کسی طرح تہذیب سے گرا ہوا نہ لکھا ہوگا۔ اور اس کا لب و لہجہ علمی و تہذیبی لحاظ سے بہترین ہوگا لیکن جب ان ناواقفوں کی نظر کے سامنے ہمارا پیش کردہ مصنّف کا ۶۴۰ کلمات کا گالی نامہ آئے گا تو انہیں سخت حیرت ہوگی۔ اور ہر منصف مزاج اس فیصلہ کے لئے تیار ہو جائیگا کہ جس نے طبیعت کو تھام کر اور سنبھل سنبھل کر گفتگو کرنے کا قصد کیا تھا وہ یہ ۶۴۰ گالیاں لکھ رہا ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ وہ طبیعت کی لگام ڈھیلی کر دیتا اور خوب اچھلتا کودتا تو کتاب کے سارے صفحات گالیوں سے پُر کر دیتا بلکہ خود مصنف نے بھی اپنی دشنام دہی اور یاوہ گوئی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ الفاظ کہے آپ حضرات اگر کوئی کلمہ سخت ملاحظہ کریں تو احقر کو معذور خیال کریں اس میں خود مصنّف نے یہ اعتراف کر لیا کہ شہاب ثاقب میں اعلیٰحضرت اور اہلسنّت کی نسبت سخت کلمات کا استعمال کیا گیا ہے۔ اب کسی دیوبندی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یہ موٴقف کھول کر کہے کہ شہاب ثاقب میں کوئی سخت کلمہ نہیں ہے۔

مصنّف کی چونکہ عادت ہی دشنام دہی اور افترا پردازی ہے تو مصنّف اپنی عادت کے پورا کرنے کے لئے اپنی معذوری کو حجاب

Marfat.com

اور عذر قرار دیگر گالیاں دینا چاہتا ہے۔ اور اپنی برأت ثابت کرنا چاہتا ہے۔

پھر یہ مصنف شہاب ثاقب کے صـ۲۷ میں اپنے اوپر سے دشنام دہی کے الزام کو ان الفاظ میں اٹھانے کی سعی کرتا ہے:۔

مگر کیا کروں کہ میں اس بدگو کی گالیوں اور خرافات کی وجہ سے طبیعت قابو سے نکل جاتی ہے پس مجبور ہو جاتا ہوں مگر تاہم وہاں بھی حتی الامکان شرافت و علم کے حدود سے تجاوز نہیں کرتا اور پورا مقابلہ اس باب میں تو ان کا وہی کر سکتا ہے جو رذیل النسب و قبیح الاخلاق جاہل اجڈ ہو۔

(شہاب ثاقب صـ۲۷)

جواب مصنف کا اعلیحضرت قدس سرہ پر یہ افترا ہے کہ انہوں نے اپنی تصنیفات میں کسی عالم دین تو کیا بلکہ کسی مسلمان کے لئے بھی کوئی گالی اور خرافات لکھی ہو مصنف اگر سچا تھا تو اسے چاہیئے تھا کہ اپنی اس کتاب میں اعلیحضرت کی گالیاں اور خرافات کی ایک چھوٹی سی فہرست بقید صفحہ و سطر پیش کرتا۔ جس طرح ہم نے مصنف کے گالی نامہ کی ایک فہرست ابتدا میں پیش کر دی ہے۔ تاکہ دنیا اس کی صداقت کو جان لیتی۔ اور اسے معذور متصور کرتی۔ مگر جب مصنف نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہو گیا کہ یہ محض اس کا کذب و افترا ہے اور خود گالیاں اور خرافات لکھنے کا ایک حیلہ بناتا ہے۔

Marfat.com

ناظرین کرام توجہ کریں کہ یہ مصنف ۶۴۰ گالیاں اور خرافات لکھ کر بھی شرافت وعلم کے حدود سے متجاوز نہیں ہوا۔ اور اگر کہیں شرافت وعلم سے تجاوز ہوجائے تو پھر ہزاروں مخلطات لکھ مارتا۔ دیکھئے یہ ہے دیوبندی شرافت وعلم کے حدود کا نمونہ۔ پھر مصنف اپنی مزید عداوت کا اظہار کرتا ہے:۔

> مجدد صاحب نے اپنے طریقہ آبائی کو جو بنی اسرائیل کا ہمیشہ سے تھا یعنی یقتلون الانبیاء بغیر حق زندہ کیا ع
> این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

(شہاب ثاقب ص۲۰)

جواب مصنف کی آنکھوں پر اگر عداوت کی عینک نہ لگی ہوتی تو نہیں نظر آجاتا کہ اعلیحضرت قدس سرہ نے اور آپ کے آبا نے جو عظمت شان انبیا علیہم السلام کا درس دیا وہ نہ فقط اہل ہند بلکہ تمام عجم عراق وشام بلکہ تمام روئے زمین کے اہل اسلام پر پوشیدہ نہیں ہے آج ان کی تصنیفات مطبوعہ موجود ہیں جن کا کلمہ کلمہ بلکہ نقطہ نقطہ انبیاء کی عظمت ورفعت اور توقیر وادب کا بہترین درس ہے۔ میں نے بہت سے اہل علم وفضل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اعلیحضرت قدس سرہ کی اگر ذات بابرکات نہ ہوتی تو ہم لوگ بزرگان دین۔ انبیاء ورسل مرسلین۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی شانوں کی اس قدر عظمت اور ایسے آداب سے واقف نہ ہوتے۔ خود مدینہ طیبہ کے بعض جلیل القدر فاضل نے فرمایا کہ

Marfat.com

اعلیٰحضرت میں حضرات انبیاء کرام علیہم السّلام کی جو محبت اور حُسن ادب دیکھا ایسا کسی دُوسرے شخص میں نظر نہ آیا۔

لیکن مصنّف اپنے جن اکابر کا خوشہ چیں بنا ہے اور جن کی جوتیاں سیدھی کرنے اور جن کی درگاہوں کی خاکروبی کرنے پر فخر کرتا ہے ان کی شان حضرات انبیاء کرام میں گستاخیوں کا بھی تو ذکر کرتا کہ وہ حضرات انبیاء کرام کو اپنی برابر عاجز و بے اختیار اور بے خبر و نادان کہتے ہیں نہیں چمار سے زیادہ ذلیل۔ ذرہ ناچیز سے کمتر ٹھہراتے ہیں ان کی چودھری اور زمیندار بلکہ بڑے بھائی کی سی تعظیم بتاتے ہیں۔ ان کے معجزوں سے بڑھ کر جادوگر اور طلسم والوں کو قدرت ثابت کرتے ہیں۔ اعمال میں امتی کو ان سے بڑھاتے ہیں۔ ان کا علم بچّوں۔ پاگلوں۔ جانوروں کی برابر ٹھہراتے ہیں۔ ان کا علم ملک الموت اور شیطان سے گھٹاتے ہیں۔ انہیں دیوبندی ملوں کا شاگرد اور باورچی قرار دیتے ہیں وغیرہ خرافات جن کی عبارات بلفظہم عقائد وہابیہ کی مختصر فہرست میں نقل کر چکے ۱ لعیاذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

تو مصنّف اپنے ان رُوحانی آبا کے طریقے کو بھی متعین کرتا کہ انہوں نے فرعونی کارنامے کو تازہ کر دیا یا ابوجہلی طریقے کو زندہ کیا یا شیطانی خدمت کو انجام دیا۔ اور آخر یہ خود آل فرعون ہی سے ہیں یا فرزندانِ ابوجہل سے ہیں یا ذریت شیطان سے ہیں۔

Marfat.com

مصنّف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۲۷ سے صفحہ ۳۰ تک اعلیٰحضرت
قبلہ کے مکہ مکرمہ حاضر ہونے کے وقت سے پورے زمانے قیام کے
واقعات پیش کئے اور ان واقعات کی سند کا ان الفاظ میں اظہار کیا :۔

اس تمام قصہ کو احقر نے مجملاً عرض کیا ہے جس کا جی چاہے
تفصیل وار شیخ شعیب صاحب مالکی مدرس حرم شریف
مکہ معظمہ یا شیخ احمد فقیہہ یا شیخ عبدالقادر شیبی یا شیخ
محمد معصوم صاحب یا مولوی منور علی صاحب محدث
رام پوری سے یا ان لوگوں سے جو شریف صاحب کے
اس زمانہ میں مصاحب تھے پوچھ لیوے ۔

(از شہاب ثاقب صفحہ ۳۰ و صفحہ ۳۱)

جواب ۔ دُنیا جانتی ہے کہ ہر قصہ کی صحت و غلطی کا دارومدار اس کے
بیان کرنے والے کی صداقت یا کذب پر موقوف ہوتا ہے آپ نے بارہا
علماء سے سُنا ہوگا کہ حدیث کی صحت کا دارومدار راوی کی عدالت پر ہے
اسی بناء پر علماء محدثین نے فن رجال میں صدہا کتابیں لکھیں اور راویان حدیث
کے حالات میں انتہائی جستجو و عرق ریزیاں کرکے ان کا عادل و غیر عادل ہونا
تمام بنام متعین فرمادیا ۔ بلکہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ان جاءکم	اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے
فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا	پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو ۔
قوما بجھالۃ فتصبحوا علی	کہ کہیں کسی قوم کو بے جا ایذا نہ دے

Marfat.com

ما فعلتم نادمین۔ (سورہ حجرات ۶ ع ۲)

بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہو۔

آیت کریمہ نے یہ تعلیم فرمایا کہ ہر خبر کو سُنکر کسی کو ایذا نہ دے بیٹھو بلکہ اگر فاسق کی خبر ہو تو اس کی پہلے تحقیق کرلیا کرو۔ اور بلا تحقیق فاسق کی خبر کو معتبر نہ جانو۔ لہذا ہم پہلے اس قصہ خواں مصنف شہاب ثاقب کے متعلق صرف اتنا کہدینا نہایت کافی سمجھتے ہیں کہ اسی ہماری کتاب کے ابتدا ہی میں مصنف کے دو کذب و افترا اسی شہاب ثاقب سے پیشتر کئے ہیں کہ اس نے دو کتابیں ہدایۃ الاسلام اور خزینۃ الاولیاء محض اپنے دل سے گڑھ کر پیش کیں ان کے مطبع تراش لئے ان کے صفحات بنا ڈالے ان کی عبارتیں اپنی طرف سے تصنیف کرکے لکھ ماریں تو کیا مصنف کے کذب و افترا کا اس سے زائد صریح و روشن ثبوت درکار ہے تو یہ مصنف نہ فقط فاسق و مفتری بلکہ امام الفاسقین اور رئیس المفترین ثابت ہوا۔ اور یہ بات کوئی عداوت یا عناد سے نہیں کہی ہے بلکہ جس کو اس کی صداقت دیکھنی ہو وہ کہیں روئے زمین سے ان خاص کتابوں کو پیش کردے۔ اور ہم سے دو سو روپیہ کا انعام حاصل کرلے۔

اَب مصنف کے راویوں کے احوال سُنیئے ان سب میں حقیقۃً دو اصل راوی ہیں جن کا اس کتاب شہاب ثاقب میں بار بار تذکرہ کیا ہے ایک شیخ محمد معصوم رام پوری دُوسرے مولوی منور علی محدث رامپوری پھر ان دونوں میں بھی ہر اعتبار سے ممتاز مولوی منور علی محدث رامپوری کے

Marfat.com

ہے یہی وہ شخص ہے جس نے غایۃ المامول کو ہندوستان میں لاکر طبع کرایا'
ں کا ذکر شہاب ثاقب کے صفحہ ۳۷ میں آئے گا - اور یہی وہ شخص ہے جس نے
ں غایۃ المامول میں دل کھولکر تحریفیں کیں ہیں - اور اگر اس کے کذب وافترا
کما حقہ معائنہ کرنا ہو تو ان کی تصنیف کردہ کتاب سیف النقی (جس کا
یک فرضی مصنف محمد نقی اجمیری کو گڑھ لیا ہے) جس کے کذب وافترا
ے پانچ نمبر ہمنے اپنی ابتدائے کتاب میں نقل کئے ہیں کہ اعلیحضرت قبلہ کے
باواجداد اور مشائخ کی طرف عبارتیں گڑھ لیں - ان کی تصانیف کے
ام تراش لئے - ان کتابوں کے مطبع فرض کرلئے - صفحات اپنی طرف
سے لئے باوجودیکہ روئے زمین پر کہیں ان کتابوں کا نام ونشان نہیں لیکن
رضی وخیالی تراشیدہ اور منگڑھت ہیں تو ہمیں نہایت معتبر ذریعے
معلوم ہوا ہے کہ یہ سیف النقی انہیں منور علی رامپوری کی تصنیف کردہ
ہے تو ان منور علی کے کذب وافترا کے ثبوت کے لئے اس سے بڑھکر
اور کیا دستاویز پیش کی جا سکتی ہے لہذا یہ منور علی کبھی نہ فقط فاسق
فاجر بلکہ سلطان الفاسقین - مجدد المفترین ثابت ہوئے - تو جس کو
اسے شک ہو وہ سیف النقی سے ان کتابوں کے نام دیکھکر دیوبندی
قوم سے ان کتابوں کا مطالبہ کرلے - اور خود امتحان کرلے کہ سیف النقی
میں کس قدر جیتا جھوٹ اور صریح افترا کیا گیا ہے -

اب باقی رہے شیخ معصوم رامپوری بدمذہب نہ مولوی بلکہ ایک
جاہل ملا بی تھا اس کی بدمذہبی اور گمراہی اہل مکہ معظمہ پر ظاہر ہو چکی تھی اسی

Marfat.com

بنا پر علمائے حرم شریف نے اس کا نام ہی بدلکر بجائے معصوم کے مخصوم رکھ دیا تھا۔ اس نے اعلیٰحضرت پر جھوٹ بولنے اور دل بھر کر افترا کرنے میں کوئی کمی اٹھا نہ رکھی تو اس کا کاذب و مفتری ہونا بھی ظاہر ہے تو اس کے فاسق ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں۔

اسی طرح شیخ احمد فقیہ کہ یہ بھی جاہل وہابی تھا۔ اس کی بدمذہبی اہل حرم پر ظاہر ہو چکی تھی یہاں تک کہ اس کو علماء مکہ معظمہ احمق سفیہ کہتے تھے تو اس کا یہ لقب ہی اس کے غیر معتبر ہونے کے لئے نہایت کافی ہے نیز اس کے تذکیہ میں عجب علماء حرم یہ فرمائیں تو مصنف کو اس کو شاہد بناتے ہوئے شرم کرنی چاہیئے تھی۔ اور شیخ عبدالقادر شیبی نائب حرم ایک ناخواندہ شخص تھے ان کو منور علی و شیخ مخصوم و احمد فقیہ نے دجل و فریب سے اپنا موافق بنا لیا تھا یہاں تک کہ فاضل جلیل عالم نبیل مولانا سید اسمٰعیل محافظ کتب حرم اس کو بجائے نائب حرم کے ناصب الحرم کہتے تھے تو اس شاہد کے غیر معتبر ہونے کے لئے یہ الفاظ بہت کافی ہیں۔ شیخ شعیب کا حال کسی سے معلوم نہ ہو سکا۔ بہت ممکن ہے کہ ان کو کسی فریب سے منور علی وغیرہ نے اپنا ہمنوا بنا لیا ہو اور وہ حقیقت حال سے ناواقف ہوں جیسا کہ وہابیہ نے ناصر السنہ۔ کاسر الفتنہ۔ سید العلماء المحققین۔ امام العظماء المدققین۔ علامہ شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ و سابق قاضی مکہ کو فریب دے کر حضرت مولانا مولوی سلامۃ اللہ صاحب رامپوری پر کفر کا فتویٰ حاصل کرنے کی سعی کی۔ لیکن ان پر وہابیہ کا فریب

Marfat.com

اہر ہو گیا۔ اسی طرح شیخ شعیب کو اپنے فریب سے اپنے موافق بنا لیا ہو
ر یہ بھی ممکن ہے کہ ان شیخ شعیب کو کچھ اشرفیاں دیکر منور علی وغیرہ
نے اپنا ہمدرد بنا لیا ہو۔ اور یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ خود بیٹھی صاحب
نرت مفتی حنفیہ شیخ صالح کمال کے پاس کچھ اشرفیاں نذرانہ لے کر
چے تھے اور مفتی صاحب کو اپنا ہمدرد و معاون بنانا چاہتے تھے۔
من اُنہوں نے اس نذرانہ کو ٹھکرا دیا جس کا ذکر آگے آئے گا۔ اسی طرح
خ شعیب صاحب کو نذرانہ دیکر توڑ لیا ہو بالجملہ یہ شیخ شعیب کم از کم
دل الحال ہیں تو ان کی شہادت بھی غیر معتبر۔ الحاصل جب مصنف
پیش کردہ شاہدین بدمذہب اور فساق ہیں اور کوئی امین مجہول الحال
تو شرعاً ان میں سے کسی کی شہادت معتبر نہیں۔

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے اس سفر حجاز کا اصل واقعہ یہ ہے کہ اس
ا اعلیٰحضرت قبلہ کے برادر خورد جناب مولانا مولوی محمد رضا خاں صاحب
غفلت اکبر حجۃ الاسلام حضرت مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب مع
لخبین بارادۂ حج بریلی شریف سے روانہ ہوئے تھے اعلیٰحضرت قبلہ نہیں
ٹونک پہنچا کر بریلی واپس آ گئے۔ لیکن طبع مبارک میں ایک ہفتہ تک
ضطراب رہا۔ یہاں تک کہ جب قلب مبارک وہاں کی حاضری کے لئے
وہ بے چین ہوا تو اچانک بریلی شریف سے روانہ ہو کر بمبئی تشریف
اہوئے اور اسٹیشن سے اُتر کر سیدھے ڈنطینہ میں پہنچے۔ اور اپنے
ہ کے ساتھ ہی روانہ ہو گئے اور مکہ معظمہ پہنچکر تمام مناسک حج سے

Marfat.com

فارغ ہوئے۔ بعد فراغت مناسک کتب خانہ حرم شریف میں تشریف
لے گئے تو فاضل جلیل حضرت مولانا سید اسمٰعیل صاحب محافظ کتب
حرم سے ملاقات ہوئی۔ انہیں اعلیٰحضرت قبلہ کے ساتھ غائبانہ خلوص
تھا تو انہیں از حد مسرت ہوئی۔

اعلیٰحضرت کی یہ حاضری غیر متوقع طور پر بلا کسی ارادے کے اتفا
ہوگئی کہ حج فرض تو بہت پہلے ادا فرما چکے تھے۔ اور یہ حج نفل تھا
تو کوئی پہلے سے خاص اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ پھر حضرت مولانا اسمٰعیل
سے دیگر اکابر مکہ معظمہ کو اعلیٰحضرت قبلہ کے تشریف لانے کی اطلاع
تو یہ لوگ جوق در جوق ملاقات کے لئے آنے لگے تو بعض سے یہ خبر
میں آئی کہ خلیل احمد انبیٹھی وغیرہ وہابیہ بھی آئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں
شریف صاحب تک رسائی پیدا کرلی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑ رکھا۔
اور اس کے متعلق کچھ سوال اعلم علماء مکہ حضرت مولانا شیخ صالح
مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو بعد نما
عصر اعلیٰحضرت قبلہ کتب خانہ حرم میں تشریف فرما تھے کہ حضرت مفتی
تشریف لائے ان سے سلام مصافحہ ملاقات ہوئی مفتی صاحب نے اپنی
جیب سے ایک پرچہ نکالا جس میں علم غیب پر پانچ سوالات تھے۔

اور فرمایا یہ سوالات وہابیہ نے شریف صاحب کے ذریعہ سے پیش
کئے ہیں اور آپ سے جواب مقصود ہے۔ اعلیٰحضرت قبلہ نے حضرت
مولانا سید اسمٰعیل صاحب کے بھائی مولانا سید مصطفےٰ سے فرمایا کہ قلم دو

Marfat.com

دیجئے۔ حضرت مفتی صاحب و مولانا سید اسمٰعیل صاحب اور جو اکابر اس وقت وہاں تشریف فرما تھے اُنہوں نے فرمایا کہ ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے۔ بلکہ ایسا جواب ہو جو دندان شکن ہو۔ تو اعلیٰحضرت قبلہ نے فرمایا کہ اس کے لئے کچھ مہلت درکار ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ کل سہ شنبہ ہے پرسوں چہار شنبہ ہے تو یہ دو روز ہیں اور مجھے تو وہ جواب پنجشنبہ کو ملجائیں کہ میں شریف صاحب کے سامنے پیش کردوں۔ اعلیٰحضرت قبلہ نے سہ شنبہ کو رسالہ تصنیف کرنا شروع کردیا جس کا تاریخی نام الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ہے اور پنجشنبہ کو صبح حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں پہنچا دیا یہ رسالہ صرف دو دن میں لکھا گیا اور اعلیٰحضرت برابر بخار میں مبتلا رہے اور پھر ان میں حضرات علماء کی ملاقات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ حضرت مفتی صاحب نے دن میں اس کا مطالعہ فرمایا اور شام کو شریف صاحب کے یہاں لے کر پہنچے اور دربار میں یہ کتاب پیش کی اور علی الاعلان فرمایا کہ اس مصنف علامہ نے اس میں وہ علم ظاہر فرمایا ہے کہ انوار چمک اُٹھے اور جو ہم نے خواب میں بھی نہ دیکھا تھا۔ شریف صاحب نے اس رسالے کے پڑھنے کا حکم دیا۔ دربار میں دو وہابی ایک شیخ احمد نقیب دوسرا عبدالرحمٰن اسکوبی موجود تھے اُنہوں نے مقدمہ کتاب ہی کو سن کر سمجھ لیا کہ یہ کتاب رنگ بدلدے گی مسئلہ ان پر واضح ہو جائے گا۔ اور شریف صاحب ذی علم شخص ہیں تو اس پر کچھ نہ کچھ اعتراض کریں اور بحث میں اُلجھا کر وقت گذاریں لہٰذا اُنہوں نے ایک مہمل اعتراض کیا اور حضرت مفتی صاحب نے

Marfat.com

جواب دیا اور فرمایا کہ کتاب کو پہلے سُن لیجئے کہ بہت ممکن ہے کہ آپ کے شکوک کا جواب کتاب ہی میں آجائے اور نہ ہوگا تو جواب کا میں ذمہ دار ہوں۔ اور مجھ سے نہ ہو سکا تو مصنّف تو موجود ہے اور یہ فرما کر آگے پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد اُنہوں نے پھر ایک لا یعنی اعتراض کر دیا۔ مفتی صاحب نے شریف صاحب سے کہا کہ آپ کا حکم ہے کہ میں کتاب پڑھ کر سُناؤں اور یہ لوگ اُلجھتے ہیں حکم ہو تو ان کے اعتراضوں کا جواب دوں یا کتاب سُناؤں۔ شریف صاحب نے فرمایا اقرأ آپ پڑھیے۔ اب کیا تھا کہ ان وہابیوں کے مُونہ پر مہر سکوت لگ گئی۔ شریف صاحب نے جب دلائل قاہرہ کو سُنا تو بآواز بلند فرمایا اللہ یعطی وھولاء یمنعون یعنی اللہ تعالےٰ تو اپنے حبیب کو علم غیب عطا فرماتا ہے اور یہ منع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ نصف شب تک نصف کتاب سُنائی اب دربار برخاست ہونے کا وقت آگیا۔ شریف صاحب نے مفتی صاحب سے فرمایا کہ یہاں نشانی رکھ دیجئے اور کتاب بغل میں لے کر بالاخانہ پر آرام کے لئے تشریف لے گئے شریف صاحب کا یہ دربار عام تھا۔ کافی لوگ اس میں موجود تھے۔ صبح کو مکہ معظمہ میں شہرہ ہوا کہ وہابیہ پر اُوس پڑ گئی۔ سب کے لوتھے جھڑ پڑ گئے۔ شہر کے گلی کوچے میں لڑکے ان سے تمسخر کرتے تھے کہ اب کچھ نہیں کہتے۔ اَب وہ جوش کیا ہوئے۔ اب وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علوم غیب ماننے والوں کو کافر کہنا کدھر گیا تمہارا کفر و شرک تمہیں پر پلٹا۔ وہابیہ بس اپنی گلو خلاصی کے لئے یہ کہہ دیتے کہ اس شخص نے اس

Marfat.com

کتاب میں منطقی تقریریں بھر کر شریف صاحب پر جادو کر دیا ہے۔ پھر علمار کرام نے اس کتاب پر دھوم دھامی سے تقریظیں لکھنی شروع کیں۔ بالجملہ شریف صاحب کے یہاں تو وہابیہ کو مہذب ذلت ہوئی اور دربار کی باریابی سب خاک میں مل گئی۔ اب انہوں نے یہ خیال کیا کہ شریف صاحب تو ذی علم شخص تھے کتاب سن کر معتقد ہو گئے۔ احمد راتب پاشا جو گورنر مکہ معظمہ ہے یہ ایک دیندار نا خواندہ فوجی آدمی ہے یہ ہمارے بھڑکانے سے بھڑک جائیگا۔ ایک روز بعد عصر یہ طواف سے فارغ ہوا تو وہابیہ کے نائب حرم نے ان سے گذارش کی ایک ہندی عالم نے ہندوستان میں بہت سے لوگوں کے عقیدے بگاڑ دیے ہیں اور وہ اب اہل مکہ کے عقیدے خراب کرنے آیا ہے یہ کہہ تو دیا لیکن اس کے ساتھ ہی دل میں یہ سوچا کہ اس بات کو کوئی کیسے گوارہ کرے گا کہ ہندی عالم اور مکیوں کے عقیدے بگاڑ دے۔ لہذا مجبوراً یہ کہنا پڑا کہ چند اکابر مکہ مثل شیخ العلمار سید محمد سعید بابصیل اور مفتی حنفیہ مولانا شیخ صالح کمال اور فاضل جلیل مولانا ابوالخیر مرداد اس کے ساتھ ہو گئے ہیں یہ سنتے ہی احمد پاشا نے بکمال غضب ایک چپت اس کی گردن پر ماری اور کہا یَا خَبِیْثُ اِبْنَ الْخَبِیْثَۃِ یَا کَلْبُ اِبْنَ الْکَلْبِ اِذَا کَانَ ھٰؤُلَاءِ مَعَہٗ فَھُوَ یُفْسِدُ اَمْ یُصْلِحُ یعنی اے خبیث ابن خبیث اور اے کلب ابن کلب جب یہ اکابر اس کے ساتھ ہیں تو وہ خرابی ڈالے گا یا اصلاح کرے گا۔ یہ ہیں وہابیہ کی زلتوں کے واقعات جن کا اگر ذکر کیا جاوے تو کتاب بہت طویل ہو جائے۔

Marfat.com

الحاصل اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا مکہ مکرمہ میں تقریباً دوماہ اور قیام رہا اس تمام اکابر علماء سے سلسلۂ ملاقات رہا اکثر حضرات تو خود یہاں تشریف لاتے اور کہیں اعلیٰحضرت بھی تشریف لے جاتے برابر ان ملاقاتوں میں مذاکرۂ علمی رہتا۔ وہاں کے حضرات نے بکثرت دعوتیں کیں اور سندیں اور بیعتیں کیں اعلیٰحضرت کو مکہ مکرمہ میں جو اعزاز ملا وہ کسی کو نصیب نہ ہوگا۔ پھر ۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ کو حاضری مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہوئے تو وہاں کے بعض علماء اور دیگر حضرات شہر سے باہر دُور تک برسم وداع تشریف لائے۔

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے قیام مکہ معظمہ کے مختصر واقعات ہیں۔ اللہ تعالےٰ علیم و بصیر ہے کہ اس میں کوئی کلمہ مبالغہ آمیز نہیں ایک لفظ جھوٹ نہیں کوئی بات خلافِ واقعہ نہیں۔

مصنّف نے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا جو واقعہ تقریباً دو ورق میں لکھا ہے غلط و باطل ہے۔ اس میں پہلا کذب و افترا تو یہ ہے کہ اعلیٰحضرت قبلہ کے خلاف ایسا ایک محضر نامہ تیار ہوا پھر یہ بھی کذب ہے کہ اس میں بہت سی مہریں اور دستخط تھے۔ پھر یہ بھی کذب ہے کہ وہ محضر شریف صاحب کی خدمت میں پہنچا۔ پھر یہ بھی کذب ہے کہ شریف صاحب نہایت غضب ناک ہوئے اور ارادہ قید کرنے کا کیا۔ پھر یہ بھی کذب ہے کہ محمد معصوم اور منور علی نے اعلیٰحضرت کی حمایت کی۔ پھر یہ بھی کذب ہے کہ شریف صاحب نے تین سوالات کئے اور یہ کہا کہ جب تک اس کا جواب نہ دیدو اس وقت تک تم کو یہاں سے سفر کرنے کی اجازت نہیں۔ پھر یہ بھی کذب ہے کہ اعلیٰحضرت سفر کرنے سے

Marfat.com

بند کر دیئے گئے ایک قسم کی قید میں پڑ گئے بہت سٹ پٹائے۔ لینے کے دینے پڑ گئے۔ وغیرہ خرافات بجز اعلیٰحضرت قبلہ کی طرف، جو جوابات منسوب کئے ہیں یہ بھی کذب و افترا ہیں بلکہ اعلیٰحضرت نے جو اثبات علم غیب میں تحریر فرمایا ہے وہ الدولۃ المکیہ میں موجود ہے تو یہ جوابات محض مصنف کے اپنے خیال سے گڑھے ہوئے ہیں۔ پھر یہ بھی کذب افترا ہے کہ مفتی حنفیہ شیخ صالح سے دربار میں شیخ احمد فقیہ کی بات کا جواب نہ بن پڑا اور وہ رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہوئے۔ پھر یہ بھی کذب افترا ہے کہ شریف صاحب نے فرمایا کہ اس شخص (اعلیٰحضرت) کو یہاں سے نکال دو پھر یہ بھی کذب و افترا ہے کہ دربار شریفی سے حکم آیا کہ تم جلد یہاں سے چلے جاؤ۔ پھر یہ بھی کذب و افترا ہے کہ اعلیٰحضرت مکہ معظمہ سے نوبت سے نکالے گئے۔ مصنف کے صریح کذب و افترا یہاں تک شمار کرائی جائے کہ خود ہی صفحہ ۲۸ میں یہ اقرار ہے کہ اعلیٰحضرت حج سے فارغ ہو چکے تھے اور اس کے بعد اسی ذی الحجہ میں یہ واقعات پیش آئے اور انہیں (علماء و مفتی و وزیر) بھاگنے کی فکر لاحق ہو گئی تھی باوجودیکہ اعلیٰحضرت قبلہ مکہ معظمہ میں ۲۴ صفر تک مقیم رہے اور مرجع خلائق بنے رہے تو دو ماہ تک وہ شریفی حکم کیوں نہ جاری ہوا تو مصنف نے یہ کیسا بیتکا جھوٹ اور صریح افترا و بہتان کیا۔ فلعنۃ اللہ علی الکذبین۔

(خلیل احمد انبیٹھی کی مکہ معظمہ میں آمد اور اس کے واقعہ کا جواب)

مصنف نے صفحہ ۳۱ سے صفحہ ۳۳ تک پورے ایک ورق میں دل کھول کر

Marfat.com

جھوٹ بولا اور صریح افترا کیا ہے۔ الحضرت قبلہ پر یہ پہلا افترا ہے کہ الحضرت نے شریف صاحب کے پاس خلیل احمد انبیٹھی کی شکایت پہنچائی ہے۔ دوسرا صریح کذب یہ ہے کہ انبیٹھی صاحب نے خدا کو جھوٹا اور شیطان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلم نہیں کہا یہ ان پر محض افترا اور بہتان بندی ہے باوجودیکہ انبیٹھی نے اسمٰعیل دہلوی کی یک روزی اور گنگوہی کے فتوے کی تصدیق کی اور خود براہین قاطعہ کے صـ۲ میں اللہ تعالےٰ کے لئے امکان کذب کو جائز مانا۔ اور اسی براہین قاطعہ کے صـ۵ میں شیطان اور ملک الموت کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلم کہا جن کی اصل عبارات عقائد وہابیہ کی فہرست میں گذر چکیں۔ اور اس پر مزید بحث آگے آئے گی۔ تیسرا صریح کذب یہ ہے کہ خلیل احمد نے مفتی حنفیہ سے کہا میں ہرگز اس کا قائل نہیں ہوں یہ محض افترا اور بہتان ہے باوجودیکہ براہین قاطعہ مطبوعہ موجود ہے اس میں یہ دو باتیں موجود ہیں جو چاہے اسے دیکھ کر لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھے۔ پھر جملہ متکلمین پر یہ صریح افترا کیا کہ جواز خلف وعد و وعید کے جملہ متکلمین قائل ہیں۔ مصنف اس کو تا قیامت کسی معتمد کتاب سے ثابت نہیں کر سکتا۔ پھر یہ بھی صریح کذب ہے کہ علے ہذا القیاس مسئلہ علم غیب میں بھی مولانا (انبیٹھی) نے حسب عقیدہ اہلسنت والجماعت تقریر کی اس کا بیان گذر چکا کہ عقیدۂ اہلسنت میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ماکان ومایکون کے علوم ثابت ہیں جس کی عبارات ہم نے اسی کتاب میں نقل کیں اور انبیٹھی صاحب اس کے منکر ہیں تو یہ اہلسنت کے

Marfat.com

ہم عقیدہ کب ہوئے۔ یہ کذب صریح نہیں تو اور کیا ہے۔ مصنف کا
یہ بھی جھوٹ ہے کہ اعلیحضرت قبلہ بوقت روانگی انبیٹھی شریف صاحب
کی طرف سے ممنوع عن السفر تھے۔ پھر مصنف نے مفتی حنفیہ پر یہ افترا
کیا کہ مفتی صاحب خلیل احمد کی گفتگو میں سخت شرمندہ ہوگئے اور کبیدہ
خاطر معلوم ہوتے تھے اور صریح جھوٹ بولا کہ خلیل احمد نسک وارکین
حج وغیرہ کر کے باطمینان تمام باہمہ عزت وشوکت روانہ بسوئے درگاہ
نبوت علے صاحبہا الصلاۃ والسلام ہوگئے۔ اس کی تکذیب کے لئے
ہم خود حضرت مفتی حنفیہ کا خط جو بنام حضرت مولانا سید اسمٰعیل محافظ
کتب پہنچا اس کی نقل پیش کرتے ہیں :-

صاحب الفضیلۃ والاخلاق	بزرگی اور اخلاق اور محبت جمیلہ
والمحبۃ الجمیلۃ حضرۃ السید	والے حضرت اسمٰعیل آفندی حافظ
اسمٰعیل افندی حافظ الکتب	الکتب آیا ہمارے پاس آج سے
حضر عندنا قبل تاریخہ رجل	پہلے ایک شخص ہندی جس کو خلیل احمد
من اھل الھند یقال لہ	کہا جاتا ہے ہمراہی میں بعض علماء ہند
خلیل احمد مع بعض علماء الھند	کی جو مکہ میں مجاور ہیں۔ وہ یہاں
المجاورین بمکۃ یستعطف خاطرنا	کرنا چاہتا تھا ہمارے دل کو اپنے
علیہ لانہ قد بلغہ انی شدید	اوپر اس لئے کہ اسے خبر پہنچی کہ میں
الغیظ علیہ وانا لا اعرفہ	سخت ناراض ہوں اس پر تو اس نے
شخصا فقال یا سیدی یعنی	کہا اے میرے سردار مجھے یہ خبر پہنچی ہے

Marfat.com

انکم واعدون علی وذلک بسبب
انی ذکرت ما وقع منه فی
البراهین القاطعة لدی
حضرة الامیر حفظه الله نقلت
له لعلك خلیل احمد الانبیٹھی
فقال نعم فقلت له ویحك
کیف تقول فی البراهین القاطعة
تلك المقالات الشنیعة و
تجوز الکذب علی الله جل جلاله
کیف لا اغتاظ علیك ولقد
کتبت علیها بانك رجل زندیق
وکیف تعذر وتتنکر وهی قد
طبعت وشاعت عنك فقال
یا سیدی هی لی ولکن لیس
فیها تجویز الکذب علی الله و
لان کان فیها فانا تائب و
راجع عما فیها مما یخالف
اهل السنة والجماعة فقلت
له ان الله یحب التائبین

کہ آپ مجھ پر ناراض ہیں۔ اس کے
آنے کا سبب یہ تھا کہ براہین قاطعہ
میں اس سے جو کچھ واقع ہوا تھا
میں نے حضرت امیر حفظ اللہ سے
اس کا ذکر کر دیا تھا۔ پس میں نے
اس سے کہا شاید تو خلیل احمد
انبیٹھی ہے کہا ہاں
میں نے کہا تجھ پر افسوس ہے
تو براہین قاطعہ میں یہ گندی باتیں
کیوں کر کہتا ہے۔ اور اللہ جل جلالہ
پر کذب کو جائز رکھتا ہے۔ میں تجھ پر
کیوں کر ناراض نہ ہوں اور میں اس پر
لکھ چکا ہوں کہ بے شک تو زندیق
آدمی ہے۔ اور تو کس طرح عذر
کرتا ہے اور انکار کرتا ہے حالانکہ
براہین قاطعہ چھپ کر تیری جانب سے
شائع ہو چکی۔ تو اس نے کہا اے
میرے سردار وہ کتاب تو میری ہے
مگر اس میں امکان کذب کا مسئلہ نہیں ہے

Marfat.com

والبراهين موجودة و
خرج لك منها هذا الذی
انکرته وتجاسرته بر علی الله
جل شانه فصار یتحمل ویعتذر
ویقول ان کان فهو مکذوب
علی وانا رجل مسلم موحد من
اهل السنة والجماعة ما قلت
فیها هذا ولا غیره مما یخالف
اهل السنة والجماعة فتعجبت
منه کیف ینکر ما هو مطبوع
فی رسالته البراهین القاطعة
المطبوعة بلسان الهند و
ظهر لی انه انما قال ذلک
تقیة کانهم مثل الرافضة
یرون التقیة واجبة واردت
ان احضرها واحضر من یفهم
ذلک اللسان لاقرره وما
فیها واستبینه لکنه فی ثانی
یوم من مجیئه عندنا هرب

اور اگر اس میں ہے تو میں توبہ کرتا
ہوں اور اس میں جو کچھ مخالف مذہب
اہلسنت وجماعت ہے اس سے
رجوع کرتا ہوں تو میں نے اس سے
کہا کہ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں
کو دوست رکھتا ہے اور براہین میرے
پاس موجود ہے۔ میں ابھی نکالتا
ہوں وہ جس کا تو نے انکار کیا ہے۔
اور تو نے اللہ جل شانہ پر جرأت کی
تو وہ عذر و خوشامد کرنے لگا اور بولا
اگر وہ براہین قاطعہ میں ہے تو مجھ پر
افترا ہے اور میں مسلمان آدمی سنی ہوں۔
میں نے اس میں نہ یہ کہا نہ کچھ اور جو
مخالف مذہب اہلسنت ہے۔
تو مجھے تعجب ہوا کہ کیسے انکار کرتا ہے
اس بات سے جو اس کے رسالہ
براہین قاطعہ میں چھاپی جا چکی ہے جو
زبان ہندی میں طبع ہوا۔ اور مجھ پر
کھل گیا کہ وہ یہ باتیں تقیہ سے کہتا ہے

Marfat.com

الی جدۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اجبتنا اعلامکم بذلک ودمتم۔

محمد صالح کمال

۲۸ ذی الحجۃ سنہ ۱۳۲۳ھ

گویا وہ مثل روافض کے ہے جو تقیہ کو واجب جانتے ہیں اور میں نے ارادہ کیا کہ براہین قاطعہ لاؤں اور اس شخص کو بلاؤں جو اس زبان کو سمجھتا ہے تاکہ اس سے اقرار لوں اس کا جو کچھ براہین قاطعہ میں ہے اور توبہ لوں۔ لیکن وہ ہمارے پاس آنے کے دوسرے دن ہی جدہ کو بھاگ گیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہم نے اس واقعہ پر آپ کا خبردار کرنا محبوب رکھا۔ اور آپ ہمیشہ رہیں۔

محمد صالح کمال ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ

اس خط سے خلیل احمد انبیٹھی کے حال زار۔ اور اس کا علماء مکہ کی نظر میں عزت و وقار۔ اور حضرت مفتی حنفیہ کے سامنے براہین قاطعہ کی عبارت کا صاف انکار۔ اور انہوں نے جب اس کتاب کے پیش کرنے کا ارادہ کیا تو توبہ کے لئے اظہار اور پھر جدہ کی طرف جلد فرار یہ تمام امور خوب ظاہر ہو گئے اور مصنف شہاب ثاقب کا صریح کذب اور افترا و بہتان کی بھی پوری حقیقت کھل گئی۔ لیکن ناظرین کو یہ دکھانا ہے کہ ادھر یہ مصنف اپنے اکابر کی اس قدر جھوٹی تعریفیں کرتا ہے اور ان کے مقابلہ میں نہ کسی کے وقار علمی کو مانتا ہے نہ کسی عالم دین کا احترام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ علماء مکہ معظمہ جنہوں نے حسام الحرمین کی تصدیقیں کی ہیں ان کی سخت توہین کرتا ہے۔

Marfat.com

علمار مکہ معظمہ کی شان میں مصنّف کی گستاخیاں

مصنّف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۳۳ سے ۳۵ تک ان اکابر علمار مکہ معظمہ کے لئے جنہوں نے المعتمد المستند پر تقریظیں لکھیں اور اکابر وہابیہ کی تکفیر کی جن کا مجموعہ حسام الحرمین ہے ان کے لئے مصنف نے یہ مونہہ شگافیاں کیں ؎

> بڑے بڑے مشہور و معروف علمار مدرسین و اصحاب لیاقت نے ہرگز ہرگز ان کی تصدیق و موافقت نہیں کی۔ جو لوگ طالب شہرت تھے یا بوجہ اپنی سادگی کے ان کے تزویر میں آگئے انہوں نے مہر و دستخط میں تاخیر ہرگز نہ کی۔ ان آسامی میں جن کو مجدد صاحب نے اہلِ مکہ سے نقل کئے ہیں بہت سے ایسے ہیں کہ جن کو قوتِ علمیہ میں کوئی دخل نہیں اور نہ وہ درس و تدریس کے ساتھ مشتغل ہیں نہ علمار مکہ میں ان کا شمار بھی نہیں ہوتا اگر ہم اس درجہ کے ان علمار کا ذکر کریں جنھوں نے ان کی مخالفت کی تھی تو ایک دفتر مستقل تیار ہو جائے (ملخصاً)
>
> (از شہاب ثاقب ص ۳۳ تا ص ۳۵)

مصنّف کا سفید جھوٹ اور صریح کذب دیکھئے کہ اس نے محض اس جرم میں کہ جن علمار مکہ معظمہ کی حسام الحرمین میں تصدیقیں ہیں ان کی شانوں میں اس قدر الفاظ لکھے وہ بڑے بڑے علمار نہیں مشہور و معروف

Marfat.com

مدرس نہیں - اصحاب لیاقت نہیں - وہ طالب شہرت تھے - یا ان میں سادگی و بے وقوفی تھی وہ تزویر فریب میں آجانے والے ہیں - وہ عجلت میں مہر و دستخط کر دیتے ہیں - انہیں قوت علمیہ میں کوئی دخل نہیں - وہ درس و تدریس کا شغل نہیں رکھتے - یہاں تک کہ وہ علما مکہ میں شمار بھی نہیں - یعنی یہ عالم نہیں بلکہ جاہل ہیں - مدرس نہیں بلکہ علم سے ناآشنا ہیں - انہیں کسی طرح کی لیاقت نہیں - یہ شہرت طلب اور بے وقوف لوگ ہیں -

اب میں حسام الحرمین کے وہ مصدقین جو مدرسین بلکہ استاذ المدرسین ہیں اور علما مکہ معظمہ کے امام و اکابر ہیں اور مفتیان مذاہب ائمہ ہیں ان کے چند اسما شمار کراتا ہوں :-

اسما مفتیان و مدرسین اکابر علما مکہ معظمہ

(۱) العلامۃ الہمام - البحر الطمطام - الحبر القمقام - شیخ العلما الکرام بلد اللہ الحرام - سیدنا و مولانا الشیخ محمد سعید بابصیل مفتی الشافعیہ -

(۲) مقدام العلما المحققین - ہمام العظما المدققین - ناصر السنۃ کاسر الفتنہ مولانا العلامہ الشیخ صالح کمال مفتی الحنفیہ -

(۳) اوحد العلما الحقانیہ - افرد العظما الربانیہ - فخر الاماثل صدر الافاضل شیخ الخطبا والائمہ - بمکۃ المکرمہ مولانا الشیخ احمد ابو الخیر مرداد -

(۴) الفاضل الکامل - العالم العامل - العلامۃ المحقق الفہامۃ المدقق مولانا الشیخ عابد بن حسین مفتی المالکیہ -

(۵) امام الفضلا و استاذ العلما - البحر الزاخر - والحبر الفاخر - الشیخ

Marfat.com

بلا مولوی عبدالحق مہاجر الہ آبادی مصنف اکلیل وغیرہ کتب۔

(۶) العلامۃ الجلیل - النہامۃ النبیل مولانا الشیخ السید اسمٰعیل محافظ
نب حرم شریف۔

(۷) جامع العلوم النقلیہ - حاوی الفنون العقلیہ مولانا الشیخ اسعد
ن احمد الدھان مدرس حرم شریف۔

(۸) العلامۃ المحقق - الفہامۃ المدقق - استاذ الاساتذہ مولانا
شیخ محمد یوسف مدرس مدرسۃ الصولتیہ۔

(۹) البحر الفہامہ - والبحر العلامہ مولانا الشیخ احمد المکی - مدرس مدرسۃ
لحرم مدرسہ احمدیہ اجل خلفا رحاجی شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر۔

(۱۰) فخر المدرسین - صدر المعلمین - مولانا العلامۃ الشیخ عبدالکریم
لواغستانی مدرس حرم شریف۔

(۱۱) مدرس المعقول والمنقول - معلم الفروع والاصول - مولانا الشیخ
محمد علی بن حسین مالکی مدرس مسجد حرم شریف۔

(۱۲) العالم النحریر - الفاضل صاحب التقریر والتحریر - مولانا الشیخ جمال بن
محمد بن حسین مدرس حرم شریف۔

(۱۳) ذوالعلم الراسخ - والفضل الشامخ - الکرم والمن - والخلق
الحسن - مولانا العلامہ السید المرزوقی ابوالحسین مدرس حرم۔

(۱۴) الفاضل الکامل - البالغ منتہی الامانی - مولانا الشیخ محمد سعید
بن محمد سیانی مدرس مسجد حرم۔

Marfat.com

(۱۵) العلامۃ المحقق۔ الفہامۃ المدقق۔ مشرق سنار العلوم۔ مشرق ذکار العلوم۔ ذوالعلوم والافضال۔ مولانا الشیخ علی بن صدیق کمال۔

حسام الحرمین میں علمار مکہ معظمہ کی کل بیس تصدیقیں جن میں پندرہ حضرات یہ وہ ہیں جو مدرسین ہیں جن میں مفتیان مذاہب بھی ہیں اور اکابر علما بھی ہیں۔ اور اُستاذ الاساتذہ بھی ہیں۔ اور یہی مکہ معظمہ کے وہ بڑے بڑے علماء اور مدرسہ حرم شریف و مدرسہ صولتیہ وغیرہ کے وہ مشہور و معروف مدرسین ہیں جن کے علم و فضل کو نہ فقط حرمین شریفین بلکہ دُنیائے اسلام جانتی ہے۔ مگر اس مصنف کی دریدہ دہنی ملاحظہ ہو کہ وہ ان علمار عظام کو کہتا ہے۔ انہیں علم سے ناآشنا لکھتا ہے۔ انہیں بے وقوف اور بے لیاقت بتاتا ہے۔ پھر اس کا مزید جیتا جھوٹ اور صریح کذب ملاحظہ ہو کہ یہ حضرات درس و تدریس کا شغل نہیں رکھتے تھے بلکہ یہ اکابر اس کے نزدیک علمار مکہ ہی میں شمار نہیں تھے۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مصنف کیلئے اسی کے وہ مخدوم خلیل احمد انبیٹھی جن کی تعریف اور خطابات و اوصاف میں اس نے تین سطریں اسی شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۰۷ پر سیاہ کیں ہیں وہ المہند کے صفحہ ۶۶ پر مفتی شافعیہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

مصنف کا اپنے مخدوم کو جواب

> چونکہ شیخ العلمار حضرت محمد سعید بابصیل تمام علمار زید شرفہا مکہ مکرمہ و فضلا کے سردار اور ان کے امام ہیں۔ لہٰذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علمار مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں۔ (المہند مطبوعہ ہلالی پریس ساڈھورہ صفحہ ۶۶)

Marfat.com

اور مفتی مالکہ مولانا عابد اور ان کے بھائی مولانا محمد علی مدرس حرم شریف
تقریظیں لکھیں اور مفتی شافعیہ کے القاب یہ لکھے۔ الشیخ الاجل۔ الفاضل
بل۔ امام العلماء۔ مقدام الفضلا۔ رئیس الشیوخ الکرام۔ سند الاصفیا
عظام۔ عین اعیان الزمان۔ قطب فلک العلوم والعرفان۔ حضرۃ
ولانا الشیخ محمد سعید بابصیل الشافعی شیخ العلماء بمکۃ المکرمۃ والاعلم والخطیب
لمہند ص۶۰) اور مفتی مالکیہ کے یہ اوصاف لکھے۔ مولانا العلامۃ الامام الہمام
فقیہ الزاہد۔ والفاضل ماجد حضرت مولانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ اور
تی مالکیہ کے بھائی کے یہ اوصاف لکھے الشیخ الاجل۔ والبحر الاکمل حضرت
ولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف (ازالۃ المہند ص۶۲ و ص۶۳)

اب ناظرین غور فرمائیں کہ مصنف کا یہ پیشوا بیٹھی تو جن کے اس قدر
وصاف لکھے۔ اور یہ مصنف انہیں کو نہ علماء مکہ میں شمار کرے۔ نہ انہیں
درس مانے نہ ان میں لیاقت علمی جانے۔ نہ ان میں درس و تدریس کی قوت
تسلیم کرے بلکہ انہیں جاہل قرار دے تو ان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے
بنی اگر ابنیٹھوی سچا ہے تو یہ مصنف جھوٹا ہے۔ اور اگر یہ علماء مکہ اور
سین حرمین سے نہیں ہیں بلکہ جاہل ہیں تو المہند میں ان کی تصدیقیں
یوں درج کی ہیں۔ کیا یہ حضرات اس وقت علماء مکہ اور مدرسین حرمین میں سے
تھے۔ اور مصنف کے پیش کردہ چار مشہور اور بہت بڑے بڑے
لمکہ شیخ حبیب اللہ المکی الشافعی۔ شیخ شعیب المالکی۔ شیخ احمد فقیہ۔
شیخ عبدالجلیل آفندی ان میں شیخ احمد فقیہ کا ذکر تو پہلے گذر چکا کہ ایک جاہل

Marfat.com

وہابی ہے اور باقی حضرات کا علم نہیں ممکن ہے کہ یہ بھی عالم ہی نہ ہوں یا ہوں
وہاں سے مشہور علماء میں سے نہ ہوں۔ صرف مصنف کی تو کوئی بات قا
اعتبار ہی نہیں اور اگر یہ وہاں کے مشہور علماء میں شمار ہوتے تو المہند میں
تصدیقیں ضرور ہوتیں - اور جب المہند ہی میں ان کی تقریظیں موجود نہیں ہیں
تو حسام الحرمین میں ان کی تقریظوں کا نہ ہونا کب قابل شکایت چیز ہے کہ حسام
میں ترکہ کے مفتیان مذاہب و مدرسین حرم شریف اور مشہور علما و خطباء کی
تقریظیں ہیں۔ مصنف کی یہ دروغ گوئی اور کذب بیانی ہے کہ اس نے
خطباء و علماء مکہ معظمہ کے نہ صرف عالم و مدرس ہونے کا انکار کیا بلکہ ان سب
جاہل قرار دیا۔ اسی طرح یہ مصنف حسام الحرمین کے مصدقین علماء مدینہ منورہ
شانوں میں موہنہ شگافی کرتا ہے۔

علماء مدینہ منورہ کی شانوں میں مصنف کی گستاخیاں

مصنف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۳۵ کے اخیر سطور سے ص
۴۱ تک ان اکابر علماء مدینہ منورہ جن کی حسام الحرمین میں تصدیقیں و تقریظ
درج ہیں ان کے متعلق ان کے لئے یہ مصنف یہ الفاظ لکھتا ہے۔ ا
صفحات سے صرف ان الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے :-

بعض لوگ فریب میں آگئے - جو لوگ زیادہ تر مشہور و معروف
ہیں ان کے نام بھی میں ذکر کرونگا - اکثر اہل مدینہ نے شرط
لگادی کہ اگر یہ قول ان لوگوں کا ہو تو ایسا حکم ہے - مولانا
سید احمد برزنجی مفتی شوافع نے ان کے رسالہ کی تصدیق

Marfat.com

فرمائی اور لوگوں کو ترغیب اس کی دی مگر جب ان کی آخری ملاقات سید عبداللہ مدنی کے مکان پر شب کو ہوئی اور مسئلہ علم غیب میں گفتگو ہوئی اسی وقت تقریظ اپنی منگا کر اپنی مہر کو مٹا دیا (الی قولہ) بالآخر اس کی عاجزی و تذلل پر شرما کر یہ فرمایا کہ خیر پھر بھر کے دیتا ہوں۔ بعض لوگوں نے مجدد المضلین کی شان میں اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے الفاظ کہدئے تھے اور بعض نے ناواقفیت اور سادہ لوحی کی بنا پر ذکر کیا تھا۔ مخالفین ان کے اکثر معتمدین و علماء مدرسین ہیں (ملخصاً از شہاب ثاقب)

جواب مصنف کا یہ صریح کذب اور جیتا جھوٹ ناظرین اسی کتاب میں ..... ملاحظہ کر چکے کہ مفتی برزنجی صاحب نے حسام الحرمین کی تصدیق پر سے اپنی مہر کو مٹانا نہ دوبارہ مہر کو ثبت کیا نہ ان کفریات پر کوئی بحث و گفتگو کی بلکہ اس حکم تکفیر کو غایۃ المامول میں بھی تحریر فرمایا جیسا کہ اس کتاب کے صہ میں پوری عبارت درج ہے تو یہ مصنف حضرت مفتی برزنجی پر صریح افترا و بہتان ہے ہم اس کے لئے اس آیت کریمہ کی تلاوت کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

اب علماء مدینہ مصدقین حسام الحرمین کے مفتیان عظام و علماء مدرسین مانا کرام کو فریب میں آنے والے۔ غیر مشہور۔ غیر معروف ٹھہرانا۔ غیر معتمد اور ناواقف اور سادہ لوح۔ قرار دینا۔ اور حسن اخلاق سے جھوٹی تعریف

Marfat.com

کرنے والے کہنا - اور انہیں علما اور مدرسین میں شمار نہ کرنا سرتا پا غلط باطل ہے اور خلاف واقعہ اور صریح کذب وافترا ہے - اور ان الفاظ میں حضرات کی سخت توہین اور گستاخیاں ہے۔

اب میں حسام الحرمین کے وہ مصدقین جو اکابر علماء مدینہ اور مدرسین کرام ومفتیان عظام کے چند اسماء شمار کراتا ہوں :-

اسماء مفتیان ومدرسین وعلماء مدینہ طیبہ

(۱) تاج المفتیین - امام المحققین - ناصر السنۃ - مولنا المفتی تاج الدین الیاس مفتی الحنفیہ -

(۲) اجل الافاضل - امثل الاماثل - العالم الربانی مولانا عثمان بن عبدالسلام واغستانی - سابق مفتی مدینہ -

(۳) المحقق اللمعی - والمحقق اللوذعی - جامع العلوم النقلیہ - فائز الفنون العقلیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی مفتی الشافعیہ

(۴) الفاضل الکامل - باہر الفضائل ظاہر الشمائل - مولانا سید ام الجزائری شیخ المالکیہ -

(۵) کبیر العلماء - کنز المعارف - محزن المعارف - مولانا الشیخ خلیل بن ابراہیم الخربوتی -

(۶) الضوء المنور - والروح المصور - مولانا السید محمد سعید شیخ الدلائل -

(۷) الفاضل الجلیل - والعالم النبیل مولانا محمد بن احمد العمری -

Marfat.com

(۸) الفاضل العقول - احد الفحول - العالم الزکی - الفطن الذکی
مولانا عمر بن حمدان المحرسی المدرس بالمسجد النبوی -
(۹) الفاضل الکامل - العالم العامل مولانا السید محمد بن محمد المدنی -
(۱۰) جامع العلوم الجاری - احد الاخیار من خیار الباری مولانا الشیخ
محمد بن محمد السوسی الخیاری المدرس بالحرم الخیاری -
(۱۱) الفاضل الشہیر - وسطان العلم مثل وزیر مولانا الشیخ محمد العزیز
الوزیر المغربی الاندلسی المالکی -
(۱۲) العالم المدرس - مولانا الشیخ الفاضل عبد القادر الشلبی المصری
المدرس بالمسجد النبوی -

یہ وہ مشہور کبار علماء مدینہ طیبہ ہیں جن میں مفتیین بھی ہیں اور مدرسین بھی ہیں ان کے دستخط خود مصنف کے پیشوا خلیل احمد انبیٹھی نے المہند میں بھی پیش کئے ہیں دیکھو اس کا صفحہ ۳۷ تو ان کے لئے مصنف کا یہ لکھنا کہ یہ حضرات غیر مشہور و معروف ہیں اور ان کو غیر معتمد اور ناواقف اور سادہ لوح قرار دینا یہاں تک کہ ان کو علماء و مدرسین شمار نہ کرنا صریح کذب نہیں ہے تو اور کیا ہے -

پھر ان کی تصدیقیں اگر حسام الحرمین کے لئے قابل اعتراض ہیں تو المہند کے لئے قابل اعتراض ہونی چاہئیں - اور اسی بنا پر اعلیحضرت قدس سرہ پر بے تمیزی سے اعتراض کیا ہے - انہیں الفاظ میں اپنے پیشوا انبیٹھی پر بھی اعتراض کرے - مگر جب انبیٹھی کے اس فعل پر مصنف نے

Marfat.com

اعتراض نہیں کیا تو معلوم ہوگیا کہ اعلیٰحضرت قبلہ پر اعتراض کرنا محض مصنّف کی عداوت دلی اور خباثت قلبی کا نتیجہ ہے۔

پھر مصنّف نے شہاب ثاقب کے صـ۳۸ سے صـ۴۰ تک جن مشہور صاحبان درس وتدریس کے اسمار شمار کرائے ہیں۔ ان میں سے اکثر وہ ہیں جن کی تصدیقیں المہند پر نہیں ہیں تو بقول مصنّف ان مشہور علماء و مدرسین پر خلیل احمد انبیٹھی کے ضلال وفساد کی قلعی کھل گئی تھی اسی بنا پر یہ انبیٹھی کے فریب میں نہیں آئے اور انہوں نے المہند پر مہر کی نہ تصدیق لکھی۔ اب خیال مصنّف انبیٹھی صاحب بھی اسی خوف کی وجہ سے مدینہ شریف سے بھاگ آئے کہ کہیں اور تصدیقیں بھی نہ چھن جائیں۔ لہذا یہ مصنّف جس طرح اعلیٰحضرت کو منہ بھر بھر کر کہتا ہے اپنے پیشوا انبیٹھی کو بھی تو لکھے اور چھاپے تو اس کے کذب وافترا کی خود قلعی کھل جائے۔ اور انبیٹھی کا اصل واقعہ عوام کے سامنے آجائے۔

پھر مصنّف نے رسالہ غایۃ المامول کی حقیقت ان الفاظ میں صاف طور پر ظاہر کردی۔

> مولوی منور علی صاحب اسے (یعنی رسالہ غایۃ المامول کو) چھپوانے کے واسطے لے آئے اور بالآخر اس روز فردا میں تک ٹالے رکھا۔ اب مولوی صاحب موصوف نے اس کو اپنے اہتمام سے (ہندوستان میں) چھپوایا ہے۔
>
> (از شہاب ثاقب صـ۳۷)

Marfat.com

جواب جب رسالہ غایۃ المامول مصنفہ حضرت سید احمد برزنجی کو ان
ور علی صاحب نے اپنے اہتمام سے ہندوستان میں چھپوایا ہے تو اس
سالہ کی کون سی بات پر اعتماد کیا جائے کہ یہ منور علی صاحب اس جماعت
ہیں وہ یکتا شخص ہیں کہ جنہوں نے سچ تو کبھی بھول کر بھی نہیں بولا ہے۔
پھر اس کی کذب وافترا میں گذری ہے ہماری اس کتاب کے شروع میں ان کی
ب سیف النقی کے چند حوالے پیش کئے گئے ہیں جن سے ظاہر ہو چکا
یانت کا بنا لینا۔ کتاب کا گڑھ لینا۔ اس کا نام تجویز کر لینا۔ اسکا مصنف
ن اپنے دل سے تجویز کر لینا۔ مطبع تراش لینا۔ صفحہ اور سطر کا نام لیکر عبارت
ھ لینا ان کی فطرت ہے تو غایۃ المامول میں مصنف کے الفاظ کا بدل
با۔ اس کی مراد کو متغیر کر دینا۔ ہر طرح کی تحریف لفظی و معنوی کر دینا۔
ظ محتمل بلکہ یقینی ہے تو کوئی منصف مزاج اس غایۃ المامول پر کسی طرح
عماد ہی نہیں کر سکتا کہ اہل عقل کے نزدیک متہم بکذب وافترا کی کوئی بات
ئی شہادت قابل اعتبار اور لائق اعتماد نہ کبھی ہوئی نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔
مصنف نے یہ عبارت لکھ کر بڑی حقیقت کا اظہار کر دیا۔

مصنف کا سفید جھوٹ اور بے بنیاد ڈینگ

مصنف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۳۸ میں یہ سفید جھوٹ بولا اور
بنیاد ڈینگ تحریر کی ہے:۔

مفتی برزنجی صاحب سے کیا پیش آیا کہ حسین احمد صاحب نے
بذریعہ سید اسحاق صاحب بردوانی مناظرہ کی استدعا کی تھی

Marfat.com

تو کیوں مناظرہ سے (اعلیٰحضرت فاضل بریلوی) نے فرار کیا تھا۔ (شہاب ثاقب ص ۳۸)

جواب میں نے مولوی عبدالقادر صاحب شبلی شاگرد مفتی برزنجی صاحب دریافت کیا تھا کیا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ سے مولوی حسین احمد صاحب نے طیبہ میں مناظرہ کی استدعا کی تھی اور اعلیٰحضرت نے مناظرہ سے فرار کیا تھا تو انہوں نے فرمایا یہ سب کذب محض ہے فاضل بریلوی سے کون مناظرہ کر سکتا ہے۔ یہاں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ علاوہ بریں حسین احمد صاحب اگر کہیں عمر بھر میں کوئی مناظرہ کیا ہوتا تو یہ ان کا ڈینگ مارنا کوئی باور کرتا ہے۔ لیکن جس کو مناظرہ کی بیم موت نظر آتی ہے وہ کیا مناظرہ کی استدعا کر سکتا ہے۔ اور ان کا مناظرہ کی خواہش اُس ذاتِ اقدس سے جس کے مقابل آنے کی ہمت نہ ہوئی اور مکان میں چھپ کر اپنی جان بچائی مضحکہ خیز ہے۔ مصنف کا جھوٹ کا پلندہ

صاحب کا سالِ گذشتہ کا واقعہ ہے کہ سنبھل میں جلسہ سیرت میں آپ نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو مرتبہ تاج میں شریک ہونا اور حضور کا اہلِ مکہ کی اُجرت پر بکریاں چرانا بیان کیا تھا۔ مجھے صبح کو علم ہوا تو میں نے چند اشخاص کے ذریعہ سے ان ہر دو باتوں کا حوالہ طلب کیا اسی دن ایک جلسہ مقررہ چھوڑ کر سنبھل سے فرار کر گئے اور میں نے خط لکھ کر بھیجا تو آجتک اس کا جواب نہ دیا گیا۔ لہٰذا حیرت ہے کہ یہ مصنف اور مناظرہ کا نام لے اور وہ بھی اعلیٰحضرت قدس سرہٗ سے۔ میں انہیں انہی باتوں پر چیلنج مناظرہ دیتا ہوں کہ وہ میرے ان مطالبوں کو پورا کر دیں

Marfat.com

پنے اکابر کا اور اپنا اسلام ثابت کردیں۔ اگر کبھی اُنہوں نے مناظرہ کیا ہے
تو شرمسار ہوجائیں گے۔ ورنہ بے بنیاد ڈینگ ہے اور سفید جھوٹ ہے۔

پھر مصنف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۴۰ و صفحہ ۴۱ پر یہ دو واقعات
رخواب گڑھ کر پیش کیا ہے:-

سنہ ۲۵ھ کے رمضان المبارک میں شیخ حبیب اللہ صاحب
مدینہ منورہ تشریف لائے تو اُنہوں نے اسی مجلس میں
جس میں شیخ عبدالقادر صاحب طرابلسی الشامی بھی موجود تھے
بیان کیا کہ اس سال ایک فتنہ مکہ معظمہ میں ہوا ایک ایسا
گمراہ شخص آیا تھا اور تمام قصہ بیان کرکے کہا کہ بعض نوعمر
ناتجربہ کار اور بعض معمر سادہ لوح اس کے ساتھ ہوگئے
تھے لیکن شریف صاحب نے ان لوگوں کو بہت تہدیدات
کیں اور وہ لوگ اپنے فعل پر پشیمان ہوئے۔
شیخ عبدالقادر صاحب طرابلسی شامی کا بیان ہے کہ میں نے
خواب میں دیکھا کہ چند پائخانے بنے ہوئے ہیں اور جو لوگ
اس رسالہ پر تصدیق کررہے ہیں وہ لوگ ان پائخانوں میں
جاتے ہیں۔ چنانچہ میں بھی جانے کا قصد کررہا ہوں اس
خواب کے دیکھنے کی وجہ سے ان کو تعجب ہوا اور بہت خیال
مشغول ہوکر کرنے میں کی لیکن جب مفتی شافعی نے زور دیا
تو تعمیل کردی جس کی کیفیت ناظرین پر ظاہر ہے۔

Marfat.com

مصنف کا سرکشوں کذب

جواب ناظرین ملاحظہ کریں کہ یہ دو باتیں سراسر جھوٹ اور کذب لیکن مصنّف کی جُرأت ملاحظہ ہو کہ وہ ان کو لکھ کر ان کی تصدیق کے صاف لکھتا ہے :-

> صاحبو ان دونوں واقعوں کی تصدیق کرنا اگر آپ کو منظور ہو تو آپ بلا واسطہ خط بھیجکر شیخ عبدالقادر صاحب اہلسی شلبی سے مدینہ منورہ میں دریافت کریں (شہاب ثاقب ص۴۱)

میں جب ۱۹۴۷ء میں بعد حج کے مدینہ منورہ حاضر ہوا تو حضرت مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب مہاجر اور جناب چودھری خورشید علی سنبھلی میرے ہمراہ تھے میں نے حضرت مولانا عبدالقادر صاحب شلبی سے ذکر کیا کہ شہاب ثاقب میں شیخ حبیب اللہ صاحب کے اس واقعہ اور خود ان کا خواب جو چھاپا گیا ہے کیا یہ واقعہ ہے اور کیا خواب صحیح ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہر دو مصنّف کے صریح کذب اور افترا ہے میں نے ایسا خواب دیکھا نہ شیخ حبیب اللہ صاحب نے میری موجودگی میں ایسا بیان کیا۔ تو اب مصنّف کی یہ جُرأت و دلیری دیکھئے کہ صریح جھوٹ اور افترا کرتا ہے اور اس کی تصدیق کی دعوت دیکر اپنے آپکو سچّا ثابت کرنے کی ناپاک سعی بھی کرتا جاتا ہے تو ہمارے لئے ان کے جواب میں اتنا کہدینا بہت کافی ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

پھر مصنّف نے ص۴۱ اور ص۴۲ پر شہاب ثاقب کے لکھنے کے سبب اور اس کے بابوں اور فصلوں پر تقسیم کرنے کی فہرست ذکر کرکے

Marfat.com

باب اوّل کی سُرخی لکھ کر کید اول شروع کیا جس کو ان الفاظ سے شروع کیا ہے۔

کید اول جن عالمانِ دین کی نسبت کفر کا فتویٰ حرمین سے حاصل کیا ہے ان پر وہ جھوٹے الزام اور اتہام لگائے گئے ہیں جن سے وہ بالکل بری اور پاک ہیں اور وہ عقیدے اور خیالات ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں جن سے وہ مقدس علمانِ ہندوستان سخت بیزار ہیں اور خود بھی ان کو کفر سمجھتے ہیں حرمین شریفین کے عالموں نے اسی سوال کے مطابق جواب دے دیا اور ایسا عقیدہ رکھنے والوں پر کفر و شرک کا حکم لگا دیا۔ (شہاب ثاقب ص۴۲)

جواب مصنف کو یہ تو تسلیم ہے کہ علماء حرمین شریفین کے احکام تکفیہ جو حسام الحرمین درج ہیں وہ واقعی علماء حرمین شریفین ہی کے احکام ہیں ان میں حضرت قدس سرہٗ کا کوئی تصرف نہیں ہے اور یہ بھی تسلیم ہے کہ وہ جوابات بالکل حق ہیں اور جن عبارات پر انہوں نے کفر و شرک کا حکم لگایا وہ حکم ایسا صحیح اور حق ہے کہ خود مصنف اور اس کے اکابر بھی اس حکم کی تصدیق کرتے ہیں اور ایسی عبارات والوں کو کافر سمجھتے ہیں اور ان عبارات کو کفر جانتے ہیں۔ چنانچہ اسی شہاب ثاقب میں صاف اقرار کر لیا کہ سوال میں ایسی باتیں لکھی تھیں جو بالاتفاق کفر ہیں ص۴۴ تو اب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا نقل حکم علماء حرمین میں کوئی تصرف کسی طرح کی کید و فریب نہیں متحقق ہوا۔

Marfat.com

اَب صرف یہ تحقیق باقی رہ جاتی ہے کہ سوالات میں جن عبارات کو پیش کیا گیا ہے وہ عبارات بلفظہٖ ولعینہٖ حفظ الایمان اور براہین قاطعہ اور تحذیر الناس اور نتوی گنگوہی میں موجود ہیں یا نہیں۔ اور حفظ الایمان کے مصنّف مولوی اشرف علی تھانوی اور براہین قاطعہ کے مصنّف مولوی خلیل احمد انبیٹھی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور تحذیر الناس کے مصنّف مولوی قاسم نانوتوی ہیں یا نہیں۔ تو ہر اُردو خواں شخص حسام الحرمین کے سوالات کی منقولہ عبارات اور اصل کتاب حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کی عبارات سے مطابقت کرلے اور ہر کتاب کے مصنّف کا نام اس مطبوعہ کتاب پر دیکھ لے اور مزید اطمینان کے لئے دیوبند سے اور اپنے شہر کے مشہور دیوبندی مولوی سے دریافت کرلے تو اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے گا کہ حفظ الایمان کے مصنّف اشرف علی تھانوی اور براہین قاطعہ کے اصل مصنّف مولوی رشید احمد گنگوہی اور مشہور مصنّف مولوی خلیل احمد انبیٹھی ہیں اور تحذیر الناس کے مصنّف مولوی قاسم نانوتوی ہیں تو ہر ایسے شخص کو آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہو جائیگا کہ علماء حرمین شریفین کے احکام تکفیر جو حسام الحرمین میں موجود ہیں وہ واقعی انہیں کتابوں کی عبارات اور یقینی انہیں تھانوی گنگوہی انبیٹھی و نانوتوی پر ہیں جو بالکل صحیح اور حق ہیں۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا کیدہ فریب جب ہوتا کہ ان کی نقل مطابق اصل نہ ہوتی یا ان کتابوں کے مصنّفین یہ لوگ نہ ہوتے لیکن جب فی الواقع حسام الحرمین کی نقل مطابق

Marfat.com

اصل ہے۔ اور ان کے مصنفین بھی یہی لوگ ہیں تو اس سچی بات اور واقعی چیز کو کید و فریب کہدینا خود مصنف کا زبردست کید و فریب ہے۔ اور ناواقفوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔ اور اپنی کیا دی اور فریب کاری کا بین ثبوت پیش کردینا ہے۔

اور صفحہ ۴۴ میں مصنف کا یہ کہنا کہ علماء حرمین شریفین کو اپنے ان اکابر کا ہم عقیدہ ٹھہرا دینا خود افترا، بہتان اور الزام و اتہام ہے اور عامۃ المسلمین کو نہایت زبردست دھوکہ دینا ہے تو مصنف کے کید اول کا مختصر بیان ہے۔ اب کیدثانی کی حقیقت ملاحظہ ہو لکھتے ہیں:۔

کید دوم جو بہتان اور تہمتیں ان بزرگوں پر لگا کر کفر کا فتویٰ حاصل کیا گیا ہے (شہاب ثاقب صفحہ ۲۵ سطر ۲ سے صفحہ کے سطر ۸ تک ہیں (کیدثانی و بہتان عظیم لکھتا ہے) کہ سب لوگ ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتے ہیں (پھر اسی سطر ۱۱ تا سطر ۱۲ میں ہے اگر اتنی ہمت نہ ہوئی کہ کوئی مثال بھی دے دیتا کہ مولانا رشید احمد رح مولانا اشرف علی صاحب یا حضرت مولانا محمد قاسم صاحب وغیرہ نے کونسی ضروریات دین کا انکار کیا ہے (شہاب ثاقب صفحہ ۲۵)

جواب جب جواب کید اول میں یہ ثابت کردیا گیا کہ تھانوی کی عبارت حفظ الایمان اور گنگوہی و انبیٹھی کی عبارت براہین قاطعہ و تھانوی

Marfat.com

کی عبارت تحذیر الناس کو نقل کرکے فتویٰ حاصل کیا گیا ہے تو اس کو بہتان یا تہمت کہنا مصنف کا جیتا جھوٹ اور صریح کذب ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ان عبارات میں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلے اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین ہے اور انہیں گالی دینا ہے اور اللہ تعالےٰ کے لئے وقوع کذب کے ماننے سے اس کے صادق ہونے سے انکار اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو بچوں پاگلوں اور جانوروں چوپایوں کی برابر ماننے اور شیطان ملک الموت کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم ثابت کرنے حضور کے اعلم الخلق ہونے سے انکار اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا بعد میں کوئی اور نبی تجویز کرلینے سے حضور کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار ہے اور یہ سب ضروریاتِ دین میں سے ہیں تو تھانوی و گنگوہی و انبیٹھی و نانوتوی نے نہایت صاف طور پر ضروریات دین کا انکار کیا۔ اور یہ عبارات ان کے قائلین کے منکر ضروریات ہونے کی نہایت واضح اور روشن مثالیں ہیں تو اس میں اعتضرت قدس سرہٗ کا نہ کسی طرح کا کیدہ فریب پایا گیا نہ بہتان عظیم متحقق ہوا اور جب عبارات پیش کردیں تو ان پر ضروریات دین کا انکار اور توہین و گالی دینا خود ہی ان عبارات سے ظاہر ہوگیا تو مصنف کی یہ ساری گفتگو لغو و باطل ٹھہری بلکہ خود مصنف کا کیا دو کذاب ہونا روشن ہوگیا پھر چاہے وہ بقول خود اپنے ہی اس ناشائستہ فعل پر لاحول پڑھ لے۔

پھر مصنف شہاب ثاقب صہ ۲۵ سے صہ ۲۹ تک کیدلت

Marfat.com

اور چونتھا بہتان میں ساڑھے تین صفحات اس طرح سیاہ کرتا ہے :۔

علمار حرمین کو دھوکہ دینے کے لئے غلام احمد قادیانی کے عقائد کو ان بزرگان اہلسنت کے ساتھ خلط ملط کر کے لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب لوگ ایک ہی عقیدہ اور خیال کے لوگ ہیں کچھ خفیف سا اختلاف ہوگا۔ چونکہ مرزا غلام احمد باتفاق اہلسنت و جماعت گمراہ ہے اور فی الحقیقت ضروریات دین کا منکر ہے لہذا اہل حرمین نے کفر و ارتداد کا فتویٰ دے دیا اور سب پر ایک حکم لگا دیا الخ ص ۴۶

جواب مصنف اپنی عادت کذب بیانی و افترا پردازی کے عادی ہے بلا وجہ گوئی اور بے فائدہ اور غیر متعلق باتوں پر اتر آیا ہے جن کے جواب کی طرف متوجہ ہونا سوائے تضیع اوقات کے اور کچھ نہیں ہے۔ رہا یہ کہ حسام الحرمین میں غلام احمد قادیانی کے عقائد اور پیشوایان وہابیہ کے عقائد کو خلط ملط کر کے لکھا ہے یہ صریح کذب اور بیجا افترا ہے۔ کتاب حسام الحرمین مطبوعہ موجود ہے اس میں ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ فرقہ مرزائیہ کو علیحدہ سرخی قائم کر کے تحریر کیا ہے اور فرقہ وہابیہ کو جدا سرخی کے ماتحت لکھا ہے۔ اور ہر ایک کے اقوال کفریہ ہر ایک سرخی کے ماتحت درج کئے ہیں اس کو خلط ملط کہنا صریح کذب و افترا ہے بطور نمونہ اس کی عبارت نقل کی جاتی ہے :۔

منهم المرزائية ونحن نسميهم الغلامية نسبة الى	(ترجمہ) ایک فرقہ مرزائیہ ہے ہم نے اس کا نام غلامیہ رکھا ہے

Marfat.com

غلام احمد القادیانی دجال
حدث فی ھذا الزمان
فادعی اولا مماثلۃ المسیح
الخ-
از حسام الحرمین مطبوعہ بریلی
صـ۹۶ تا صـ۱۰۰

غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت
وہ ایک دجّال ہے جو اس زمانہ
میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیل مسیح
ہونے کا دعوے کیا (اور اس کے
بعد اس کی کتابوں سے اور اس کے
اقوال صـ۹۹ تک نقل کئے)

اور حسام الحرمین کے صفحہ ۱۰۰ سے علیحدہ سُرخی قائم فرما کر فرقۂ وہابیہ کا ذکر ان الفاظ سے شروع کیا گیا۔

ومنھم الوھابیۃ الامثالیۃ
والخوانمیۃ وھم منقسمون
الی الامیریۃ منسبۃ الی امیر حسن
وامیر احمد السھسوانیین و
النذیریۃ المنسوبۃ الی
نذیر حسین الدھلوی القاسمیۃ
المنسوبۃ الی قاسم النانوتوی
صاحب تحذیر الناس الخ
ملخصاً صـ۱۰۰

(ترجمہ) دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ
(یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے چھ یا سات مثل موجود ماننے
والے) اور خوانمیہ (یعنی حضور کے
سوا اور طبقات زمین میں چھ خاتم النبیین
موجود جاننے والے) اور وہ کئی قسم ہیں
ایک امیریہ یہ امیر حسن و امیر احمد
سہسوانیوں کیطرف منسوب اور نذیریہ
نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب
اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے (اس کے
بعد ان کے اقوال نقل کئے)

Marfat.com

مسلمانو دیکھو کہ جس کو جُدا جُدا سرخیوں میں ذکر کیا گیا ہے اس کو مصنّف خلط ملط کہہ کر کیا صریح کذب بیانی اور افترا پردازی نہیں کر رہا ہے اور خود کید صریح اور بہتان عظیم کر کے حسام الحرمین پر کید و بہتان کا غلط الزام نہیں لگا رہا ہے۔ اور نیز علمار حرمین شریفین کے پاک دامنوں پر یہ ناپاک دھبہ لگا رہا ہے کہ وہ اس قدر جاہل و بے تمیز ہیں کہ ان سُرخیوں کی علیحدگی کا امتیاز نہ کر سکے اور انہوں نے اس کو خلط ملط سمجھ کر اور اپنی کم علمی کی بنا پر ہر دو فریقوں پر ایک غلط حکم اور باطل فتویٰ دے دیا۔ تو یہ مصنف کا علمار حرمین پر نہایت بے باکی کے ساتھ بہت زیادہ ناپاک حملہ ہے۔ العیاذ باللہ تعالےٰ۔ اور اسی کے ساتھ اپنے دیوبندی مولویوں کو علمار حرمین پر فضیلت دے کر انہیں ذی علم اور صاحب تمیز اور حقیقت میں مفتی قرار دیا۔

پھر مصنّف اسی صفحہ پر اپنی عداوت قلبی کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے

(البتہ مرزا قادیانی کے عقائد میں بریلوی شریک ہے) ص۴۲

جواب مصنف کا یہ دعویٰ بیا غلط ہے کہ جس پر وہ کوئی دلیل پیش کر سکا ہے اور نہ آئندہ کبھی کوئی دلیل قائم کر سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قادیانی کے عقائد میں اگر شرکت ہو سکتی ہے تو دیوبندیوں کی ہو سکتی ہے اس لئے کہ قادیانی حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کی تجویز جائز جانتا ہے اسی بنا پر اس نے اپنے آپکو نبی تجویز کر لیا اور دیوبندی بھی تجویز الناس کی بنا پر یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا نہیں ہیں آپ کے زمانے کے بعد اور دوسرا نبی تجویز کیا جا سکتا ہے۔ جو

Marfat.com

قادیانیوں کا عقیدہ تھا وہی دیوبندیوں کا عقیدہ ثابت ہوگیا تو عقائد قادیانی وعقیدۂ دیوبندیت میں اس بنا پر شرکت متحقق ہوگئی لہذا مرزا قادیانی کے عقائد میں دیوبندی شریک ٹھہرا اور مرزا قادیانی کو اس عقیدہ کی بنا پر مصنف اور اس کے اکابر مرتد وکافر کہتے ہیں۔ منکر ضروریات قرار دیتے ہیں تو مصنف کو چاہیئے کہ اسی عقاید کی بنا پر دیوبندیوں کو بھی کافر و مرتد اور منکر ضروریاتِ دین ہونے کا فتویٰ صادر کرے اور اپنی شرکت کا اعلان کرے۔

پھر مصنف شہاب ثاقب کے صفحہ ۴۶ پر اپنے اکابر کے کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ خلط مبحث کرتا ہے:۔

> مجدد صاحب کو غیظ وغضب اہلِ ضلال سے نہیں ایسا ہوتا تو نیچریہ کے اقوال کو جو سراسر دھریت سے پُر اور ان کے رئیس کی تفسیر کے نصوص کو جو صراحۃً قطعیات کی مخالفت سے بھرے ہیں ضرور ذکر کرتے علی ہذا القیاس غیر مقلدین روافض قرآنیہ وغیرہ کے حالات اور تردیدات کی ضرورتیں کیا لاحق نہ تھیں۔ (شہاب ثاقب صفحہ ۴۶ و صفحہ ۴۷)

جواب مصنف نے ایک صفحہ سے زاید محض ہزلیات وسب وشتام میں سیاہ کردیا اور عوام کو فریب میں مبتلا کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے اور کوئی جملہ راست بازی کا نہ کہہ سکا اور اس نے اپنے غیظ و غضب میں دل بھر کر جھوٹ بولا ہے۔ باوجودیکہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے

Marfat.com

اس فتاوے حسام الحرمین سے سات برس پہلے فتاوی الحرمین برجف
۲۴ ۱۳
ردۃ المین میں بیچریوں غیر مقلدوں۔ رافضیوں کے کفر وارتداد پر فتوے
۱۳۱۷ھ
دیگر علماء حرمین شریفین سے تصدیق کرائیں ہیں جو مطبوعہ موجود ہے اس کے
علاوہ رد نیچریہ میں فتوے دیے اور رد روافض میں رد الرفضۃ اور وغیر
مقلدین میں چابک لیث اطائب الصبیب لنہی الاکید الخذل الوہابی وغیرہ
چند رسائل تحریر فرمائے جو ملک میں طبع ہوکر شائع ہوئے اور بار بار
طبع ہوئے لیکن مصنف کو جتنا جھوٹ بولتے ہوئے نہ شرم آتی ہے نہ
مدار رسول جل جلالہ وصلے اللہ علیہ وسلم کا کچھ خوف وڈر ہے۔

پھر یہ مصنف نہایت جرأت ودلیری سے شہاب ثاقب کے
۴۷ پر اور سفید جھوٹ بولتا ہے اور اپنی دروغ گوئی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔

> مجدد التضلیل صاحب نے ان کی تردید میں یا عبید بیست کے
> خلاف میں آریوں کے جواب میں یا غیر مقلدوں کے ابطال
> میں رسائل لطیف کئے۔ (شہاب ثاقب ص۴۷)

جواب معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے اس کتاب کی تصنیف کے
وقت شاید یہ قسم کھالی تھی کہ اس کتاب میں کہیں سچ نہیں بولا جائے گا اسی
بنا پر یہ ساری کتاب کذب وافتراء سے پُر ہے۔ الحضرت قدس سرہ نے نہ
مذہب بے دین کے رد میں فتاوے ورسائل اس کثرت سے تحریر فرمائے ہیں
کہ چند متبحر علماء کرام کو یہ کہتے سُنا ہے کہ ایسا متبحر مفتی ومصنف کئی صدی میں
نظر نہیں آتا۔ مصنف آنکھیں کھول کر فتاوے رضویہ جلد اوّل مطبوعہ ہی کو

Marfat.com

دیکھ لیتا کہ اس میں پورا ایک رسالہ باب العقائد والکلام ہے جس میں فلاسفہ
آریہ۔ مجوس۔ یہود۔ نصاریٰ۔ نیچری۔ چکڑالوی۔ قادیانی۔ رافضی وغیرہ فرقوں
کا معہ ان کے اقوال کفریہ کے رد موجود ہیں تو اس کو یہ صریح کذب تو نہ بولنا
پڑتا مگر جھوٹے خدا کے پجاری سے جھوٹ کی کیا شکایت مصنف کو چاہیے
کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔ اور اپنے شیخ الکاذبین
ہونے کا اعلان کرے۔

پھر مصنف شہاب ثاقب میں اپنی فریب کاری کا پورا ثبوت
اس طرح پیش کرتا ہے :۔

> آخر اہل اہوا و بدع کے فرقہ عظیمہ ضالہ روافض کے چھوٹے
> بھائی آپ حضرات ہی ہیں۔ (شہاب ثاقب ص۴۸)

جواب مصنف نے یہ سارا صفحہ سب و شتم اور لغو گوئی میں سیاہ
کیا ہے۔ اور اپنی یاوہ گوئی کا پورا ثبوت پیش کیا ہے۔ جو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ
روافض کو کافر و مرتد ہونے کا فتوے دیں ان کے رد و ابطال میں رسائل
تحریر فرمائیں وہ ان روافض کے بھائی کس طرح ہو سکتے ہیں۔ ہاں ہم یہ
دکھائیں کہ روافض کے بڑے بھائی وہابیہ دیوبندیہ ہیں کہ روافض تو صرف
صحابہ کرام کی شانوں میں بے ادب و گستاخ ہیں اور مصنف اور اس کے
اکابر صحابہ اہلبیت۔ انبیاء کرام۔ سید الانبیاء علیہم السلام بلکہ اللہ عزوجل
سب کی شانوں میں انتہا درجہ کے بے ادب و گستاخ ہیں۔ دیکھو رسالہ
الاستمداد و کاشف سنت دوہابیت وغیر رسائل تو وہابیہ روافض کے بڑے بھائی

Marfat.com

بلہ باب ٹھہرے۔کہ انہوں نے توتمام پیشوایان دین اور بانیان مذاہب کی
ذہین وتنقیص کا درس دیا ہے اور ہر گستاخ کو راستہ دکھایا ہے پھر مصنف کہتا ہے

الحاصل یہ جملہ اکابر (نانوتوی۔گنگوہی انبیٹھی۔ تھانوی) ایک رُوح اور چند قالب اور ایک معنے اور چند الفاظ ہیں ان کے خیالات وعقائد واعمال ایک ہی ہیں ان کے مریدین معتقدین تلامذہ سب یک خیال ویک عقائد ہیں جملہ اوقات ان کے اعمال صالحہ ومرضیات ربوبیہ سے معمور ہیں نہ ان میں مختلف فرقے ہیں اور نہ ان کی مخالف رائیں (شہاب ثاقب صـ۴۹)

جواب فرقوں کا اختلاف ایک بات کی بنا پر کبھی ہو جایا کرتا ہے۔ جیسے خوارج روافض یک خیال ویک عقائد ہیں مگر ایک ایک بات کی بناپر وہ روافض وخوارج ۲۴ فرقے ہوگئے اور ہر ایک کا نام علیحدہ ہوگیا جیسے نقریہ۔علویہ۔شیعہ۔اسحاقیہ۔زیدیہ۔عباسیہ۔امامیہ۔لاغیہ وغیرہ فرقہائے روافض تو جب چھوٹے بھائی ہیں اس قدر فرقے ہوگئے تو بڑے بھائی وہابیہ دیوبندیوں میں بھی مختلف فرقے اور مخالف رائیں ہوگئیں تو اعلیحضرت قبلہ کا اس میں بہتان ومکر کیا ہے کہ انہوں نے ہر پیشوا کو اس کے نئے اعتقاد وایجاد کے اعتبار سے اور اس کے مریدین معتقدین کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ فرقہ ٹھہرایا جیسے سلف نے انہیں ایک مبدء فرض کے لحاظ سے مختلف فرقے قرار دیا۔اب مصنف کا بہتان ومکر یہ ہے کہ وہ اپنے اکابر کے خصوصی عقائد واقوال کو میٹ کر یک خیال واعتقاد رکھا کر عوام کو

Marfat.com

فریب دینا چاہتا ہے اور ہر ایک کے مخصوص کفری عقیدہ پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے جس کا مفصّل بیان آگے آئیگا۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی

پھر مصنّف اسی شہاب ثاقب میں بہتان چھٹا اور مکر عظیم کی سُرخی قائم کرکے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

صاحبو محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدائے تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ وعقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہلسنّت وجماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا کیا ان کے قتل کرنیکو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہونچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے الحاصل وہ ایک ظالم وباغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ (از شہاب ثاقب ص)

جواب اس عبارت میں مصنّف نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے

Marfat.com

یالات کو باطلہ۔ اور عقائد کو فاسدہ قرار دیا اور اس کو اہلسنت کے
لوں کو مال غنیمت اور حلال سمجھنے والا اور ان کے قتل کو باعث ثواب
جمت شمار کرنے والا اور انہیں بالجبر اپنے باطل خیالات و فاسد عقائد
منوانے والا۔ اور اہل عرب کو تکالیف شاقہ پہونچانے والا۔ اور سلف
الحین کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنے والا۔ اور ہزاروں مسلمانوں کو
شہید کرنے والا ٹھہرایا اور اس کو ظالم۔ باغی خونخوار فاسق شخص کہا۔ اور
زراد مکر و فریب عوام کو یہ باور کرایا کہ تمام اکابر وہابیہ دیوبندیہ محمد بن عبدالوہاب
ایسا ہی جانتے ہیں تو اکابر دیوبندیہ نجدی کے خیالات باطلہ عقائد
اسدہ کو بہت برا جانتے ہیں۔ چنانچہ یہ مصنف اسی کتاب کے صفحہ ۵۱
صاف طور پر لکھتا ہے :۔

> حالانکہ عقائد وہابیہ اور ان اکابر کے معتقدات و اعمال ہیں
> زمین آسمان بلکہ اس سے نائد کا فرق ہے (شہاب ثاقب صفحہ ۵۱)

مصنف کے نزدیک اکابر دیوبندیہ کے عقائد اچھے اور عمدہ ہیں۔ اور
قائد نجدیہ برے اور باطل و فاسد ہیں۔ لہذا یہ مصنف کا زبردست فریب
دہکر عظیم اور جیتا جھوٹ اور صریح کذب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ
اکابر دیوبندیہ کے عقائد بالکل وہی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد
یں چنانچہ پیشوائے مصنف و فرقہ دیوبندیہ مولوی رشید احمد گنگوہی نا
کے فتاوے رشیدیہ میں صاف طور پر موجود ہے سوال و جواب بعینہ
یا لفظہ نقل کئے جاتے ہیں :۔

Marfat.com

سوال سولھواں وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہلِ نجد کے عقائد میں اور سنّی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے

الجواب محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدّت تھی گروہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔

(فتاوے رشیدیہ ج ۱ ص۵)

پیشوا کے فرقہ دیوبندیہ نے اس فتوے میں چند اُمور صاف کردے (۱) وہابی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ماننے والوں کو کہتے ہیں (۲) نجدی اور اس کے مقتدی کے عقائد عمدہ تھے (۳) ان کا مذہب حنبلی تھا (۴) ان میں سے جن کے مزاج میں شدّت بھی پیدا ہو گئی ہے وہ بھی اچھے ہیں (۵) جن میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے فساد آگیا ہے ان کے عقائد نہیں بدلے ہیں بلکہ عقائد ان کے بھی باوجود فساد آجانے کے عمدہ ہی باقی رہے (۶) ان اہلِ نجد کے عقائد میں اور سنّی حنفیوں کے عقائد میں کچھ فرق نہیں (۷) سنّی حنفی اور اہلِ نجد میں حنفی شافعی مالکی حنبلی ہونے کا فرق صرف اعمال میں ہے۔ تو گنگوہی جی کے نزدیک اہلِ دیوبند جو اپنے آپ کو سنّی حنفی کہتے ہیں عقائد میں اور اہلِ نجد محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے مقتدیوں۔

Marfat.com

ائد میں کچھ فرق نہیں بلکہ اہلِ نجد کے عقائد کی عمدگی اور ان کا مذہبًا اچھا ہونا
ں اعلیٰ حد پر پہونچ گیا ہے کہ جن کے مزاج میں شدّت بھی پیدا ہوگئی
ے اور جن میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے فساد بھی آگیا ہے وہ بھی
ہ عقائد ولے اور اچھے ہی رہے ۔ تو اب اس کذاب مصنف سے
یافت کرو کہ تو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے خیالات کو باطلہ اور عقائد کو
سدہ کہتا ہے اور اس کو ظالم باغی خونخوار کہہ کر بُرا کہتا ہے اور اسی کو
ہبند کا مذہب بتاتا ہے اور پیشوائے اکابر دیوبند گنگوہی جی اس کے
نائد کو عمدہ اور اس کو اچھا کہتے ہیں لہٰذا تم میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا
ذاب ہے ظاہر ہے کہ گنگوہی جی پیشوائے اکابر دیوبند ہیں ان کی یہ بات
ارے فرقہ کو تسلیم کرنی پڑے گی اور یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ عُمدہ عقائد
لے کی اقتدا کیجاتی ہے تو ساری دیوبندی قوم نجدی کے عقائد کو عمدہ مانکر
قول گنگوہی جی وہابی ٹہری لہٰذا تمام دیوبندیوں کا وہابی ہونا گنگوہی جی کے فتوے سے ایسا
بت ہوگیا جسکا کوئی دیوبندی انکار ہی نہیں کرسکتا تو اب مصنف کے اس کذب وفریب کی حقیقت
کا پردہ فاش ہوگیا کہ عقائد وہابیہ اور ان اکابر (یعنی اہلِ دیوبند) کے
معتقدات واعمال میں زمین آسمان بلکہ اس سے زائد کا فرق ہے ۔

نیز مصنّف کے اس مکر عظیم وکید اعظم کی قلعی کھل گئی اور ساری
محنت کی تعمیر خاک میں مل گئی ۔ کہ وہ عوام کو یہ باور کرارہا تھا کہ

یہ حضرات (یعنی دیوبندی قوم) بالکل سلف صالحین کے
عقائد پر ہیں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور فقہا حنفیہ کے طریق پر

Marfat.com

ہر طرح علما و عملا کاربند ہیں سرمو تفاوت کرنا نہیں چاہتے سلوک اکابر طریق اربعہ خصوصاً چشتیہ صابریہ ان کا معمول بہا ہے۔ (شہاب ثاقب ص۵۱)

گنگوہی جی نے نجدیوں کو اچھا کہہ کر اور اس کے عقائد کو عمدہ بتا کر واضح کر دیا کہ دیوبندیوں کی جماعت سلف صالحین کے عقائد پر ہرگز نہیں بلکہ نجدی عقائد پر ہے جن کو مصنف خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ کہتا اور جب نجدی کے عقائد باطلہ و فاسدہ ہوئے تو فرقہ دیوبندی نہ امام اعظم اور فقہ طریق پر ہر طرح علماء و عملاً کاربند قرار پائے نہ سلوک طریق اربعہ کا معمول بہا ٹھہرا لہذا مصنف کا دجل و فریب ظاہر ہو گیا اور گنگوہی صاحب کے فتوے سے دیوبندیوں کا وہابی ہونا ثابت ہو گیا پھر اعلیحضرت قدس سرہ نے اگر دیوبندیوں کو وہابی بتایا تو اس میں بہتان اور مکر عظیم کس طرح ہوا۔ بلکہ خود مصنف نے اپنی جماعت کے وہابی ہونے کا اس طرح مقر ہے :۔

صاحبو شراب پیو۔ داڑھی منڈواؤ گور پرستی کرو نذر لغیر اللہ مانو زنا کاری اغلام بازی ترک جماعت و صوم و صلوٰۃ جو کچھ کرو یہ سب علامت اہلسنت والجماعت ہونے کی ہو اور اتباع شریعت صورۃً و عملاً جس کو حاصل ہو وہ وہابی ہو جاویگا۔

(از شہاب ثاقب ص۵۱)

مصنف نے اس عبارت میں صاف طور پر کہدیا کہ اتباع شریعت صورۃً و عملاً کرنا وہابی ہونے کی علامت ہے اور سارے دیوبندی اتباع شریعت صورۃً

Marfat.com

عملاً کرنے کے زبردست مدعی ہیں تو وہ وہابی قرار پائے اور گنگوہی صاحب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں تو نتیجہ نکل آیا کہ اتباع شریعت صورۃً عملاً نجدی کی اقتدا سے حاصل ہوتا ہے تو دیوبندی بایں معنے وہابی قرار پائے۔ اب باقی رہا مصنف کا اہلسنت وجماعت کی علامت شراب پینے داڑھی منڈانے زناکاری اغلام بازی کرنے ترک جماعت وصوم وصلوٰۃ رنے گور پرستی کرنے نذر بغیر اللہ ماننے کو قرار دینا یہ بالکل غلط وباطل اور افترا وبہتان عظیم ہے اور اس طرح ہے کہ کوئی بازاری آدمی بعض دیوبندیوں کے شراب پینے داڑھی منڈانے سینما دیکھنے۔ سود لینے۔ ترک صوم وصلوٰۃ اور زکوٰۃ حج کرنے اور دیوبند کے اساتذہ کی اغلام بازی وزناکاری کرنے اور گنگوہی صاحب کی قبر پرستی اور نذرانہ وغیرہ کو دیوبندیت ووہابیت کی علامت وشعار قرار دے اور ان سب کو اپنے ذاتی مشاہدے سے ثابت کردے اور ان رشتہا دنیں پیش کردے تو کوئی عاقل ان امور کو علامت دیوبندیت ووہابیت نہیں سمجھ سکتا ہے کہ بدعمل ہر فرقے میں ہوتے ہیں تو ان کی بدعملی مذہب کی علامت نہیں ہوا کرتی ہے۔ مصنف کو اگر اتنی بھی عقل وسمجھ ہوتی تو وہ ایسی لچرات کبھی زبان پر نہیں لاتا۔

پھر مصنف محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد شمار کراتا ہے اور دیوبندیوں کو ان عقائد کا مخالف ثابت کرنے کی ناپاک سعی کرتا ہے۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا پہلا عقیدہ

محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان

Marfat.com

دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔
(از شہاب ثاقب صـ۵۱)

جواب مصنّف نے یہ ابن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ پیش کیا اور اپنے اکابر وہابیہ دیوبندیہ سے اس عقیدہ کے مخالفت میں گنگوہی جی کی رسالہ لطائف رشیدیہ کی ایک طویل عبارت پیش کی اور اس کے بعد مصنّف نے ان الفاظ میں اس کا نتیجہ نکال کر عوام کو فریب دیا۔

حضرات غور فرمائیں کہ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز اور ان کے اتباع کس قدر تکفیر اور مشرک کہنے وغیرہ میں احتیاط فرماتے ہیں اور کس طرح سلف صالحین کے اتباع میں سرگرم ہیں بخلاف وہابیہ کے کہ تمام کرادے شبہ خیالی سے کافر و مشرک کرتے ہیں اور ان کے اموال و دیار کو حلال جانتے ہیں ع
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا (شہاب ثاقب صـ۵۳)

جواب مصنف نے اپنی فریب کاری سے یہ ثابت کرنے کی سعی کی کہ اکابر دیوبندیہ وہابیہ اس عقیدے کے بالکل مخالف ہیں۔ لہٰذا یہ مصنّف کا صریح جھوٹ اور مکر عظیم ہے ہم مصنّف کے پیش کردہ گنگوہی صاحب کی وہ مسلّمہ کتاب جس کی تعریف میں وہ یہ تحریر کرتے ہیں :۔

کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک بدعت میں لاجواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ

Marfat.com

اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے (فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی ج ۱ ص ۱۱۵) (اسی میں ص ۶۲ پر ہے) بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے۔

اس میں انہیں گنگوہی صاحب نے تقویۃ الایمان کے تمام مسائل کو صحیح مانا تمام کتاب پر عمل کرنے کا حکم دیا بلکہ اس کے نہ فقط عمل کرنیکو بلکہ اس کے پڑھنے کو بلکہ صرف رکھنے کو عین اسلام قرار دیا تو جس کتاب کا پڑھنا اور عمل کرنا تو درکنار بلکہ رکھنا بھی عین اسلام ہوگا اس کے مضامین و مسائل تو جان اسلام ہونگے۔ لہذا اس تقویۃ الایمان میں ہے:۔

پھر کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے چلہ کو یا کسی کے مکان کو کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو دے یا جانور جھڑا دے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کرے جاوے یا وہاں روشنی کرے۔ غلاف چڑھاوے۔ چادر چڑھاوے۔ ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرکے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو پیٹھ دیوے مورچھل جھلے۔ اس پر شامیانہ کھڑا کرے۔ چوکھٹ کو بوسہ دیوے۔ ہاتھ باندھ کر التجا کرے۔ مراد

Marfat.com

مانگے۔ مجاور بن کے بیٹھ رہے۔ وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی قسم کی باتیں کریں تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو اشراک فی العبادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان مطبوعہ مذکور ص۱۲)

اس عبارت میں امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے اتنے مسلمانوں کو مشرک بتایا سنیئے جو مسلمان[1] کسی نبی ولی کی سچی قبر کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو وہ مشرک ہے جو کسی[2] نبی ولی کی قبر کی زیارت کے لئے دُور دُور سے سفر کر کے جائے وہ مشرک ہے۔ جو کسی[3] نبی ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک ہے جو کسی[4] نبی ولی کے مزار پر غلاف ڈالے وہ مشرک ہے۔ جو کسی[5] نبی ولی کے مزار پر چادر چڑھائے وہ مشرک ہے۔ جو کسی[6] نبی ولی کے مزار سے رخصت ہوتے وقت اُلٹے[7] پاؤں برائے ادب چلے وہ مشرک ہے جو کسی[8] نبی ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک ہے۔ جو کسی[9] نبی ولی کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے وہ مشرک ہے۔ جو کسی[10] نبی ولی کی چوکھٹ کو بوسہ دے وہ مشرک ہے۔ جو کسی[11] نبی ولی کی قبر پر ہاتھ باندھ کر کچھ عرض کرے وہ مشرک ہے جو کسی[12] نبی ولی کی قبر پر کسی طرح کی کوئی مراد مانگے وہ

Marfat.com

مشرک ہے۔ جو کسی[۱۳] نبی ولی کی خدمت کے لئے مجاور بن کر رہے وہ مشرک ہے۔ جو کسی[۱۴] نبی ولی کے مزار کے اردگرد کے جنگل کا ادب کرے وہ مشرک ہے۔ پھر یہ بھی صاف کر دیا کہ اگر انبیاء کرام و اولیاء عظام کو خدا کا بندہ اور مخلوق سمجھ کر اور یہ جان کر کہ ان کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ان کے ساتھ یہ معاملہ کرے وہ بھی مشرک ہے۔ یہ تو وہابیوں دیوبندیوں کی شرک کی مشین ہے اب کفر کی مشین ملاحظہ ہو۔ "تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان ملاحظہ ہو۔

اس زمانہ میں ہندوستانی مسلمانوں میں ہزاروں نئی باتیں اور نئے عقیدے اور رسم و رسوم جو رائج ہیں اور ایک جہان اس میں گرفتار ہے جیسے لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک بکرہ ذبح کرنا۔ اور بندوقیں چھوڑنا۔ چھٹی کرنا۔ اور نام فلاں بخش اور غلام فلاں رکھنا۔ بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا۔ اور ختنہ میں شادی اور محفل اور رسم و رسوم کرنا۔ رسوم منگنی کرنا سہرا باندھنا۔ شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا۔ محرم کی محفلیں کرنا۔ ربیع الاول میں میلود کی محفل ترتیب دینا۔ اور جب وہاں ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا۔ اور ربیع الثانی کو گیارہویں کرنا۔ شعبان میں حلوا پکانا۔ اور رمضان میں اخیر جمعہ کو خطبۃ الوداع اور قضا عمری پڑھنا۔ شوال میں عید کے روز سویاں پکانا۔ اور بعد نماز عید بغلگیر ہو کر ملنا۔ یا مصافحہ کرنا۔ کفن کے ساتھ جانماز اور چادر

Marfat.com

ضرور بنانا۔ کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا۔ اور قبر میں قل کے ڈھیلے اور شجرہ رکھنا۔ اور تیجہ دسواں۔ چالیسواں اور چھ ماہی اور برسی عرس مردوں کے کرنا۔ قبروں پر چادریں ڈالنا۔ مقبرے بنانا قبروں پر تاریخ لکھنا۔ وہاں چراغ جلانا۔ اور دُور دُور سے سفر کرکے قبروں پر جانا۔ اور مقلد کے حق میں تقلید ہی کو کافی جاننا۔ مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا۔ اپنے جسم و مکان اور سواری وغیرہ کی زینت بہت سی کرنا (اور چند باتیں شمار کرکے لکھتے ہیں) غرض کہ یہ باتیں اور سوا اس کے ہزاروں رسمیں رائج ہیں کہ ہزاروں آدمی یہ رسمیں کرتے ہیں (پھر ان باتوں کے کرنے والے کا حکم آخر میں یہ لکھتے ہیں) جو شخص اس کی بُرائی دریافت کرکے ناخوش اور خفا ہو اور ان کا ترک کرنا بُرا لگے توصاف جان لیا چاہیئے کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب

مسلمان نہیں (یعنی کافر ہے) از تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان مطبوعہ مذکور از صفحہ ۸۶ تا صفحہ ۸۸)

اس عبارت میں کس قدر مسلمانوں کو کافر بنایا۔ اس کو اس طرح شمار کیجئے۔ جو مسلمان[1] بوقت پیدائش فرزند بکرا ذبح کرے وہ کافر۔ جو اُس[2] وقت بندوق[3] چھوڑے وہ کافر۔ جو چھٹی[4] کرے وہ کافر۔ جو پیر بخش[5] یا علی بخش یا حسین بخش[6] یا نبی بخش[7] یا غلام محمد[8] یا غلام احمد[9] یا غلام مصطفےٰ[10] یا غلام نبی[11] یا غلام رسول[12] یا غلام علی[13] یا غلام امام[14] یا غلام حسن[15] یا غلام حسین[16] یا غلام محی الدین[17] یا غلام جیلانی[18]

Marfat.com

یا غلام[۱۹] معین الدین یا غلام[۲۰] صابر وغیرہ نام رکھے وہ کافر۔ جو بسم اللہ[۲۱] کی محفل کرے وہ کافر۔ جو ختنہ[۲۲] کی محفل کرے وہ کافر۔ جو منگنی[۲۳] کی رسم کرے وہ کافر جو سہرا[۲۴] باندھے وہ کافر۔ جو قبل شادی برادری کو کھانا دے وہ کافر۔ جو محرم[۲۶] کی محفلیں کرے وہ کافر۔ جو ربیع الاول[۲۷] میں مولود شریف کی محفل منعقد کرے وہ کافر۔ جو بوقت[۲۸] ذکر ولادت[۲۹] قیام کرے وہ کافر۔ جو ربیع الاخر[۳۰] گیارہویں[۳۱] کرے وہ کافر۔ جو شعبان[۳۲] میں حلوا پکائے وہ کافر۔ جو رمضان[۳۳] میں اخیر جمعہ کو خطبۃ الوداع پڑھے وہ کافر۔ جو قضا عمری[۳۴] پڑھے وہ کافر۔ جو عید[۳۵] کے دن سویاں پکائے وہ کافر۔ جو بعد نماز عید معانقہ[۳۶] کرے وہ کافر۔ جو اس[۳۷] دن مصافحہ کرے وہ کافر۔ جو کفن[۳۸] کے ساتھ جانماز[۳۹] بنائے وہ کافر۔ جو کفن[۴۰] کے ساتھ چادر[۴۱] بنائے وہ کافر۔ جو کفنی[۴۲] پر کلمہ لکھے وہ کافر۔ جو قبر[۴۳] میں قل[۴۴] کے ڈھیلے رکھے وہ کافر۔ جو قبر میں شجرہ[۴۵] رکھے وہ کافر۔ جو تیجہ[۴۶] کرے وہ کافر۔ جو دسواں[۴۷] کرے وہ کافر۔ جو چالیس[۴۸] واں کرے وہ کافر۔ جو چھ ماہی[۴۹] کرے وہ کافر۔ جو برسی[۵۰] وعرس کرے وہ کافر۔ جو قبر پر چادر[۵۱] ڈالے وہ کافر۔ جو قبر[۵۲] بنائے وہ کافر۔ جو قبر پر تاریخ[۵۳] لکھے وہ کافر۔ جو قبر پر چراغ[۵۴] جلائے وہ کافر جو قبر[۵۵] پر دور دور سے سفر کرکے جائے وہ کافر۔ جو مقلد[۵۶] کے حق میں تقلید کو کافی جانے وہ کافر۔ جو عورتوں کا مہر زیادہ مقرر کرے وہ کافر۔ جو اپنے جسم کو زینت دے وہ کافر۔ جو اپنے مکان کو بہت زینت دے وہ کافر۔ جو اپنی سواری کو زینت دے وہ کافر۔ جو ان باتوں کا تارک کرنا برا سمجھے وہ کافر۔

Marfat.com

تو یہ امام الوہابیہ وپیشوایانِ دیوبندیہ کی شرک کی مشین اور کفر کی ٹکسال کا صرف نمونہ پیش کیا گیا ہے جس سے جملہ اہلِ عالم اور تمام اہلِ اسلام مشرک وکافر ٹھہرتے ہیں اور جب تمام اہل اسلام مشرک وکافر ہوئے تو ان سے قتل وقتال کرنا اور ان کے اموال کو اُن سے چھین لینا بھی حلال ہوا۔ تو مصنّف نے جو عقیدہ نجدی کا لکھا تھا بالکل وہی عقیدہ اکابر وہابیہ دیوبندیہ کا ثابت ہوا۔ لہٰذا مصنّف کا اپنے اکابر کو اس عقیدہ نجدی کے مخالف ثابت کرنے کی ناپاک سعی کرنا کیا صریح کذب بیانی اور کھلی ہوئی فریب کاری نہیں ہے۔

مصنف کا کھلا جھوٹ

الحاصل مصنّف کے اکابر بن عبدالوہاب نجدی کے پورے پورے متبع ہوئے۔ اور اس کے قدم بقدم چل کر تمام مسلمانوں کو مشرک کافر بنانے والے ثابت ہوئے۔ اب مصنّف ہی بتائے کیا اس کے یہ اکابر محب رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور حامیانِ دین کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں اور کیا شارع علیہ السلام وائمہ کرام نے اور سلف صالحین نے اسی کی تعلیم دی تھی کہ اہلِ اسلام کو مشرک وکافر بناؤ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

مصنّف کا یہ کہنا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے تفسیق وتضلیل کی اور علماء دیوبند کی تضلیل وتکفیر وتفسیق کی تو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے جو حکم دیا اس کی تصدیق تمام علماء کرام ومفتیانِ عظام عرب وعجم نے کی دیکھو حسام الحرمین وفتاوے الحرمین برجفت ندوۃ المین والصوارم الہندیہ وغیرہ رسائل۔ نیز جب اعلیٰحضرت قدس سرہ عقائد نجدیہ کو کفر فرماتے ہیں اور نجدی کو کافر کہتے ہیں تو وہ متبع نجدی کس طرح ہوئے۔ ہاں متبع نجدی وہ اکابر دیوبند ہیں جو اس کے عقائد کو

Marfat.com

عمدہ بتائیں اور نجدی کو اچھا کہیں۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا دوسرا عقیدہ

پھر مصنف محمد بن عبدالوہاب نجدی کا دوسرا عقیدہ لکھ کر اپنے اکابر کو اس کا مخالف اس طرح ثابت کرتا ہے۔

(۲۱) نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں رہتے بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات برزخ ہے جو آحاد امت کو ثابت ہے بعض ان کے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کے زبان سے بالفاظ کریہ کہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں درباره حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے۔ اور انہوں نے اپنے رسائل اور تصانیف میں لکھا ہے۔ اب غور فرمایئے کہ ان اکابر کے رسائل اور اعتقادات بالکل اس کے مخالف ہیں (شہاب ثاقب ص۵۲)

جواب مصنف کا یہ کھلا ہوا جھوٹ اور دجل وفریب ہے کہ اکابر دیوبند نجدی کے اس عقیدہ کے مخالف ہیں۔ اور ہم یہ دکھا چکے ہیں کہ دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے جو نجدی کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ فتاوی رشیدیہ جلد اول کی عبارت ص۱۸۰ میں منقول ہوئی کہ گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ نجدی کے عقائد عمدہ تھے تو گنگوہی جی کے نزدیک نجدی کا یہ عقیدہ بھی عمدہ ہوا۔

Marfat.com

اور ہر اہل عقل جانتا ہے کہ باطل عقیدہ کو عمدہ کہنا اس عقیدہ کی موافقت ہے نہ کہ مخالفت ہے۔ اہلِ دیوبند کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی رسالہ حفظ الایمان صـ۳ میں صاف لکھ دیا ہے:۔

> حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں گفتگو تھی جس میں آپ نہایت قوی حیات برزخیہ کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں۔

دیکھو تھانوی نے نہایت صاف الفاظ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات شریفہ کو حیات برزخیہ بنا جو احاد امت کو ثابت ہے۔ یعنی وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔ لہٰذا جو نجدی کا عقیدہ تھا بالکل وہی تھانوی اور تمام دیوبندی قوم کا عقیدہ ہوا۔ بلکہ دیوبندی عقیدہ نجدی عقیدہ سے بھی بدرجہا بدتر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے تو یہ جرأت کی کہ اپنے ناپاک عقیدہ کو حدیث بنا کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر دی کہ حضور فرماتے ہیں:۔

> یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔
>
> (تقویۃ الایمان مطبوعہ مذکور صـ۶۹)

اور ظاہر ہے کہ مٹی میں ملنے کا یہی مطلب ہوا کہ حضور کا جسم اقدس ریزہ ریزہ ہو کر مٹی کے ذروں میں مل گیا تو امام الوہابیہ کے نزدیک جسم اقدس محفوظ نہ رہا۔ تو نجدی عقیدہ میں تو یہ بھی تھا کہ بعض ان کے حفظ جسم نبی کے قائل تھے اور امام الوہابیہ نے اپنا عقیدہ یہ بتا دیا کہ جسم نبی ہرگز محفوظ نہیں رہا بلکہ وہ ریزہ ریزہ ہو کر مٹی کے ذروں میں مل گیا۔ الحیا ذیا للہ۔ اور گنگوہی صاحب فتاویٰ رشیدیہ کی عبارات صـ۱۸۵ میں منقول ہوئی کہ بندہ کے نزدیک سماع

Marfat.com

مسائل (اس کے (تقویۃ الایمان کے) صحیح ہیں اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرلے۔ تو گنگوہی صاحب کا بھی یہی عقیدہ ہوا۔ امام الوہابیہ اور گنگوہی صاحب اور تھانوی صاحب غیرہ تمام اکابر اہل دیوبند کا عقیدہ بالکل نجدی عقیدہ کے موافق ثابت ہوا بلکہ دیوبندی عقیدہ نجدی عقیدہ سے مدرجہا بڑھ کر قرار پایا۔ تو اب مصنف کا یہ قول کہ ان اکابر کے رسائل واعتقادات بالکل اس کے مخالف ہیں۔ کس قدر بیجا جھوٹ اور دجل وفریب ہے اور ایجاب وقبول الشیعہ واجوبہ اربعین ولطائف قاسمیہ وزبدۃ المناسک وغیرہ رسائل میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب مکر وفریب کہ عوام کہیں قبضے سے نہ نکل جائیں۔ ورنہ گنگوہی جی اور ساری دیوبندی قوم جس کو صحیح جانے اور قرآن وحدیث کا منتخب مانے اور عین اسلام اعتقاد کرے۔ اس کی مخالفت کیسے کرسکتے ہیں۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا تیسرا عقیدہ

پھر مصنف شہاب ثاقب میں نجدی کا تیسرا عقیدہ ان الفاظ میں لکھتا ہے۔

(۳) زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضہ مطہرہ کو بہ طائفہ بہت وزام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور ومنوع جانتا ہے لاتشد والرحال الا الی ثلثۃ مساجد ان کا مستدل ہے بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالےٰ زنا کے درجہ کو پہونچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلاۃ وسلام فاتحہ اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہوکر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔ (شہاب ثاقب ص۵)

Marfat.com

مصنف اس عقیدہ کو لکھ کر اپنے اکابر دیوبند کو اس عقیدۂ نجدی کا مخالف ثابت کرنے کے لئے عوام کو اس طرح فریب دیتا ہے سُنیئے :۔

(۱) صاحبو ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح سے مخالف اس طائفہ باغیہ کے ہیں (چند سطر کے بعد میں ہے) ان کا عقیدہ ہے کہ سفر زیارت قبر حضور اکرم علیہ السلام افضل مستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب ہے (شہاب ثاقب ص۵۵) (اور صفحہ ۵۶ پر آخر میں ہے) حضرت مولانا گنگوہی صاحب، قدس اللہ تعالےٰ سرہ العزیز صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہر کی نیت ہونی چاہیئے اب دیکھئے دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا (شہاب ثاقب ص۵۶)

مصنف نے اس عبارت میں کھلا ہوا جھوٹ اور صریح کذب بولا کہ دیوبندی اکابر کا عقیدہ عقیدۂ نجدی کے مخالف ہے اور مذہب نجدی و مذہب دیوبندیہ میں فرق ہے یہ اس کا بڑا مکر اور کھلا ہوا فریب ہے۔ ہم نے جب فتاویٰ رشیدیہ کی یہ عبارت پیش کر دی کہ نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اس کے مقتدی اچھے ہیں تو گنگوہی جی کے حکم سے نجدی کا یہ عقیدہ بھی عمدہ ہوا اور ان کے نزدیک بھی زیارت قبر اطہر کے لئے سفر کرنا بدعت حرام اور محظور و ممنوع قرار پایا بلکہ ان کے عقیدہ میں بھی یہ سفر زیارت کے وعید کو پہونچا اور انہوں نے بھی مسجد نبوی میں جا کر نہ صلوٰۃ و سلام پڑھا ہوگا اور نہ روضہ اقدس کی طرف متوجہ ہو کر دعا مانگی ہوگی۔ کہ نہ تو عمدہ عقیدہ کی مخالفت کی جا سکتی ہے نہ اچھے کے فعل کو برا کہا جا سکتا ہے بلکہ اچھے کے

Marfat.com

ا پر عمل نہ کرنا بھی بُرا ہے۔ بلکہ عقیدۂ دیوبندیہ عقیدۂ نجدی سے بہت زیادہ
ہے کہ عقیدہ نجد میں تو سفر زیارت قبر محظور و ممنوع اور بدعت حرام اور زنا
درجہ کے برابر ہے اور عقیدۂ وہابیہ دیوبندیہ میں یہ سفر کفر و شرک ہے دیکھو امام
ابیہ اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کی عبارت جو شرک کی مشین میں صہ پر منقول
اس میں صاف موجود ہے کہ ایسے مکانوں میں دُور دُور سے قصد کر کے جاوے
ساسی تقویۃ الایمان کے صہ پر ہے کسی کی قبر یا چلہ پر یا کسی کے تھان پر
نا اور دُور سے قصد کرنا (ان کا آخر میں سکم لکھا) یہ سب شرک کی باتیں ہیں اور
ری مشین میں بقیہ تقویۃ الایمان کی عبارت صہ پر منقول ہے کہ دُور دُور سے
فر کر کے قبروں پر جانا۔ اور پھر گنگوہی صاحب کا فتوے کہ تقویۃ الایمان
مسائل بندہ کے نزدیک صحیح ہیں اور ان پر عمل کرنا عین اسلام ہے۔ تو
تاب کی طرح روشن ہو گیا کہ اکابر وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک سفر زیارت
اظہر کفر و شرک ہے۔ لہٰذا ان اکابر وہابیہ کا سفر زیارت قبر اطہر کو مستحب یا
یب بواجب کہنا صریح کذب اور بڑا مکر و فریب ہے اور اپنے عمدہ عقیدہ کے
لاف ہے بلکہ کفر و شرک کو مستحب و واجب ٹھہرانا ہے۔ تو اب مصنف اور اس کے
کابر کا دجل و فریب مکر و کید روشن ہو گیا۔

پھر مصنف اسی سلسلہ میں اپنے اکابر دیوبندیہ اور نجدیوں کا ایک یہ
ق اور ظاہر کرتا ہے کہ دیوبندی شفاعت کو ثابت کرتے ہیں چنانچہ لکھتا ہے:-

ششم یہ کہ شفاعت حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی
ثابت مانتے ہیں بخلاف وہابیہ کے کہ مسئلہ شفاعت میں

Marfat.com

میں ہزاروں تاویلیں اور گھڑنت کرتے ہیں اور قریب قریب انکار
شفاعت سے بالکل پہنچ جاتے ہیں (شہاب ثاقب ص۵۱)

جو آپ مصنف کی یہ بھی کذب بیانی اور فریب کاری ہے کہ اکابر وہابیہ دیوبندیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو مانتے ہیں کہ جب نجدی عقیدہ شفاعت کا انکار ہے تو گنگوہی صاحب کے نزدیک نجدی کا یہ عقیدہ بُرا عُمدہ ہے تو انکار شفاعت کا عقیدہ اکابر مصنف کے نزدیک عمدہ عقیدہ ثابت ہوا تو شفاعت کو ثابت مان کر کیا یہ اکابر عُمدہ عقیدہ کی مخالفت کر رہے ہیں تو مصنف کا یہ قول غلط و باطل ہے بلکہ اپنے اکابر پر بہتان و افترا ہے مگر ہم تو مصنف کو یہ دکھائیں کہ اکابر وہابیہ دیوبندیہ نجدیوں سے بہت بڑھ چڑھ کر منکر شفاعت ہیں۔ چنانچہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی اسی تقویۃ الایمان میں صاف طور پر لکھتا ہے :۔

پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کی برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔

(از تقویۃ الایمان مطبوعہ مذکور ص۸)

Marfat.com

عبارت میں صاف طور پر کہہ دیا کہ اللہ کے کسی بندہ و مخلوق کو چاہے وہ ولی ہو
یا سید الانبیاء ہی کیوں نہ ہوں جو کوئی اپنا وکیل و سفارشی سمجھے یعنی ان کی
اعت کو مانے تو وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے تو اکابر دیوبند یہ کا تو یہ
یہ ہوا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وکیل و شفیع اور سفارشی ماننے
ابوجہل کی برابر مشرک ہے اور عقیدہ دیوبندیہ میں تقویۃ الایمان کی یہ بات
رف صحیح بلکہ عین اسلام ہے تو عقیدہ دیوبند میں انکار شفاعت عقیدہ
یسے بدرجہا بڑھ چڑھ کر ثابت ہوا تو اب مصنف کا کس قدر دجل و فریب
(۱۲)
ر اکابر دیوبند کو نجدیوں کا مخالف ثابت کرنے کی سعی کر رہا ہے۔ علاوہ
مصنف کے نزدیک جب اکابر دیوبند حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے
اعت کو ثابت مانتے ہیں تو خود اپنے امام اسمٰعیل دہلوی کے حکم سے یہ اکابر
بندابوجہل کی برابر مشرک قرار پائے تو اب مصنف اپنے اکابر دیوبند کے حکم
یح مانتا ہے یا امام دہلوی کے حکم کو یا دونوں کے حکموں کو۔ یا کسی کے حکم کو
ب مانتا۔ غالباً تقویۃ الایمان کے حکم سے تو انحراف کر نہیں سکتا وہ اس کے
یک بین اسلام ہے لہٰذا مصنف اس گتھی کو تو سلجھائے ورنہ اس کو
سب اکابر دیوبند کو ابوجہل کی برابر مشرک کہنا پڑے گا۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا چوتھا عقیدہ

(۴) شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور
اپنے آپکو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت

Marfat.com

تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ اور اپنی شقاوت قلبی وضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لا رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کوّے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (از شہاب ثاقب ص۵۶ و ص۵۷)

جواب اس عقیدۂ نجدی میں اتنے امور ہیں (۱) شان نبوت میں نجدی ہمہ گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں (۲) نجدی اپنے آپ کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل خیال کرتے ہیں (۳) نجدی اپنے اوپر حضور علیہ السلام نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں (۴) نجدی اپنے آپ کو جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لا رہے ہیں۔ (۵) نجدی حضور کو اپنے اوپر نہ کوئی حق مانتے ہیں نہ کوئی احسان (۶) نجدی حضور کی ذات پاک سے بعد وفات کوئی فائدہ نہیں مانتے (۷) نجدی بعد وفات شریف کے آپ کی ذات پاک سے دعا میں توسل کو ناجائز کہتے ہیں (۸) نجدی اپنے ہاتھ کی لاٹھی

Marfat.com

عنور کی ذات سے زیادہ نفع دینے والی کہتے ہیں (۹) نجدی اپنی لاٹھی کو کتے
لئے دافع مانتے ہیں (۱۰) نجدی حضور فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو
ٹھی کی برابر بھی دافع نہیں مانتے ہیں۔ تو نجدیوں کا یہ عقیدہ گویا اس عقیدہ کا
جو ہے۔ مصنف اس عقیدہ کو لکھ کر اپنے اکابر وہابیہ دیوبند کی صفائی
لئے شہاب ثاقب میں اس طرح لکھتا ہے :-

صفحہ پر ہے جب اس کے مقابلہ میں ان ہمارے حضرات اکابر
کے اقوال وعقائد کو ملاحظہ فرمائے۔ صفحہ پر ہے اس تمام عبارت
میں مخالفت وہابیہ بات بات سے ظاہر ہے نہ وہ اس قسم کی باتیں
کہتے ہیں اور نہ ان کا یہ عقیدہ ہے صفحہ پر ہے کیا وہ ایسے عقائد
وخیالات رکھتے ہیں ہرگز نہیں۔ صفحہ پر ہے ہرگز مولانا (گنگوہی)
اور ان کے متعلقین کا عقیدہ بہ نسبت حضرت سرور کائنات
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نہیں کہ جو وہابیہ کہتے ہیں صفحہ پر ہے
وکوئی کلمہ گستاخی کا بہ نسبت حضور سرور کائنات علیہ السلام کہہ
سکتا یا اعتقاد کر سکتا ہے۔ صفحہ پر ہے یہ اکابر بالکل از سرتا پا
مخالف ومبائن عقیدہ وہابیہ کے ہیں۔ (یہ کل عبارات
شہاب ثاقب میں اسی عقیدۂ نجدی کے ضمن میں ہیں)

مصنف نے اس عقیدہ نجدی کے ضمن میں اپنے اکابر دیوبند گنگوہی ونانوتوی
وغیرہ کی عبارات اور اشعار۔ قصائد۔ اور حکایات وواقعات کے نقل کرنے
میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے اور اپنی انتہائی کذب بیانی اور فریب کاری

Marfat.com

اور ہر طرح کے دجل و کید کا استعمال کیا ہے اور شہاب ثاقب کے مصداق سے صفحہ تک اپنے اکابر کے عقائد و اقوال کو لکھ مارا ہے اور عوام کو یہ باور کرانے کا زور لگا رہا ہے کہ اکابر دیوبند اس نجدی عقیدہ کے بالکل مخالف ہیں ان کے اعتقادات و اقوال عقیدہ نجدی کے از سر تا پا مقابل ہیں یہ شان رسالت کے گستاخوں کو کافر و مرتد کہتے ہیں۔ لیکن ہم مصنف کے صفحہ کے اس قول (جملہ تصانیف حضرات اکابر موجود ہیں اور چھپی ہوئی جگہ جگہ دستیاب ہوتی ہیں) پر عمل کر کے اس مصنف کا جیتا جھوٹ اور صریح کذب اور دجل و فریب اور مکر و کید کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ان کا بروہا یہ دیوبندیہ کی شان رسالت میں سڑی ہوئی گالیاں اور بدترین گستاخیاں اور انتہائی بے ادبیاں انہیں کی مطبوعہ تصانیف سے پیش کرتے ہیں۔

مسلمانو اگر ہم اس عقیدہ نجدی کی مجموعی اعتبار سے موافقت اور تائید ان اکابر دیوبند کے قول سے پیش کریں تو پھر اس کے لئے گنگوہی صاحب کا فتویٰ جو فتاوٰی رشیدیہ سے صفحہ ۱۵۰ میں نقل کیا ہے نہایت کافی ہے۔ کہ محمد بن عبدالوہاب کے معتقدوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ ہیں اور ان کے معتقدی اچھے ہیں الخ۔ اس میں جب گنگوہی صاحب نے نجدی عقائد کو عمدہ کہا تو یہ عقیدۂ نجدی بھی ان کے نزدیک عمدہ ٹھہرا اور وہ باوجود اس عقیدہ کے اچھا قرار پایا۔ تو اس عقیدۂ نجدی کی ہر بات ہر ہر گستاخی ہر بے ادبی ہر توہین گنگوہی صاحب کے نزدیک عمدہ ہوئی اور وہ نجدی باوجود اس توہین گستاخی کے اچھا ہوا تو اس عقیدۂ نجدی کی اس سے زیادہ موافقت تائید

Marfat.com

اور کیا ہو سکتی ہے۔ تو مصنف کا ان گنگوہی وغیرہ اکابر دیوبند کو اب اس عقیدہ نجدی کے خلاف بتانا۔ اور اس کے مقابل انہیں گنگوہی وغیرہ اکابر کی عبارتیں اور اقوال پیش کرنا صریح کذب اور کھلا ہوا مکر و فریب نہیں ہے تو اور کیا ہے بلکہ مصنف کا اس عقیدۂ نجدی کو گستاخی و توہین بتانا گویا اپنے اکابر گنگوہی وغیرہ کو گستاخ و توہین کرنے والا کہہ کر انہیں کافر و مرتد بتانا ہے۔ بلکہ ان اکابر کو خود ان ہی کی دوسری عبارت و اقوال سے کافر بنانا ہے اور اپنے اکابر پر اتہامی ڈگری کرانا ہے۔ تو ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ہے کہ مصنف نے اس کتاب میں اپنے اکابر کی حمایت نہیں کی بلکہ ان پر انہیں کے اقوال سے کفر ثابت کر دیا۔

اور اگر نجدی عقیدہ کے ہر ہر ضمنی عقائد کی موافقت و تائید ان اکابر دیوبندیہ سے دیکھنی مقصود ہو تو ان کی مطبوعہ عبارات سنئے کہ اس نجدی عقیدہ کا (۱) یہ تھا:۔

(۱) نجدی شان نبوت میں نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں وہابی دیوبندی اس سے بہت زائد شان نبوت میں گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور مکر کر چھاپتے ہیں دیکھو (۱) فتاوے رشیدیہ میں انہیں گنگوہی صاحب کا فتوے مطبوعہ موجود ہے۔

استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ رحمۃ للعلمین مخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

Marfat.com

الجواب لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیں بول دیوے تو جائز ہے فقط۔

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (از فتاوے رشیدیہ حصہ دوم صہ ۱۲ مطبوعہ قاسمی دیوبند)

مسلمانو دیکھو قرآن کریم نے رحمۃ للعلمین ہونا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ بیان فرمائی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (ترجمہ ہم نے آپ ہی کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا) اس میں اور انبیاء شریک نہیں چہ جائیکہ اور اولیاء و علماء، گنگوہی صاحب نے اس صفت خاصہ کو اس بے قدری سے بیٹا کہ اپنے آپ کو اور ہر دیوبندی ملے کو رحمۃ للعلمین بنا کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمسر اور برابر کر دیا۔ دیکھئے مصنف صاحب گنگوہی نے کیا شان نبوت میں گستاخی کا کلمہ استعمال نہیں کیا۔ کیا کسی کی صفت خاصہ کا مٹا دینا اس کی توہین و گستاخی نہیں ہے کیا اس میں حضور کی ہمسری اور برابری کا دعوے مضمر نہیں ہے۔

(۲) یہ نانوتوی جن کے بہت سے اشعار مصنف نے نقل کئے ہیں اور انہیں زبردست عاشق سرکار رسالت ثابت کیا ہے وہ تحذیر الناس میں لکھتے ہیں :-

Marfat.com

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔
(تحذیر الناس مطبوعہ خیر خواہ پریس سہارنپور ص۵)

مسلمانو اس عبارت میں نانوتوی نے فضل و کمال علم و عمل میں منحصر کیا پھر عمل میں امتیوں کو نہ فقط انبیاء کی ٹکر کا بلکہ امتیوں کو انبیاء سے بڑھا دیا۔ تو امتیوں کا انبیاء کرام سے مقابلہ کرنا ہی کونسی کم گستاخی تھی اور پھر امتیوں کو انبیاء کرام سے بڑھا دینا تو شانِ نبوت میں سخت گستاخی و بے ادبی ہے۔ کہیئے مصنف صاحب جو امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں وہ علماء دیوبند ہی ہوں گے۔ چونکہ ہم اہلسنت تو آپ کے عقیدہ میں کافر و مشرک ہیں تو ہمارے اعمال کب قابل اعتبار ہو سکتے ہیں لہٰذا نانوتوی صاحب کا مقصد یہ ہے کہ انبیاء پر علماء دیوبند کو علی فوقیت حاصل ہے۔ اب باقی رہا علمی امتیاز اس کو اس طرح ختم کیا۔

(۳) یہی گنگوہی اور سانبیٹھی صاحب جن کی تعریفوں سے مصنف نے ورق کے ورق سیاہ کر دیئے ہیں وہ براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں۔

> شیطان و ملک الموت کو بہ وسعت نص سے ثابت ہوئی نہ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے (اور چند سطر بعد ہے) افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ
> (براہین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورہ ص۵۲)

Marfat.com

مسلانو انبیٹھی اور گنگوہی جی نے اس عبارت میں شیطان وملک الموت کو علم میں حضور علیہ السلام سے بڑھا دیا تو شیطان وملک الموت کو حضور علیہ السلام سے علم میں بڑھا دینا شان نبوت میں کیسی سخت گستاخی وبے ادبی ہے۔ اَب کوئی مصنف سے دریافت کرے کہ نانوتوی نے تو حضور کی علمی فضیلت وفوقیت کو میٹ دیا اور گنگوہی نے علمی فضیلت و فوقیت کو ختم کر دیا۔ تو کیا یہ شانِ نبوت میں گستاخی اور بے ادبی اس کو نظر نہیں آتی۔

اسی مولوی اشرف علی تھانوی جن کو حکیم الامت کا لقب مشہور کر دیا ہے وہ اپنے رسالہ حفظ الایمان میں لکھتے ہیں:۔

> پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بمعنی زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہیں یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان ص۶)

مسلانو تھانوی جی نے اس عبارت میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو زید و عمر ہر بچے اور پاگل اور تمام جانوروں چوپایوں کی برابر کر دیا۔ تو کیا شانِ نبوت میں شدید گستاخی۔ سڑی گالی۔ کھلی توہین نہیں ہے اَب چند گستاخیاں دیوبندیوں کی بعین اسلام کتاب تحفۃ الایمان سے پیش کیا جاتی ہیں

Marfat.com

(۵) جیسا ہر قوم کا چودہری اور گاؤں کا زمیندار سردار ہوتا ہے ویسا ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے (تقویۃ الایمان ص۱۲)

(۶) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۶)

(۷) اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی (تقویۃ الایمان ص۱۸)

(۸) سبحن اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے (تقویۃ الایمان ص۱۲)

(۹) جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۲۷)

(۱۰) سب انبیا اور سا ولیا اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (تقویۃ الایمان ص۶۳)

ان عبارات میں امام الوہابیہ کا حضرات انبیاء کرام کو عاجز اور اپنا بھائی کہنا انہیں بے حواس لکھنا۔ انہیں چودہری اور زمیندار جیسا بتانا انہیں چمار سے زیادہ ذلیل ٹھہرانا انہیں ذرۂ ناچیز سے کمتر قرار دینا۔ کیا منصف کے نزدیک توہین اور گستاخی نہیں ہے تو پھر مصنف کے نزدیک

Marfat.com

گستاخی و بے ادبی کے یہ کلمات نہیں ہیں تو کیا ایسے کلمات علماء دیوبند کو سمجھا سکتے ہیں اور اگر یہ کلمات گستاخی کے ہیں تو دیوبندیوں نے یہ وہ کلمات گستاخی استعمال کئے جنہیں نجدی نے بھی استعمال نہیں کیا۔ تو ثابت ہو گیا کہ شان نبوت میں دیوبندیوں نے بھی گستاخی کے کلمات استعمال کئے اور اپنی کتابوں میں چھاپے۔

(۲) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ اپنے آپ کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل خیال کرتا ہے۔ تو دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے چنانچہ فتاوے رشیدیہ سے نقل ہوا کہ گنگوہی نے اپنے آپ اور ہر دیوبندی ملا کو رحمۃ العالمین بتا کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمسر و مثل بنایا۔ اور شیخ الہند نے توصاف لکھدیا:۔

زبان پراہل ہوا کے لئے ہے کیوں اعل ھبل شاید۔
اُٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی (مرثیہ گنگوہی مطبوعہ ساڑھورہ ص۶)

مسلمانو۔ اس میں ثانی بمعنے مثل کے ہے تو دیوبندی اکابر نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل گنگوہی کو قرار دیا تو جو نجدی عقیدہ تھا وہی دیوبندی عقیدہ ہوا۔

(۳) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ اپنے اُوپر حضور علیہ السلام کی نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی جانتے ہیں۔ دیوبندی عقیدہ بھی یہی ہے۔ دیکھو انہیں گنگوہی کے عین اسلام تقویۃ الایمان میں صاف

Marfat.com

موجود ہے۔ اس کے صفحہ ۲۸ پر ہے :۔

انبیاء و اولیا کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے
سو ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتلاتے ہیں
اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں)

سلانو اس میں امام الوہابیہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و بڑائی صرف اتنی مانی کہ وہ راہ خدا بتلاتے ہیں یعنی تبلیغ کرتے ہیں تو جو نجدی عقیدہ تھا بالکل وہی دیوبندی وہابی عقیدہ ہوا کہ اس سے تمام معجزات اور خصوصیات اور فضائل و محاسن کا انکار ہے بلکہ رسالت کا بھی انکار ہے کہ ایسی راہ بتانے کے لئے رسالت کب ضروری ہے ہر عالم مبلغ کی یہ شان ہے۔

(۴) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ اپنے آپکو یہ جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لا رہے ہیں۔ دیوبند کی عقیدہ بھی ایسا ہی ہے دیکھو مرشد گنگوہی ص۱۲ شیطان کا مربی وہ مرشد تھے خلائق کے

مرے مولا مرے ہادی تمہے ہیں شیخ ربانی
جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی
ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسرے جا گہ ہوا گمراہ
وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نص قرآنی

مسلمانو اس میں شیخ الہنود نے گنگوہی جی کو ہدایت کرنے والا بتایا کہ یہ حق کے تابع نہیں تھے بلکہ حق ان کا تابع تھا۔ اور اپنی ہدایت سے تمام مخلوق

Marfat.com

کی تربیت کرتے تھے اور ہدایت کا صرف یہی ایک ایسا پرنالہ تھے کہ ان کے سوا کہیں ہدایت نہیں مل سکتی تھی تو یہ دیوبندی عقیدہ تو نہ فقط نجدی عقیدہ کے موافق بلکہ بہت بڑھ چڑھ کر ثابت ہوا۔

(۵) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے اوپر نہ کوئی حق مانتا ہے نہ احسان۔ دیوبندی عقیدہ بھی یہی ہے۔ تقویۃ الایمان کی عبارات منقول ہوئیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی چیز کے مختار نہیں وہ عاجز ہیں ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں۔ بلکہ اسی میں انہیں ناکارہ بھی کہا چنانچہ تقویۃ الایمان کے صـ۳۳ پر ہے :۔

محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔ تقویۃ الایمان صـ۳۳)

تو جو بے اختیار و عاجز ہوں۔ ذرہ ناچیز سے کمتر ہوں ناکارہ ہوں تو خاہ مخواہ ہے کہ ایسے بے اختیار و عاجز اور ناکارے اور ذرہ ناچیز سے کمتر کا نہ کسی پر کوئی حق ہو سکتا ہے نہ کوئی احسان تو دیوبندی بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے اوپر نہ کوئی حق مانتے ہیں نہ کوئی احسان تو دیوبندی عقیدہ بھی نجدی عقیدہ کے بالکل موافق ثابت ہوا۔

(۶) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ کی ذات پاک بصفات شریفہ کوئی فائدہ نہیں مانتے اور دیوبندی عقیدہ بھی یہی ہے چنانچہ گنگوہی کے عین اسلام یعنی تقویۃ الایمان میں جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بے اختیار عاجز ناکارہ لکھدیا تو ثابت ہو گیا کہ ان کی ذات سے

Marfat.com

دئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا پھر اور صاف لکھا:۔

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویۃ الایمان صـ۶۶) اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ لوگوں کو سُنا دیویں کہ میں تمہارے نفع ونقصان کا کچھ مالک نہیں (تقویۃ الایمان صـ۳۲) نفع ونقصان کی اُمید رکھنی اسی سے چاہیئے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے (تقویۃ الایمان صـ۴۲) ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کردینے کی (تقویۃ الایمان صـ۶) پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان صـ۱۱)

مسلمانو! اس میں امام الوہابیہ نے صاف کہہ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے نفع اور فائدہ پہنچانے کی قدرت ہی نہیں بخشی اسی وجہ سے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تو پھر ان کی ذات سے کس نفع ونقصان کی اُمید رکھنا چاہیے ان کی خداداد طاقت ہی سے کیوں نہ ہو۔ شرک ہے تو نجدی عقیدہ میں تو ذات پاک مصطفےٰ سے بعد وفات کے کوئی فائدہ نہ مانتا تھا۔ اور دیوبندی عقیدہ میں بعد وفات کی قید بھی نہ رہی بلکہ حضور کی ذات پاک سے مطلقاً کسی فائدہ اور نفع کی اُمید رکھنا چاہیے خداداد طاقت سے ہو ممنوع یعنی ایسا کہ شرک ہے تو دیوبندی عقیدہ تو نجدی عقیدہ سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر ثابت ہوا۔

Marfat.com

(۷) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ بعد وفات شریفہ کے آپ کی ذات پاک سے دُعا میں توسل کو ناجائز کہتے ہیں۔ اور دیوبندی عقیدہ بھی بالکل یہی ہے تقویۃ الایمان میں ہے :۔

> جو بعضے لوگ اگلے بزرگوں کو بُودُور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دُعا کرو کہ وہ اپنی قُدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ شرک نہیں کیا اس واسطے کہ ان سے حاجت نہیں مانگی بلکہ دُعا کروائی ہے سو یہ بات غلط ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۲۷)

مسلمانو! اس میں امام الوہابیہ نے بزرگوں سے دُعا میں توسل کرنے کو نہ فقط ناجائز بلکہ شرک قرار دیا تو یہ دیوبندی عقیدہ تو نجدی عقیدہ سے بھی بڑھ چڑھ کر ثابت ہوا۔

(۸) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ اپنے ہاتھ کی لاٹھی کو حضور کی ذات سے زیادہ نفع دینے والی کہتے ہیں۔ دیوبندی بھی اس جیسا ہی ہے۔ یہ گنگوہی جی کے فتاوے ہے۔

> کلونجی میں ہر مرض میں نافع ہونا آیا ہے (فتاوے رشیدیہ ص۵۸۔ ج۳) (اسی میں ہے) مولوی قاسم صاحب کو میرے یہاں سے نفع ہوا ہے اور ان سے اوروں کو نفع پہنچتا ہے۔ (فتاوے رشیدیہ ص۱۲۳ ج۳)

مسلمانو! اس میں گنگوہی صاحب نے کلونجی کو نافع مانا اور اپنی ذا

Marfat.com

کو مولوی قاسم کے لئے نافع قرار دیا اور مولوی قاسم کو اوروں کے لئے نافع ٹھہرایا۔ اور عقیدہ نجدی نمبر۶ میں تقویۃ ایمان کی عبارت منقول ہوئیں کہ انبیاء کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے نہ نقصان کر دینے کی۔ تو گنگوہی صاحب کے نزدیک اللہ تعالےٰ نے مولوی قاسم کو نفع و فائدہ پہنچانے کی قدرت دی بلکہ خود ہی گنگوہی جی کو بھی نفع و فائدہ پہنچانے کی قدرت دی ہے بلکہ کلونجی تک کو نفع پہنچانے کی قدرت دی ہے۔ اور انبیاء کو نفع و فائدہ پہنچانے کی قدرت نہیں دی۔ لہذا گنگوہی جی و نانوتوی جی و کلونجی تو نفع پہنچانے والے ثابت ہوئے اور حضرات انبیا کا نفع پہنچانا تو درکنار ان سے نفع کی امید رکھنی بھی شرک ہے۔ تو دیوبندی عقیدہ تو نجدی عقیدہ سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوا کہ نجدی تو حضور کی ذات کو نفع دینے والے جانتے تھے۔ البتہ ان کی ذات سے زیادہ لاٹھی کو نفع دینے والی ثابت کرتے ہیں۔ اور دیوبندی حضور اور تمام انبیا کی ذات ہی کو نفع والے نہیں مانتے۔ چہ جائکہ زائد اور غیر زائد نفع دینے والے کا فرق۔ تو دیوبندی عقیدہ میں حضور اور انبیا کرام علیہم السلام کی ذات بالکل نفع دینے والی نہیں اور گنگوہی جی و نانوتوی جی اور کلونجی یقیناً نفع و فائدہ دینے والے ثابت ہوئے تو گنگوہی و نانوتوی اور کلونجی حضور و انبیا کرام علیہم السلام کی ذات سے بہت بہتر و اعلیٰ و افضل ٹھہرے تو دیوبندی عقیدہ نجدی عقیدہ سے بڑھ گیا بلکہ گنگوہی جی و نانوتوی جی اور کلونجی میں نفع کی امید مان کر خود مشرک ہوئے۔ مصنف اس گتھی کو بھی سلجھائے کہ عین اسلام کے حکم سے گنگوہی جی بھی خود مشرک ٹھہرتے ہیں

Marfat.com

تو وہ اَب عین اسلام کا حکم مانتا ہے تو گنگوہی کو مشرک کہنا پڑے گا۔

(۹) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ اپنی لاٹھی کو کتے کے لئے دافع مانتے ہیں۔ دیوبندی عقیدہ بھی ایسا ہی ہے۔ کہ یہ کلونجی کو مرض کے لئے دافع مانتے ہیں۔ کیوں کہ کلونجی اگر مرض کو دفع نہیں کرتی ہے تو وہ نافع نہیں ہوئی اور اس کا نافع ہونا ثابت تو اس کا دافع مرض ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

(۱۰) نجدی کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ حضور فخر عالم علیہ السلام کی ذات کو لاٹھی کی برابر بھی دافع نہیں مانتے۔ دیوبندی عقیدہ بھی ایسا ہی ہوا کہ کلونجی کو دافع مرض جاننا اور ماننا تو جائز اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو دافع البلاء والمرض ماننا شرک ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے

"چوں آں کہ دراں (یعنی درود درود تاج دافع البلاء والمرض الخ)
کلمات شرکیہ مذکور اند اندیشہ خرابی عقیدہ عوام است لہذا
ورد آں ممنوع ست پس تعلیم درود تاج ہمانا سم قاتل بعوام
سپردن ست کہ صدہا مردم بفساد عقیدہ شرکیہ مبتلا شوند موجب
ہلاکت ایشاں گردد (فتاوے رشیدیہ ج ۳ ص ۳۰)

مسلمانو دیکھو نجدی عقیدہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات لاٹھی کے برابر دافع نہیں اور دیوبندی عقیدہ میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کلونجی کی برابر بھی دافع مرض نہیں۔ بلکہ دیوبندی عقیدہ اس سے بڑھ گیا۔ کہ حضور کی ذات کو دافع مرض ماننا شرک ہے۔ اور کلونجی کو دافع مرض ماننا ایمان ہے۔

Marfat.com

الحاصل اس نجدی عقیدہ کے ضمنی دس عقائد کے ہر ہر عقیدہ کی موافقت وتائید ہم نے اکابر دیوبند خصوصاً گنگوہی صاحب کی مطبوعہ تصانیف سے پیش کردی جسکو مطالعہ کرنے کے بعد ہر منصف مزاج شخص یہ فیصلہ کرنے کے لیے مجبور ہے کہ اکابر دیوبندیہ فی الواقع نجدی کے اس عقیدہ کی ہر ہر بات کی موافقت وتائید کرتے ہیں تو مصنف نے شہاب ثاقب کے صہ سے صہ تک اس عقیدہ نجدی کی مخالفت میں اپنے ان اکابر دیوبند خصوصاً گنگوہی دنانوتوی کی جس قدر عبارات پیش کی ہیں یہ سب انتہائی مکر وکید اور دجل وفریب ہے۔ اور عوام کو سخت مغالطہ میں ڈال دینا ہے

علاوہ بریں اگر ہم یہ تسلیم بھی کرلیں کہ اکابر دیوبند نے اس نجدی عقیدہ کی مخالفت میں بھی کچھ عبارات لکھی ہیں تو یہ تائید کی عبارات کی فرد جرم کو نہیں مٹ سکتیں۔ اگر یہ طریقہ کسی کے توہین آمیز اقوال اور گستاخیوں کی صفائی کے لیے کافی ہو تو نصاریٰ اور ہنود کے بھی بہت اقوال وعبارات مطبوعہ اسلام کی تعریف اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ومدح میں نثر ونظم میں بکثرت موجود ہیں ہم اگر ان کو نقل کریں تو یہ گفتگو بہت طویل ہوجائے لیکن کوئی عاقل نصاریٰ وہنود کے ایسے اقوال وعبارات سے ان کے مسلمان ہونے اور عاشق رسول ہونے پر استدلال نہیں کرتا ہے۔ نہ خود انکا ان اقوال وعبارات کو باوجود ان کے کفریات کے اپنے عاشق رسول اور محب اسلام ہونے کی دلیل بنا کر پیش کردینا کسی مسلمان کی نظر میں کوئی معتبر چیز ہے جب تک کہ وہ اپنے کفریات سے تائب نہ ہوں۔ اسی طرح یہ اکابر دیوبندیہ

Marfat.com

جب تک اپنی گستاخیوں اور توہین آمیز اقوال سے توبہ نہ کریں اس وقت تک ان کی وہ عبارات جنکو مصنف نے نقل کیا ہے کسی طرح قابل اعتبار اور لائق استناد نہیں۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ اکابر دیوبند کی نجدی عقیدہ کی موافقت وتائید میں ان کی مطبوعہ کتابوں میں جب ایسی عبارات موجود ہیں جن سے انکی توبہ یا رجوع ثابت نہیں تو مصنف کا بلا انکی توبہ اور رجوع کے صرف مخالف عبارات کو پیش کر کے شہاب ثاقب میں یہ نتیجہ نکالنا۔

> اس تمام عبارت میں مخالفت وہابیہ (نجدیہ) بات بات سے ظاہر ہے نہ وہ اس قسم کی باتیں کہتے ہیں اور نہ انکا یہ عقیدہ ہے۔ (شہاب ثاقب ص۶۰)

صریح فریب اور انتہائی مکر و کید ہے کہ ہم عقیدہ نجدی کا عقیدہ اکابر دیوبند ہونا اور اس کی ہر بات کی موافقت وتائید کرنا اکابر دیوبند کی مطبوعہ مصنفات سے ثابت کر چکے تو مصنف کا یہ کھلا ہوا فریب اور صریح کذب نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی طرح مصنف کا صفحہ ۶۱ پر یہ کہنا

> یہ (اکابر دیوبند) جملہ حضرات رضی اللہ عنہم جس قدر تعظیم و ادب واجب بہ نسبت حضور علیہ السلام جانتے اور کرتے ہیں کوئی طائفہ روئے زمین پر آج اس درجہ پر نہیں۔
> (شہاب ثاقب ص۶۱)

جتنا جھوٹ ہے۔ کہ دیوبندیوں کی ایسی گستاخانہ عبارات کے باوجود

Marfat.com

نہیں تعظیم و ادب کرنے والا کہنا مصنف جیسے کذاب ہی کو زیبا معلوم ہوتا ہے ورنہ تو واقعہ ہے کہ روئے زمین پر آج کوئی طائفہ ایسا نہیں ہے کہ جو شانِ رسالت میں انتہائی سڑی سڑی گالیاں بھی دیتا جائے اور اس کے ساتھ اپنے آپ کو شانِ رسالت کی تعظیم اور ادب کرنے والا بھی کہتا جائے۔ یہ بڑا امتیاز اس طائفہ وہابیہ دیوبندیہ ہی کا ہے۔ پھر مصنف کی شہاب ثاقب میں یہ دیدہ دلیری ملاحظہ ہو:۔

> آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہرگز مولانا (گنگوہی) اور ان کے متبعین کا عقیدہ بہ نسبت حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نہیں ہے کہ جو وہابیہ خبیثہ (نجدیہ) کہتے ہیں۔
>
> (شہاب ثاقب ص۶۵)

(خود گنگوہی صاحب تو یہ فتوے دیں کہ وہابیہ خبیثہ نجدیہ کا عقیدہ عمدہ ہے اور وہ اچھے ہیں۔ اور مصنف ان پر یہ افترا و بہتان باندھے کہ گنگوہی صاحب اس عمدہ عقیدہ کے مخالف ہیں اور نجدی خبیث ہیں۔ بھلا دیکھو کہ گنگوہی صاحب اپنے بنائے عقیدہ کی کس طرح مخالفت کریں گے اور اچھوں کو بدنکر خبیث ٹھہرائیں گے مصنف اپنی شوخی سے۔ مدعی سُست اور گواہ چُست کی مثل کو بھی پس پشت ڈالکر اپنی بے حیائی کا نرالا سین پیش کرنے لگا۔ نیز مصنف کا صریح کذب یہ ہے:۔

> یہ اکابر (یعنی دیوبندی) بالکل از سر تا پا مخالف و سابق عقیدہ وہابیہ کے ہیں (شہاب ثاقب ص۶۹)

Marfat.com

مصنف کا ان اکابر دیوبند (جو سرتاپا عقیدہ وہابیہ نجدیہ کے موافق اور موید ہیں) کو مخالف ومباین کہنا کیسا صریح کذب اور شدید فریب ہے کہ ان کی مطبوعہ تصنیفات وفتاوے موجود ہیں اور ان میں نجدی عقائد کی موافقت ایک دو جگہ نہیں متعدد جگہ موجود ہے۔ مگر مصنف کی دیدہ دلیری ملاحظہ ہو۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

انہیں صفحات بلکہ ساری کتاب میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی شان میں مصنف نے جس قدر سب وشتم اور دریدہ دہنی کی ہے ہم نے اس کے متعلق یہ ابتدائے کتاب میں بھی عرض کر دیا ہے اور پھر یہی عرض کرتے ہیں کہ ہم گالیوں کا جواب گالی سے دینا کسی مہذب انسان کے لئے مناسب نہیں سمجھتے۔ اس طرح کی گالیاں بک دینا مصنف کے لئے زیبا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ عاجز کے پاس سوائے گالیوں کے اور کوئی سرمایہ ہی نہیں ہوتا۔

> ابن عبدالوہاب نجدی کا پانچواں عقیدہ
> (۵) وہابیہ اشغال باطنیہ واعمال صوفیہ مراقبہ وذکر وفکر وارادت ومشیخیت وربط القلب بالشیخ وفنا وبقا وخلوت وغیرہ اعمال کو فضول ولغو وبدعت وضلالت شمار کرتے ہیں اور ان اکابر کے اقوال افعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں اور ان سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ ومستقبح بلکہ اس سے زاید شمار کرتے ہیں۔ غیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز

Marfat.com

(نہیں ہیں۔ (از شہاب ثاقب ص۷۲ و ص۷۳)

جواب یہی عقیدہ اکابر دیوبند کا ہے کہ گنگوہی صاحب نجدی کے عقائد کو عمدہ بتاتے ہیں گنگوہی صاحب کے نزدیک بھی اشغال باطنیہ واعمال صوفیہ سب فضول ولغو اور بدعت وضلالت ہوئے۔ اور اقوال وافعال صوفیہ شرک قرار پائے۔ اور ان سلاسل میں داخل ہونا مکروہ ومستقبح بلکہ اس سے زاید ٹھہرا اور فیوض روحیہ کوئی چیز نہیں ہوئے بلکہ گنگوہی صاحب کے عین اسلام بقیہ تقویۃ الایمان تذکیر الاخوان میں توصاف طور پر لکھدیا:۔

تم اپنے دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور بکھیڑ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہووے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجئی کہا دے اور کوئی سر پر بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا دے کر فقیری جتادے پھر ان میں کوئی قادری کوئی سہروردی کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے کہ سب ملکر قرآن وحدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود ونصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت ہوجاؤ (از تذکیر الاخوان ص۷۹) (نیز اسی کے ص۸۱ پہ ہے) ایک فرقے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف ونہی عن المنکر اختیار کرکے شغل برزخ اور نماز معکوس اور ختم

Marfat.com

اور نوشتے اور طرح طرح کے درود وظیفہ اور فالنامے اور گنڈے تعویذ اور اُتارے اور حاضراتیں عرس اور قبروں پر مراقبہ اور باجا راگ سُننا اور حال لانا ایجاد کیا اور مشائخ اور پیر کہلائے پھر کسی نے آپ کو چشتی مقرر کیا اور کسی نے قادری اور کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے رفاعی ٹھہرالیا (از تذکیر الاخوان ص۸۱)

اس عبارت میں قادریوں چشتیوں نقشبندیوں سہروردیوں کو بدمذہب گمراہ فرقوں معتزلہ روافض - خوارج - نواصب قدریہ - جبریہ - مرجیہ کی طرح بدمذہب اور گمراہ ٹھہرایا - اور نہ فقط اتنا بلکہ انہیں یہود و نصاریٰ کافر فرقوں کی طرح کافر قرار دیا - اور مشائخ کے اشغال ختم - اوراد - وظائف - گنڈے تعویذ - مراقبہ - حال وغیرہ اعمال کو نہ فقط لغو وفضول بلکہ بدعت وگمراہی اور ضلالت وکفر بتایا - اور ان چاروں سلاسل میں داخل ہونے والوں کو گمراہ وکافر بنایا تو جو نجدی عقیدہ تھا بالکل وہی دیوبندی عقیدہ ثابت ہوا

پھر مصنّف کا امداد السلوک کی عبارات نقل کرنا کیا کھُلا ہوا دجل وفریب نہیں ہے اور اپنے اکابر کو نجدیوں کے خلاف ثابت کرنا کیا صریح کذب نہیں ہے :-

ابن عبدالوہاب کا چھٹا عقیدہ

(۶) وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ

Marfat.com

وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت سے مسائل میں وہ گروہ اہلِ سنّت والجماعت کے مخالف ہو گئے چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعوے حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عملدرآمدان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے موافق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا بھی مثل غیر مقلدین ہند اکابر اُمّت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ استعمال کرنا معمول ہے۔ (از شہاب ثاقب ص۶ وص۷)

جواب جو عقیدہ نجدی کا ہے وہی اکابر دیوبند کا عقیدہ ہے۔ کہ گنگوہی صاحب جب نجدی عقائد کو عُمدہ بتاتے ہیں تو گنگوہی صاحب کے نزدیک بھی کسی خاص امام کی تقلید شرک فی الرسالۃ ہے اور مقلدین ائمہ اربعہ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال صحیح ہے بلکہ گنگوہی صاحب کے عین اسلام تقویۃ الایمان میں صاف موجود ہے:۔

کسی کی راہ رسم کا ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۴۷)

Marfat.com

غرضکہ مسلمان کو چاہیئے کہ جب تک مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی اور تقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے۔ (بقیہ تقویۃ الایمان ص۲۱۲)

جیسے خدا کے حکم کو ماننا ویسے ہی اور کسی مولوی۔ درویش کا حکم ماننا شرک ہے۔ (بقیہ تقویۃ الایمان ص۲۱۳)

ان عبارات میں صاف طور پر کہہ دیا کہ مقلدین چونکہ اپنے امام کی راہ رسم کو اور اسی کے حکم کو سند سمجھتے ہیں تو یہ مشرک ہیں اور ان کا اس طرح کی تقلید کرنا شرک ہے اور جو مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو اس میں کسی مجتہد کی پیروی وتقلید ہرگز نہ کیجائے۔ اور کسی مولوی کا حکم دین ودنیا سمجھ کر ماننا شرک ہے۔ لہذا ان عبارات میں تقلید کو شرک ٹھہرا کر نجدی غیر مقلد کی موافقت وتائید کی اب مصنف کا شہاب ثاقب میں اکابر دیوبند کے یہ لکھنا :۔

یہ اکابر ان امور میں بھی بالکل مخالف اس طائفہ کے ہیں۔ (شہاب ثاقب ص۷۷) (اور یہ لکھنا) وہابیہ اہلسنت کے مخالف ہوئے ہیں اور یہ اکابر طریقہ اہلسنت پر ثابت قدم رہ کر اس طائفہ کی مخالفت کرتے ہیں (شہاب ثاقب ص۷۹)

یہ صریح کذب اور شدید مکر وفریب ہے کہ فتوی گنگوہی وتقویۃ الایمان کی ان عبارات کے خلاف ہے۔ مصنف کی یہ بات کہ نجدی غیر مقلدین طریقہ اہلسنت

Marfat.com

، مخالف ہیں باعتبار حقیقت کے تو صحیح ہے۔ لیکن خود اس کے اکابر کے نزدیک
لط ہے چنانچہ گنگوہی صاحب امام غیر مقلدین مولوی نذیر حسین دہلوی کے
تعلق صاف لکھتے ہیں :-

> ان (نذیر حسین دہلوی) کو مردود اور خارج اہلسنت سے کہنا
> بھی سخت بیجا ہے عقائد میں سب متحد مقلد و غیر مقلد ہیں
> البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں واللہ تعالےٰ اعلم۔ رشید احمد
> گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی دیوبند ص ۱۹)

مصنف تو یہ کہتا ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ طریقہ اہلسنت کے مخالف ہیں اور گنگوہی صاحب
انہیں عقائد میں اہلسنت مقلدین کے متحد مان کر طریقہ اہلسنت جانتے ہیں اور
انہیں خارج اہلسنت کہنا سخت بیجا سمجھتے ہیں تو ان میں مصنف سچا ہے
یا گنگوہی جی۔ لہٰذا ظاہر یہ ہے کہ گنگوہی جی کس طرح جھوٹ بولیں گے لہٰذا
کذاب مصنف ہی قرار پایا۔ پھر مصنف نے جو ایک ورق اس میں سیاہ کیا ہے
کہ اکابر دیوبند گنگوہی وغیرہ نے ان کے رد میں رسائل تحریر کئے ہیں اور
ہندوستان میں ان کے مقابل عقائد اہلسنت کی حمایت کی ہے اور مذہب
حنفیت کی تائید کی ہے کس قدر صریح کذب اور کھلا ہوا مکر و فریب ہے۔
مصنف اس منہ سے اعلیٰحضرت قدس سرہ پر زبان لعن و طعن کھولتا ہے۔ اور اپنے
اکابر کی تحریروں کے خلاف لکھ کر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے۔
لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا ساتواں عقیدہ

Marfat.com

(۷) مثلاً الرحمٰن علی العرش استوی وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استواء ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ علی ہذا القیاس ندائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں۔ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سُنا گیا کہ وہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہلِ حرمین پر سخت نفریں اس ندا و خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اُڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں استعانت لغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے۔ یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام و دُعا وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں۔ (از شہاب ثاقب ص۷۹ وصفحہ ملخصاً)

جواب نجدی کا یہ عقیدہ اس قدر عقائد پر مشتمل ہے (۱) نجدی خدا کے لئے استواء ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتے ہیں (۲) نجدی کے نزدیک خدا کے لئے جسمیت لازم آتی ہے (۳) نجدی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کو سخت منع کرتے ہیں (۴) نجدی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ندا و خطاب کرنے والوں پر سخت نفریں کرتے ہیں ان کا استہزاء اُڑاتے ہیں کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں (۵) نجدی برملا کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں

Marfat.com

ستحانت لغیر اللہ ہے جو شرک ہے تو نجدیوں کا یہ عقیدہ گویا پانچ عقائد
مجموعہ ہے۔ اکابر دیوبند کی اس عقیدہ نجدی سے بحیثیت مجموعی اگر موافقت
ور تائید مقصود ہو تو گنگوہی جی کا وہ فتوے نہایت کافی ہے کہ نجدی عقائد
ندہ ہیں اور اچھے ہیں۔ تو یہ عقیدہ بھی بحیثیت مجموعی عمدہ ثابت ہوا۔ اور
نجدی باوجود ان گندہ عقائد کے اچھے ٹھہرے۔ اور اگر بتفصیل ہر ہر عقیدہ
لی موافقت و تائید دیکھنی ہے تو سنیے کہ :۔

(۱) نجدی عقیدہ ہیں تھا کہ وہ خدا کے لئے استواء ظاہری اور جہات
وغیرہ ثابت کرتے ہیں۔ تو اکابر دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ امام الوہابیہ
اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے :۔

تنزیہ او تعالےٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقہ است اگرچہ صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد ملخصاً۔

اللہ تعالےٰ کو زمان و مکان اور جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بے کیف و بلا جہت اور بغیر مقابلہ ماننا بدعات حقیقیہ کے قبیل سے ہے اگرچہ اعتقاد والے نہیں عقائد دینیہ کی جنس سے شمار کرتا ہے۔

(ازایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ص۳۵ و ص۳۶)

مسلمانو اس عبارت میں امام الوہابیہ نے اللہ تعالےٰ کے لئے مکان اور جہت ثابت ماننا اور ان سے پاک سمجھنے کو بدعت حقیقیہ ٹھہرایا۔ تو جو نجدی عقیدہ تھا وہی اکابر وہابیہ دیوبند کا عقیدہ ثابت ہوا۔ مصنف کا

Marfat.com

اپنے اکابر کو اس کا مخالف ثابت کرنا کذب صریح اور فریب ہے۔

(۲) نجدی عقیدہ میں تھا کہ اس کے نزدیک خدا کے لئے جسمیت لازم آتی ہے۔ اکابر وہابیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ جب عبارت مذکور میں خدا کیلئے مکان وزمان اور جہت ثابت تو اس سے خدا کے لئے جسمیت لازم آتی ہے تو جو نجدی عقیدہ تھا وہی اکابر وہابیہ دیوبندیہ کا عقیدہ ہوا۔ اب مصنف کا اپنے اکابر کو اس کا مخالف ثابت کرنا نہایت دجل وفریب ہے۔

(۳) نجدی عقیدہ میں تھا کہ وہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کو سخت منع کرتے ہیں۔ اور برملا کہتے ہیں کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ میں استغاثت لغیر اللہ ہے جو شرک ہے۔ اور اس ندا وخطاب کرنے والوں کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ تو جو نجدی کا یہ عقیدہ ہے بالکل ایسا ہی اکابر وہابیہ دیوبندیہ کا بھی عقیدہ ہے جس کو یہ مختلف عبارات اور الفاظ میں لکھتے ہیں:۔

> سوال یارسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں الجواب عوام کو منع کرنا چاہیئے (فتاویٰ امدادیہ حصہ چہارم ص۱۲۰ مطبوعہ مجتبائی دہلی)
>
> جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں سبب علم غیب کے تو خود کفر ہے اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں مگر کلمہ مشابہ بکفر ہے (فتاوے رشیدیہ حصہ سوم ص۷ وص۸ مجمع
>
> ہیں ہر قسم کے مبتدع وفساق موجود ہوتے ہیں لہذا اگر

Marfat.com

عقیدہ قاری کا درست ہو مگر عوام کی وجہ سے مکروہ دنا جائز
ہے (براہین قاطعہ صـ۲۱۷) بہشتی زیور میں کفر و شرک کی باتوں ہیں
ہے) کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی (بہشتی زیور
مطبوعہ سالے صفحہ) پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے
بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا
بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں
کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو
اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی
کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے
سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے (تقویۃ الایمان صـ)
مدح خوانی مجمع جہلا عوام میں کون سی حدیث سے ایسے خطابات
واجب ہیں مؤلف اس کو بتا دے تاکہ یہ بھی درست ہو جائے
اور منع ابہام کا رفع ہو جائے (براہین قاطعہ صـ۲۱۸)

ایسے کلمات (یا رسول اللہ) کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی
ہے کفر و فسق نہیں کیونکہ وجہ کفر کی غیر کو حاضر و متصرف
جاننا ہے اور وجہ فسق کی احتمال فساد عقیدہ عوام اور اپنے
اوپر تہمت شرک رکھنا ہے اور کراہت تنزیہی یہ کہ فی الجملہ
مشابہت استعانت غیر سے ہونے کی . . . . بھی گنجائش
نہیں (فتاوے رشیدیہ حصہ سوم صـ۱۶)

Marfat.com

ان عبارات کا حاصل یہ ہے کہ یارسول اللہ کہنا ممنوع و ناجائز ہے اور دُور سے علم غیب سے سُننے کے عقیدہ کی بنا پر کفر ہے ورنہ یہ کلمہ مشابہ بکفر ہے اور جمیع عوام میں اگرچہ عقیدۂ قاری درست ہو جب بھی ناجائز ہے کہ اس میں خطاب ہے اور مشابہت استعانت بغیر ہے اور اپنے اُوپر شرک کی تہمت رکھ لینا اور پکارنا شرک ہے اور ابوجہل کی برابر شرک ہے تو اکابر دیوبند کا بھی بالکل وہی عقیدہ ہے جو عقیدۂ نجدی تھا اب مصنّف کا اس کے خلاف اپنے اکابر کو بتانا جیتا جھوٹ اور کھلا ہوا فریب ہے۔ کہ جب یہ عبارات ان کی مطبوعہ تصانیف میں موجود ہیں تو اکابر دیوبند کا ان کے خلاف عقیدہ کس طرح سے ہو سکتا ہے۔ اور اعلیٰحضرت کو نجدی کا ہم عقیدہ ثابت کرنا ایک ایسی غلط اور بے بنیاد بات ہے جس پر خود مصنّف کا ضمیر بھی اس پر انتہائی ملامت کرتا ہوگا۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا آٹھواں عقیدہ

وہابیہ خبیثہ کثرت صلاۃ وسلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام و قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں مثلاً۔

يَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

(شہاب ثاقب ص۸۱)

جواب نجدی کا یہ عقیدہ بھی اکابر دیوبند کا عقیدہ ہے جب گنگوہی صاحب

Marfat.com

اپنے فتوے میں یہ لکھ چکے کہ نجدی کے عقائد عمدہ ہیں تو گنگوہی صاحب کے دیگ کثرت صلوٰۃ وسلام وقرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ نیرہ کا ورد سخت قبیح ومکروہ قرار پایا۔ اور قصیدہ بردہ کے بعض اشعار شرک ٹھہرے ں کے علاوہ وہ اکابر دیوبند اور گنگوہی صاحب کی عین اسلام تقویۃ الایمان د دیکھئے اس میں صاف طور پر موجود ہے بہشتی زیور کی کفر وشرک کی باتوں میں ہے۔

کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا (از بہشتی زیور حصہ اول صلا۱۴) آداب سے کھڑا ہونا اور اس کو پکارنا اور اس کا نام جپنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کیلئے ٹھہرائے ہیں۔ اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے (التقویۃ الایمان صلا۴۴) فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:۔

مثلاً ورد وظیفہ ان اشعار ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہوگا جائز یا منع اور صغیرہ یا کبیرہ اور شرک کیا ہوگا جیسے ورد یارسول اللہ انظر حالتنا۔ یا رسول اللہ اسمع قالنا۔ اِنَّنِی فِی بَحْرِ هَمٍّ مُغْرَقٌ۔ حُدَیْبِیَ سَهِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا۔ یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا ورد کرنا یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ۔ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ۔ یا اور کوئی شعر یا نثر میں ورد اسمار مخلوق بطور وظیفہ کرنا تو جناب ممدوح نے اس کے جواب میں عبارت ذیل تحریر فرمائی وہ عبارت یہ ہے۔

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ آنچہ خط آیا

Marfat.com

جواب آپ کے اس مسئلہ کا تو لکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں کیونکہ وجہ کفر کی غیر کو حاضر و متصرف جاننا ہے اور وجہ فسق کی احتمال فساد عقیدہ عوام اور اپنے اوپر تہمت شرک رکھنا ہے۔ اور کراہت تنزیہی یہ کہ فی الجملہ مشابہت استعانت غیر سے ہونے کی تھی گو نیت نہیں۔ از فتاوی رشیدیہ حصہ سوم ص ۱۶)

ان عبارات میں اکابر دیوبندیہ نے صاف لکھ دیا کہ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا شرک ہے اور کسی بزرگ میں اور کبھی میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں کہ وہ بھی غیر خدا ہیں۔ اور کثرت ورد اور صلوۃ وسلام میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام جپنا ہی تو ہے۔ نیز دلائل الخیرات میں درود شریف ہی تو ہے

تو دلائل الخیرات کے وظیفہ میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام جپنا ہی تو ہوا تو اکابر دیوبند کے نزدیک کثرت صلوۃ وسلام اور قرأت دلائل الخیرات شرک ہوئے پھر خاص قصیدہ بردہ شریف کے اسی شعر کے متعلق گنگوہی صاحب نے فتوی دیدیا کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے جب حاضر و متصرف جانکر نہ ہو ورنہ کفر ہے۔ اور اس کے وظیفہ پڑھنے والے کو اپنے اوپر تہمت شرک رکھنے والا اور استعانت بالغیر کرنے والا قرار دیا تو اکابر دیوبند نے نہ فقط نجدی عقیدہ کی موافقت کی بلکہ نجدیوں کے قبیح و مکروہ بتائے ہوئے کو کفر و شرک تک پہونچا دیا۔ اب مصنف آنکھیں کھول کر دیکھے کہ نجدی عقیدہ

Marfat.com

ل موافقت کیا اس کو اس سے زیادہ درکار ہے ۔ اب مصنف کا یہ کہنا۔

> ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل خیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرت درود وسلام و تخریب نزات دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں (شہاب ثاقب صلا)

ت نا صریح کذب اور کیسا شدید افترا اور کس قدر کھلا ہوا دجل و فریب ہے ۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا نواں عقیدہ

> (۹) وہابیہ تمباکو کھانے اور اس کے پینے کو حقہ میں ہو یا چرٹ میں اور اس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں سے شمار کرتے ہیں ان جہلا کے نزدیک معاذاللہ زنا اور سرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمباکو کا استعمال کرنے والا ملامت کیا جاتا ہے اور وہ اعلیٰ درجہ کے فساق وفجار سے وہ نفرت نہیں کرتے جو تمباکو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں۔
>
> (شہاب ثاقب صلا وصلا)

جواب نجدی کا یہ عقیدہ بھی اکابر دیوبند کا عقیدہ ہے اس لئے جب گنگوہی صاحب فرما چکے ہیں کہ نجدی کے عقائد عمدہ ہیں تو گنگوہی کے نزدیک بھی تمباکو کھانے اور حقہ وغیرہ پینا حرام واکبر الکبائر میں سے ہے اور تمباکو استعمال کرنے والا زانی اور چور سے زائد ملامت کا حقدار اور اعلیٰ درجہ کے فساق وفجار سے زیادہ نفرت کا مستحق ہے۔ اکابر دیوبند اس کا فتویٰ دیتے ہیں۔ تھانوی صاحب کے امداد الفتاوے معروف بفتاوے اشرفیہ حصہ دوم

Marfat.com

کے کتاب الحظر والاباحہ میں مبسوط فتوے جس کا خلاصہ یہ ہے :۔

یہ حقہ قریب تین سو برس کے ہوئے کہ کفّار نے نکالا ہے۔ اور کثرت اس کی مضر ہے۔ پھر تمباکو میں بھی بعض اقسام بہت تیز اور مضر ہیں بعضے کم درجے میں ہیں کسی میں بو زیادہ ہے کسی میں نوبت نشہ یا فتور کی ہے کسی میں نہیں۔ اسی طرح حقہ اور نیچہ میں بھی بعضے نیچہ کے کیڑے پاک ہیں کسی کے ناپاک کسی کے مشتبہ۔ ہر ایک کا حکم جدا پس اگر کسی نے ضرورت شدیدہ میں کسی مرض دشوار کے علاج کے لئے احتیاط سے بطور دوا کے کبھی ایک آدھ بار پی لیا چنداں جرم نہیں اور جو بعد ازالہ بغیر ضرورت شوقیہ پیوے جیسا آجکل شائع ہے کہ یہی محفل کی زیب و زینت ہوگئی اور آخر میں مضر بھی ہوتا ہے اور منہ میں برا بو آتی ہے اور ہر دم منہ میں گھسا رہتا ہے اور حواس میں بھی کدورت آجاتی ہے اور تشبہ اہل نار کے ساتھ ہے کہ منہ اور ناک میں سے دھواں نکلتا ہے اور خود دھواں اور آگ بھی آلہ عذاب کا ہے اس کے ساتھ متلبس رہتی ہے اس طور پر اس کا عادی ہو جانا بسبب اجتماع ان امور کے بیشک برا اور سخت مکروہ ہے بعضے پینے والے جو یہ احتیاط ہیں اور سڑے ہوئے حقے ناپاک نیچے نیز تمباکو کہ پیتے پیتے نشہ ہو جاتا ہے اور شراب کیسی مدہوشی ہوتی ہے اس کی حرمت میں کچھ شک نہیں۔ حاصل یہ کہ کوئی حقہ زیادہ

Marfat.com

مکروہ کوئی کم مکروہ کوئی حرام کوئی ضرورت شدیدہ میں بطور دوا کے ایک آدھ بار روا۔ بہرحال پینے والا اس کا گناہ سے خالی نہیں اور اصرار گناہ پر سخت گناہ ہے۔ اس کا پینے والا محفل مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں دخل نہیں پاتا اور بعضوں نے اس کے پینے والوں کو معذب بھی دیکھا ہے اعاذ اللہ منہ کسی نے کیا خوب کہا ہے تمباکو نوش را سینہ سیاہ است۔ اگر باور نہ داری بے گواہ است ہذا ما عندی واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔

(از فتاوے اشرفیہ حصہ دوم مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۳۹ تا ص ۱۴۱ مولوی امیر باز خاں واعظ جامع سہارنپور کے رسالہ انکار انقلیان مطبوعہ ہاشمی کے صفحہ ۳ میں ہے) یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس یعنی لاویگا آسمان دھواں ظاہر کہ آسمان سے مینہ برسے گا اور اس سے ایک درخت پیدا ہوگا کہ وہ لوگوں کو حاوی ہوگا۔ یعنی بہت سے لوگ حقہ نوشی کے وقت میں اس کے اندر پھنسیں گے فرمایا ھذا عذاب الیم یہ عذاب درد دینے والا ہے کہ مزا اس کا کڑوا ہے اور آخرت میں باعث ماخوذی کا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶ پر ہے) حقہ نوشی سے دل سیاہ ہوجاتا کیونکہ جب دھواں نہ اندر کو لگ جاتا ہے تو وہ سیاہ ہوجاتی ہیں جب یہ دھواں حلق اور جگر اور دل اور انتڑیوں پر پہنچا تو وہ کیسے سیاہ نہ ہوجائیں گی

وتسمع ما قیل ؎

کہ حقہ نوش را قلب سیاہ است اگر باور نہ داری نے گواہ است

Marfat.com

اسی کا اشارہ فرمایا حکیم علی الاطلاق نے کلا بل ران علی قلوبھم
ما کانوا یکسبون ایسا نہیں جو یہ کہتے ہیں بلکہ زنگ لگا دیا یعنی
سیاہی جمادی ان کے دلوں پر اس چیز نے کہ تھی وہ کرتے مثل
حقہ نوشی اسد دھواں کشی سے الخ (از براہین قاطعہ مولفہ اسد ۶۸ و ۶۹)

ان عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ اکابر دیوبند کے نزدیک تمباکو کا استعمال اور حقہ نوشی سخت مکروہ اور حرام اور اس کا پینے والا گنہگار اور اس پر اصرار کرنے والا سخت گنہگار۔ اور محفل نبوی سے محروم اور معذب اور حقہ پینے میں اہل نار سے تشبہ۔ اور خود دھواں اور آگ آلہ عذاب ہے۔ اور اس کی ممانعت دو آیات سے ثابت۔ اور حقہ نوشی سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور آخرت میں سبب مواخذہ۔ اور یہ عذاب دردناک ہے۔ لہذا اکابر دیوبند کا عقیدہ نجدی عقیدہ کے موافق ہوا بلکہ نجدی عقیدہ سے بھی بڑھ چڑھ کر ثابت ہوا کہ انہوں نے حقہ نوش کو معذب، سیاہ دل اور اہل نار سے تشبہ کرنے والا بھی بتایا اور یہ امور نجدی عقیدہ میں نہ تھے۔ اب مصنف کا شہاب ثاقب میں یہ کہنا:۔

> ان حضرات کا خیال دیکھئے تو یہ جملہ بزرگانِ دین تمباکو کے استعمال پر سوائے کراہت تنزیہی و خلاف اولے دوسرا کوئی حکم نہیں فرماتے (از شہاب ثاقب، صـ ۸۲)

کس قدر شدید کذب اور جیتا فریب ہے۔ ہر شخص ان مطبوعہ عبارتوں کو دیکھ کر مصنف پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین تو پڑھ ہی دے۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا دسواں عقیدہ

Marfat.com

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم
کے پہونچا دیتے ہیں۔ (از شہاب ثاقب ص۸۳)

جواب نجدی کا یہ عقیدہ بھی اکابر دیوبند ہی کے موافق ہے کہ گنگوہی
تب نجدی عقائد کو عمدہ لکھ چکے تو گنگوہی صاحب کے نزدیک بھی انکار شفاعت
عمدہ عقیدہ ہوا۔ اب گنگوہی صاحب کا بیان اسلام تقویۃ الایمان ملاحظہ
ہو کہ شفاعت بالوجاہت اور شفاعت بالمحبت ہر دو سے صاف انکار ہے۔

امیر کی وجاہت کے سبب سے اس کی سفارش قبول کی سو اس
قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو
کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی پیر کو
اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصلی مشرک ہے
اور بڑا جاہل (تقویۃ الایمان ص۳۵) بادشاہ نے محبت کے سبب سے
سفارش قبول کر لی اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار عفو پانا اور
ایک چور کو معاف کر دینا بہتر ہے اس رنج سے کہ جو اس محبوب کے
روٹھ جانے سے مجھ کو ہوگا اس قسم کی شفاعت بھی اس
دربار میں کسی طرح ممکن نہیں اور جو کوئی کسی کو اس جناب میں
اس قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی ویسا ہی مشرک ہے اور جاہل
جیسا اول مذکور ہو چکا (تقویۃ الایمان ص۳۶) وہ بڑا کریم رحیم
ہے وہاں کسی کی وکالت کی حاجت نہیں (تقویۃ الایمان ص۳۸)
اگر یا حضور فرماتے ہیں) اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے

Marfat.com

سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل
نہیں بن سکتا (تقویۃ الایمان صہ۲۲) کوئی کسی کا وکیل و حمایتی
نہیں بننے والا (تقویۃ الایمان صہ۹) اللہ صاحب نے کسی کو عالم
میں تصرف کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں
کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی
اپنے بتوں کو اللہ کی برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق
اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت
ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز
کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی ان کا کفر و شرک
تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ
و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ مشرک ہیں برابر ہے۔
(تقویۃ الایمان صہ۸)

ان عبارات میں امام الوہابیہ نے صاف طور پر لکھدیا کہ خدا کے حضور میں
کسی کی سفارش و شفاعت اور وکالت و حمایت کی حاجت نہیں نہ کوئی
کسی کی حمایت کر سکتا ہے نہ کوئی شفیع اور وکیل بن سکتا ہے اور جو کسی جی ولی
کو اللہ کا بندہ اور مخلوق سمجھ کر شفیع و وکیل جانے وہ بڑا جاہل اور اصلی مشرک
بلکہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے اور شفاعت بالوجاہت اور شفاعت بالمحبت
ماننا دونوں شرک ہیں۔ تو یہ امام الوہابیہ شفاعت کا کیسا صاف انکار کر رہا ہے
لہٰذا اکابر وہابیہ کا عقیدہ بھی نجدی عقیدہ کے بالکل موافق ہے بلکہ اس سے

Marfat.com

ت بڑھ چڑھ کر ہے اَب مصنّف اس عقیدہ نجدی کو لکھ کر اپنے اکابر کے لئے
یہ لکھتا ہے :-

> یہ اکابر ظاہراً و باہراً تحقق اور ثبوت شفاعت کے حضرت
> رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قائل ہیں (شہاب ثاقب صـ۸۲)

صریح کذب جتنا جھوٹ ہے اور کھلا ہوا دجل و فریب ہے اور عوام کو سخت مغالطہ میں ڈالتا ہے۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا گیارہواں عقیدہ

> وہابیہ سوائے علم احکام و شرایع جملہ علوم اسرار و حقائق وغیرہ
> سے ذات سرور کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام
> کو خالی جانتے ہیں (شہاب ثاقب صـ۸۲)

جواب نجدی کے اس عقیدہ کی اکابر دیوبند نے بھی موافقت کی۔ گنگوہی صاحب نے جب نجدی عقائد کو عمدہ ہی قرار دیا تو گویا گنگوہی جی کے نزدیک بھی حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سوائے علم احکام و شرائع کے جملہ اسرار خفائی سے خالی ہے۔ نیز گنگوہی صاحب نے اس میں چند فتوے دیئے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

> یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کو علم
> غیب تھا صریح شرک ہے فقط (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم
> مطبوعہ قاسمی دیوبند صـ۱)
> اثبات علم غیب غیر حق تعالےٰ کو شرک صریح ہے (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صـ۷)

Marfat.com

جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونیکا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ج ۳ صـ۳۶)

اس میں ہر چہار ائمہ مذاہب وجملہ علما متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں (رسالہ مسئلہ درعلم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صـ۲)

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان صـ۶ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء واولیا سے رکھے خواہ پیر وشہید سے خواہ امام وامام زادے سے خواہ بھوت وپری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان صـ۱)

ان عبارات اکابر دیوبندیہ سے ظاہر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

ت پاک علوم غیب و اسرار سے خالی ہے تو جو نجدی کا عقیدہ تھا بالکل
ہی ان اکابر دیوبند کا عقیدہ ثابت ہے ۔ بلکہ اکابر دیوبند کا یہ عقیدہ
نجدی عقیدہ سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے کہ نجدی عقیدہ میں حضور کے لئے
وم غیوب و اسرار ثابت کرنے والے کا حکم مذکور نہیں تھا اور انہوں نے
ن کا حکم بھی بیان کر دیا کہ وہ کافر و مشرک ہے ۔ اب مصنف کا یہ لکھنا ۔

> علوم اوّلین و آخرین سے آپ مالا مال فرمائے گئے ہیں کوئی
> بشر کوئی ملک کوئی مخلوق آپ کے ہم پلّہ علوم اور دیگر کمالات
> میں نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ آپ سے افضل ہو۔ (شہاب ثاقب صـ۸۲)

ریح کذب اور شدید فریب ہے اور اپنے اکابر کے مسلک کے بالکل خلاف
، اور خود گنگوہی جی و انبیٹھی صاحب کے قول کے مقابل ہے وہ کہتے ہیں :۔

> شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی
> فخر عالم کی . . . . . وسعت علم
> کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک
> شرک ثابت کرتا ہے ۔ (براہین قاطعہ صـ۵۱) (پھر چند سطر
> بعد میں ہے) ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز
> ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان اُمور میں ملک الموت کی برابر
> بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ صـ۵۱)

اس عبارت میں اکابر دیوبند نے صاف کہہ دیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم
سے علوم میں نہ فقط ہم پلّہ فرشتہ ملک الموت ہی ہے بلکہ شیطان لعین بھی ہے

Marfat.com

بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم سے افضل شیطان وملک الموت کے علوم ہیں۔ تو مصنّف کا یہ کلام کس قدر لغو اور کذب و فریب ہے۔ پھر مصنّف کا یہ قول :۔

> دیکھئے کس قدر فرق ان حضرات (اکابر دیوبند) کے عقائد اور وہابیہ کے عقائد میں ہے (شہاب ثاقب صہ ۸۲)

کس قدر جیتا جھوٹ اور کھلا ہوا فریب ہے بلکہ اکابر دیوبند عقائد نجدیہ کو عمدہ ٹھہرا کر ان کے ہر ہر عقیدہ کو عمدہ بتلانے والے اور نجدی عقائد کے زبردست موافق اور مؤید ثابت ہوئے ۔ بلکہ عقیدۂ نجدی سے بڑھ چڑھ کر وہ باتیں کہنے والے ثابت ہوئے۔ ہماری پیش کردہ عبارات جو ہر عقیدہ میں ہم نے پیش کیں انہیں دیکھ کر ہر منصف یہ انصاف کرنے پر مجبور ہے کہ اکابر دیوبند کے اقوال نجدی عقائد کے بالکل موافق ہیں مصنّف کو چاہیئے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کو بڑھ کر اپنے اوپر دَم کرلے۔

ابن عبدالوہاب نجدی کا بارھواں عقیدہ

> وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں وعلیٰ ہذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالےٰ کو بھی بُرا سمجھتے ہیں (شہاب ثاقب صہ ۸۳)

جواب نجدی کے اس عقیدہ کی بھی اکابر دیوبند نے موافقت کی کہ گنگوہی صاحب نے جب عقائد نجدی کو عمدہ کہا تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس ذکر ولادت کو قبیح و بدعت کہا اور اذکار اولیاء کو بھی بُرا

Marfat.com

سمجھا۔ نیز انہیں گنگوہی کے فتوے ملاحظہ ہوں ۔(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص۸۲)

عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام وتداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانے میں درست نہیں سوال محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف گذاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے الجواب ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے فقط (فتاوے رشیدیہ حصہ دوم ص۱۳۱)

انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایات صحیح درست ہے یا نہیں الجواب انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم۔

(فتاوے رشیدیہ حصہ دوم ص۹۲)

سوال جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں الجواب کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس و مولود درست نہیں (فتاوے رشیدیہ حصہ سوم ص۱۱۲)

یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے ترحما اور کوئی صورت جواز اس کی نہیں ہو سکتی (براہین قاطعہ ص۴۰)

لنگوہی جی کی ان عبارات سے ظاہر ہے کہ اکابر وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک جس میلاد شریف میں کوئی نامشروع بات نہ ہو وہ بھی درست نہیں ۔ اور

Marfat.com

جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں اور کسی قسم کا کوئی لاف وگزاف ہو اور روایات موضوعہ اور کاذبہ بھی نہ ہوں وہ بھی ناجائز ہے اور جس میں صحیح روایات پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ ہو وہ بھی ناجائز ہے۔ جس میں صرف قرآن شریف کی آیات پڑھی جائیں وہ بھی ناجائز ہے یہاں تک کہ صاف کہدیا کہ کوئی سا مولد درست نہیں کہ وہ بدعت ومنکر ہے شرعاً میلاد شریف کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی تو اکابر دیوبندیہ کا یہ عقیدہ بالکل عقیدۂ نجدی کے موافق ہوا اب مصنف کا اس کے بالکل خلاف عوام کو دھوکہ دینے اور اپنے اکابر کی صفائی کے لئے یہ کہنا:۔

> یہ (اکابر دیوبند) جملہ حضرات نفس ذکر ولادت شریفہ کو جبکہ بروایات معتبرہ ہو مندوب اور مستوجب برکت فرماتے ہیں۔
> (شہاب ثاقب ص۸۳)

کس قدر لغو اور کیسا صریح کذب اور زبردست فریب ہے اور اپنے اکابر کے اصل عقیدہ پر پردہ ڈالنا ہے اور مصنف کا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ پر یہ الزام لگانا کہ انہوں نے اکابر دیوبند پر محض اپنی طرف سے گڑھ کر زبردستی ایسے عقائد پیش کئے جو عقائد نجدی کے موافق ہو گئے ہیں۔ تو مصنف کے اس مکر وکید اور دجل وفریب کی حقیقت ہمارے جوابات سے ظاہر ہو گئی کہ اعلیٰحضرت نے جو فرمایا وہ بالکل حق فرمایا۔ فی الواقع اکابر دیوبند کے عقائد بالکل عقائد نجدیہ کے موافق ہیں ان کے اکابر کے اقوال ان کی مطبوعہ تصنیفات میں موجود ہیں ہم نے بطور نمونہ کے ہر عقیدہ نجدی کی موافقت میں اکابر

Marfat.com

بیوبند کے اقوال پیش کرکے ہر منصف شخص پر یہ فیصلہ رکھ دیا ہے کہ وہ اپنی انصاف
پسند طبیعت سے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے زبان کی صداقت اور مصنّف کے
مکر و فریب کا اختراع کرے اور کھل کر صاف طور پر اقرار کرے کہ فی الواقع
اکابر دیوبند تو اپنے ان اقوال سے بالکل عقائد نجدیہ کی موافقت اور تائید
کر رہے ہیں۔ مصنّف کا اپنے اکابر دیوبند کو نجدی عقائد کا مخالف ثابت کرنا
سراسر جھوٹ بالکل کذب صریح ہے۔

مسلمانو اب انصاف سے کہدو کہ بڑا مکّار اور فریبی کون ہے۔ اور
سلطان الرجالین اور زبردست چال باز کون کہلانے کا حقدار ہے۔

ساتواں بہتان اور اس کی حقیقت

گنگوہی صاحب اور انبیٹھوی صاحب نے اپنی کتاب براہین قاطعہ
میں یہ صاف لکھا ہے جس کسی کو سچ اور جھوٹ کا فیصلہ مقصود ہو وہ دیکھ
لے اس کی مطبوعہ عبارت یہ ہے :۔

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ
کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص کے بادلیل محض
قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا
حصّہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے
تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(از براہین قاطعہ مطبوعہ ہلالی ساڈھورہ ص۵۱)

Marfat.com

مسلمانو تمہیں انصاف سے کہنا کیا اس عبارت میں گنگوہی و انبیٹھوی نے ابلیس شیطان لعین کے لئے محیط زمین کی وسعت علم نص سے ثابت مانی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسی وسعت علم کا انکار کیا اور خلاف نصوص قرار دیا تو صاف طور پر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وسیع علم والا شیطان کو نہ کہا۔ کہا اور یقیناً کہا۔ ہر اردو خواں اس کے ماننے کے لئے مجبور ہے تو اب اس مصنف سے دریافت کرو کہ اس میں اعلحضرت قدس سرہٗ نے کیا جھوٹ بولا اور کیا بہتان کیا اور کیا بے حیائی کا کام کیا۔ جب کتاب مطبوعہ موجود ہے اس میں یہ عبارت موجود۔ اس میں یہ تصریح موجود تو مصنف کا اس کو الزام کہنا۔ خدا انہائی صریح کذب اور جیتا جھوٹ اور شرمناک بیحیائی ہے اب خود مصنف ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا طوق اپنے گلے میں ڈالے اور منہ پر خود ہی تھوک لے۔

آٹھواں بہتان اور اس کی حقیقت

جب گنگوہی و انبیٹھوی کی یہ عبارت براہین قاطعہ میں مطبوعہ موجود ہے تو اس میں صاف موجود ہے کہ انہوں نے محیط زمین کا علم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ماننا تو شرک کہا (اور شرک یہی تو ہوتا ہے کہ خدا کی صفت دوسرے کے لئے ثابت کرنا جس سے وہ شریک خدا ہو جائے) اور اسی مجیط زمین کے علم کو ابلیس لعین کے لئے ماننا اور اسے نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا تو نہایت روشن طور پر صاف صاف کہہ دیا کہ ابلیس لعین دیوبندیوں کے نزدیک خدا کا شریک ہے کہ خدا کی یہ صفت اس کے لئے ثابت ہے تو براہین قاطعہ

Marfat.com

میں یہ بات نہایت واضح طور پر موجود ہے تو اب مصنف سے پوچھو کہ اس میں اعلیٰحضرت قدس سرہ کا بیان کیا ہے اور صراحت عبارت کے باوجود تہمت لگانا اور جھوٹ پر کمر باندھنا کس طرح پایا گیا۔ لہٰذا اب ہر دیکھنے والا بھی یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ اس عبارت براہین قاطعہ میں گنگوہی و انبیٹھوی نے ابلیس کو خدا کا شریک ٹھہرایا۔ اور یہی دیوبندیوں کا عقیدہ ہے۔ اور علمار حرمین شریفین کا کفری فتوے ان پر بالکل صحیح ہے اور اعلیٰحضرت قدس سرہ کا قول بالکل حق ہے اور مصنف کی یہ ساری گنگو لغو و باطل ہے۔

نواں بیان اور اس کی حقیقت

گنگوہی جی کا وقوع کذب باری تعالےٰ کا دستخطی نہری فتوے موجود ہے۔ اس کے فوٹو بھی ہمارے پاس ہیں یہ ۱۳۰۸ھ میں میرٹھ میں چھپ کر شائع ہوا اور اس پر اسی وقت مواخذات کیے گئے اس کے پندرہ برس تک گنگوہی صاحب زندہ رہے اور انہوں نے اپنی حیات میں اس فتوے کا انکار نہیں کیا۔ اور آج تک مطبوعہ کتابوں میں اس کے مضامین چھپ رہے ہیں۔ جس کی تفصیل ہم بھی آئندہ فصل کے جواب میں پیش کریں گے۔ تو مصنف سے سوال کرو جو چیز چھپی ہوئی موجود۔ پندرہ برس برابر اس کا لکھنے والا انکار نہ کر سکا تو پھر اعلیٰحضرت قدس سرہ کا اس میں بہتان کیا ہے اور جھوٹی تہمت بندی کیا ہے۔ علمار حرمین شریفین کے سامنے اس کا فوٹو موجود تھا تو ان کا فتوائے کفر مصنف کے نزدیک بھی حق ثابت ہو گیا۔ اب مصنف ہی لغت علی! کا ذہین کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔

Marfat.com

دسواں بہتان اور اس کی حقیقت

مولوی قاسم نانوتوی کی مطبوعہ کتاب تحذیر الناس موجود ہے اس میں جس کا دل چاہے دیکھ لے وہ صاف طور پر لکھتے ہیں :۔

> بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ (تحذیر الناس ص۲۸)

اس عبارت میں صاف طور پر لکھ دیا کہ جب زمانہ نبوی کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا تجویز کیا جائے گا تو یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا انکار ہی تو ہوا اور آپ کے بعد دوسرے نبی کے آجانے میں کچھ مضائقہ نہ ہونا ہی تو انکار ہے لہٰذا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے نانوتوی کا جو عقیدہ حسام الحرمین میں ظاہر فرمایا وہ اس کی عبارت سے ظاہر ہے تو اس میں افترا پردازی اور تہمت و بہتان کونسا ہوا۔ مصنّف کا خود صریح کذب اور شدید فریب ہے کہ وہ دیدہ و دانستہ اس سے انکار کرتا ہے تو اہلِ حرمین شریفین کا فتوئے کفر صحیح ثابت ہوا۔ پھر مصنّف کا بہ کمال دلیری یہ لکھنا :۔

> مولانا علیہ الرحمۃ (یعنی نانوتوی) اس عقیدے اور خیال سے بالکل بری اور پاک ہیں (شہاب ثاقب ص۵۵)

کیا جیتا جھوٹ اور کھلا ہوا فریب نہیں ہے کہ نانوتوی اس عقیدے اور خیال کو تحذیر الناس میں لکھ رہے ہیں اور مصنّف انہیں بری اور پاک بتا رہا ہے

Marfat.com

اور یہ مصنف کا دل جانتا ہے کہ کفر سیدھا دیوبند پہونچا اور نانوتوی کے اندر داخل ہوگیا۔ اس مسئلہ پر ہم بھی اسی فصل میں مفصل گفتگو کریں گے جس میں مصنف اس پر کچھ بولے گا۔ اور یہ آفتاب سے زیادہ روشن طور پر دکھا دینگے کہ نانوتوی حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا منکر ہے۔

.. .. اور اس اخیر زمانہ میں

تو کیا کسی صدی میں بھی ایسا منکر ختمیت کوئی دوسرا بمشکل نکلے گا۔ اور اس مصنف مفتری کذاب کو یہ مشوادیں گے کہ نانوتوی بہت بڑا منکر ختمیت تھا۔

گیارھواں وبارھواں بہتان اور اسکی حقیقت

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان میں صاف طور پر لکھتے ہیں یہ مطبوعہ کتاب ہے وہ نہایت دلیری سے یہ ناپاک الفاظ تحریر کرتے ہیں :-

> پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب

Marfat.com

کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبوت کیوں شمار کیا جاتا ہے
جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات
نبوّت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی
اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے ۔ (حفظ الایمان صفحہ)

تھانوی صاحب نے اس عبارت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو جانوروں اور پاگلوں کے علم سے ملا دیا ۔ اور وہ تھانوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا ہے اس عبارت کے پڑھ لینے کے بعد ہر اُردو خواں اس نتیجے پر پہنچے گا کہ تھانوی نے حضور کے علم غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے واقعی ملا دیا اور وہ خود حضور اور جانوروں پاگلوں میں فرق کا نہ جاننے والا ہے ۔ تو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اس پر کیا بہتان بندی اور دیدہ دلیری کی ۔ اور یہ الزام بالکل بے اصل کس طرح ٹھہرا ۔ اور اس میں تحریف کیا ہوئی ۔ عبارت حفظ الایمان مطبوعہ موجود ہے ۔ لیکن مصنّف کو نظر نہیں آتی ۔ اس عبارت کی مکمل بحث آئندہ آتی ہے ۔ جس پر ہم مصنّف کی ہر بات کا مکمل و مسکت جواب دیں گے ۔

تیرھواں بہتان اور اس کی حقیقت

گنگوہی جی کا وقوع کذب باری تعالےٰ کا فتویٰ جس کے فوٹو موجود ہیں اس میں صاف موجود ہے ۔ اس میں ہے :-

بعض علماء وقوع خلف وعید کے قائل ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ خلف وعید خاص ہے اور کذب عام کیونکہ کذب بولتے ہیں

Marfat.com

قول خلاف واقع کو سہو وہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعدہ گاہ
خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا وجود جنس
کو مستلزم انسان اگر ہوگا تو حیوان بالضرور موجود ہوگا۔ لہٰذا
وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے اگر بضمن فرد کے ہو۔
پس بناءً علیہ اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیئے کہ
اس میں تکفیر علماء سلف کی لازم آتی ہے (نوٹو فتوی گنگوہی،
(نیز براہین قاطعہ میں ہے) امکان کذب کا مسئلہ نہ اب
جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف
وعید آیا جائز ہے یا نہیں پس اس پر طعن کرنا سو سلف کا پہلے
مشائخ پر طعن کرنا ہے ملخصاً (از براہین قاطعہ ص۲)

گنگوہی جی نے ان عبارات میں صحابہ کو پاکر اللہ تعالیٰ کے لئے کذب
اور جھوٹ کو ثابت کرنا تمام سلف کا بھی مذہب تھا اور اس پر طعن کرنا
پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس سے تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی
ہے تو عبارات براہین قاطعہ اور فتوٰی نویسے گنگوہی میں موجود ہے جس کو
ان کی تحقیق مقصود ہو وہ ان کا مطالعہ کرے۔ نو مصنف کا اس کو
اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا افترا و بہتان اور سفید جھوٹ کہنا خود جیتا جھوٹ
و صریح کذب اور شدید دجل و فریب ہے۔

چودھواں بہتان اور اسکی حقیقت

اکابر دیوبند کا خدا کی طرف کذب کی نسبت کرنا ابھی براہین قاطعہ اور

Marfat.com

نتوائے گنگوہی کے قول سے ظاہر ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں دینا دیوبندیوں کی کتابوں رسائل میں صدہا کی تعداد میں موجود ہیں جن کا مفصل ذکر الاستمداد علی اجیال الارتداد لقب کشف ضلال دیوبند اور رسالہ کاشف خبیث دربابیت وغیرہ رسائل میں موجود ہے جن کے دس اقوال اسی کتاب میں چوتھے عقیدہ نجدی کے جواب میں پیش کئے گئے اور باوجود ان عبارات توہین خدا و رسول جل جلالہ وصلے اللہ علیہ وسلم کے اکابر دیوبند اپنی صرف کلمہ گوئی کو اپنے اسلام کی دلیل بنالیتے ہیں اور تبلیغ کلمہ شریف کا ڈھونگ بنا کر عوام کو فریب دیتے پھرتے ہیں جبکہ تحقیق ہر ادنےٰ سے ادنےٰ مسلمان کر سکتا ہے۔ آج اہل دیوبند کے مطبوعہ رسائل موجود ہیں۔ مصنّف کو شرم وحیا نہیں آتی کہ وہ ایسی ظاہر بات کا انکار کرتا ہے اور کمال بے حیائی و بے شرمی اعلحضرت قدس سرہ کو افترا و بہتان کرنے والا اور الزام و اتہام لگانے والا کہہ کر عوام کو فریب دیتا ہے۔ اور اپنے اکابر کی محض اپنی زبان درازی سے صفائی پیش کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ اگر اکابر دیوبند کی کتابیں اور رسائل مطبوعہ موجود نہ ہوتے تو اس کی بات کو کوئی باور بھی کر لیتا لیکن جن کے رسائل خود چیخ چیخ کر اللہ و رسول جل جلالہ وصلے اللہ علیہ وسلم کی شانوں میں انتہائی گستاخیوں اور سڑی سڑی گالیوں کا اعلان کر رہے ہیں۔ مصنّف محض اعلحضرت کو گالیاں دے کر اور اپنے اکابر کی مدح سرائی کر کے ان کے سارے اقوال پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ اس طرح تو ہر قادیانی علماء اہلسنت کو گالیاں دیکر اور غلام احمد کی تعریف کر کے

Marfat.com

اپنے پیشوا کی صفائی پیش کر سکتا ہے اور اس کی ساری گستاخیوں بے ادبیوں پر پردہ ڈال سکتا ہے۔ لہذا جس طرح ایک قادیانی کے اس انداز صفائی کو کوئی سمجھدار انسان کافی نہیں سمجھتا۔ اسی طرح مصنف کے اس اندازِ صفائی کو بھی کوئی عاقل کافی نہیں سمجھ سکتا۔

پندرھویں بہتان اور اس کی حقیقت

اکابر دیوبند کا یہ خیال کہ غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن ہے اور رسول اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے انکی کتابوں رسالوں سے ظاہر ہے۔ چند عبارات ہم نے گیارہویں عقیدہ نجدی کے جواب میں نقل کیں کہ گنگوہی صاحب کے فتاوے رشیدیہ حصہ دوم کے صفحہ پر ہے:۔

> یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ اگر خدا نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب کی ایک بات بتائی ہوتی تو پھر حضور کے لئے مطلقاً علم غیب کا اعتقاد شرک نہ ہوتا اور تقویۃ الایمان کی یہ عبارت کہ:۔

> پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ایک بات کے غیب کا اعتقاد اگر خدا کے

Marfat.com

دینے کے لحاظ سے بھی ہو جب بھی شرک ہے تو ان کا نتیجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک غیب کے بتانے اور دینے کی قُدرت ہوتی تو وہ نبی ہی کو بتاتا اور دیتا تو نبی کو ایک غیب کا علم نہ محال ہوتا نہ ناممکن اور نبی کے لئے علم غیب کا اعتقاد نہ کفر ہوتا نہ شرک۔ اور جب نبی کے لئے ایک بات کے غیب کا علم شرک ہے تو نہ تو خدا کو ایک غیب کے بتلانے اور دینے کی قُدرت ہے نہ نبی کو ایک غیب کا علم ممکن اور جب خدا نبی کو ایک غیب کا علم نہیں دے سکتا تو اور کسی کو ایک غیب کا علم کس طرح دے سکتا ہے تو ان نہیں دو عبارتوں سے ثابت ہو گیا کہ اکابر دیوبند کے خیال میں غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتلائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن اور اللہ کو اتنی قُدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے۔ تو دیوبندیوں کے خیال تو خیال، بلکہ کتابوں میں یہ عقیدہ چھپا ہوا موجود ہے۔ مصنّف محض عوام کو دھوکہ دینے اور اپنا مکر و فریب کا جال پھیلانے کے لئے اپنے اکابر کے اس عقیدہ سے انکار کرتا ہے اور اپنے اکابر کی مطبوعہ عبارات پر پردہ ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو علم غیب کے عطا کرنے پر قادر نہیں مانتا۔ اور نبی کے لئے ایک بات کا علم غیب بھی محال و ناممکن جانتا ہے اور محض دریدہ دہنی سے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو افترا و بہتان کرنے والا قرار دے کر اپنے اکابر کی گاد خلاصی کی فکر میں دل بھر کر جھوٹ بولتا ہے انتہائی فریب کی راہیں نکالتا ہے۔ اور ہر طرح عوام کو مغالطہ اور فریب مکر و کید میں پھانستا ہے۔ فھداہ اللہ تعالیٰ الی دینہ القویم وصراطہ المستقیم۔

Marfat.com

باب ثانی

مصنف نے باب ثانی کو نو فصلوں پر تقسیم کیا اور فصل اوّل و دوم کو صـ۸۸ صـ۹۸ تک لکھا جس میں تحذیر الناس کی کفری عبارت کو مبحث مقرر کیا۔

مولوی قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس والی عبارت

مصنف نے شہاب ثاقب کے دس صفحات نہ اپنے نصیب کی طرح سیاہ جس میں ادھر نانوتوی کی دل کھول کر تعریف کا خطبہ بھی دیا اور اُدھر کی بھر حضرت قدس سرہ کو سب وشتم اور لباس اخلاق سے ننگا ہو کر خوب لیاں بھی دیں۔ اور تحذیر الناس کے متعدد صفحات سے کچھ عبارات بھی پیش کر دیں۔ اور اپنی قابلیت کی اچھی طرح ڈینگیں بھی ماریں لیکن الحضرت قدس سرہ نے تحذیر الناس کی جن عبارات پر مواخذہ فرمایا اور علماء حرمین شریفین نے جن پر حکم کفر دیا تھا تو ان عبارات کو ان دس صفحات میں نقل کیا نہ ان کی ایسی توضیح و تفصیل کی جس سے وہ کفری معنی سے بچ جائیں نہ ان کی ایسی تاویلات پیش کیں جن سے ان کا مفہوم اسلامی تعلیم کے موافق ہو جائے اور اہل عقل کے نزدیک وہ کفری مراد سے صاف اور بری ہو جائیں۔ مصنف کو جب اپنے لکھنے کا شوق پیدا ہوا تھا تو اس کے لئے سب سے زیادہ ضروری اور اہم امر یہی تھا چاہے اس بحث میں دو چار صفحات ہی لکھتا لیکن ان عبارات سے کفری الزام کو اُٹھا دیتا۔ اور دلائل شرعیہ اور اقوال سلف سے اسکی نہایت روشن طور پر تائید نقل کرتا اور اپنے مخالفین کو بھی نانوتوی کا حجۃ اللہ علی العلمین

Marfat.com

اور مرکزِ دائرۃ التحقیق والتدقیق وغیرہ اوصاف باور کرادینا۔ اور دنیائے اسلام والمسلمین پر اس کا قطبِ افلاک الحکم واسرار التشریع ہونا ثابت کردینا۔

مگر مصنف میں نہ اِدھر اتنی علم وقابلیت تھی۔ نہ اس قدر دلیری وجرأت تھی۔ نہ اُدھر ان عبارات تحذیر الناس میں ایسی گنجائش وصلاحیت تھی نہ ان پر سے الزاماتِ کفریہ کے اُٹھا دینے کی قدرت وطاقت تھی۔ اس سا بیچارے مصنف نے نہ اُن عبارات کفریہ کو نقل کیا نہ ان کی تاویلات پیش کیں۔ بلکہ عوام کو فریب دینے اور اپنے جاہلوں پر نانوتوی کا وقار باقی رکھنے کے لئے دس صفحات محض لغویات سے بھر دئے۔ اور اپنے عمل سے اعتراف کرلیا کہ علیحضرت قدس سرہٗ کے مواخذات کے کچھ جوابات نہیں اور ان عبارات سے کفری معنے کا بچا دینا اس کے امکان سے باہر ہے۔

اب ہم اس مسئلہ کی تفصیل دلائل کی روشنی میں پیش کریں اور یہ کہا کہ تمام اہلِ اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بلاشک خاتم النبیین بمعنے آخر الانبیا ہیں یعنی آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ اس پر نصوص صریحہ بکثرت دلالت کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (سورۂ احزاب ع ۶)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

Marfat.com

یر معالم التنزیل میں سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
یہ تفسیر نقل کی :۔

ن ابن عباس ان اللہ تعالٰے حکم ان لا نبی بعدہٗ لم یعطہ ن اذکر ا (معالم مصری ج ۵ ص ۲۱۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالٰے نے جب حکم فرمایا کہ حضور کے بعد کوئی نبی ں تو انہیں کوئی لڑکا نہ عطا فرمایا۔

علامہ خازن تفسیر لباب التاویل فی معانی التاویل میں تحت آیہ کریمہ لتے ہیں :۔

ا خاتم النبیین) ختم اللہ بہ النبوۃ ہ نبوۃ بعدہ ای ولا معہ کان اللہ بکل شئ علیما) ن دخل فی علمہ انہ لا نبی بعدہٗ خازن مصری ج ۵ ص ۲۱۸)

خاتم النبیین یعنی اللہ نے ان سے نبوت کو ختم کیا تو ان کے بعد کوئی نبی نہیں نہ ان کے زمانے میں۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے یعنی یہ اس کے علم میں ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

علامہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں خاتم النبیین کے معنی یہ ذکر کئے۔

خاتم النبیین) ختم بہ النبوۃ و رأ ابن عامر وعاصم خاتم بفتح تاء ای اٰخرھم۔ معالم التنزیل مصری ج ۵ ص ۲۱۸)

خاتم النبیین یعنی ان پر نبوت ختم کی گئی اور ابن عامر اور امام عاصم نے خاتم کو تا کے زبر سے پڑھا یعنی آخر الانبیا سب انبیاء میں آخر نبی۔

علامہ نسفی تفسیر مدارک التنزیل میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں :۔

Marfat.com

(خَاتَمَ النبیین) بفتح التاء عاصم بمعنے الطابع (ای اٰخرھم یعنی لا ینبأ احد بعدہ (مدارک ج ۳ ص ۲۳۳)

خاتم النبیین کو عاصم نے تاء سے پڑھا یعنی آخر الانبیاء جن بعد کوئی نبی نہ کیا جائے۔

علامہ شیخ احمد جیون تفسیر احمدی میں تحت آیۃ کریمہ فرماتے ہیں:

ھذہ الایۃ فی القرآن تدل علی ختم النبوۃ علی نبینا صریحا وخاتم النبیین ای لم یبعث بعدہ نبی قط ویختم بالواو النبوۃ ویغلق الی یوم القیمۃ ملخصاً (تفسیر احمدی مطبوعہ دہلی ص ۳۴۴ ج ۲)

یہ آیت قرآن ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر صراحۃً دلالت کرتی ہے اور خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ حضور کے بعد کوئی نبی ہرگز نہ ہوگا۔ ان کے ساتھ نبوت کا دروازے قیامت تک ختم اور بند کردیئے گئے۔

ان تفاسیر سے ثابت ہوگیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت ثابت ہونے کے لئے یہ آیت صریح دلیل ہے اس میں یہ فرمایا گیا کہ وہ ہی خاتم النبیین ہیں اور ان ہی پر نبوت کے دروازے بند کردیئے گئے۔ آخر الانبیاء ہیں تو قیامت تک اب دروازہ نبوت بند ہوگیا۔ لہٰذا اب زمانے میں یا ان کے بعد کوئی اور نبی ہرگز نہیں ہوسکتا کہ وہ اللہ تعالےٰ کا علیم ہے اس کے علم میں بھی یہی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

بالجملہ یہ تو خالق عالم جل جلالہٗ کا فرمان واجب الاذعان تھا۔ اب

Marfat.com

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی سُنیئے۔ مُسلم شریف و ترمذی شریف
ں یہ حدیث مروی ہے:-

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت
جوامع الکلم ونصرت بالرعب
واحلت لی الغنائم وجعلت لی
الارض طهورا ومسجدا وارسلت
الی الخلق کافة وختم بی النبیون
(جامع الصغیر مصری ج ۲ ص ۶۳)

میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت
دیا گیا۔ مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں
اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب
ڈالنے سے میری مدد کی گئی۔ اور میرے
لئے غنیمتیں حلال ہوئیں۔ اور میرے
لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی
جگہ قرار دیگئی۔ اور میں تمام خلق کی طرف رسول ہوا۔ اور مجھ پر انبیا ختم کئے گئے۔

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:-

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن
بنیانه ترک منه موضع لبنة
فطاف به النظارة یعجبون من
حسن بنیانه الا موضع تلک
اللبنة فکنت انا سددت موضع
اللبنة ختم بی البنیان وختم
بی الرسل (وفی روایة) فانا اللبنة
وانا خاتم النبیین (از مشکوٰۃ شریف
باب فضائل النبی ج ۲ ص ۵۰۶)

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری اور تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے
جیسے ایک نہایت عمدہ محل بنایا گیا
اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی
رہی دیکھنے والے اس کے آس پاس
پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب
کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کر نگاہوں
میں کھٹکتی ہے میں نے تشریف لاکر وہ

Marfat.com

جگ بند کی مجھ سے یہ عمارت پُوری کی گئی ۔ مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی۔ میں عمارت نبوّت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں۔

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی۔ الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۱۲)

میرے متعدد نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالےٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ترمذی شریف اور مسند امام احمد اور مستدرک میں حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔

(الجامع صغیر ج ۱ ص ۶۷)

بے شک رسالت اور نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہو نہ کوئی نبی ہو۔

امام احمد نے اپنے مسند میں اور طبرانی نے کبیر میں اور ضیا نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فی امتی کذابون دجالون سبعۃ وعشرون منہم اربع نسوۃ وانی

میری اُمّت میں ستائیس کذاب دجّال ہوں گے۔ انہیں چار عورتیں ہیں

Marfat.com

خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے
(از جامع صغیر مصری للسیوطی ج ۲ ص ۶۵) بعد کوئی نبی نہیں۔

ان احادیث شریفہ سے ثابت ہوگیا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی۔ وہ خاتم الانبیاء ہیں وہ عمارت نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ ان کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا نہ رسول وہی آخر الانبیاء ہیں۔ وہی مرسلین ہیں آخری رسول ہیں۔ اب جو شخص اس کے خلاف کہتا ہے وہ آیۂ کریمہ اور احادیث شریفہ کا منکر ہے اور منکر قرآن وحدیث کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں علامہ شیخ ابن نجیم الاشباہ والنظائر میں فرماتے ہیں۔

اذا الحریجرف ان محمدا صلے اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات (از الاشباہ والنظائر کشوری معہ حموی ص ۲۶۷)

جب یہ نہ جانے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں تو وہ مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

اس عبارت سے ظاہر ہوگیا کہ جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ جانے اور آپ کے بعد کسی اور نبی کا پیدا ہونا ممکن بتائے وہ بلاشک کافر و مرتد ہے اور آیۂ کریمہ خاتم النبیین میں خاتم کے معنی باعتبار لغت کے آخر ہیں اور خاتم النبیین کا لغوی ترجمہ آخر النبیین ہے۔ علامہ ابوبکر حجندی کے غریب القرآن میں ہے۔

قولہ خاتم النبیین اخر النبیین (غریب القرآن مصری ج ۱ ص ۳۲۷) خاتم النبیین کا ترجمہ آخر النبیین ہے۔

Marfat.com

خود مفتی دیوبند محمد شفیع دیوبندی اپنے رسالہ ہدیۃ المہدیین میں لکھتے

ان اللغة العربية حاكمة بان معنى خاتم النبيين فى الاية هو اخر النبيين لا غير۔

(از ہدیۃ المہدیین ص۲۱)

بے شک لغت عربی اسی پر حاکم ہے کہ آیت میں جو خاتم النبیین ہے اس کے معنی آخر النبیین ہیں۔ نہ کچھ اور۔

یہی مفتی دیوبند اسی میں تصریح کرتے ہیں اور تفسیر روح المعانی سے ناقل ہیں کہ اسی معنے پر اجماع اُمت بھی منعقد ہو چکا ہے۔

اجمعت عليه الامة فيكفر مدعى خلافه ويقتل ان اصرّ۔

(ہدیۃ المہدیین ص۳۵)

امت نے خاتم کے یہی معنے ہونے پر اجماع کیا ہے تو اس کے خلاف کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ اگر اسی پر اصرار کرے قتل کیا جاوے۔

الحاصل آیۂ کریمہ خاتم النبیین میں خاتم کے لغوی معنے اور تفاسیر و احادیث اور اجماع اُمت سے شرعی معنے متواتر اور قطعی یہی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کرام کے زمانے کے بعد میں ہیں اور سب میں آخر نبی ہیں۔ اسی معنے پر ایمان فرض ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ اب ناظرین اس کے مقابل قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس کی پوری عبارت بغور پڑھیں وہ لکھتا ہے:۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اوّل معنے خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ

Marfat.com

وقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم
ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے
بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم
یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر
صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں
سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ
خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں
کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں
ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس
وصف میں اور قدر و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب
و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں
کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اور ان کو ذکر نہ کیا
دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان کا
کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر نہ کرنے سے ہیں
اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے
ہیں۔ (تحذیر الناس مطبوعہ خیر خواہ سرکار ص ۳ سطر ۱۰ تا ۱۲)
نانوتوی صاحب کی اس عبارت میں جس قدر کفریات ہیں (اعاذنا اللہ منہا)
کے معنے سب میں آخر نبی ہونے کو نوٹ میں حدیث اور اجماع امت سے
متواتر اور قطعی ثابت ہو چکے انہیں عوام جاہلوں کا خیال بتانا (۲) انہیں فہم

Marfat.com

ٹھہرانا (۳) تمام امّت کو عوام اور نافہم قرار دینا (۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ عوام اور نافہم کہنا (۵) مخالفین معنیٔ تفسیر و حدیث اور اجماع کو اہلِ فہم بتانا (۶) معنی متواتر و قطعی احادیث و اجماع میں کچھ فضیلت نہ ماننا (۷) اس متواتر معنے کو مقام مدح میں ذکر کرنے کے قابل نہ جاننا (۸) خاتمیت باعتبار "لمخزومانی جب تک صحیح نہیں کہ یہ مانو کہ یہ مقام مدح کا مقام اور یہ وصف اوصاف میں سے ہے (۹) اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو آخر نبی مانا جائے اور اس وصف کو مدح جانیں تو خدا کی طرف زیادہ گوئی کا وہم ہونا (۱۰) اور حضور کی جانب نقصان قدر اور کم رتبے ہونے کا احتمال پیدا کرنا۔ زیادہ گوئی بے ہودہ بکواس کو کہتے ہیں اس میں خدا کی توہین بھی ظاہر ہے۔

بالجملہ اس عبارت میں نانوتوی نے خاتم النبیین کو بمعنے آخر الانبیاء ہونے کا کس قدر تاکید اور شدت کے ساتھ انکار کیا۔ بس معنے پر قرآن وحدیث اور اجماع نے ایمان لانا ضروری اور فرض قرار دیا تھا۔ اس نانوتوی نے اسی معنے کا کیسا صاف انکار کیا۔ تمام امّت اور اللہ رسول جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم سب کو عوام جاہل اور نافہم ٹھہرایا۔ خدا کو زیادہ گو اور بے ہودہ بکواس کرنے والا کہا تو اگر یہ امور بھی کفر نہ ہوں تو پھر مصنف کے نزدیک کفر کی کیا تعریف ہے۔ علاوہ بریں دیوبندی لوگ یہی چیختے پھرتے تھے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے قاسم نانوتوی کو کافر کہا علمائے عرب و عجم نے اس پر کفری فتوے صادر کئے۔ لیکن اب تو لینے کے دینے پڑ گئے کہ مفتی دیوبند محمد شفیع دیوبندی کے حکم اور اس پر اکابر دیوبندی تصدیقوں نے بھی قاسم

Marfat.com

نانوتوی کو کافر مرتد واجب القتل قرار دیا۔ تو مصنف پہلے اپنے گھر کی تو خبر لے اور ان سب کو مفتری۔ کذاب۔ دجّال۔ شیطان کہے۔ اور ان کی گردنوں میں کفر و لعنت کا طوق ڈالکر سود اللہ وجوھھم و وجوہ اتباعھم فی الکذبین کو لکھ کر چھاپے۔

آپ مصنف کا اعلیٰحضرت پر افترا کرنا اور صریح جھوٹ بولنا۔

اس نے قطع و برید کرکے عبارت تحذیر الناس کی اس طرح نقل کی کہ ایک سطر صفحہ ۲ کی لے لی اور دو سطریں صفحہ ۱۴ کی لے لیں اور ہر دو صفحوں میں سے عبارت سابق و لاحق حذف کر دیں اور ان دونوں عبارتوں کے جمع کرنے سے ایک خراب و فاسد معنے پیدا کر دیئے۔ (دو سطر کے بعد ہے) اس مفتری کذاب نے قطع و برید کرکے مولانا نانوتوی رح پر بہتان باندھا ہے۔

(شہاب ثاقب ص۸۹)

کس قدر غلط اور کتنا مکر و کید ہے۔ ہم نے تحذیر الناس کے ص۲ کی پوری عبارت نقل کی تو نانوتوی پر حکم کفر تو اسی عبارت پر لگ گیا۔ کہ نانوتوی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنے آخر الانبیاء ہونے کا منکر ہے اس میں قطع و برید کہاں ہے ناظرین اسکے اس صریح جھوٹ اور شدید فریب کو ملاحظہ کریں۔ اور تحذیر الناس کے ص۱۴ کی عبارت یہ ہے:۔

بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو
جب بھی آپ کا خاتم ہونا یہ مستور باقی رہتا ہے (تحذیر الناس ص۱۴)

Marfat.com

تو نانوتوی صاحب نے اس عبارت میں اسی صفحہ ۲ والے کفر کا اعادہ کیا ہے۔ مصنّف کا اس پر یہ کہنا کہ ان دونوں عبارتوں کو جمع کرنے سے خراب وفاسد معنے پیدا کر لئے ہیں۔ کس قدر دجل وفریب اور مکر وکید ہے باوجودیکہ صفحہ ۲ والی عبارت اپنے کفری معنے میں مستقل عبارت ہے .. .. اور صفحہ ۱۴ والی عبارت میں اسی کفر کو اس کے بعد لوٹایا گیا ہے یہ خود ایک مستقل کفری عبارت ہے تو مصنّف کا ان کے جمع کرنے کو کفر قرار دینا محض عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔ اسی طرح نانوتوی کا اس کے بعد پھر اسی کفر کا اعادہ کرنا اور اس طرح لکھنا :۔

> بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا (تحذیر الناس ص۲۸)

پھر اسی کفری معنے کو مستقل طور پر لوٹا دینا ہے۔ لہٰذا یہ ہر سہ عبارات اپنے اپنے کفری معنے میں مستقل ہیں تو مصنّف کا اعلیحضرت پر قطع وبرید کا الزام لگا دینا اور یہ کہہ دینا کہ ان عبارات کو جمع کر کے کفری معنے پیدا کئے ہیں۔ یہ اسکی صریح بے ایمانی اور انتہا درجہ کی خباثت قلبی ہے۔ مصنّف سے جب ان عبارات کی کوئی صحیح تاویل نہ بن سکی اور ان سے کفر نہ اُٹھ سکا۔ تو اس نے اپنی عاجزی اور مجبوری کو اس پُر فریب طریقہ پر دفع کرنے کی سعی کی ہے۔ جس کو اہلِ عقل تسلیم نہیں کرے گا تو اس نے اپنا جواب سے عاجزی کا یہ طریقہ اختیار کیا۔ وہ کہتا ہے :۔

> حضرت مولانا صاف طور سے تحریر فرما رہے ہیں کہ جو شخص

Marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر النبیین ہونے کا منکر ہو
اور یہ کہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانہ کے بعد نہیں بلکہ
آپ کے بعد اور کوئی نبی آسکتا ہے تو وہ کافر ہے۔ (شہاب ثاقب ص۸۹)

جواب مصنف کا یہ صریح کذب اور جیتا جھوٹ ہے کہ تحذیر الناس
میں نانوتوی کی یہ عبارت بلفظہ کہیں موجود ہو اگر کہیں ہو تو مصنف بتائے
کہ فلاں صفحہ پر یہ عبارت بجنسہ وبلفظہ موجود ہے۔ پھر اگر ہم اس سے قطع نظر
بھی کرلیں اور یہ تسلیم بھی کرلیں کہ یہ عبارت تحذیر الناس میں بلفظہ مذکور ہے
تو یہ عبارت ہمارے خلاف نہیں کہ اس میں نانوتوی نے خود اپنے ہی اوپر
کفر کا فتوی دیدیا اور اپنی ہر سہ عبارات ص۲ وص۱۴ وص۲۸ کو کفر قرار دیا اور
اعلیٰحضرت قدس سرہٗ اور علماء حرمین کے فتاوں پر صاد کردیا اور خود اپنے منہ
پر تھوک لیا۔ اور مصنف کی ان ہر سہ عبارات کی حمایت اور محنت پر پانی پھیر دیا۔
علاوہ بریں جب مصنف ص۳ پر کفر لکھ چکا اور ص۱۱ پر اس کا اقرار کفر ہے
تو محض اقرار کفر اس کو اس کفر سابق سے نہیں بچا سکتا۔ مصنف ہی بتائے
کیا کسی کافر کا محض اقرار کفر اس کو مسلمان ثابت کردے گا۔ پھر اس عبارت
میں نانوتوی نے خاتم النبیین کو بمعنے آخر النبیین کے انکار کرنے اور آپ کا
زمانہ سب انبیاء کے زمانے کے بعد ماننے اور آپ کے بعد اور کوئی نبی کے
آسکنے کو کفر قرار دیا۔ اور خود تحذیر الناس کے صفحہ ۳ خاتم النبیین کو آخر النبیین
کے معنے میں لینے کو خیال عوام قرار دے کر انکار کیا۔ اور اسی طرح آپ کے زمانہ
کو انبیاء کے زمانہ کے بعد ماننے کو خیال عوام ٹھہرا کر اس کا انکار کیا۔ اور اسی طرح

Marfat.com

صـ۱۴ وصـ۲۸ کی عبارتوں میں آپ کے بعد اور کوئی نبی آ سکنے کی تصریح کرکے خود اپنے اوپر کفر کا حکم دیا تو یہ اپنے کافر ہونے کی اقبالی ڈگری ہوئی۔ لہٰذا مصنف نے اس عبارت کو پیش کرکے نانوتوی کی حمایت نہیں کی بلکہ اس کے کفر کو اور مستحکم کر دیا۔

پھر مصنف شہاب ثاقب کے صفحہ ۹۰ پر تحذیر الناس والی عبارت نقل کرکے یہ نتیجہ نکالا۔

> دیکھئے اس عبارت میں کس طرح تصریح۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزماں ہونے کی فرما رہے ہیں اور آپ کے خاتم زمانی ہونے کے منکر کو خود کافر کہہ رہے ہیں پھر اس شخص گمراہ کنندہ عالم مجرد الدجالین کی جرأت اور دروغگوئی کو دیکھئے کہ کس طرح انکی نسبت بکثرت بکھتا ہے اور تشہیر کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزمان ہونے کے منکر ہیں اور آپ کے بعد دوسرے نبی کے آنے کو جائز فرما رہے ہیں۔ بھلا اس خباثت اور نجاست کا کیا ٹھکانا ہے (از شہاب ثاقب صـ۹)

جواب جب نانوتوی صاحب بقول مصنف حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزماں ہونے اور خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین ہی کے قائل تھے تو انہیں اس تحذیر الناس کے تصنیف کرنے کی کونسی ضرورت پیش آئی تھی۔ اور تیرہ سو برس کے بعد خاتم النبیین کے شارع علیہ السلام وصحابہ وتابعین وائمہ دین کے بیان کردہ معنے متواتر کے خلاف نئے معنے

Marfat.com

تراشنے اور پھر اس پر اپنے ایجاد بندہ ہونے پر فخر کرنے کے معنے کونسی طاقت مجبور کر رہی تھی۔ اور تمام اُمت کے بتائے ہوئے معنے متواتر کو خیال عوام بنانے کے لئے کون اس کے سر پر تلوار لے کر جبر کر رہا تھا اور زمانہ نبوی میں یا اس کے بعد میں اور دوسرا نبی تجویز کرنے کے لئے کون بندوق لیکر سینے پر سوار تھا۔ اور جب نہ کوئی ضرورت شرعی تھی نہ جبر و اکراہ تھا تو نانوتوی صاحب کا تحذیر الناس کے صـ۲ پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و ائمہ دین کے بتائے ہوئے معنے متواتر کو خیال عوام کہنا کیا ضروریات دین کا انکار نہیں۔ کیا ان بزرگان دین حتی کہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ معنے قرآن مجید سے جاہل و نافہم ٹھہرانا نہیں۔ پھر صـ۱۴ و صـ۲۸ پر زمانہ نبوی میں یا بعد زمانہ نبوی کے اور کسی نبی کا تجویز کرنا کیا معنے متواتر ختم نبوت کے خلاف نہیں اور اس معنے متواتر کا انکار کیا ضروریات دین کا انکار اور کفر نہیں ہے تو آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ نانوتوی صاحب حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزماں ہونے اور خاتم النبیین کے بمعنی آخر النبیین ہونے کے منکر ہیں اور زمانہ نبوی میں یا بعد زمانہ نبوی دوسرا نبی جائز ہونے کے قائل ہیں تو یہ نانوتوی یقیناً کافر و مرتد ثابت ہوا۔ اور اعلیحضرت قدس سرہ و علماء حرمین کے کفر کے فتاوے بلاشبہ حق ثابت ہوئے۔ یہاں تک کہ اس نانوتوی نے بھی اپنے اس کفر کو تسلیم کر کے خود اپنے کافر ہونے کا اقرار کر لیا جس کا خود مصنف بھی اعتراف کر رہا ہے۔ تو یہ نانوتوی کی خود اپنے اوپر قبالی دگری

Marfat.com

ہوئی - اور اس کا خود اپنے کفر کا اقرار کرنا اس کو کفر سے بچا سکتا ہے : اس کی صفائی کے لئے کافی ہو سکتا ہے - اب مصنف کا اس کفر پر پردہ ڈالنا اور نانوتوی کی حمایت میں اعلحضرت قدس سرہٗ کو گالیاں دینا اور دروغگو اور دجّال کہنا - خود اس کے عاجز ہونے اور مفتری و کذاب ہونے کی بین دلیل ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مصنف سوائے گالیاں دینے کے نہ نانوتوی کے سر سے کفر کو ٹال سکتا ہے نہ ایک کلمہ اس کی تائید و تاویل میں کہہ سکتا ہے اور جو کوئی لفظ اس کی حمایت میں کہے گا اس سے نانوتوی کا کفر اور زیادہ مستحکم ہو جائے گا - جیسا کہ اس مثال سے ظاہر ہے - اب باقی رہا مصنف کا ختم نبوت پر پانچ دلیلوں کا پیش کرنا اور اس کے منکر کو کافر ثابت کرنا یہ ہمارے خلاف نہیں بلکہ ہمیں ہمارے دعا کا اثبات ہے اور نانوتوی کے مسلک کی کھلی ہوئی مخالفت ہے - مصنف کی یہ بدحواسی ہے کہ نانوتوی کی حمایت کا نام لے کر اس کے خلاف لکھ دیا - اور خود بھی اس کو کافر بنا دیا - یہ ہے اعلحضرت کی کرامت کہ اس سے انہی کھلوا لی -

پھر مصنف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۹۱ و ۹۲ پر تحذیر الناس کے صفحہ ۳ کی عبارت اس طرح نقل کر کے یہ غلط نتیجہ مرتب کیا ہے :-

> بالجملہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وصف نبوت میں موصوف بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیا موصوف بالعرض الخ (شہاب ثاقب ص۹۱) و ص۹۲ تک نقل کر کے یہ نتیجہ نکالا) حضرات ذرا اس عبارت کو غور سے ملاحظ

Marfat.com

فرمائیے دیکھئے مولانا مرحوم کس تصریح کے ساتھ خاتمیت
زمانی کو اپنے معنے راجح یعنی خاتمیت مرتبی کے لازم مانتے
ہیں اور ثبوت خاتمیت زمانی کے واسطے دلائل قائم فرمارہے
ہیں۔ یہ عبارتیں صاف طور سے بتلا رہی ہیں کہ محمد نے التضلیل
نے عمدہ عبارتوں کی قطع و برید کرکے افترا پردازی کی ہے الخ (شہاب ثاقب ص ۹۲)

جواب مصنف یہ بتلائے کہ خاتم النبیین کے حضور نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و ائمہ دین نے یہ معنے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نبی بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء نبی بالعرض ہیں کہاں بتائے
ہیں تو مصنف ثبوت پیش کرے اور ان بزرگوں نے اگر نہیں بتائے ہیں
تو اس نانوتوی نے یہ تفسیر بالرائے کی۔ اور تفسیر بالرائے کرنے والے کے متعلق خود
نانوتوی نے اسی تحذیر الناس کے صفحہ پر یہ حدیث پیش کی ہے مَنْ
فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ فَقَدْ کَفَرَ یعنی جس نے قرآن کی تفسیر بالرائے کی
تو وہ کافر ہوگیا) تو نانوتوی خود اپنی پیش کردہ حدیث کی بنا پر آیہ خاتم النبیین
کی یہ تفسیر بالرائے کرکے کافر ہوگیا۔ لہٰذا اگر مصنف اپنے پیشوا نانوتوی کے
لئے معنے کسی معتبر کتاب سے ثبوت میں پیش نہ کرسکا تو یہ نانوتوی کی تفسیر
بالرائے قرار پاکر خود مصنف کے نزدیک بھی نانوتوی کافر قرار پائے گا۔ تو اب
ہر ذی عقل اس کا فیصلہ کرنے پر مجبور ہے کہ اگر مصنف کو واقعی نانوتوی کی حمایت
مقصود ہے تو جلد از جلد اس کے بیان کردہ معنے جدید کا ثبوت پیش کرے گا
ورنہ اس کے کفر کا اقرار کرے گا۔

Marfat.com

اَب باقی رہا مصنف کا اس عبارت تحذیر الناس کو نقل کرکے یہ نتیجہ
کہ خاتمیت مرتبی کو خاتمیت زمانی لازم ہے . . . . . تو اس کا جواب یہ
کہ جب نانوتوی نے بعد زمانہ نبوی نیا نبی تجویز کرکے خاتمیت زمانی کو جو لازم تھی باطل
کردیا تو خاتمیت مرتبی جو ملزوم تھی وہ بھی باطل ہوگئی کہ بطلان لازم بطلان ملزوم
کی دلیل ہے تو اَب نانوتوی کے نزدیک نہ خاتمیت مرتبی رہی نہ خاتمیت زمانی
لہٰذا اَب اس نانوتوی نے بالکل خاتمیت ہی کا خاتمہ کردیا۔ اور حضور نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے ہی صاف انکار کردیا۔

مصنف نے اپنے پیشوا نانوتوی کی کیسی عجیب حمایت کی کہ اس کے
کفر کو اور واضح کردیا اور اس کو ختم نبوت کا صاف طور پر منکر ثابت کردیا۔
اس عبارت پر بہت اچھل کر بولا تھا جس نے نانوتوی کے کفر کو اور زیادہ
بے حجاب کردیا اور اس کو منکر ختم نبوت آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت کردیا۔
کو شرم نہیں آتی کہ اسی ناپاک عبارت پر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ پر افترا پردازی
اور قطع و برید کا ناپاک الزام لگاتا ہے۔ بہرصورت اس کی ساری شیخی کرکری
ہوگئی۔ اور نانوتوی کے کفر پر مزید مُہر لگ گئی۔

پھر مصنف اسی نانوتوی کی تحذیر الناس کے صفحہ ۲۱ سے دوبارہ
نقل کرکے یہ غلط نتیجہ نکالتا ہے:۔

> مگر درصورتیکہ زمانہ کو حرکت کہا جائے تو اس کے لئے کوئی
> مقصود بھی ہوگا۔ جس کے آنے پر حرکت منتہی ہوجائے سو
> حرکت سلسلہ نبوت کے لئے نقطۂ ذات محمدی منتہی ہے الخ

Marfat.com

(الی قولہ) البتہ اور حرکتیں ابھی باقی ہیں اور زمانہ آخر میں آپکے ظہور کی ایک یہ بھی وجہ ہے اھ مولانا ممدوح فرما رہے ہیں کہ حضور اکرم علیہ السلام نبی آخر الزمان ہیں اور سلسلہ نبوت بوجہ انقطاع حرکت ارادی دربار نبوت اب بعد ظہور سرور کائنات علیہ السلام بالکل منقطع ہوگیا کسی طرح ممکن نہیں کہ کوئی دجّال خبیث دعوے نبوت کرکے مقصد میں کامیابی حاصل کرے پھر تعجب ہے کہ مجدد بریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے اور کذب خالص کو مشہور کر رہا ہے - لعنۃ اللہ تعالےٰ فی الدارین - (شہاب ثاقب ۹۲ و ۹۳)

جواب مصنف ڈوبنے والے کی طرح کہ وہ تنکے تک کا سہارا تلاش کیا کرتا ہے - یہ بھی اسی طرح نانوتوی کی تحذیر الناس میں ایک ایک لفظ تلاش میں سرگرداں ہے - لیکن کسی طرح اس کی بات بنائے نہیں بنتی نہیں اس کا کفر اس کے سر سے اترتا نہیں - اور اس کی ہدایت کی کوئی راہ نکل نہیں ہوتی جس سے اس کا قائل ختم نبوت ہونا ثابت ہوجائے -

مسلمانو! دیکھو جب یہ نانوتوی تحذیر الناس کے ص ۱۴ و ص ۱۵ میں صاف طور پر لکھ چکا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یا بعد زمانہ نبوی کے اور نیا نبی تجویز کر لیا جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ نبوت جدیدہ کا تجویز کرنا ختم نبوت کے بالکل خلاف ہے - اور جب ختم نبوت ہی کا انکار کر دیا تو غائیت مرتبی اور

Marfat.com

خاتمیت زمانی دونوں کا ہی انکار کردیا تو اس نانوتوی نے حضور نبی کریم صلے
علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخر الزماں ہونے کا صاف طور پر انکار کردیا۔
نئے نبی کو جائز مان کر سلسلۂ نبوت کو غیر منقطع مان لیا لہٰذا نانوتوی ختم نبوت
کا انکار کرکے اور بعد زمانہ نبوی کے نیا نبی تجویز کرکے اور ان ضروریات
کا انکار کرکے کافر و مرتد ہوگیا۔

اَب مصنّف کا نانوتوی کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نبیٔ آ
ہونے کا قائل ثابت کرنا اور سلسلۂ نبوت کا منقطع ماننے والا کہنا بالکل لو
کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔ اور صریح کذب اور جیتا جھوٹ ہ
کہ نانوتوی صاحب جب ختم نبوت کے خلاف نئے نبی کی تجویز کر رہا ہے تو
مصنّف دجّال تعمیر نبوت کی تیاری کر رہا ہے تو پھر مصنّف لعنۃ اللہ فی الدار
اس نانوتوی کے لئے چاہیے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ پر مصنّف نے
افترا پردازی کی اور جھوٹ بولا اس کے جواب میں ہم آیۂ کریمہ تلاوت کرد
نہایت کافی سمجھتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

پھر مصنّف نے نانوتوی کی تحذیر الناس کی صـ۳ کی عبارت عجیب
ومکاری سے اس طرح نقل کی:۔

> حضرت مولانا تصریح فرما رہے ہیں باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری
> دین تھا اس سے سدباب مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے
> دعوے کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے الخ اب اس عبارت کو ملاحظہ
> کریں کہ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے آیا انکار نبی آخر الزماں ہونے کا

Marfat.com

یا اقرار (چند سطر کے بعد ہے) مجد الدجالین نے اپنے ثبوت
مدعا کے واسطے اس عبارت و نیز دیگر عبارات مسطورہ کو بالکل
ہضم کر دیا ہے اور جس قدر کہ ان کو خواہش شیطانی پورا ہونے
میں کافی تھا ذکر کیا۔ اور سمجھنے کی طرف یا تو قصداً توجہ نہیں کی
اور یا نہ سمجھا چونکہ لوگوں کو غلطی میں ڈالنا مقصود تھا اس لئے
اس کے معنی کو خراب کیا۔ اب ان جملہ عبارتوں سے آپ
حضرات بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ حضرت مولانا ہرگز نبی
آخر الزماں اور خاتمیت زمانی کے منکر نہیں بلکہ اس وصف
کے ثبوت کو ضروری اور واجب سمجھتے ہیں اس لئے ان کے
دامن مقدس تک کوئی دھبہ نہیں لگ سکتا اور اہل حرمین کو
بوجہ ناواقفیت دھوکہ ہوا۔ کذاب نے ان کے ساتھ مکر
کیا الخ (شہاب ثاقب ص۹۳ و ص۹۴)

جواب مصنف نے اعلیحضرت قدس سرہ پر دل کھول کر جیتا جھوٹ
بولنے صریح کذب بیانی کرنے۔ انتہائی افترا پردازی کرنے میں کوئی کمی نہیں
کی ہے۔ اور ان کی نقل عبارات پر جس قدر ناپاک الفاظ کہہ سکتا تھا ان سے
ایک صفحہ سیاہ کر دیا ہے۔ اور ان کو جس قدر گالیاں دے سکتا تھا ان میں
کوئی گالی باقی نہیں چھوڑی ہے۔ لیکن مصنف نے تحذیر الناس کی جس قدر
عبارات نقل کی ہیں ان میں نہایت مکاری انتہائی فریب کاری سے کام
لیا ہے اور اپنے مطلب کے موافق جو کہیں کوئی لفظ مل گیا ہے اس کو

Marfat.com

قطع و برید کر کے نقل کر دیا ہے اور اس کی عبارات کا مفہوم نہ معلوم اپنی کم فہمی یا عیاری سے بالکل اُلٹ دیا ہے۔ اور عوام کو دھوکہ دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے۔ اور لُطف یہ ہے کہ جن تین عبارتوں میں کفری معنے ہیں اور جن پر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ اور علماء حرمین شریفین نے کفر کے فتاوے صادر فرمائے ہیں۔ اور جن کی تائید میں شہاب ثاقب کے دس صفحات مصنف نے سیاہ کئے ہیں۔ اور جن کی صفائی میں اور عبارات پیش کی ہیں اور جنہیں جھوٹ اور صریح فریب کاریاں کی ہیں اور جن کی حمایت میں اعلیٰحضرت اور علماء حرمین کو سڑی سڑی گالیاں دی ہیں۔ تو مصنف نے ان اصل تینوں عبارات کو شہاب ثاقب کی ان ہر دو فصلوں میں کہیں نقل نہیں کیا۔ حیرت ہے کہ ان ہر سہ عبارات کی حمایت میں اِدھر تو دس صفحات سیاہ کر ڈالے لیکن اُدھر ان عبارات کے چند جملے نقل نہیں کئے جا سکے۔

مصنف نے ان عبارات کو اس شہاب ثاقب میں نقل نہیں کیا کہ اگر انہیں نقل کر دیتا ہے تو ہر شخص اس کی نقل کردہ عبارات تحذیر الناس اور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی نقل کردہ عبارات تحذیر الناس سے تصحیح نقل کرتا۔ مطابقت دیکھتا پھر یہ خود فیصلہ کر لیتا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے ان عبارات کو بجنسہٖ و بلفظہٖ بالکل مطابق اصل و موافق نقل شہاب ثاقب نقل فرمایا ہے پھر مصنف کا اس کو صریح کذب اور افترا کہنا خود اس کے دجّال و کذّاب اور عیّار فریب کار ہونے کی روشن دلیل ہوتا۔ اور وہ ایک کلمہ اعلیٰحضرت کی شان کے خلاف نہیں لکھ سکتا تھا اور انہیں وہ موقع

Marfat.com

پھر کے ایسی گالیاں نہیں دے سکتا تھا۔ اور ایک کلمہ ان عبارات کی تائید
نہیں لکھ سکتا تھا۔ اور عوام کو کسی طرح کا دھوکہ اور فریب نہیں دے سکتا
اسی بنا پر مصنف نے قصداً جان بوجھ کے ان ہر سہ عبارات تحذیر الناس
شہاب ثاقب کے دس صفحات میں پوری بحث میں کہیں نقل نہیں کیا۔
اور ممکن ہے کہ مصنف نے نانوتوی کی ہر سہ کفری عبارات کو اس لئے اس
شہاب ثاقب میں نقل نہ کیا ہو کہ جب ان عبارات کو بلفظہ نقل کر دیا تو
یہ عبارات اردو زبان میں ہی تو ہیں اور اردو خوانوں ہی کے لئے یہ کتاب
لکھی گئی ہے لہذا ہر اردو کا جاننے والا جب ان عبارات کو دیکھے گا تو ان کے
معنی کفری پر مطلع ہو جائیگا اور اعلیحضرت قدس سرہٗ کے کفری فتوے کی
تصدیق کرنے کے لئے اس کا ایمان اس کو مجبور کر دے گا تو اس نانوتوی کا
کافر و مشرک ہو جائے گا۔ مصنف نے اسی خطرے کی بنا پر ان عبارات نانوتوی
کو غالباً نقل نہیں کیا ہے۔ اور اس کے کفر پر پردہ ڈالنے کی ناپاک سعی کی ہے۔
ہم نے ان ہر سہ عبارات کفری کو اسی کتاب میں بلفظہ نقل کیا ہے۔
تاکہ اردو خواں ان کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہو جائے کہ نانوتوی
صاحب نے ان عبارات میں خاتم النبیین کے معنی میں آخری ہونے
اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہونے کو عوام
جاہلوں نافہموں کا خیال ٹھہرایا اور خاتمیت باعتبار تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت
نہ ہونے کو عقیدہ اہل فہم قرار دیا۔ تو اب بانوتوی اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کو آخر الانبیاء اور آخر الزماں مانتا ہے تو یہ عوام جاہلوں نافہموں میں شمار ہوتا ہے

Marfat.com

اور اگر حضور کے آخر الانبیا اور آخر الزماں ہونے کا صاف طور پر منکر قرار دیا جا
ہے تو اہلِ فہم میں معدود ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مصنف اور ہر دیوبندی
اس نانوتوی کو عوام جاہلوں نافہموں میں داخل نہ کریں گے ۔ اہلِ فہم ہی میں شمار
کریں گے ۔ تو یہ نانوتوی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر الزماں ہونے کا اور
خاتمیت زمانی کا منکر قرار پایا ۔ تو اب مصنف کا اس کی دیگر عبارات کو نقل کر
ہر جگہ یہ تصریح کرنا کہ نانوتوی صاحب تحذیر الناس میں حضور علیہ السلام کو نبی
آخر الزماں مانتے ہیں کس قدر غلط چیز اور صریح کذب ہے ۔ اور لوگوں کی آنکھ
میں دھول ڈالنا اور ان کو فریب دینا ہے ۔ اور اسی طرح صفحہ ۱۴ و صفحہ
میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یا بعد زمانہ نبوی کوئی اور
دوسرا نبی جائز مانکر اس نانوتوی نے مدعیانِ نبوت کے لئے دروازہ کھول دیا
اور نئے دین کے جاری کرنے کے لئے نیا نبی تجویز کر لینے کا رستہ بنا دیا ۔
اس تعمیر نبوت کو دیکھ کر غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعوئے نبوت کر کے خلائق
کو گمراہ کرنا شروع کر دیا ہے ۔ اور اگر بقول مصنف نانوتوی حضرت نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو نبی آخر الزماں مانتا اور ان کی خاتمیت زمانی کا قائل ہوتا اور اس
وصف کے ثبوت کو ضروری اور واجب سمجھتا تو ہرگز ہرگز تحذیر الناس کے صفحہ
صفحہ ۱۴ و صفحہ ۳۰ پر ان ناپاک عبارات کو نہ لکھتا ۔ نانوتوی نے ان ہر سہ عبارات
کو لکھ کر ادھر مصنف کے منہ پر تھوک دیا اور اس کی تمام صفائیوں پر پانی پھیر دیا
اور ادھر اپنی پیشانی پر مٹنے والا کفری نشان کا ٹیکہ لگا لیا ۔

لہذا اعلیحضرت قدس سرہ نے ان ہر سہ عبارات کے نقل کرنے میں

Marfat.com

مکروفریب نہیں کیا۔ نہ اہلِ حرمین شریفین نے ان پر کفر کا حکم کرنے میں کسی طرح
دھوکہ کھایا۔

بالجملہ مصنف ان ہر سہ عبارات کو ہضم کرگیا اور ان کے کفریات کی تائید
کے بحکم قرآن وحدیث کا فر ثابت ہوا۔ اور اس نے دوسروں پر جھوٹ بولکر اور افترا کرکے
لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالا۔ اور اپنے اکابر کے کفر پر اہلِ حرمین کو بھی گواہ
بنایا۔ اور مدینہ منورہ پہنچکر خود حضرت حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ایذا دی پھر
بحکم آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا کا مستحق بنکر ہندوستان
میں آیا۔ پھر مصنف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۹۵ صفحہ ۹۰ تک فصل
فی تفصیل ختم نبوت اجمالاً کی سرخی قائم کرکے تین صفحات میں تحذیر الناس کے
مضمون کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے اور اس میں صاف طور پر یہ قرار کیا۔

> وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کی تفسیر میں عام مفسرین
> اس طرف گئے ہیں کہ مراد خاتمیت سے فقط خاتمیت زمانی ہے
> خاتمیت مرتبی جو کہ دوسرے معنی ہیں وہ نہیں حضرت نانوتوی
> رحمۃ اللہ علیہ اس حصر پر انکار فرماتے ہیں (شہاب ثاقب صفحہ ۹۶)
> (اور خود نانوتوی تحذیر الناس کے صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں) اگر بوجہ
> کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں
> کیا نقصان آگیا۔ اور کسی طفل نادان سے کوئی ٹھوکا نے کی بات
> کہدی تو اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا ۔

Marfat.com

گاہ باشد کہ کودکاں ناداں بغلط برہدف زند تیرے

(تحذیر الناس صـ۲۹)

اس میں مصنف نے صاف اقرار کرلیا کہ نانوتوی نے خاتم النبیین کے اُن معنی کا انکار کیا جن کو اُمت کے تمام مفسرین صحابہ تابعین۔ بلکہ خود سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا اور سمجھایا تھا۔ بلکہ جن معنے متواتر کہا تبوں نے ضروریات دین اور وصف مدح قرار دیا تھا۔ اس کے خلاف نانوتوی جی نے تفسیر بالرائے سے وہ نئے نرالے معنے گڑھے جس تک اکابر کا فہم نہ پہنچا اور انہ نے عقیدۂ ضروریہ دینیہ ایمانیہ میں کم التفاتی کی۔ اسی بنا پر آپ کا بر جاہل و نافہم ثابت ہوئے۔

اس کودک ناداں نانوتوی نے خاتم النبیین کے اپنے ایجاد کردہ معنی کے بیان میں اسی تحذیر الناس میں تمام مفسرین و اکابر دین کے لئے گویا اس قدر الفاظ کہے (۱) عوام (دیکھو تحذیر الناس صـ۳ سـ۳) (۲) نافہم (دیکھو تحذیر الناس صـ۳ سـ۴) (۳) ضروریات دین کی طرف کم التفات (دیکھو تحذیر الناس صـ۳ سـ۶) (۴) کم فہم (دیکھو تحذیر صـ۲۹ سـ۶) (۵) مقام مدح کے سمجھنے سے قاصر (دیکھو تحذیر صـ۳ سـ۶) (۶) اوصاف و فضائل کی معرفت سے ناآشنا (دیکھو تحذیر صـ۳ سـ۱۰) (۷) تناسب جمل قرآنی سے ناواقف (دیکھو تحذیر صـ۳ سـ۱۴) (۸) عطف واستدراک کے فوائد سے جاہل (دیکھو تحذیر صـ۳ سـ۱۵) (۹) ذکر و عدم ذکر کے مقاصد سے لاعلم (دیکھو تحذیر صـ۳ سـ۱۰) (۱۰) کلام الٰہی کی بے ربطی سے نادان (دیکھو تحذیر صـ۳ سـ۶) تو اس نانوتوی نے ان حضرات اکابر دین مفسرین کو یہ دس خطابات محض اسی بنا

Marfat.com

ے کہ انہوں نے خاتم النبیین کے معنی خاتمیت زمانی بیان کئے نبی کریم
لے اللہ علیہ وسلم کو سب انبیاء میں آخر نبی مانا اور اس معنے کو مقام مدح میں
غور کے لئے وصف مدح سمجھا۔

حضرات صحابہ کرام نے بھی خاتم النبیین کے یہی معنے سمجھے اور بیان کئے
ر حضور کو باعتبار زمانہ کے آخر نبی مانا اور اس معنے کو وصف مدح جانا۔
اس نانوتوی کے نزدیک حضرات صحابہ کرام بھی اسی تفضیل سے عوام
فہم۔ کم التفات۔ کم فہم۔ قاصر۔ ناآشنا۔ ناواقف۔ جاہل۔ ناعلم۔
دان قرار پائے۔ اور یہ دس خطابات ان کے بھی ہوئے۔

بلکہ اس نانوتوی نے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص
نان کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا۔ حتیٰ کہ حضور کے لئے بھی یہ دس خطابات عوام
افہم۔ کم التفات۔ کم فہم۔ قاصر۔ ناآشنا۔ ناواقف۔ جاہل۔ ناعلم۔ نادان
لے دیدے اس لئے کہ حضور نے بھی یہی معنے سمجھے اور بتائے حدیث شریف
یں فرمایا اِنِّیْ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی میں خاتم النبیین ہوں۔
یعنے میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو یہ نانوتوی سارے امت خدام اکابر دین۔
سب مفسرین صحابہ و تابعین بلکہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ
خطابات دیکر تنقیص و توہین کرتا ہے۔ اور سب کو جاہل و نافہم بنا کر صرف
اپنے آپ کو عالم مفسر اہل فہم ثابت کرتا ہے۔

یہاں ایک حقیقت قابل اظہار ہے کہ اس نانوتوی جی نے
با آخر خاتم النبیین کے معنے متواتر کے خلاف اپنے جدید معنے کس تخیل کی

Marfat.com

بنا پر گڑھے - اور تمام اکابرین مفسرین صحابہ و تابعین حتیٰ کہ حضور سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وعلیہم اجمعین - کے سمجھے ہوئے اور بتائے ہوئے معنے کی مخالفت
کس زبردست منصوبہ کو مدنظر رکھ کر کی - اور تفسیر بالرائے جیسا جرم عظیم کس
کے ماتحت کیا - اور تمام امّت کے اکابرین مفسرین صحابہ و تابعین کو جاہل
کم التفات بتا کر اپنے آپ کو سب سے زاید بڑا عالم - مفسر - اہل فہم - ذی عقل کس
مقصد کے حصول کے لئے قرار دیا - تو اس کا اصل راز یہ ہے کہ ان نانوتوی
کو نبی بننے کا شوق پیدا ہو گیا تھا - لیکن اس سلسلۂ تعمیر نبوت میں جب
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اس کے زبردست پہاڑ نظر آ
تھا تو اب یہ تو ممکن نہیں تھا کہ اس وصف خاتم النبیین سے بالکل صاف
ہی کر دیا جائے کہ یہ قرآن کریم میں مذکور تھا - تو اس نانوتوی نے یہ سوچا کہ
النبیین کے وہی معنے متواتر باقی رہے - تو میں کھل کر نبوت کا دعویٰ کس
کر سکتا ہوں - اور لوگ میری نبوت پر ایمان کیسے لائیں گے - تو نانوتو
جی نے اسی جذبہ کے ماتحت یہ کتاب تحذیر الناس تصنیف کی او
اس میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی ناپاک سعی کی حضور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے متواتر کہ حضور کا زما
انبیاء کے زمانے کے بعد ہے اور وہ سب میں آخر نبی ہیں عوام جاہلوں نا فہم
کے سمجھے ہوئے بتائے ہوئے معنے ہیں - اور نانوتوی اور اس کے اذنا
اہل فہم کے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ حضور کے زمانے میں کہیں
اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے اور اگر بعد زما

Marfat.com

دی بھی اس زمین میں کوئی نبی تجویز کر لیا جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ
ق نہ آئے گا۔ تو اب خاتم النبیین کے اس نئے معنے سے اس زمین یا اب
دید نبی کے تجویز کر لینے سے ختم نبوت پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ لہذا اب ہر اُمید وار
دت کے لئے راستہ آسان ہو گیا اور نبی بن جانے کا موقع مل گیا۔ اور یہ
سف خاتمیت اس کے لئے مانع نہیں رہا۔

اس نانوتوی نے اگرچہ خاتم النبیین کے حسب منشا یہ جدید معنے گڑھ کر
میر نبوت کی بنیاد قائم کر دی ہے۔ لیکن مسلمان اس کے خلاف اگر
ادیث پیش کرتے ہیں تو پھر اس کے مذہب دیوبندیت کا یہ جواب ہے کہ
دیث قرآن و حکم رسول اللہ ہی تو ہے اور حکم رسول کا نام شرع نہیں ہے
لہ جو حکم رسول کو شرع جانتا ہے وہ مشرک ہے چنانچہ امام الوہابیہ مولوی
سٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کے صفحہ ۴۷ پر اس کی صاف تصریح کر دی ہے:۔

> خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے ان کا جو جی
> چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی
> اُمت پر لازم ہو جاتی تھی۔ سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا
> ہے (از تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل دہلی ص۴۷)

دحدیث شریف کوئی شرع نہیں ہے جس کا ماننا ضروری ہو۔ بلکہ اسکو شرع
سمجھنا ہی شرک ہے۔ لہذا ہم دیوبندی لوگ نانوتوی کے قول کے خلاف
دیث کو نہیں مانتے۔ علاوہ بریں حدیث جس رسول علیہ السلام کا کلام ہے
وہ ہمارے مدرسہ دیوبند کے تعلیم یافتہ شاگرد ہی تو ہیں۔ چنانچہ پیشوائے

Marfat.com

وہابیہ اس کو اس طرح لکھتے ہیں۔

ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا (براہین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورہ ص ۲۶)

اس میں صاف لکھدیا کہ فخر عالم علیہ السلام نے مدرسہ دیوبند میں تعلیم پائی تو وہ رسول علماء دیوبند کے شاگرد ہوئے۔ اور جب رسول شاگرد ثابت ہوئے تو یہ نسبت علماء دیوبند کے وہ کم علم اور کم فہم قرار پائے۔ اور علماء دیوبند باعتبار استاد ہونے کے ان رسول سے زیادہ ذی علم اور اہل فہم ثابت ہوئے۔ تو خاتم النبیین کے جو معنے نانوتوی نے ایجاد کئے ہیں وہ ان سے زیادہ صحیح ہیں جو ان کے مدرسہ کے شاگردوں کے شاگردنے حدیث بیان فرمائے۔ یہ ہے دیوبندی مذہب میں حدیث شریف کی عزت اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت۔ العیاذ باللہ۔

اب باقی رہا خاتم النبیین کا قرآن کریم میں مذکور ہونا تو حقیقت یہ کہ دیوبندیوں کے نزدیک قرآن کریم کلام الٰہی نہیں ہے بلکہ صحابہ کا باہمی مشورہ ہے۔ خود امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں تحریر کرتا ہے:

اس کے دربار میں ان کا نوبہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہوجاتے اور ادب اور شرم

Marfat.com

کے بارے دُوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے
بلکہ ایک دُوسرے سے پُوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپس میں
تحقیق کر لیتے ہیں سوائے آمنا صدقنا کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔
(تقویۃ الایمان صـ۳۴)

معاذ اللہ اس نے صاف کہا کہ انبیاء بوقت نزول وحی رَبّ سے بیحواس ہو جاتے
ہیں کلام نہیں سمجھ سکتے دوبارہ دریافت نہیں کر سکتے آپس میں پوچھ کر آمنا صدقنا
کر لیتے ہیں تو یہ قرآن آپس کا مشورہ ہی تو ہوا کلام الٰہی کب ہوا۔ اور نانوتوی
کہتا ہے (۱) قرآن میں جملوں کے درمیان کوئی مناسبت نہیں (دیکھو تحذیر الناس
صـ۳ سـ۱۵ (۲) قرآنی جملوں کے عطف میں کوئی تناسب نہیں (دیکھو تحذیر الناس
صـ۳ (۳) قرآن میں بے ربطی و بے ارتباطی ہے (دیکھو تحذیر الناس صـ۳ (۴) قرآن
میں فضول گوئی ہے (دیکھو تحذیر الناس صـ۳) توجن قرآن میں دیوبندیوں کے
نزدیک ایسی چار کمزوریاں اور عربیت کی غلطیاں ہوں اس کو دیوبندی اہل فہم
کیسے مان سکتے ہیں۔ تو یہ ہے دیوبندی مذہب میں قرآن کی عزت و عظمت
فالعیاذ باللہ تعالےٰ۔

اب باقی رہا یہ امر کہ خاتم النبیین اللہ تعالےٰ کا کلام ہے تو کیا نانوتوی
اور اس کے اذناب دیوبندی کلام الٰہی کا انکار کر سکتے ہیں۔ تو بغور سنئے
کیجئے کہ انکار کر سکنا تو مرتبہ امکان تھا بلکہ اُنہوں نے تو اللہ تعالےٰ کی ذات
میں وہ عیب لگائے جس سے صاف اقرار وقوع میں آگیا۔ دیکھو امام الوہابیہ
مولوی اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے :۔

Marfat.com

اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے
کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (التقویۃ الایمان ص۲۳)

اس میں صاف کہدیا کہ غیب کا دریافت کرنا خدا ہی کے اختیار میں ہے اگر وہ دریافت کرنا چاہے تو عالم ہو جائے گا۔ اور اگر دریافت نہ کرنا چاہے تو جاہل رہے گا۔ تو دیوبندیوں کے نزدیک خدا کا عالم ہونا ضروری نہیں ہے۔ گنگوہی صاحب اپنے فتوے میں خدا کے لئے صاف لکھتے ہیں۔ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ خدا سے جھوٹ کا واقع ہونا درست ہو گیا۔ لہٰذا دیوبندیوں کے نزدیک اللہ تعالےٰ کا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمانا تو اس کے عدم علم کی بنا پر ہے کہ اس نے غیب کو دریافت ہی نہیں کیا کہ تیرہویں صدی میں نانوتوی صاحب یا تھانوی صاحب نبوت کا دعوےٰ کرنے والے ہیں اگر وہ دریافت کر لیتا تو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ہرگز نہ فرماتا۔ یا اللہ تعالےٰ کا حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمانا کذب ہو۔ تو ان دیوبندیوں نے اللہ تعالےٰ کے لئے یہ دس عیوب ثابت کئے (۱) اللہ تعالےٰ کا علم ضروری نہیں (دیکھو تقویۃ الایمان ص۲۳) (۲) خدا سے وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے (دیکھو فتوےٰ گنگوہی) (۳) خدا نضول گو ہے (دیکھو تحذیر الناس ص۳) (۴) خدا کا کلام بے ربط ہے۔ (دیکھو تحذیر الناس ص۳) (۵) خدا کے اس وصف بیان کرنے میں کوئی کمال نہیں (دیکھو تحذیر الناس ص۳) (۶) خدا نے وصف غیر مدح کو مقام مدح میں بیان فرمایا (دیکھو تحذیر الناس ص۳) (۷) خدا نے حضور کو تو نبوت قدیم عطا فرمائی اور انبیا

Marfat.com

کو نبوت حادث دی (دیکھو تحذیر الناس صـ۴ (۸) خدا نے انبیاء کے کمالات میں یہ فرق رکھا کہ حضور کے کمالات ذاتی ہیں اور کسی نبی کا کوئی کمال ذاتی نہیں۔ (دیکھو تحذیر الناس صـ۳ (۹) خدا نے حضور کو وصفِ نبوت میں موصوف بالذات کیا اور انبیاء کو موصوف بالعرض (دیکھو تحذیر الناس صـ۳ (۱۰) خدا نے تمام علماء و ائمہ دین۔ مفسرین۔ صحابہ و تابعین بلکہ خود حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ایسی عقل صائب عطا نہ فرمائی جو خاتم النبیین کے اصل معنی تک رسائی کرتی۔ اور تیرہویں صدی کے طفل نادان (نانوتوی صاحب) کو وہ فہم دی کہ انہوں نے ٹھکانے کی بات کہہ دی اور خاتم النبیین کے اصل معنی سمجھ لئے (دیکھو تحذیر الناس صـ۲۹) یہ ہیں دیوبندی مذہب کے اللہ تعالےٰ کی جناب میں باطل عقائد اور غلط اقوال۔ اور اس کی شان عظیم میں عیوب و نقائص کا اثبات اس نانوتوی نے جذبۂ تعمیر نبوت میں خاتم النبیین کے نئے معنے گڑھ کر اکابر دین کے لئے کس قدر گستاخیاں لکھیں۔ صحابہ کرام کی کتنی توہین کی۔ خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر تنقیص شان کی۔ اللہ تعالےٰ کے لئے کتنے عیوب ثابت کئے۔ قرآن کریم پر کیسے الزامات لگائے۔ اور اس ضمن میں کتنے بے شمار کفریات بکے۔ بلکہ باقرار خود تفسیر بالرائے کر کے خود بھی کافر بنا۔ مسلمانو! کیا انہوں نے خدا کا مرتبہ جانا۔ حاشا و کلا انہوں نے نہ اللہ تعالےٰ کا مرتبہ جانا۔ نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو پہچانا۔ نہ قرآن کریم کی عظمت کو مانا۔ نہ صحابہ و تابعین کی عزتوں کو سمجھا۔ نہ ائمہ و مفسرین کے مراتب کا امتیاز باقی رکھا۔ سب سے آنکھیں بند کر کے نانوتوی جی دہلوی جی۔ گنگوہی جی کے

Marfat.com

غلط و باطل اقوال پر ایمان لے آئے۔

مصنّف کو اس فصل ثانی میں اگر واقعی ختم نبوت کی بحث ہی کرنی تھی تو پہلے خاتم النبیین کے ائمہ و مفسرین صحابہ و تابعین کے بیان کردہ معنی متواتر کا رد کرتا۔ اس معنے کا باطل و غلط ہونا ثابت کرتا۔ اور اس کے خلاف احادیث پیش کرتا۔ اقوال ائمہ و مفسرین نقل کرتا عبارات سلف و خلف لکھتا۔ پھر نانوتوی کے جدید معنے کی تائید میں کم از کم ایک صحیح حدیث ہی پیش کر دیتا اقوال ائمہ مفسرین صحابہ و تابعین سے اس کی تائید کرتا۔ اور بیچارے نانوتوی جی کو تغیر با الرائے کے جرم عظیم اور کفر صریح سے بچانے کی امکانی کوشش کرتا۔ مگر مصنف بجائے اس کے علیحضرت قدس سرہٗ پر سب و شتم۔ گالی گلوچ دینے پر اتر پڑا اور تقریباً ایک صفحہ اس میں اپنے نصیب کی طرح سیاہ کر ڈالا۔ تو کیا ان گالیوں سے نانوتوی کا کفر اس کے سر سے ٹل گیا۔ اور اس کے معنے جدید کو کوئی قوت پہنچ گئی۔ علماء حرمین کے کفری فتوے کا حکم ختم ہو گیا۔ کسی نے خوب کہا ہے ع

ہمیشہ گالیاں بکتا ہے وہ جو ہو گیا عاجز

جواب فصل ثالث و فتوی گنگوہی در وقوع کذب باری تعالیٰ

مصنّف نے تین سطروں میں گنگوہی جی کے اوصاف ذکر کئے اور انہیں دیوبندی قوم کے لئے امام ابوحنیفہ۔ اور حضرت جنید۔ اور امام ربانی و محبوب سبحانی سب کچھ بنا ڈالا۔ اور یہ محض اس نظریہ کے ماتحت کیا۔ کہ دیوبندی ان کے ان اوصاف و القاب کو دیکھ کر ان کے ہر غلط فتوے اور باطل قول

Marfat.com

پر بھی ایمان لے آئیگی لیکن اس نے یہ نہ سوچا کہ اور اہل اسلام تو دیوبندیوں کی طرح اندھے نہیں ہیں۔ وہ اچھی طرح ان کی علمی قابلیت۔ حدیث دانی و فقاہت۔ اور علمی حالت و مقبولیت کو پہچانتے ہیں کہ ان پر اندھوں میں کانا راجہ کی مثل صادق آرہی ہے۔ میں بخوف طوالت ان کی جہالتوں سفاہتوں۔ غباوتوں۔ حماقتوں۔ غلط فتووں۔ باطل عقیدوں۔ ایجاد کردہ مسئلوں۔ خلاف تحقیق باتوں کو نہیں پیش کر رہا ہوں ورنہ ناظرین بھی یہی فیصلہ کرنے کے لئے مجبور ہوں گے کہ واقعی وہ مثل صادق ہے۔ پھر مصنف اعلیحضرت قدس سرہ کا عوب کا یہ واقعہ لکھتا ہے۔ شہاب ثاقب صفحہ ۹۸ پر ہے۔

میرے پاس ایک فوٹو گراف فتوے کا موجود ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "اگر کوئی خداوند تعالےٰ جل شانہ کو بالفعل جھوٹا کہے (نعوذ باللہ) تو اس کی تکفیر نہ کرو بلکہ تفسیق اور تضلیل بھی نہ کرو اور بہت سے لوگ سلف صالحین اور ائمہ ماضیین میں سے اس کے قائل ہوئے ہیں"۔

جواب اعلیحضرت قدس سرہ نے بالکل سچ فرمایا انہیں گنگوہی جی کا اسی مضمون کا فتویٰ مہری دستخطی اعلیحضرت کے پاس موجود تھا۔ اس کے فوٹو آج بکثرت علماء کے پاس موجود ہیں۔ یہ فتویٰ گنگوہی جی کے سامنے سے طبع ہو رہا ہے ملک میں برابر شور مچا ہوا ہے۔ گنگوہی جی نے اپنی حیات میں اس فتوے سے انکار نہیں کیا اس فتوے کا فوٹو میرے پاس بھی موجود ہے جس کو بلفظہٖ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

سوال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ماذ لکم رحکم اللہ۔ دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے۔ ایک کی طرف داری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک الخ لفظ ما عام ہے۔ شامل ہے معصیت قتل مومن کو، پس آیۂ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ پروردگار مغفرت مومن قاتل بالعمد کی بھی فرمادے گا۔ اور دوسری آیۃ میں ہے من قتل مومنا متعمدا فجزأہ جھنم خالدا الخ لفظ من عام ہے شامل ہے مومن قاتل بالعمد کو اس سے معلوم ہوا کہ مومن قاتل بالعمد کی مغفرت نہ ہوگی۔ اس قائل کے خصم نے کہا کہ آپ کے استدلال سے وقوع کذب باری ثابت ہوتا ہے کیونکہ آیت میں یغفر ہے نہ یمکن ان یغفر۔ یہ سُنکر اس قائل نے جواب دیا میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کا قائل نہیں ہوں۔ اور دُوسرا قول اُسی قائل کا یہ ہے کہ کذب علی العموم قبیح بمعنے للطبع نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بعضے مواضع میں جائز رکھا ہے۔ اور توریہ و مین کذب بعضے مواضع میں دونوں اولے ہیں نہ فقط توریہ۔ آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر اور مسلمان ہے تو بدعتی ضال یا اہلِ سنّت وجماعت باوجود قبول کرنے کے وقوع کذب باری تعالےٰ کے بیہودا توجردا۔

الجواب اگرچہ شخص ثالث نے تاویل آیات میں خطا کی ہے

Marfat.com

مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بہ عنتی ضال کہنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ وقوع
خلف وعید کو جماعتہ کثیرہ علماء سلف کی قبول کرتی ہے چنانچہ
مولوی احمد حسن صاحب رسالہ تنزیہ الرحمٰن اپنے رسالہ میں تصریح
کرتے ہیں بقولہ علاوہ اس کے مجوزین خلف وعید وقوع خلف
کے بھی قائل ہیں چنانچہ ان کے دلائل سے ظاہر ہے حیث قالوا لا
لیس بنقص بل ہو کمال الخ اس سے ظاہر ہوا کہ بعض علماء وقوع
خلف وعید کے قائل ہیں۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ خلف وعید خاص
ہے اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو
سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے۔ گاہ وعدہ۔ گاہ خبر اور سب کذب کے
انواع ہیں۔ اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے۔ انسان اگر
ہوگا تو حیوان بالضرور موجود ہوویگا۔ لہٰذا وقوع کذب کے معنی
درست ہوگئے۔ اگرچہ بعضمن کسی نزدکے ہو۔ پس بنائً علیہ اس
ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیئے کہ اس میں تکفیر علماء سلف
کی لازم آتی ہے۔ ہرچند یہ قول ضعیف ہی ہے۔ مگر تاہم متقدمین
کے مذاہب پر صاحب دلیل قوی کو تضلیل صاحب دلیل ضعیف
کی درست نہیں۔ دیکھو حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہ قوۃ دلیل
اپنی کے طعن و تضلیل نہیں کر سکتا۔ انا مومن انشاء اللہ کا مسلک
کتب عقائد میں خود دیکھتے ہیں۔ لہٰذا اس ثالث کو تضلیل و تفسیق
سے مامون کرنا چاہیئے۔ البتہ بہ نرمی اگر فہمائش ہو بہتر ہے۔ البتہ قدرت

Marfat.com

علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے کہ اس میں
کسی کا خلاف نہیں۔ اگرچہ اس زمانے میں لوگوں کو انکار بیجا ہو گیا
ہے قال اللہ تعالےٰ ولو شئنا لاتینا کل نفس ھدٰھا
ولکن حق القول منی لاملئن جھنم من الجنۃ والناس
اجمعین الایۃ فقط واللہ تعالےٰ اعلم۔

کتبہ احقر رشید احمد گنگوھی عفی عنہ

رشید احمد
۱۳۰۱

مصنف اب آنکھیں کھول کر دیکھے کہ اُس شخص ثالث نے صاف الفاظ
میں اقرار کیا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں
اور جب وہ اس کا قائل ہوا تو اس نے خداوند تعالےٰ جل شانہٗ کو بالفعل جھوٹا
کہہ دیا۔ گنگوہی جی نے جواب میں اس شخص ثالث ہی کے لئے فتوےٰ دیا کہ
اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے بلکہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا
چاہیئے۔ اس کو تضلیل و تفسیق سے ماموں کرنا چاہیئے۔ تو گنگوہی جی نے
اللہ جل شانہ کو بالفعل جھوٹا کہنے والے کے لئے یہ فتویٰ دیا کہ اس کی تکفیر
بلکہ تضلیل و تفسیق بھی نہ کرو بلکہ اس کو کوئی سخت کلمہ بھی نہ کہو۔ اس لئے کہ
یہ شخص ثالث صحیح کہتا ہے کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے۔ اور خلف
وعید کذب کی انواع میں داخل ہے۔ اور بعض علماء وقوع خلف وعید کے
قائل ہیں تو یہ علماء وقوع کذب کے بھی قائل قرار پائے۔ تو مصنف کی یہ پیش
کردہ اُمور سب اسی فتوے گنگوہی میں موجود ہیں۔ لہٰذا اعلیحضرت رضی اللہ
اپنے دعوے میں بالکل صادق اور سچے ثابت ہوئے۔ اسی طرح اعلیحضرت قدس سرہٗ

Marfat.com

کا دوسرا یہ دعویٰ اور قول جس کو مصنف ان الفاظ میں اسی شہاب ثاقب
میں اس کے بعد ذکر کرتا ہے۔

> اور مع اس کے اپنی جھوٹی بڑائیاں کہ اولاً مولانا موصوف الصدر
> (یعنی گنگوہی جی) مسئلہ امکان کے قائل تھے اور پھر میں نے
> ایک رسالہ ایسا لکھا اور یہ واقعہ پیش آیا۔ (از شہاب ثاقب ص۹۸)

جواب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے یہ بھی بالکل سچ فرمایا کہ اسی گنگوہی
ی نے پہلے امکان کذب باری تعالےٰ کا قول لکھا تھا۔ چنانچہ براہین قاطعہ
میں صاف تصریح کی۔

> امکان کذب کا مسئلہ نواب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ
> قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں
> (براہین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورہ ص۲)

تو اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ یہی گنگوہی مسئلہ امکان کذب کا
قائل تھا۔ پھر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا یہ قول بھی صحیح ہے کہ میں نے اس کے
رد میں ایک رسالہ لکھا جس کا مصنف کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ اسی شہاب
ثاقب کے صـ۱۰۱ میں لکھا کہ اعلیٰحضرت نے ایک رسالہ مسمّٰے بہ سبحٰن السبوح
لکھ کر کھینچ مارا۔ تو اعلیٰحضرت قبلہ کی ہر بات ہر لفظ صحیح اور سچا اور مطابق واقع
کے ہے۔ گنگوہی جی کے فتوے اور کتاب میں سب باتیں موجود ہیں۔ اس
صداقت کے جواب میں مصنف نے شہاب ثاقب کے صـ۹۹ میں دل بھر کر
اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو سڑی سڑی گالیاں دیں۔ ان پر شرمناک سب وشتم

Marfat.com

کیا نہیں جعلساز۔ جھوٹا، مفتری۔ بے حیا۔ بے ایمان وغیرہ لکھ کر اس صفحہ کو سیاہ کیا بلکہ اپنے نصیب کو اور زیادہ سیاہ کر لیا۔ لیکن ہم اس کا فیصلہ ناظرین پر رکھتے ہیں۔ کہ جب اعلیٰحضرت قبلہ کے سارے مواخذات خود گنگوہی جی کے فتوے اور براہین قاطعہ میں مطبوعہ موجود ہیں تو اعلیٰحضرت قبلہ تو واقعی صادق القول اور سچے ثابت ہو گئے۔ تو اب مصنف ہی جھوٹا کا سردار۔ جعلسازوں کا ٹھیکہ دار۔ بے حیاؤں کا مقتدا۔ بے ایمانوں کا پیشوا مفتریوں کا رہنما قرار پایا اور اس مصنف میں اتنی قابلیت تو ہے نہیں کہ اپنے اکابر کی کوئی بات بنا سکے تو مجبور ہو کر گالیوں پر اتر آتا ہے۔

پھر یہ مصنف گنگوہی کے اس فتوے کی صفائی میں ان کا کوئی اپنے قول تو لا نہ سکا بلکہ اس فتوے کے بالمقابل ایک فتوے فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل کا شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۰۰ پر نقل کر کے اس پر یہ نتیجہ نکالتا ہے:

> الحاصل مولانا گنگوہی نے خود اس شد و مد سے اپنے فتاوے میں اس کو تحریر فرمایا کہ جو شخص نسبت کذب باری عز شانہ کی طرف کرے گا وہ کافر ملعون ہے ہرگز مومن نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر نہ معلوم کہاں سے اس مجدد التضلیل نے یہ خبیث فتویٰ اختراع کیا۔ از شہاب ثاقب ص ۱۰۱

جواب۔ مصنف اس میں یہ ثابت کرنے کی سعی کر رہا ہے کہ گنگوہی جی کا قائل قدفہ کذب باری تعالےٰ کے حق میں فتوے صرف یہ ہے جو اس نے شہاب ثاقب کے صفحہ پر نقل کیا ہے جس کا خلاصہ حکم اسکی اس عبارت میں ہے کہ وہ قائل کافر و ملعون ہے ہرگز مومن نہیں پھر انہیں گنگوہی جی کا اس قائل و فوع کذب باری تعالےٰ کے حق میں وہ فتو

Marfat.com

جس میں اس قائل کو نہ فقط کافر کہنے بلکہ اس کو بدعتی وضال کہنے بلکہ اس کی تضلیل وتفسیق کرنے بلکہ اس کو سخت کلمہ تک کہنے سے منع کیا گیا ہے جسکو نزلہ سے ہمنے ابھی نقل کیا ہے اور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اس کو عرب کے سامنے پیش کیا ہے تو مصنف کے نزدیک یہ عدم تکفیر وتضلیل وتفسیق والا فتویٰ گنگوہی جی ہی کا نہیں ہے اس کو اعلیٰحضرت نے اپنی طرف سے گڑھ کر گنگوہی جی کی طرف نسبت کر دی ہے۔ مصنف اپنے اس دعوے پر کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتا۔ اسی طرح تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ مصنف نے جو گنگوہی جی کا فتوے پیش کیا ہے یہ ہرگز ہرگز گنگوہی صاحب کا نہیں ہے۔ بلکہ یہ مصنف ہی نے اپنے دل سے گڑھ کر گنگوہی جی کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اور یہ مصنف کی وہ پرانی عادت ہے جس کی بہت سی نظیریں پیش کیجا سکتی ہیں۔ دو نظیریں ہم نے اسی شہاب ثاقب سے اپنی اسی کتاب میں پیش کیں کہ حضرت شاہ حمزہ صاحب مارہروی کے نام سے ایک کتاب خزینۃ الاولیا گڑھ دی۔ اس کا مطبع کا پتہ اپنے دل سے تراش لیا۔ اس کا صفحہ ۱۵ تجویز کرلیا۔ اس پر ایک عبارت اپنی طرف سے گڑھ کر مصنف کی طرف منسوب کردی۔ اور حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب بریلوی کے نام سے ایک کتاب ہدایۃ الاسلام گڑھ دی۔ اس کا مطبع صبح صادق سیتاپور اپنے دل سے تراش لیا۔ اس کا صفحہ ۳ تجویز کرلیا اس پر ایک عبارت اپنی طرف سے گڑھ کر مصنف کی طرف منسوب کردی۔ اگر مصنف کی یہ گڑھنت اور جعلسازی دیکھنی ہو تو اسی شہاب ثاقب کا صفحہ ۱۲۱ و صفحہ ۱۲۲ ملاحظہ کیجئے۔ تو جو مصنف کسی کے نام سے پوری کتاب گڑھ لینے میں جری ہو۔ مطبع تجویز کر لینے میں دلیر ہو۔ صفحہ بنا لینے

Marfat.com

میں بے جھجک ہو۔ اپنے دل سے ایک عبارت گڑھ کر پیش کر دینے کا عادی ہو
اس قدر بے شرم دیجیا ہو کہ اپنے خصم کے مقابل حجت بنا کر لکھدے طبع کرا دے
شائع کر دے۔ تو یہ مشاق مصنف کیا اپنے اکابر کی صفائی میں ایک فتوے
بھی نہیں گڑھ سکتا ہے۔ اور اس کو اپنے ہی مطبع قاسمی دیوبند میں نہیں چھاپ
سکتا۔ اور اس کو فتاوے رشیدیہ میں درج نہیں کر سکتا کہ جس فتاوی رشیدیہ
کے جامع اور طابع اور ناشر یہی دیوبندی لوگ ہیں ہمنے تو مصنف کی جعلسازی
اور گڑھنت کی دو نظیریں اسی شہاب ثاقب ہی سے پیش کر دیں۔ اور اس کے
علاوہ اس کی اور دیوبندی قوم کی ایسی جعلسازی کی بہت سی نظیریں پیش کیجا سکتی
ہیں ہم نے اپنی اسی کتاب کے شروع میں ان کی پانچ نظیریں بطور نمونہ پیش
کیں ہیں۔ انہیں کو ملاحظہ کر کے دیوبندیوں کی عادت کو پہچانو۔

اور مصنف کو ہم چیلنج دیتے ہیں کہ اعلحضرت قدس سرہٗ کا اسم گرامی
تو کیا ذکر کریں ہماری جماعت اہلسنت کے کسی معتمد و مستند عالم کی ایسی ایک
مثال پیش کر دو۔ کہ اس نے ایسی گڑھنت اور جعلسازی کی ہو۔ اور کتاب
نتوے تو بڑی چیز ہے ایک جلد کسی کی طرف سے گڑھ کر چھاپ کر شائع کیا ہو
ممکن ہے کہ یہ مصنف اپنی صفائی میں یہ کہے کہ گنگوہی جی کا وہ تکفیر والا
فتوے جو شہاب ثاقب میں نقل کیا ہے وہ فتاوی رشیدیہ حصہ اول میں مطبع
موجود ہے جس کا دل چاہے دیکھ لے۔ اور گنگوہی جی کا یہ دوسرا عدم تکفیر والا فتو
جو نور سے نقل ہوا وہ فتاوی رشیدیہ میں چھپا ہوا موجود نہیں ہے تو یہی امر
جعلی ثابت کرنے کے لیے کافی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ فتاوی رشیدیہ

Marfat.com

فتاوؤں کے اے دیوبندیو تم ہی جمع کرنے والے تم ہی طبع کرانے والے تم ہی شائع کرنے والے۔ تم ہی اس کو فروخت کرنے والے۔ تو تم نے عدم تکفیر والے فتوے کو قصداً گنگوہی پر بخوف تکفیر ہو جانے کے فتاوے رشیدیہ میں درج ہی نہیں کیا۔ اور گنگوہی کی صفائی پیش کرنے کی غرض سے تکفیر والا فتوے اپنی طرف سے گڑھ کر فتاوی رشیدیہ میں درج کر کے طبع کرا دیا۔ تو جعلی فتوے تکفیر والا ہے دوسرے کو جعلی کہنا غلط ہے۔

اور اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں کہ گنگوہی جی کا وہ تکفیر والا فتوی بھی انہیں کا ہے تو فتاوے رشیدیہ حصہ اول کے دیکھنے سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ فتوی ۱۳۰۷ھ کا ہے اور ہم جو عدم تکفیر والا فتوی پیش کر رہے ہیں یہ ۱۳۰۸ھ کا ہے جماد ربیع الآخر میں میرٹھ میں چھپ کر شائع ہوا۔ تو اس پر ہر طرف سے اعتراضات شروع ہوئے اور اس کے رد میں ایک رسالہ صیانۃ الناس لکھا گیا جو مطبع صدیقۃ العلوم میرٹھ میں طبع ہوا۔ پھر یہ ہی فتوے ۱۳۱۸ھ میں معز دبلیغ کے مطبع گلزار حسنی بمبئی میں چھپا پھر ۱۳۲۲ھ میں یہی فتوی مع قاہر رد کے پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا تو یہ فتوی عدم تکفیر مصنف کے پیش کردہ فتوے سے ایک سال بعد کا ہوا تو ہمارے پیش کردہ فتوے نے مصنف کے پیش کردہ فتوے کو منسوخ کر دیا کہ وہ اس سے ایک سال پہلے کا ہے۔ تو مصنف کو شرم نہیں آتی کہ منسوخ شدہ فتوے کو پیش کر کے ناسخ فتوے کا انکار کرتا ہے اور لوگوں کو فریب میں مبتلا کر کے مغالطہ دینا چاہتا ہے۔ لہٰذا اب ثابت ہو گیا فریب دہی اور افترا پردازی کرنا مصنف ہی کو اپنے اسلاف سے ترکہ میں ملا ہے۔

Marfat.com

اور اگر ان اُمور سے بھی قطع نظر کیجئے تو مصنف کو یا کسی دیوبندی کو گنگوہی جی کے اس فتوے سے انکار کرنے کا کوئی حق ہی حاصل نہیں کہ جن کو اس فتوے سے انکار کرنے کا حق تھا وہ صرف ایک گنگوہی صاحب تھے۔ ... ...

لو گنگوہی صاحب کی حیات ہی میں پہلے یہ فتویٰ ان کی قلم اور ان کے معتقدین کے شہر خاص میرٹھ میں چھپا۔ اور ۱۳۰۸ھ ہی میں اس کے رد میں رسالہ صیانۃ الناس مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ طبع ہو کر شائع ہوا۔ گنگوہی جی نے نہ اُس فتوے ہی کا انکار کیا نہ اس رد کا جواب دیا۔ پھر ۱۳۱۸ھ میں یہ فتویٰ مع رد بلیغ کے بمبئی کے مطبع گلزار حسنی میں طبع ہوا تو پھر بھی گنگوہی جی نے نہ اپنے فتوے ہی سے انکار کیا نہ اس کا کوئی جواب ہی شائع کیا۔ پھر ۱۳۲۰ھ میں یہ فتوے مع قاہر رد کے پٹنہ عظیم آباد کے مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا۔ پھر بھی گنگوہی صاحب نے اپنے فتوے کا نہ انکار کیا نہ یہ چھپایا کہ یہ میرا فتوے نہیں ہے۔ گنگوہی جی کی وفات ۱۳۲۳ھ میں ہوئی تو گویا گنگوہی صاحب اس فتوے کو لکھ کر پندرہ برس زندہ رہے ملک میں اس فتوے کا شور ہوتا رہا۔ اس کا برابر رد چھپتا رہا۔ لوگ ان کو اس فتوے کی بنا پر کافر کہتے اور اعلان کرتے رہے۔ اور گنگوہی پندرہ برس تک اپنے آپکو کافر کہلواتے رہے۔ بالکل خاموش اور ساکت رہے۔ دم سادھے پڑے رہے اپنی طرف اس فتوے کی نسبت کرانے رہے۔ اس کا رد کرنے والے رد کرتے رہے۔ شائع کرنے والے اس رد کو شائع کرتے رہے۔ اس پر ہر طرف سے ان کے پاس اعتراضات پہنچتے رہے۔ علماء دین اس فتوے پر حکم کفر دیتے رہے۔ دنیا بھر میں ان کی اس گستاخی کے شور مچتے رہے۔ لیکن گنگوہی جی یہ نہ کہہ سکے کہ یہ میرا

Marfat.com

فتوے نہیں۔ میری طرف اس فتوے کی نسبت غلط اور جھوٹ ہے۔ میرے
لم سے ایسا خبیث مضمون ہرگز نہیں نکل سکتا۔ میں اس کا اعلان کرتا ہوں کہ یہ
نص ثالث جو قوع کذب باری کا قائل ہے قطعاً یقیناً کافر ملعون ہے۔ جو
دئی اس کی تفسیق و تضلیل تو کیا بلکہ تکفیر نہ کرے وہ خود کافر ہے۔ یہ اس کا آیات
ستدلال باطل و گمراہی ہے۔ اس کو خود چھاپتے اشتہار دیتے۔ اس فتوے کے
ہر جملہ کا رد کر کے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں درج کرتے۔ مگر یہاں تک کہ گنگوہی جی کا
م نکل گیا۔ اور وہ شہر خموشاں میں چل بسے۔ تو کوئی عاقل اس کو قبول کر سکتا
ہے کہ ان کو اس فتوے سے انکار تھا۔ کوئی وہابی بھی یہ باور کر سکتا ہے کہ ان کی
رف اس فتوے کی نسبت غلط اور جھوٹ تھی۔ کوئی ادنےٰ عقل والا بھی یہ تسلیم
ر سکتا ہے کہ وہ فتویٰ گنگوہی جی کا نہیں تھا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے
اس فتوے میں ایک حرف کا بھی ان کی اصل تحریر سے فرق ہوتا جس سے یہ
موتا کفر آتا پیچ پڑتے۔ اشتہار پر اشتہار چھاپتے۔ کہ یہ مجھ پر افترا ہے۔ میرے
اصل فتوے میں یہ حرف تھا اسکو یوں بنا لیا ہے۔ چہ جائیکہ اتنے خبیث کفر کا
مار فتوے ہی گنگوہی صاحب کے نام سے چھپے۔ اس پر رد کئے جائیں تکفیریں
ہوں۔ اور گنگوہی جی پندرہ برس تک خاموش ہو کر سنتے رہیں۔ اور دنیا سے
چل بسیں۔ اور لطف یہ ہے کہ جب تک گنگوہی جی بقید حیات رہے تمام مخالفین
متوسلین مریدین بھی خاموش رہے کسی نے نہ کہا کہ یہ فتویٰ گنگوہی صاحب کا
نہیں ہے۔ ان پر یہ افترا ہے۔ بلکہ انہوں نے تو قائل وقوع کذب پر بیسیوں کا
فتویٰ دیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ساری دیوبندی قوم گونگی ہو گئی تھی۔ کوئی ایک کلمہ

Marfat.com

انکار کا اس فتوے کے متعلق کہنے پر قادر ہی نہیں تھا۔ اور جب ہی گنگوہی صاحب آنکھیں بند کیں اور وہ قبر میں مقید ہو گئے تو ہر دیوبندی کی زبان گویا ہو گئی کہ یہ فتویٰ ان کا نہیں ہے۔ ان پر یہ افترا ہے۔ اس سے تو آسان یہی تھا کہ مصنف یہ کہہ دیتا کہ گنگوہ میں کوئی مولوی رشید احمد پیدا ہی نہیں ہوئے۔ ایک انسانی شکل میں ایک بھوت تھا۔ جس کو لوگ رشید احمد گنگوہی کہنے لگے تھے۔ تو مصنف کی جان تو چھوٹ جاتی۔

اگرچہ ہر ذی عقل نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا ہوگا کہ مصنف نے اس فتوے کے انکار کرنے میں صریح جھوٹ بولا ہے۔ اور انتہائی فریب ہی سے کام لیا ہے۔ بلکہ یہ فتوے گنگوہی صاحب ہی کا فتویٰ ہے کہ جب انہوں نے پندرہ برس کی طویل مدت میں خود اس کا انکار نہیں کیا ان کے زمانہ حیات میں کوئی دیوبندی اس کا انکار نہ کر سکا تو ان کی موت کے بعد کس کو انکار کرنیکا حق حاصل ہے اور کوئی کس طرح انکار کر سکتا ہے جب اس پر گنگوہی جی کی مہر دستخط ہیں۔ انہیں کی طرز عبارت ہے۔ انہیں کا معروف خط ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی احتیاط ملاحظہ کیجیے کہ جبتک انہوں نے اصل فتویٰ حاصل نہیں کر لیا اس وقت تک اس کی تکفیر نہیں فرمائی اور یہ سارے امور فوٹو کے دیکھنے سے حل ہو جاتے ہیں۔ تو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اس خبیث فتوے کا اختراع نہیں کیا بلکہ اصل فتوے کو حاصل کر کے حکم کفر تحریر فرمایا۔ لیکن ہم اس مصنف کے انکار کا بالکل خاتمہ ہی کئے دیتے ہیں کہ جس کے بعد انکار کا لفظ پھر زبان پر بھی نہ لا سکے گا۔

Marfat.com

سُنیئے۔ گنگوہی صاحب نے جس طرح براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھی
کے نام سے تصنیف کی ہے۔ اسی طرح ایک رسالہ تقدیس القدیر رسالہ
نشریہ الرحمٰن کے رد میں ایک اور شخص کے نام سے تصنیف کرکے شائع کیا ہے
اس فتوے کی تائید میں اسی تقدیس القدیر کی چند عبارات پیش کرتے ہیں:-

جواز وقوعی میں بحث ہے (تقدیس ص۷۸) گفتگو جواز وقوعی
میں ہے نہ جواز امکانی میں (تقدیس ص۷۹) جواز وقوعی کا بعض
اثبات کرتے ہیں (تقدیس ص۳۲) کذب جنس ہے۔
اور خلف وعید ایک نوع اس کی ہے اور یہ میزان منطق داں بھی
جانتا ہے کہ ثبوت نوع سے ثبوت جنس لازم وواجب ہے۔
پس یہ فرمانا کہ جواز خلف وعید کے معتقد جواز کذب کے معتقد
نہیں طرفہ نقرہ ہے کیا پہلے علماء متکلمین کو کوئی ایسا گمان کرسکتا
کہ نوع کے وجود کے قائل ہوکر جنس کے عدم کے قائل ہوں پس
پُر ضروری ہے کہ وہ جواز کذب کے قائل ہونگے۔ یہ وہی مضمون
ہے کہ ابتداءً براہین قاطعہ میں ہے کہ خلف وعید میں علمائے
متقدمین کا اختلاف ہوا ہے اور امکان خلف کی امکان کذب
فرع ہے یعنی کذب جنس ہے اور خلف وعید نوع اس کی
(تقدیس ص۲۱)

اَب اس مصنف سے دریافت کرو کہ تم نے گنگوہی جی کے فتوے سے
محض اسی بنا پر انکار کردیا تھا کہ اس میں یہ صاف طور پر موجود ہے کہ وقوع

Marfat.com

کذب کے معنے درست ہو گئے اور قائل وقوع کذب کی تکفیر و تفسیق نہ کرنی چاہیئے
اب بالکل یہی مضمون اس تمہارے اہتمام اور مطبع کی چھپی ہوئی کتاب تقدیس القدیر
میں بھی موجود ہے۔ کہ اب گنگوہی جی گفتگو جواز امکان کذب میں نہیں کرتے
یہ ان کی پہلی تحقیق تھی جو پامال ہو چکی اب تو وہ بحث وقوع کذب کے جائز ہونے
میں کر رہے ہیں۔ اور علماء متقدمین کا مذہب بھی یہی ہے کہ کذب الٰہی کے وقوع
میں کچھ استحالہ نہیں اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے۔ تو مصنف
بتائے کہ اس فتوے میں کیا زہر گھول دیا تھا جس پر ہائے رائے مچائی تھی۔
اب تو تمہاری اس چھپی ہوئی کتاب نے بھی ڈنکے کی چوٹ وہی وقوع کذب کے
معنے درست مان لئے۔ اور یہ تقدیس القدیر بے پردہ و بے حجاب ہو کر وہی گا رہی
ہے۔ جو فتوے کا مضمون ہے کہ وہی فتوے کی دلیل اس میں ہے۔ لہٰذا اب
اس مصنف میں اس فتوائے گنگوہی کے انکار کی جرأت و ہمت ہے۔

نیز ہم یہ بھی دکھانا چاہتے ہیں کہ دیوبندیوں کا ابتدائی مذہب امکان کذب
ہی تھا۔ گنگوہی صاحب بھی پہلے صرف اس کے ہی قائل تھے۔ چنانچہ خود
مصنف بھی اس بات کا شہاب ثاقب میں اقرار و اعتراف ان الفاظ
میں کرتا ہے :۔

> مسئلہ امکان کے البتہ حضرت مولانا اور اُن کے متبعین
> حسب رائے اکابر سلف صالحین قائل تھے اور ہیں۔ شہاب ص ۱۰۱

اس کے بعد گنگوہی جی نے ترقی کی اور اس فتوے اور اس کتاب
تقدیس القدیر کے لکھنے کے بعد وقوع کذب کے قائل بنے اور اپنے اکابر سلف

Marfat.com

مُحیل دہلوی وغیرہ کی رائے کو ٹھکرا دیا۔ اور اَب گنگوہی جی کے متبعین تمام دیوبندیوں کا مذہب و نوع کذب باری تعالےٰ ہے۔ چنانچہ محرر مذہب دیوبندیت مصوّر خیالات وہابیت مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی نے اپنے رسالہ اسکات المعتدی میں تصریح کردی :۔

تاویل سے اس شخص کا مذہب جو جواز الخلف فی الوعید کا قائل ہے نہیں بدل سکتا۔ فتوے اس کے باب میں منصوص ہے کہ وہ وقوع کذب کا قائل ہو کر کافر ہوا یا نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس صاحب مسائرہ نے جو اکابر اشاعرہ کا مسئلہ نقل کیا ہے وہ لوگ بھی وقوع کذب کے قائل ہوئے یا نہیں۔ ان کی نسبت کیا حکم ہے۔ منہ

(اسکات المعتدی ص۳۳)

الحاصل ان عبارات سے یہ ظاہر ہوگیا کہ گنگوہی صاحب اور ان کے تمام متبعین دیوبندیوں کا مذہب ہے کہ وہ معاذ اللہ۔ رب العالمین حکم الحاکمین وللہ تبارک وتعالےٰ کو بالفعل جھوٹ ملتے ہیں اور اس پاک ذات کیلئے وقوع کذب ثابت کرتے ہیں۔ اور یہ مزید افترا اور جھوٹ بولتے ہیں کہ علماء سلف اشاعرہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ہم اکابر علماء اسلام۔ متکلمین کرام۔ سلف عظام کے مسلک اور اقوال بھی فصل رابع میں نقل کریں گے۔

مصنف نے شہاب ثاقب میں گنگوہی جی کا فتوے تکفیر جو نثار رشید یہ سے نقل کیا ہے اس کا یہ حکم اور اس کے اتنے کلمات :۔

ذات پاک حق تعالےٰ جل جلالہٗ کی پاک اور منزہ ہے اس سے کہ

Marfat.com

متصف بصفت کذب کہا جاوے معاذ اللہ اس کے کلام میں ہرگز شائبہ کذب نہیں ہے قال اللہ تبارک وتعالےٰ ومن اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا جو شخص حق تعالےٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر و ملعون ہے اور مخالف قرآن اور حدیث اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا (شہاب ثاقب صفحہ)

ہمارے خلاف نہیں - اَب ہم یہ ظاہر کرنا ضروری جانتے ہیں کہ وہ ظالم جو حق تعالےٰ کی ذات پاک کو متصف بصفت کذب کہتا ہے اور وہ کافر جو اللہ تعالیٰ کی نسبت وقوع کذب کا عقیدہ رکھتا ہے اور وہ ملعون جو خدائے پاک کے متعلق یہ کہتا ہے کہ وہ کذب بولتا ہے رشید احمد گنگوہی ہے کہ اس نے ہمارے پیش کردہ فتوے میں اس کی صاف تصریح کردی - اور خدا کو کاذب بالفعل مان لیا۔

تو مصنف صاحب تمہارے پیش کردہ فتوے سے تمہیں کیا فائدہ پہنچا - اس فتوے سے گنگوہی صاحب کی ہی تکفیر تو ہوئی - تم نے خود نہیں کی بلکہ خود ان کے مونہہ سے ہی کرادی کہ تم واہلغ ہوا اور ان کے حق میں اقبالی ڈگری ہوجائے - اور ہمیں اس فتوے سے یہ فائدہ پہنچا کہ ہمیں قائل وقوع کذب کی تکفیر کے لئے دلائل اور عبارات کے نقل کرنے کی حاجت نہیں رہی اب ہمارے عوام بھائیوں کے دلوں میں ایک یہ شبہ باقی رہ گیا ہوگا

Marfat.com

دُنیا میں کوئی شخص چاہے ناخواندہ ہی کیوں نہ ہو وہ دو متضاد مضمون نہیں لکھا کرتا ہے۔ چہ جائیکہ خواندہ شخص کس طرح دو متضاد باتیں کہہ سکتا ہے۔ خاصکر کوئی مولوی اور مفتی ہوکر کس طرح دو متضاد فتوے لکھ سکتا ہے، نوگنگوہی جی نے یہ دو متضاد فتوے کس طرح تحریر کئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تسلیم ہے کہ دو متضاد فتوے کوئی مفتی بھی نہیں لکھ سکتا۔ مگر جس فرقہ نے اپنے مذہب کی بنیاد ہی متضاد باتوں۔ متضاد فتوؤں۔ متضاد رسالوں متضاد مسئلوں۔ متضاد عقیدوں پر رکھی ہو تو ان کے عقیدہ میں متضاد ہونا ان کے مذہب کی جان ہے۔ لہٰذا کیا یہ متضاد باتوں کو چھوڑ کر اپنے مذہب کو چھوڑ دیں۔

مذہب وہابیت و دیوبندیت کی بنیاد بھی متضاد باتیں کرنے۔ متضاد فتوے دینے۔ متضاد رسالے تحریر کرنے ہی پر ہے۔ اگر ہم اسکی مثالیں اور نظیریں پیش کرنے کے درپے ہو جائیں تو یہ رسالہ بہت مبسوط ہو جائے گا ہم یہاں بطور نمونہ کے ایک دو نظیر پیش کریں گے۔

پہلی نظیر انہیں گنگوہی صاحب کی اسی فتاویٰ رشیدیہ ہی سے پیش کی جاتی ہے کہ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا تو اس کا جواب یہ ملحوظ رہے کہ حصہ اول ہی کے صفحہ پر تو یہ لکھا:-

> محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا (فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۰۱ اور اسی حصہ اوّل کے صفحہ ۶۲ پر یہ لکھا) محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو حال معلوم نہیں۔

Marfat.com

دوسری نظیر بھی انہیں گنگوہی صاحب کے اسی فتاویٰ رشیدیہ ہی سے پیش کیجاتی ہے جس میں سائل توشہ اور گیارہ تاریخ کو گیارہویں کرنے والے کے متعلق سوال کرتا ہے تو جواب یہ ہے :-

۱ الجواب ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں و توشہ کرنا درست ہے فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل ص۵۲) (اور اسی حصہ اول کے ص۱۱۰ پر ہے) گیارہویں و توشہ حرام و نادرست ملحصاً (اور فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم کے ص۹۱ پر ہے) گیارہویں بدعت بھی ہے (اور فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے ص۱۱۹ پر ہے) گیارہویں بدعت ہے (اور اسی کے ص۶۹ پر ہے) توشہ شرعاً حرام ہے۔

تو دیکھو گنگوہی جی نے حصہ اوّل کے ص۵ والے فتوے میں محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا حال خود ہی بیان کر دیا کہ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ اور اسی حصہ اول کے صفحہ ۶۲ والے فتوے میں صاف انکار کر دیا کہ ان کے عقائد کا مجھ کو حال معلوم نہیں۔ تو ان دو فتوؤں میں گنگوہی جی کی کیسی دو متضاد باتیں ہیں کیسے دو متضاد فتوے ہیں کہ ایک میں اس کے عقائد سے بے علمی کا اظہار ہے اور دوسرے میں اس کے عقائد کے ایسے علم کا اقرار ہے کہ وہ عقائد عمدہ تھے۔ اور پھر طرفہ یہ ہے کہ پہلے فتوے میں علم ہے اور دوسرے میں عدم علم۔ اس کے خلاف ہوتا تو توجیہ بھی ہو سکتی تھی اور اس کی تو کوئی تاویل ہی نہیں۔ اسی طرح ان گنگوہی جی نے حصہ اوّل کے صفحہ ۵۲ والے فتوے میں گیارہویں شریف اور توشہ کو درست کہا اور اسی حصہ کے صفحہ ۱۱۰ والے فتوے میں انہیں حرام و نادرست

Marfat.com

کہدیا۔ پھر حصہ دوم کے صفحہ ۹۱ والے فتوے میں اس کو بدعت کہا۔ پھر حصہ سوم کے صفحہ ۱۱۹ والے فتوے میں بھی بدعت کہا۔ پھر حصہ سوم کے صفحہ ۶۹ والے فتوے میں توشہ کو حرام کہا۔ تو گویا گیارہویں اور توشہ درست بھی ہیں نادرست بھی ہیں۔ بدعت بھی ہیں غیر بدعت بھی ہیں تو ان فتووں میں گنگوہی جی کی کیسی دو متضاد باتیں۔ متضاد حکم ہیں اور کیسے متضاد فتوے ہیں۔ ان گنگوہی جی کی ایسی متضاد باتیں بہت پیش کیجا سکتی ہیں۔ اور ان کے متبعین دیوبندیوں کے تو نہ فقط فتاوے بلکہ رسالے آپس میں متضاد ہیں۔ دیکھو صراط مستقیم۔ تقویۃ الایمان کی ضد ہے اور دونوں کا مصنف ایک ہے۔ براہین قاطعہ اور المہند میں تضاد ہے اور مؤلف دونوں کا ایک ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ مسئلہ وقوع کذب باری تعالےٰ میں اگر گنگوہی جی کے دو متضاد فتوے موجود ہیں تو اس کا تعجب وہ کرے گا جو ان کے فتاوں سے ان کی باتوں سے ان کے رسالوں سے ناواقف اور بے خبر ہو۔ اور اس پر حیرت اسی کو ہوگی جو ان کے طریقہ تبلیغ وہابیت سے ناآشنا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ وہابی بنانے کا سب سے موثر طریقہ زبردست پروپیگنڈہ ہے۔ راز یہی ہے کہ انہوں نے متضاد فتاوے چھاپ لئے ہیں۔ متضاد رسالے طبع کرالئے ہیں انہیں متضاد حکم لکھدئے ہیں۔ متضاد مسئلے درج کردئے ہیں متضاد عقیدے بنالئے ہیں۔ پھر اپنے مبلغین مدرسین۔ واعظین کو بھی متضاد باتیں کرنا۔ متضاد احکام دینا۔ متضاد مسئلے بتانا۔ متضاد عقیدے تعلیم کرنا انہوں نے خاص طور پر سکھائے ہیں کہ وہ جیسا شخص جیسا مقام اور جیسی فضا۔ جیسے ذوق کا اندازہ کر لیتے ہیں ویسا ہی کر جاتے ہیں ویسا ہی کہہ جاتے ہیں۔

Marfat.com

اگر کسی نے بحث کی تو اس کو اس کے ذوق کا عقیدہ یا مسئلہ انہیں دیوبندی علماء کے فتاوؤں رسالوں میں دیکھا دیا اور اس کو دیوبندی بنا لیا۔

لہٰذا یہ ہے اس دیوبندی مذہب اور وہابی قوم کی تبلیغ کا اصل راز۔ تو متضاد ہونا ان کے مذہب کی جان ہے ع

ہم سے کچھ۔ غیروں سے کچھ۔ درباں سے کچھ

پھر شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۰۱ پر مصنف نے یہ ظاہر کیا ہے کہ امکان کذب کے خلاف جس قدر رسائل تنزیہ الرحمٰن۔ عجالۂ الراکب وغیرہا علماء اہلسنت نے تصنیف فرمائے تھے۔ ان کے جوابات دیوبندی علماء نے لکھ کر شائع کر دیئے ہیں۔ مصنف صاحب غالباً وہ ایسے ہی جوابات ہوں گے جیسے کہ انوار ساطعہ کا جواب براہین قاطعہ۔ اور مجموعہ حسام الحرمین کا جواب یہی رسالہ شہاب ثاقب ہے جو بے ہودہ بکواس۔ لایعنی باتوں۔ بازاری گالیوں۔ شرمناک سب و شتم پُرفریب مغالطوں۔ بے تعلق عبارتوں۔ صریح کذب و افترا سے پُر ہیں۔ باطل کی حمایت کرنے والا کبھی واقعی تحقیقی مدلل جواب ہرگز نہیں دے سکتا۔ اگر تمہاری جماعت میں علمی قابلیت تھی اور جواب لکھنے کی جرأت تھی تو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے رسالہ مبارکہ سبحٰن السبوح کا جواب دیا ہوتا۔ اس کی ہر دلیل کا رد کیا ہوتا۔ اگر کسی ایک میں ہمت نہیں تھی تو ساری دیوبندی پنچایت کر جمع کر کے جواب تو لکھا ہوتا۔ مگر اس کے ثبوت استدلال کو دیکھ کر سب کو سانپ سونگ گیا۔ حواس باختہ ہو گئے۔ چہروں کے رنگ فق ہو گئے۔ حتیٰ کہ اس کی لاجوابی کا مصنف نے ان الفاظ میں اعتراف ہی کر لیا:۔

Marfat.com

مجدّد صاحب نے ایک رسالہ مسمّٰی بہ سبحن السبوح لکھ کر چھپوایا۔ اس کو دیکھا گیا تو سوائے گالی گلوچ اور مزخرفات و بازاری باتوں کے اور کوئی مضمون علمی ایسا نہیں تھا جس کی طرف توجہ کی جاوے۔ اور ان کے رسالہ کے رَد کی طرف توجہ کرنا محض بے سود ملخصاً۔

(شہاب ثاقب ص۱۰۱)

مصنّف صاحب گالی گلوچ لکھنا۔ بازاری باتیں کرنا۔ مزخرفات کو تحریر کرنا۔ یا سوقہ اور گندی گھنونی لغویات کا بکنا تو جناب ہی کا طرۂ امتیاز ہے کہ یہ شہاب ثاقب کے کل صفحات ۱۳۶ ہیں اور آپ کی اس میں سولہ سولہ گالیاں (۶۴۰) ہیں کہ بعض صفحات تو صرف گالیوں سے پُر ہیں۔ اور شاید ہی کوئی صفحہ گالی سے خالی ہوگا۔ عیاں راچہ بیاں۔

مصنّف سے پُوچھو کہ رسالہ سبحن السبوح نے امکان کذب کے رد میں تحقیقات اور دلائل و براہین اور حجج و نصوص کے جس قدر دریا بہائے ہیں اور عبارات و اقوال سلف و خلف کے جتنے انبار لگائے ہیں کہ تیس نصوص پیش کیں۔ پچیس دلائل۔ دس حجتیں قائم کیں اور پُورے دو سو تازیانے لگائے ان سے قصر وہابیت میں زلزلہ پیدا ہوگیا۔ اور عمارت دیوبندیت سرنگوں ہوکر رہ گئی۔ اس رسالہ نے دیوبندیوں کے ہوش اُڑا دیئے چھکے چھڑا دیئے۔ قلم توڑ دیئے۔ دل نچوڑ دیئے۔ گنگوہی جی پر دو سو تازیانے قائم کیے۔ اور دیگر اذناب پر صدہا دلائل قائم کیے۔ ایک سادہ رسالہ کے دلائل کی دھجیاں اُڑا دیں۔ ان کے تمام استدلالوں کے پرخچے اُڑا دیئے۔ ان کے امام سے لیکر نیچے کے تمام متبعین کے

Marfat.com

اقوال رسائل۔ مضامین کے ایسے قاہر رد کردئے۔ ان کے جلے جلے۔ کلے کلے۔ حرف حرف کے ایسے مسکت جوابات دے کہ اس کے بعد سے دیوبندیوں نے اس مسئلہ امکان کذب کا تحریروں میں لکھنا۔ زبانوں پر لانا ہی بند کر دیا ہے۔

مصنّف کو یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی اس میں کوئی علمی مضمون نہیں تھا جس سبحن السبوح میں کثیر آیات قرآنی اور تفسیر کبیر۔ تفسیر بیضاوی۔ تفسیر مدارک تفسیر ابی سعود۔ تفسیر روح البیان۔ تفسیر عزیزی۔ فقہ اکبر۔ شرح السنوسی۔ مواقف۔ شرح مواقف۔ عقائد۔ شرح عقائد۔ شرح مقاصد۔ مسلم وسائر صدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ۔ کنز الفوائد۔ طوالع الانوار۔ شرح طوالع شرح عقائد جلالی۔ مسلم الثبوت۔ فواتح الرحموت۔ مفاتیح الغیب۔ ارشاد العقل۔ منح الروض۔ شفائے قاضی عیاض۔ نسیم الریاض۔ شرح مقاصد الطالبین۔ رد المحتار۔ حلیہ۔ المعتقد۔ المنتقد کی متعدد عبارات منقول ہوں ان میں اس مصنّف کو علمی مضمون نہیں ملا۔ اور یہ عبارات علمی مضمون سے خالی ہیں۔ اور واقعہ تو یہ ہے کہ جب اس مصنف میں ان عبارات کے سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں تو اُسے ان میں کیا علمی مضمون نظر آئے کہ علمی مضمون کو تو اہلِ علم ہی کو ملتا ہے۔ یہ مصنّف تو علمی مضمون گالی گلوچ کو جانتا ہے جس کو وہ خود اور اس کے اکابر لکھا کرتے ہیں۔ چنانچہ مصنّف کے علمی مضامین کی فہرست ہم نے اس کتاب کے ابتدائی اوراق میں پیش کی ہے۔

نیز یہ مصنّف اپنی اور اپنی جماعت کی عاجزی و مجبوری۔ لاچاری و بے مائیگی پر اس طرح پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ کہ سبحن السبوح کا جواب دینا

Marfat.com

اور رَد کرنا بے سود تھا۔ اسی لئے اس کا جواب اور رَد دیوبندیوں نے نہیں لکھا مصنّف صاحب سنیے کسی دیوبندی میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی تصنیفات کے کما حقہ سمجھنے کی تو اہلیت ہی نہیں تو بھلا وہ ان کا جواب کیسے لکھ سکتا ہے۔ بڑے بڑے اکابر علماء دیوبند ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں لیکن اعلیٰحضرت کی باوجود صدہا کتب ورسائل کے ان پر آجتک کوئی معقول مواخذہ بھی نہیں کر سکے ہیں چہ جائیکہ ان کے کسی لفظ کو بے محل ثابت کریں۔ تو ان کے رسالہ سبحن السبوح کا رد اور دیوبند کے ملّے کر سکیں یہ مونگھ اور مسور کی دال۔

فصل رابع اور مسئلہ امکان کذب

امکان کذب کا قائل امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی تھا۔ اور اس کی تائید انہیں گنگوہی جی نے کچھ زمانہ کی جس کے رَد میں علماء اہلسنت نے کثیر رسائل تصنیف کئے۔ سبحن السبوح بھی اصل اسی کے جواب میں لکھا گیا۔ ان رسائل نے وہابیہ کے ہوش پراگندہ کر دئے۔ انہیں ایسا مبہوت وساکت کر دیا کہ ان کو اس کا زبان پر لانا دشوار ہوگیا۔ اس پر کوئی نیا رسالہ لکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اس پر کسی طرح بحث ومناظرہ کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

گنگوہی جی جب امتناع کذب کے دلائل قاہرہ ونصوص ظاہرہ اور براہین لامعہ وحجج قاطعہ کے جوابات سے عاجز ومبہوت ہوئے۔ اور سبحن السبوح کے دوسو تازیانے کھا کر مدہوش ہوئے تو وہ غصّہ میں بھر کر وقوع کذب کے قائل ہوگئے۔ اور انہوں نے ہمارا پیش کردہ فتوے لکھ مارا۔ اور ایک رسالہ تقدیس القدیر تصنیف کر کے معاذ اللہ۔ خدائے عزوجل کو کاذب بالفعل کہہ ڈالا۔

Marfat.com

تو اب تمام دیوبندیوں کا مذہب وقوع کذب باری تعالےٰ ہوا نہ کہ امکان کذب۔
تو اب مصنف کو جس قدر بحث کرنی اور دلائل قائم کرنے تھے مسئلہ وقوع کذب پر کرتا۔ اور اس میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھاتا۔ اور قرآن وحدیث۔ کتب عقائد و فقہ۔ اقوال سلف وخلف سے وقوع کذب کا اثبات کرتا۔

لیکن مصنف نے وقوع کو تو چھوا نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف قائل وقوع کذب کی تکفیر کرکے خود گنگوہی جی اور ان کے متبعین دیوبندیوں کی تکفیر کر گیا۔ حتیٰ کہ خود اپنی بھی تکفیر کر گیا کہ جب گنگوہی جی کا مذہب وقوع کذب کا ہے تو مصنف کا مذہب بھی یہی ہے۔ اور بجائے بحث وقوع کذب کے مسئلہ امکان کذب پر اُتر پڑا۔ تاکہ دیوبندیوں کے قلوب میں گنگوہی جی کا وقار باقی رہ جائے۔ اور عوام کو فریب دیکر بحث وقوع کذب کو بھلا دیا جائے۔ اور مسئلہ امکان میں بھی دل بھر کر جھوٹ بول کر سلف پر صریح افترا کیا جائے۔

تو اس فصل کی ابتدا ان الفاظ سے کرتا ہے :۔

> مجدد الضالین صاحب فرماتے ہیں کہ "مولانا گنگوہی رح بعض اتباع مولانا شہید رح مسئلہ امکان کذب کے قائل ہوئے ہیں، یہ قول ان کا محض افترا وجہالت ہے۔ مولانا گنگوہی رح نے سلف علیحین امت مرحومہ کا اتباع کیا ہے۔ تمام اشاعرہ بلکہ تمام ماتریدیہ بھی حضرت کے اس مسئلہ میں متفق ہیں۔ کتب معتبرہ علم کلام کی شاہد ہیں اور ان کی نصوص صراحۃ موجود ہیں۔ شرح مواقف میں اس مسئلہ کو اسی طرح تین جگہ ذکر کیا ہے۔ مسامرہ میں بھی تفصیلاً

Marfat.com

مذکور ہے۔ تقریر الاصول شرح تحریر الاصول میں محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر اور ان کے تلمیذ ابن امیر الحاج رحمہما اللہ نے اس مسئلہ کو اور یہ کہ یہی رائے اکابر اہل علم اور معشر اہلسنت اشاعرہ وماتریدیہ کی ہے نہایت وضاحت سے بیان کرکے یہ دکھا دیا ہے کہ بعض لوگوں نے جو درمیان اشاعرہ وماتریدیہ کے اس مسئلہ میں خلاف ثابت کیا ہے وہ محض نزاع لفظی ہے اور اس کی تقریر فرمائی ہے۔ (از شہاب ثاقب ص ۱۰۳)

مصنف جب اللہ تعالےٰ کی جیسی منزہ وپاک ذات کے لئے اثبات امکان کذب میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے تو اس کے نزدیک کذب عیب ونقص ہی نہیں ہوا تو پھر یہ مصنف اپنے لئے تو صریح جھوٹ بولنے اور صریح افترا کرنے کو واجب اور ضروری اعتقاد کرتا ہوگا۔ یہاں تک کہ اس بحث میں تو اس نے شاید قسم ہی کھالی ہے کہ وہ کہیں سچ نہ بولے گا۔ چنانچہ اس کی اس عبارت کے جھوٹ شمار کراؤں۔

پہلا جھوٹ :۔ کہ گنگوہی جی مسئلہ امکان کذب میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کے متبع نہیں۔ مصنف نے یہ جملہ محض جوشِ مخالفت میں کہہ دیا اور نہ سوچا کہ اس سے گنگوہی جی کی روح کو کس قدر اذیت پہنچی ہوگی۔ بلکہ انکی رُوح اس مصنف کو یہ کہہ کہہ کر کوستی ہوگی کہ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے مسلک اہلسنت وجماعت کو چھوڑا۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے طریق مشائخ سے مونہہ موڑا۔ وہ امام دہلوی جس کے

Marfat.com

اتباع کی خاطر میں نے متاخرین کی تحقیقات کو ٹھکرایا۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے متقدمین کے اقوال کو نا قابل عمل ٹھہرایا۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے اکابر سلف دائمہ کو پس پشت ڈالا۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے صحابہ و تابعین کے کسی قول کو نہ مانا۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے فرمان شارع علیہ السلام کی پرواہ نہ کی۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے حکم خداوندی سے روگردانی کی۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے شراح حدیث کی کوئی بات نہ مانی۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کی خاطر میں نے قرآن و حدیث کی قصداً غلط تاویلات کیں۔ وہ امام دہلوی جس کی میں نے ہر تصنیف کو حرف بحرف مانا۔ وہ امام دہلوی جسکی ہر ہر بات کا ماننا میں نے فرض جانا۔ وہ امام دہلوی جس کی میں نے آنکھ بند کر کے اندھی تقلید کی۔ وہ امام دہلوی جس کے ہر قول کی بلا سوچے سمجھے میں نے تائید کی۔ وہ امام دہلوی جس کے پیچھے میں نے اپنا ایمان بگاڑا۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع میں میں نے کفر و ضلالت کو خریدا۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کو میں نے اتباع ائمہ سے زیادہ ضروری جانا۔ وہ امام دہلوی جس کے اتباع کو میں نے اتباع شارع علیہ السلام پر ترجیح دی۔ اے میرے ناخلف فرزند نادان ہمدرد تو نے میرے لیئے ان کے اتباع کا انکار کر کے مجھے سخت تکلیف پہنچائی۔ یہ کہہ کر تو نے میری حمایت نہیں کی۔ بلکہ میرے دل کی آواز اور جذبۂ قلبی کی مخالفت کی۔ میں نے ان کے ساتھ جیسی عقیدت ہے اس کی ترجمانی اپنے اس فتوے میں کی ہے۔

Marfat.com

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عالم متقی بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر پورا پورا عمل کرنے والے اور خلق کو ہدایت کرنے والے تھے اور قرآن وحدیث پر پورا پورا عمل کرنے والے اور خلق کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ پس جس کا ظاہر حال ایسا ہووے وہ ولی اللہ اور شہید ہے حق تعالےٰ فرماتے ان اولیاؤہ الا المتقون کوئی نہیں اولیاء حق تعالےٰ کا سوائے متقیوں کے بموجب اس آیت کے مولوی اسمٰعیل ولی ہوئے۔ اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ فقد وجبت لہ الجنۃ الحدیث کے وہ جنتی ہیں۔ سو جو ایسا شخص ہو کہ ظاہر میں ہر روز تقوے کے ساتھ رہا اور کیر حق تعالےٰ کی راہ میں شہید ہوا وہ قطعی جنتی ہے اور مخلص ولی ہے۔

(فتاوے رشیدیہ ج ۲ ص ۴۹)

پھر مصنف کے اس قول پر کیا دلیل ہے کچھ نہیں ہے۔ یہ مصنف کی منہ زوری ہے۔ جھوٹ ہے۔ بیجا حمایت ہے۔ اپنوں کو مغالطہ میں ڈالنا ہے۔ عوام کو فریب میں مبتلا کرنا ہے۔

دوسرا جھوٹ:۔ کہ گنگوہی جی نے سلف صالحین امت کا اتباع کیا ہے۔ مصنف کا اس میں صریح جھوٹ و افترا ہے کہ سلف صالحین امت

Marfat.com

امکان کذب کے قائل ہیں۔ بلکہ تمام سلف صالحین امّت کا اجماعی اتفاقی قول یہ ہے جس کو علم کلام کی مشہور و معتبر کتاب شرح مواقف میں نقل کیا ہے۔

انہ تعالیٰ یمتنع علیہ الکذب اتفاقا اما عند المعتزلۃ ان الکذب قبیح وھو سبحنہ لا یفعل القبیح واما امتناع الکذب علیہ عندنا فانہ نقص والنقص علی اللہ تعالےٰ محال اجماعا

(لمحضاً از شروح مواقف کشوری ص۶۰۳)

اہلسنت و معتزلہ کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کذب ممتنع و ناممکن ہے معتزلہ تو اس لئے ممتنع و محال کہتے ہیں۔ کہ کذب بُرا ہے اور اللہ تعالےٰ بُرا کام نہیں کرتا۔ اور ہم اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر کذب اس دلیل سے ممتنع ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالےٰ پر بالاجماع محال اور ممتنع ہے۔

اس عبارت سے ظاہر ہوگیا کہ تمام سلف صالحین امت بالاجماع امتناع کذب باری تعالےٰ کے قائل ہیں نہ کہ امکان کذب کے۔ اور اس میں اکثر معتزلہ کا بھی یہی قول ہے۔ تو اب مصنّف کا اس کے خلاف سلف صالحین امت کو امکان کذب کا قائل بتانا کیسا صریح جھوٹ اور جیتا افترا ہے۔ مصنّف کو ایسا جھوٹ و افترا کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

تنبیہ اجھوٹ:۔ گنگوہی جی کو ان سلف صالحین کا متبع کہنا جبکہ ابھی یہ ثابت ہو چکا کہ سلف صالحین بلکہ ساری اُمّت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ کے لئے کذب ممتنع و محال ہے۔ تو گویا سلف صالحین امت امتناع

کذب کے قائل ہوئے - اور گنگوہی جی اس کے بالکل خلاف امکان کذب کے قائل ہے - تو گنگوہی سلف صالحین امت کا متبع کب ہوا بلکہ ان کا کھلا ہوا مخالف ثابت ہوا - تو اب مصنف کا گنگوہی جی کو سلف صالحین کا متبع کہنا کیسا صریح کذب جیتا جھوٹ ہوا -

چوتھا جھوٹ یہ ہے کہ تمام اشاعرہ وماتریدیہ گنگوہی جی کے متفق ہیں مصنف کا یہ حضرات اشاعرہ وماتریدیہ پر افترا ہے کہ وہ گنگوہی کی طرح امکان لذب کے قائل ہوں - بلکہ حضرات اشاعرہ وماتریدیہ کا متفقہ قول یہ ہے - بس کو مصنف ہی کے پیش کردہ کتاب سامرہ نے تصریح کی -

قلنا لاخلاف بین الاشعریۃ وغیرھم فی ان کل ما کان وصف نقص فی حق العباد فالباری تعالے منزہ عنہ وھو محال علیہ تعالیٰ والکذب وصف نقص فی حق العباد (سامرہ ص۳)

ہمنے کہا اشاعرہ وغیر اشاعرہ کسی کا اس میں خلاف نہیں کہ ہر وہ چیز جو بندوں کے حق میں صفت عیب ہے باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور اللہ تعالےٰ پر ممکن نہیں اور بندوں کے حق میں کذب صفت عیب ہے -

اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ اشاعرہ وماتریدیہ سب کا بلا کسی اختلاف کے یہی مذہب ہے کہ کذب صفت عیب ہونے کی بنا پر اللہ تعالےٰ کے لئے محال وناممکن ہے - تو بلا خلاف تمام اشاعرہ وماتریدیہ امتناع کذب باری تعالےٰ کے قائل ہیں نہ کہ امکان کذب کے - تو مصنف کا تمام اشاعرہ وماتریدیہ کو مسئلہ امکان کذب میں گنگوہی جی کے متفق کہنا کیسا صریح کذب اور بہتان پر کیسا صریح

Marfat.com

افترا ہے۔ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

پانچواں جھوٹ یہ ہے کہ کتب معتبرہ علم کلام گنگوہی جی کے قول امکان کذب کی شاہد ہیں۔ علم کلام کی معتبر کتب۔ حتیٰ کہ تفاسیر۔ علم اصول فقہ فقہ کی کسی کتاب میں اس امّت کا مذہب امکان کذب کہیں نہیں بتایا گیا۔ بلکہ یہ اہلسنت کا مذہب ہو بھی نہیں سکتا کہ علم کلام کی مشہور کتاب شرح مقاصد میں ہے :۔

الکذب محال بالاجماع	جھوٹ باجماع علماء محال و ناممکن
العلماء لان الکذب نقص	ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے
باتفاق العقلاء وھو علی اللہ	اور عیب اللہ تعالےٰ پر محال ہے
تعالےٰ محال لخصاد شرح مقاصد)	یعنی ممکن نہیں۔

اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ پر باجماع علماء کذب ممکن نہیں۔ تو علم کلام کی ایسی کون سی معتبر کتاب ہو سکتی ہے جو اجماع کے خلاف امکان کذب کی شاہد بن سکے۔ تو مصنّف کا یہ کتب علم کلام پر زبردست افترا اور صریح کذب ہے۔ مصنّف جھوٹ بولنے میں کس قدر جری ہے۔

چھٹا جھوٹ یہ ہے کہ کتب معتبرہ علم کلام کی نصوص میں صراحۃً امکان کذب موجود ہے۔ اس مفتری کذاب مصنّف کا یہ صریح کذب ہے ہم اس کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اگر اپنی بات کا پکّا اور قول کا سچّا ہے تو علم کلام کی کسی معتبر کتاب کی نص میں امکان کذب کا صراحۃً موجود ہونا دکھائے۔ ورنہ اپنے اُوپر لعنت بھیجے۔

Marfat.com

ساتواں جھوٹ یہ ہے کہ امکان کذب شرح مواقف میں تین جگہ مذکور ہے۔ مصنّف میں اگر کچھ بھی حیا و شرم باقی ہے تو شرح مواقف کی ان تین جگہوں کو دکھائے جنہیں امکان کذب کی تصریح موجود ہے۔ مگر سخت مفتری و کذاب ہے۔ وہ ایسی ایک جگہ بھی نہیں دکھا سکتا۔ اور وہ کیسے دکھا سکتا ہے جب شرح مواقف میں امکان کذب کے خلاف امتناع کذب کی جگہ جگہ تصریح موجود ہے۔ ہم موافق عدد مصنّف تین جگہ سے اسی شرح مواقف سے امتناع کذب کی تصریح دکھاتے ہیں۔ جن میں سے ایک عبارت تو ابھی دوسرے جھوٹ کے رد میں پیش کی کہ باجماع امّت امتناع کذب باری تعالےٰ اہلسنت کا مذہب ہے۔ اور اکثر معتزلہ نے بھی اس پر اتفاق ظاہر کیا ہے۔ تو پہلی عبارت تو نقل ہو چکی دوسری عبارت دیکھئے :۔

تکلم فی مسئلۃ الکلام من	بیشک موقف الٰہیات سے مسئلہ
موقف الالٰہیات امتناع	کلام میں بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تعالےٰ
الکذب علیہ سبحانہ	کا کذب ممکن نہیں۔
وتعالےٰ (از شرح مواقف کشوری صفحہ ۶۷۵)	

تیسری عبارت ملاحظہ کیجئے

علم استحالۃ الکذب علی اللہ	اللہ تعالےٰ پر کذب کا ممتنع و محال
(از شرح مواقف صفحہ ۶۷۴)	ہونا جان لیا گیا ہے۔

شرح مواقف کی ہر سہ عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ اس میں امتناع کذب کا ذکر ہے نہ امکان کذب کا آپ مصنّف کا سخت مفتری و کذاب ہونا ثابت ہو گیا۔

Marfat.com

آٹھواں جھوٹ یہ ہے کہ مسامرہ میں بھی امکان کذب تفصیلاً مذکور ہے
مصنف کا مسامرہ پر یہ سخت افترا اور صریح کذب ہے۔ وہ اس کو مسامرہ سے
ہرگز ثابت نہیں کر سکتا۔ اور کیسے کر سکتا ہے۔ جب اس کی یہ تصریح موجود ہے
کہ بلا خلاف اشاعرہ وغیر اشاعرہ کا یہ مذہب ہے کہ کذب بوجہ عیب کے اللہ تعالیٰ
کے لئے ممتنع ومحال ہے جس کی عبارت ابھی چوتھے جھوٹ کے رد میں نقل ہوئی
اب مزید دوسری عبارت پیش کرتے ہیں :-

انا قلنا لاخفاء فی ان الکذب وصف نقص عند العقلاء فقدم کونہ وصف نقص بالنسبۃ الی جناب قدسہ تعالےٰ فھو مستحیل فی حقہ عز وجل ملخصاً

(از مسامرہ مطبوعہ انصاری دہلی صفحہ ۵۴)

ہم اہلسنت کہتے ہیں اس میں کوئی
پوشیدگی نہیں ہے کہ بیشک عقلاء
نزدیک کذب صفت عیب ہے اور
اللہ تبارک وتعالےٰ کی طرف کذب
کا صفت عیب ہونا دلیل سے
ثابت ہو چکا۔ پس اللہ عزوجل کے
حق میں وہ کذب ممتنع ومحال ہے۔

تو مسامرہ میں بھی امتناع کذب کا ذکر ہے نہ کہ امکان کذب کا۔ مصنف
کو چاہیئے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنے اوپر پڑھکر دم کرلے۔

نواں جھوٹ :- یہ ہے کہ محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر بھی مسئلہ
امکان کذب کے قائل ہیں۔ مصنف کا یہ حضرت محقق پر صریح افترا ہے
تقریر الاصول شرح تحریر الاصول تو میرے پاس نہیں ہے ورنہ اس سے
بھی یہی دکھا دیتا کہ مصنف نے یہ افترا کیا ہے لیکن میرے پاس حضرت محقق

Marfat.com

دُوسرا رسالہ خاص المسایرہ فی العقائد المنجیۃ فی الاخرۃ موجود ہے
ں کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ حضرت محقق نے اس میں اہل اسلام کے
ن عقائد حقہ کو جمع فرمایا ہے جو آخرت میں نجات دینے والے ہیں۔ لہٰذا میں
ضرت محقق کا مسلک ان کی اسی کتاب مسایرہ سے نقل کرتا ہوں۔

تحیل علیہ) سبحانہ (سما تہ — اللہ تعالےٰ پر محال ہیں جتنی نشانیاں ہیں
نقص کالجھل والکذب) — عیب کی ہیں جیسے جہل اور
مرہ صـ۱۶۶) — کذب۔

حضرت محقق نے آخر مسایرہ میں اس کو وضاحت عقیدۂ اہلسنّت
اعت میں تحریر فرمایا ہے تو حضرت محقق ابن ہمام نے امتناع کذب باریتعالےٰ
قیدہ اہلسنت قرار دیا تو حضرت محقق دُوسرے رسالہ میں عقیدۂ اہلسنت
عت کے خلاف امکان کذب کا قول کس طرح ذکر فرما سکتے ہیں۔ لہٰذا
ت ہوگیا کہ اس مفتری مصنّف کا حضرت محقق پر یہ صریح افترا ہے۔

دسواں جھوٹ یہ ہے کہ ابن امیر الحاج رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ امکان
ب کے قائل ہیں۔ مصنّف اگر ان کی عبارت پیش کرتا تو اس کی حقیقت
ظاہر ہو جاتی۔ لیکن اس لئے عبارت اسی لئے نقل نہیں کی کہ ان کی کوئی
ت اس کے مفید نہیں تھی۔ یہ تو ابھی انکے استاذ کے کلام سے ثابت ہو چکا کہ
سنّت کا عقیدہ امتناع کذب باری تعالےٰ ہے تو ابن امیر الحاج اپنے اُستاذ
سلک و مذہب کے خلاف بلکہ عقیدۂ اہلسنت و جماعت کے مخالف امکان
ب کے قائل کس طرح ہو سکتے ہیں۔ مصنّف کا یہ بھی حضرت ابن امیر الحاج

Marfat.com

پر صریح افترا ہے - اس مفتری مصنف کو کسی پیشوا پر افترا کرتے ہوئے بہتان کرتے ہوئے شرم نہیں آتی -

گیارھواں جھوٹ یہ ہے کہ یہی امکان کذب اکابر اہلِ علم اور معشر اہل سنت اشاعرہ وماتریدیہ کی رائے ہے مصنف نے پہلے تو ان کا بر اہلِ علم اور معشر اہلسنت وجماعت حضرات اشاعرہ وماتریدیہ پر خود افترا کیا تھا اور انکی جانب یہ صریح جھوٹی نسبت کی تھی اور ان کے پاک دامنوں پر یہ بدنما دھبہ لگایا تھا جس کے خلاف ہم نے شرح مواقف اور شرح مقاصد اور مسامرہ کی عبارات پیش کر کے تمام اشاعرہ وماتریدیہ بلکہ سارے اکابر علماء اہلسنت کا اتفاقی اجماعی مذہب امتناع کذب باری تعالےٰ ثابت کر دیا۔ پھر اس کو خیال آیا کہ لوگ مجھ کو تو مفتری کذاب جانتے ہی ہیں میری بات کا کون اعتبار کرے گا۔ تو اس ظالم المنحس ناپاک افترا کی نسبت حضرت محقق ابن ہمام اور ان کے تلمیذ ابن امیر الحاج کی طرف کر دی کہ یہ دونوں نہایت وضاحت سے بیان کرتے ہیں کہ اکابر اہلِ علم اور معشر اہلسنت اشاعرہ وماتریدیہ کی رائے امکان کذب ہے۔ معاذ اللہ جو حضرت محقق امتناع کذب کو عقیدۂ اہلسنت وجماعت قرار دیں وہ امکان کذب کی نسبت اکابر علماء اہلسنت اشاعرہ وماتریدیہ کی طرف کس طرح کر سکتے ہیں۔ کوئی بھی اہلِ عقل اس کو تسلیم کر سکتا ہے ہرگز نہیں مصنف کی یہ افترا پردازی ان ہر دو حضرات کی طرف سخت ناپاک انتہائی گندی ہے اور خود اس کے کمینہ پن اور ذلیل ترین آدمی ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

Marfat.com

پھر مصنف نے جب یہ غور کیا کہ میں نے اگرچہ گیارہ صریح جھوٹ بولے۔ سب معتبرہ علم کلام پر افترا کئے۔ حضرات اشاعرہ وماتریدیہ پر بہتان باندھے۔ پھر بھی خطرہ ہے کہ مسلمان اس مسئلہ امکان کذب کے قائل نہ ہوں لہٰذا بارہ دل بھر کر جھوٹ بولنا ضروری ہے۔ تو یہ مصنف اس کے بعد لکھتا ہے :۔

> علامہ کلنبوی نے حاشیہ شرح عقائد جلالی میں اس مسئلہ کی پوری تقریر کی اور جمہور اشاعرہ کا یہی مذہب ثابت کرکے دکھلا دیا ہے۔ کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام اس مسئلہ میں مخالف مذہب نہیں ہے۔ قاضی عضد رحمۃ اللہ علیہ شرح مختصر الاصول ابن حاجب رحمۃ اللہ علیہ میں اس مسئلہ کی صاف طور سے تقریر فرمائی ہے۔ علاوہ اس کے اور بھی کتابیں علم کلام کی اس مسئلہ کی توضیح کر رہی ہیں۔ مگر اعتماد کے واسطے یہ کتب مذکور بھی کافی ہیں۔ اگر زیادہ تحقیق کرنی منظور ہو جہد المقل فی تنزیہ المعزو المذل کو ملاحظہ کریں اگر رسالہ کے طول کا خوف نہ ہوتا تو ان کتب مذکورہ بالا کے نصوص کا ذکر کرتا۔ (از شہاب ثاقب ص ۱۰۲، ۱۰۳)

بارھواں جھوٹ :۔ یہ ہے کہ حاشیہ شرح عقائد جلالی میں اس مسئلہ امکان کذب کی پوری تقریر ہے۔ مصنف کا یہ علامہ کلنبوی پر صریح افترا ہے مگر اس میں پوری تقریر مسئلہ امکان کذب کے اثبات کی ہے۔ تو مصنف نے اس کو کیوں نہیں نقل کیا۔ جب مصنف کو اپنے آپ کو محقق ظاہر کرنے اور مصنف بننے کا شوق تھا تو پھر اپنے دلائل کو کیوں نقل نہیں کیا۔ مصنف کا ان کو نقل

Marfat.com

نکرنا خود اس امر کی دلیل ہے کہ اس میں امکان کذب کا اثبات نہیں تھا بلکہ اس کا رَد تھا کہ قرینہ بھی اسی کا مقتضی ہے کہ شرح عقائد جلالی میں یہ تصریح ہے

الکذب نقص والنقص علیہ محال فلا یکون من الممکنات ولا تتعلق القدرۃ کسائر وجوہ النقص علیہ تعالےٰ کالجہل والعجز۔

کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالےٰ پر محال ہے تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالےٰ کی قدرت اسے شامل جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل وعجز (کہ سب محال صلاحیت قدرت سے خارج)

شرح عقائد جلالی

اس عبارت میں امتناع کذب کو ثابت کرکے امکان کذب کا صاف طور پر رَد کردیا اور کذب وجہل وعجز الٰہی کو محال کہہ کر صلاحیت قدرت سے خارج کہہ دیا۔ تو علامہ کلنبوی نے اس کتاب کے حاشیہ میں امتناع کذب کا اثبات کیا ہوگا اور امکان کذب کے رَد میں پوری تقریر کی ہوگی۔ مصنف کا اس علامہ پر افترا معلوم ہوتا ہے۔

تیرھواں جھوٹ یہ ہے کہ اس علامہ نے جمہور اشاعرہ کا مذہب امکان کذب ثابت کیا ہے۔ حیرت ہے کہ جب شرح مواقف، شرح مقاصد۔ مسامرہ سے نہ فقط جمہور اشاعرہ کا بلکہ تمام اکابر علماء اہلسنت کا بالاجماع بلا کسی کے اختلاف کے امتناع کذب باری کا مذہب ثابت ہو چکا۔ تو یہ علامہ ان کتابوں کے خلاف جمہور اشاعرہ کا مذہب امکان کذب کہاں سے ثابت کرسکتے ہیں کہ علم کلام کی چوٹی کی کتابیں تو یہ ہیں۔ ان کی تصریحات

Marfat.com

کی مخالفت اس علامہ سے ممکن نہیں۔ تو ظاہر ہو گیا کہ اس علامہ پر اس مفتری مصنف کا افترا و بہتان ہے۔ اسی بنا پر یہ اس علامہ کی عبارت کو نقل نہیں کر سکا۔ اور اگر نقل کر دیتا تو اس کا کذب و افترا سب پر ظاہر ہو جاتا۔

چودھواں جھوٹ یہ ہے کہ امام رازی رحمتہ اللہ علیہ کا کلام اس امکان کذب میں مخالف مذہب نہیں ہے۔ یہ مصنف حضرت امام رازی پر افترا کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں :-

فلن یخلف اللہ عھدہ بدل علی انہ سبحانہ منزہ عن الکذب فی وعدہ و وعیدہ قال اصحابنا لان الکذب صفۃ نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال (از تفسیر کبیر)

اللہ عزوجل کا فرمانا کہ (اللہ ہرگز اپنا عہد جھوٹا نہ کرے گا) دلالت کرتا ہے کہ مولے سبحانہ وتعالیٰ ہر وعدہ وعید میں کذب سے منزہ ہے ہمارے اہلسنت اصحاب اس دلیل سے کذب الٰہی کو ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت عیب ہے اور اللہ تعالیٰ پر عیب محال ہے

اسی میں یہی امام رازی فرماتے ہیں

صحۃ الدلائل السمعیۃ موقوف علی ان الکذب علی اللہ تعالیٰ محال

دلائل قرآن وحدیث کا صحیح ہونا اس پر موقوف ہے کہ کذب الٰہی کو محال مانا جائے۔

اسی میں یہ امام فرماتے ہیں

الخیر اذا جوز علی اللہ الخلف

جب خبر میں اللہ تعالیٰ پر خلف کو

Marfat.com

ذلیہ فقد جوز الکذب علی اللہ تعالےٰ وھذا خطأ عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء اجمعوا علی انہ تعالیٰ منزہ عن الکذب۔

جائز رکھا جائے تو بیشک کذب الٰہی کو جائز ماننا ہوگا۔ اور یہ سخت خطا ہے بلکہ قریب ہے کہ کفر ہو جائے اس لئے کہ تمام عقلا اس پر اجماع کئے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کذب سے پاک ہے۔

توحضرت امام رازی کا کلام تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر وعدہ وعید میں کذب سے منزہ ہے۔ کذب صفت عیب ہونے کی بنا پر اللہ تعالےٰ کے لئے ناممکن ومحال ہے دلائل قرآن وحدیث کا صحیح ہونا امتناع کذب کے ماننے پر موقوف ہے اللہ تعالےٰ پر کذب کا جائز ماننا قریب بکفر ہے۔ اس پر تمام عقلا کا اجماع ہے کہ اللہ تعالےٰ کذب سے پاک ہے تو جو امام رازی امکان کذب کا صاف رد فرما رہے ہیں اور اس کو قریب بکفر بتا رہے ہیں۔ اور امتناع کذب الٰہی کا ماننا ضروری قرار دے رہے ہیں۔

مفتری وکاذب مصنف ان امام پر یہ صریح افترا کرتا ہے کہ ان کا کلام امکان کذب کے مخالف نہیں ہے۔ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔

پندرھواں جھوٹ:۔ یہ ہے کہ قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں امکان کذب کی صاف طور سے تقریر فرمائی ہے۔ یہ بھی مصنف کا حضرت قاضی عضد پر افترا ہے کہ یہی قاضی عضد مواقف میں بکثرت مقامات پر تصریح فرما چکے ہیں جن میں تین عبارات شرح مواقف سے دوسرے اور ساتویں جھوٹ کے رد میں منقول ہوئیں جس میں صاف تحریر فرمایا کہ بالاجماع اللہ تعالےٰ پر

Marfat.com

کذب ناممکن ومحال ہے تو قاضی عضد نے صاف طور پر امکان کذب کا رد فرمایا ہے اور امتناع کذب کا اثبات فرمایا ہے اب اس کذاب مصنف کو ان پر افترا کرتے ہوئے شرم نہیں آتی - اس نے غالباً اس مسئلہ امکان کذب کے بیان کرنے میں جھوٹ بولنا افترا کرنا فرض ٹھہرا لیا ہے -

سولھواں جھوٹ :- یہ ہے کہ علم کلام کی اور کتابیں اس امکان کذب کی توضیح کر رہی ہیں - مصنف کا کتب علم کلام پر بھی یہ صریح افترا ہے - میرے پاس علم کلام کی جو اور کتابیں موجود ہیں ان کی عبارات پیش کر کے اس مصنف کے مفتری وکذاب ہونے کا مزید ثبوت پیش کر دوں سنیئے علامہ علی قاری کی شرح فقہ اکبر میں ہے :-

والکذب علیہ . . . محال	اللہ تعالےٰ پر کذب ناممکن
(شرح فقہ اکبر مصری ص۲۲)	ومحال ہے -

علامہ شیخ زین الدین قاسم حنفی کے شرح مسایرہ میں ہے -

یستحیل من اللہ تعالےٰ الظلم	مثل ظلم اور کذب کہ اللہ تعالےٰ سے
والکذب فلا یوصف اللہ تعالیٰ	ناممکن ومحال ہے تو اللہ تعالےٰ
بکونہ قادرا علیہ	اس پر قادر ہونے کے ساتھ بیان
(شرح مسایرہ مطبوعہ دھلی ص۸۹)	نہیں کیا جائے گا - (یعنی خدا کو قادر
	علی الکذب والظلم نہیں کہا جائے گا)

علامہ ابوالبرکات نسفی حنفی اپنی کتاب عمدہ میں فرماتے ہیں :-

لا یوصف اللہ تعالےٰ بالقدرۃ	اللہ تعالےٰ ظلم وصف وکذب پر قدرت

Marfat.com

علی الظلم والسفہ والکذب لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ (ارصاد ص۸۵)

کے ساتھ موصوف نہ ہوگا۔ اس لئے کہ محال تحت قدرت داخل نہیں ہے۔

علامہ سید عبدالحمید بغدادی نشر اللالی شرح امالی میں فرماتے ہیں:۔

والکذب فی حقہ تعالےٰ محالٌ (از نشر اللالی مصری ص۹۲)

اللہ تعالےٰ کے حق میں کذب ناممکن و محال ہے۔

حضرت قاضی عضد عقائد عضدیہ میں فرماتے ہیں:۔

الکذب نقص والنقص علیہ محال فلا یکون من الممکنات ولا تشملہ القدرۃ (ص۷۲)

جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالےٰ پر محال ہے تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالےٰ کی قدرت اس کو شامل ہے۔

علامہ سعدالدین تفتازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں:۔

کذب کلام اللہ تعالےٰ وھو محال (شرح عقائد ص۱۵۴)

کلام الٰہی کا کذب ناممکن و محال ہے۔

علامہ شیخ محمد نودی شرح تیجان الداری میں فرماتے ہیں:۔

استحال کذبہ تعالےٰ (شرح تیجان مصری ص۲۴)

اللہ تعالےٰ کا کذب محال و ناممکن ہوا۔

علامہ ناصر الشریعہ محی السنۃ علی ابن ابراہیم بغدادی آیہ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا کی تفسیر لباب التاویل میں فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

یعنی لاأحد أصدق من اللہ فانہ لا یخلف المیعاد ولا یجوز علیہ الکذب۔

(الباب التاویل مصری ج ۱ ص ۴۲۱)

مراد یہ ہے کہ اللہ سے سچا کوئی نہیں وہ خلاف وعدہ نہیں کرتا اور اس کا کذب ممکن نہیں۔

علامہ نسفی مدارک التنزیل میں تحت آیۂ کریمہ فرماتے ہیں:۔

ای لا احد اصدق منہ فی اخبارہ ووعدہ ووعیدہ لاستحالۃ الکذب علیہ لقبحہ لکونہ اخبارا عن الشیٔ بخلاف ما ھو علیہ

(تفسیر مدارک مصری ج ۱ ص ۱۹۲)

اللہ سے سچا کوئی نہیں اس کی خبروں میں اور اس کے وعدہ اور وعید میں۔ اللہ تعالےٰ پر کذب بسبب اُس کی برائی کے محال ہے کیونکہ وہ کسی شے کی اس کے خلاف خبر دینا ہے جیسی وہ ہو۔

علامہ بیضاوی تفسیر بیضاوی میں اس آیت کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں:۔

لا یتطرق الکذب الی خبرہ بوجہ لانہ نقص وھو علی اللہ تعالےٰ محال (تفسیر بیضاوی ص ۱۵۰)

کذب اللہ کی خبر میں کسی طرح راہ نہیں پا سکتا۔ کیونکہ کذب عیب ہے، اور عیب اللہ تعالےٰ پر ناممکن محال ہے۔

علامہ ابوسعود تفسیر ابوسعود میں زیر آیہ کریمہ فرماتے ہیں:۔

والکذب محال علیہ سبحانہ (تفسیر ابوسعود ج ۱ ص ۴۱۲)

اللہ تعالےٰ پر تو کذب ممکن ہی نہیں۔

علامہ محب اللہ مسلم الثبوت میں اور مولانا بحر العلوم ملک العلما

Marfat.com

اس کی شرح فواتح الرحموت میں فرماتے ہیں:۔

المعتزلة قالوا لولا كون الحكم	معتزلہ نے کہا اگر حکم عقلی نہ ہو تو
عقليا لما امتنع الكذب منه تعالٰے	اللہ تعالےٰ کا کذب محال نہ رہے۔
عقلا الجواب انه نقص فيجب	حالانکہ ہم تم اسے محال عقلی مانتے ہیں
تنزيهه تعالٰے عنه كيف وقد مر	اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب اسلئے
انه لا نزاع فيه فانه عقلی	محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے تو واجب
باتفاق العقلاء لان ما ينافی	ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے منزہ
الوجوب الذی اتی من جملة النقص	مانیں اور یہ بات گذر چکی کہ اس میں
فی حق الباری تعالٰے ومن	کوئی نزاع نہیں اس کے عقلی ہونے
الاستحالات العقلية عليه	پر تمام عقلا کا اجماع ہے۔ وجہ یہ ہے
سبحانه لخفاً (از فواتح الرحموت کشوری صـ۲۲)	کہ کذب الوہیت کی ضد ہے اور جو کچھ

الوہیت کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے حق میں عیب ہے اور اس کی شان میں محال عقلی

یہی ملک العلماء مولانا بحرالعلوم اسی فواتح الرحموت میں فرماتے ہیں:۔

فهو (ای الله تعالٰی) صادق	پس اللہ تعالےٰ یقیناً سچا ہے کہ
قطعا لاستحالة الكذب	وہاں کذب کا امکان ہی نہیں۔
هناك (صـ۳۲)	

علامہ محقق مولانا عبدالحق خیرآبادی شرح مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں:

الكذب وهو مستحيل على الله	اللہ تعالےٰ پر کذب ناممکن و محال ہے
تعالٰے لانه صفة نقصان۔	کیونکہ وہ عیب کی صفت ہے۔
(شرح مسلم مطبوعہ کانپور صـ۱۱۶)	

Marfat.com

مصنّف اور ساری دیوبندی قوم آنکھیں پھاڑ کر دیکھے کہ یہاں تک پچیس[۲۵] عبارتیں جیس کتابوں سے ہمنے نقل کیں۔ تو ان کتب علم کلام میں امکان کذب کا اثبات ہے یا تردید ہے۔ ہر کم علم بھی یہ کہنے کے لئے مجبور ہے کہ ان کتب میں امکان کذب کا زبردست رد موجود ہے۔ اور امتناع کذب کا نہایت وضاحت کے ساتھ اثبات ہے تو جب ان مشہور معتبر مستند کتابوں میں امتناع کذب کا اثبات ہے۔ تو یہ مصنّف اور دیوبندی قوم امکان کذب کو پھر کس کتاب سے ثابت کر سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سلف وخلف کی کسی کتاب سے ثابت ہی نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ لوگ اس امکان کذب کو اپنے کذب اور افترا سے ثابت کیا کرتے ہیں جیسے ظفر نے مصنّف کا حال دیکھا کہ کتابوں کا نام لکھدیا اور ان کی عبارت ندارد۔ مصنّف نے کتاب کا نام لکھدیا اور اس کا نقل غائب۔ اور پھر یہ بے شرم مصنّف اپنے کذب وافترا پر یہ کہہ کر پردہ ڈالتا ہے۔ کہ جسے تحقیق مقصود ہو وہ جہد المقل کو دیکھے اور میں نے بخوف طوالت عبارات کو نقل نہیں کیا ہے واہ رے مصنّف تیری شوخی وعیاری۔ کہ مصنّف بننے کا شوق ہے جب دلیل وحوالہ کا وقت آیا تو جہد المقل کا نام لے کر اپنے سر سے بار ثبوت کو اتار دیا۔ اور سارے مطالبہ کا جواب ایک ہلکے سے جملہ میں دیدیا کہ میں نے رسالے کے خوفِ طوالت کی بنا پر عبارات نقل نہیں کیں۔

مسلمانو! جب اس امکان کذب کے اثبات میں اس شاگرد مصنّف نے سولہ صریح جھوٹ بولے ہیں تو جہد المقل کا مصنّف تو اس کا استاد ہے تو اس نے تو کم از کم ایک سو ساٹھ[۱۶۰] جھوٹ ضرور بولے ہونگے کہ مرتبہ استادی کی

Marfat.com

بلندی کے لئے صرف ایک صفر ہی بڑھا دیا گیا ہے۔ اور مصنّف خوف طوالت رسالہ کا عذر اسکا زبردست فریب اور عیاری ہے۔ کہ مصنّف کو اِدھر کا دلائل مذہب کے نقل کرنے میں خوف طوالت رسالہ مانع ہوجاتا ہے اور اُدھر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو گالیاں دینے۔ کوسنے۔ ان پر صریح افترا کرنے کے لئے صفحے کے صفحے سیاہ کرتا ہے۔ اور اس وقت طوالت رسالہ کے خوف کا وہم تک بھی پیدا نہیں ہوتا اور دلائل جیسی ضروری چیز کے لکھنے میں خوف پیدا ہوجاتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ مصنّف کو بوقت نقل دلائل کے خوف ضرور پیدا ہوتا ہے اس کی تائید میں بھی کرتا ہوں مگر وہ خوف طوالت رسالہ کا نہیں ہے بلکہ اپنے خصم کا ہے کہ جس کتاب سے جو عبارت نقل کیجائے گی اس میں قطع و برید۔ خیانت و کبد ضرور ہوگا۔ اور خصم اس کی تصحیح نقل میں اس خیانت اور قطع و برید کا مواخذہ کرے گا۔ اور تصحیح کا سخت مطالبہ کریگا۔ اصل یہ خوف ہے جو اس مصنّف کو ان عبارات کے نقل کے وقت پیش آیا۔

اور حقیقت الامر یہ ہے کہ مصنّف کو امکان کذب کے ثبوت میں اکابر علماء اہلسنّت وجماعت۔ سلف وخلف کی کسی کتاب سے کوئی قول دستیاب ہی نہیں ہوسکتا۔ اور یہ اس لئے ناممکن ہے کہ اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ امتناع کذب باری تعالےٰ ہے جیسے کہ آپ کو بھی ان کتابوں سے ظاہر ہوگا تو کسی عالم اہلسنّت کا کوئی قول خلاف عقیدہ مذہب کے کس طرح ممکن ہے مصنّف بار بار جو سلف صالحین۔ اور اکابر علماء کے اتباع کا نام لیتا ہے میں اس فریب سے بھی مطلع کئے دیتا ہوں۔ سُنیئے فرق باطلہ میں ایک فرقہ

Marfat.com

باطلہ ہے جس کا نام معتزلہ ہے ۔جن میں کے اکثر کا قول تو امتناع کذب باری تعالےٰ ہے ۔ چنانچہ شرح مواقف وغیرہ کتب کی عبارات ہیں کہ وہ اہلسنّت کے ساتھ امتناع کذب میں متفق ہیں ۔ اور انہیں معتزلہ کی ایک جماعت جو مزداریہ کے لقب سے مشہور ہیں ۔ ان کا یہ مذہب ہے کہ امکان کذب حق ہے اور اللہ تعالےٰ کذب پر قادر ہے ۔ چنانچہ شرح مواقف میں ہے :۔

المزداریۃ ھوابو موسیٰ عیسیٰ	فرقہ مزداریہ ۔مزدار ابو موسےٰ
بن صبیح المزدار ھن الفقیہ	عیسےٰ ابن صبیح کا لقب ہے یہ لفظ
من باب الافتعال من الزیارۃ	زیارت کو باب افتعال میں لاکر
وھو تلمیذ بشر کخذ العلم منہ	بنایا گیا یہ شخص بشر کا شاگرد ہے۔
وتزھد حتی سمے راھب المعتزلۃ	استاذ سے علم حاصل کرکے زاہد
قال اللّٰہ تعالےٰ قادر علےٰ ان	بنا یہاں تک کہ راہب معتزلہ کے
یکتب اویظلم ولو فعل لکان	نام سے موسوم ہوا ۔ اس کا قول
الھا کاذبا ظالما تعالےٰ اللّٰہ	ہے کہ اللہ تعالےٰ جھوٹ بولنے
عما قالہ علوا کبیرا	کرنے پر قادر ہے اور اگر کرے گا
(شرح مواقف ص۷۴۹)	تو خدائے کاذب وظالم ہوگا ۔ برتر

ہے اللہ تعالےٰ اس سے جو اس مردود نے کہا بہت برتر۔

اس عبارت میں حضرت قاضی عضد نے تصریح کردی کہ امکان کذب وظلم پر قدرت ماننے والا فرقہ معتزلہ میں سے فرقہ مزداریہ ہے ۔ اور خود قاضی عضد نے اللہ تعالےٰ کی برتری بیان کرکے اس فرقہ سے بیزاری کا اظہار کیا تو اصل

Marfat.com

امکان کذب کا قائل فرقہ مزداریہ ثابت ہوا۔ اور اہلسنّت اس ناپاک مذہب سے بیزاری ظاہر کرنے والے قرار پائے۔ مصنّف یہ فریب دیتا ہے کہ اسی گمراہ فرقہ مزداریہ کو سلفؔ صالحین۔ اکابر اہلِ علم۔ معشر اہلسنّت کہہ کر مراد لیتا ہے۔ اور گنگوہی جی دہلوی جی کو اسی کا متبع کہتا ہوگا۔

اور حقیقت بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ وہابیہ دیوبندیہ اسی معتزلہ کے گمراہ فرقہ مزداریہ کے متبع ہیں۔ اسی بنا پر یہ اہلسنّت وجماعت کے خلاف امکان کذب کے قائل بنے۔ اور امتناع کذب جو عقیدۂ اہلسنت وجماعت تھا اس سے انکار کیا۔ تو یہ مصنّف اب نہ فقط وہابی دیوبندی ہوا بلکہ معتزلی مزداری بھی ثابت ہوا۔

اَب باقی رہا مصنّف کا شہاب ثاقب کے حق میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو گالیاں بکنا۔ اور انہیں بے بضاعت وکم علم وکم فہم لکھنا۔ تو یہ گویا دن کے دوپہر میں آفتاب کا انکار کرنا ہے۔ ان کے علم وفضل کا لوہا نہ فقط اہلِ ہند بلکہ حرمین شریفین عرب۔ عراق۔ شام وغیرہ کے علماء کرام۔ بلکہ دُنیائے اسلام کے علماء سب مانتے ہیں۔ اور انہیں مجدّد وامام کا خطاب دیتے ہیں تعجّب ہے کہ وہ نصوص کتب کو ان دیوبندی ملّوں سے دریافت کریں جن نادانوں کو نصوص کا تو کیا ذکر خود کتب دینیہ کے نام بھی معلوم نہیں۔

اس مصنّف کی عبارات نقل نہ کرنے کا ایک یہ سبب بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسے یہ خوف بھی تھا اگر جہد المقل ہی سے کوئی غلط عبارت نقل کردی اور کوئی مخالف تصحیح نقل کے لئے اصل کتاب بھی لے آیا تو پھر ساری شیخی

Marfat.com

لرکری ہوجائے گی کہ نہ کتاب سے عبارت نکالدینے کی اہلیت ہے - نہ صحیح
عبارت پڑھنے کی قابلیت ہے - نہ ترجمہ کرنے کا مادہ ہے - نہ عربی کے
بے تکلف سمجھنے کا سلیقہ ہے - نہ بحث کرنے کی ہمت ہے - نہ اس کو سمجھ
لینے کی قوت ہے - تو ممکن ہے کہ مصنف کو نقل عبارات کے وقت یہ خوف
بھی ہو - اسی نظریہ کے ماتحت اپنی قابلیت کو مدنظر رکھ کر اپنے ثبوت میں
ایک اُردو کی کتاب جہد المقل کی ایک صفحہ کی عبارت شہاب ثاقب کے
ص۱۰۳ کی آخر سطروں سے شروع کرتا ہے اور ص۱۰۵ کی اوائل سطور میں ختم
کرتا ہے - ہم مصنف کی اس بات کی داد دیتے ہیں کہ اس نے اپنی بے بضاعتی
اور نا قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا ثبوت اپنی مادری زبان اُردو میں پیش
کیا - مگر اس سے مناظرہ سے نا اہلیت کی بناپر یہ زبردست غلطی ہوگئی کہ
اس کا مقابل منکر کے روبرو اس عبارت جہد المقل کا اپنے دعوے کی دلیل
کی بناپر پیش کرنا بے سود ہے بلکہ خود مصنف کے جہل کی دلیل ہے -
عبارت جہد المقل کا اکثر حصہ تو تعین مبحث میں ہے جس میں فضول گوئی
اور تحقیق کے خلاف اُمور ہیں جو اس مبحث سے بے تعلق ہونے کے علاوہ
محض ذاتی تخیل ہے جس پر نہ کوئی سند ہے نہ حوالہ - اور اس سے بھی قطع نظر
کیجئے تو اس میں اللہ تعالےٰ کے لئے کذب پر قادر ہونے کا صاف اقرار ہے
چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے :-

ایک دوسرے فریق کا یہ قول ہے کہ اہلسنت (دیوبندیوں)
کے نزدیک جملہ مذکورہ (زید کھڑا ہے) کے تکلم پر دونوں حالتوں

Marfat.com

(حالت قیام زید وحالت قعود زید) میں سرمو تفاوت نہیں مگر چونکہ وہ ذات بابرکات اپنے صفات و افعال میں جملہ قبائح سے منزہ اور تمام ذمائم سے مقدس ہے اس لئے کسی کلام غیر مطابق واقع کے تکلم کا ارادہ متحقق نہیں ہو سکتا۔

اجہد المقل از شہاب ثاقب صفحہ ۱۰۴

اس عبارت میں غور کرنے سے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ کلام مطابق واقع کو کلام صادق کہتے ہیں۔ اور کلام غیر مطابق واقع کو کلام کاذب کہتے ہیں۔ تو اگر واقع میں زید کھڑا ہوا ہو اور یہ جملہ (زید کھڑا ہے) کہا تو کلام سچ ہے اس لئے کہ خبر مطابق واقع کے ہے۔ اور اگر واقع میں زید بیٹھا ہوا ہو اور اسی حالت میں یہ جملہ (زید کھڑا ہے) کہا تو کلام جھوٹا ہے۔ اس لئے یہ خبر واقع کے غیر مطابق ہے۔ الحاصل زید کھڑا ہے۔ اس جملہ کا بحالتِ قیام زید تکلم اور بولنا صدق اور سچ ہے۔ اور بحالتِ قعودِ زید اس جملہ کا تکلم اور بولنا کذب اور جھوٹ ہے۔ اب جہد المقل کی عبارت پڑھیئے۔ کہ دیوبندیوں کے نزدیک حق تعالےٰ کے لئے مثلاً اس جملہ کے تکلم پر دونوں حالتوں میں سرمو تفاوت نہیں یعنی اللہ تعالےٰ جس طرح بحالتِ قیام زید (زید کھڑا ہے) کے کہنے پر قادر ہے۔ جو صدق ہے۔ اسی طرح بحالتِ قعود زید (زید کھڑا ہے) کے کہنے پر بھی قادر ہے جو کذب ہے۔ اور غیر مطابق واقع ہے ان دونوں میں سرمو تفاوت نہیں یعنی دونوں حالتوں میں بال بھر بھی فرق نہیں کہ وہ خدا جس طرح صدق پر قادر ہے اسی طرح کذب پر بھی قادر ہے۔ تو اس میں صاف

Marfat.com

قرار کرلیا کہ اللہ تعالےٰ کذب پر قادر ہے اگرچہ وہ عیب اور سبّ سے
بچنے کے لئے کذب کا ارادہ نہ کرے گا۔ یہ بالکل وہی قول ہوا جو گمراہ فرقہ مزدار
نے کہا ہے۔ ہم اس کے جواب میں وہی حضرت قاضی عضد کے بیزاری کے
لہ کا لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں تعالے اللہ عما قالہ علوا کبیرا۔ مگر گنگوہی
کا اس کے پیرنے فتویٰ دیکر اور وقوع کذب باری تعالےٰ کو درست
کر اس جملہ (مگر وہ کذب کا ارادہ نہ کرے گا) کو بھی ختم کردیا کہ جب وقوع
ذب کے معنے درست ہوگئے تو وہ کذب کا ارادہ کیوں نہ کرے گا۔ لہٰذا جب
للہ تعالےٰ نے بالارادہ بحالت قصد و زید (زید کھڑا ہے) کہا تو نعوذ باللہ
ہ کاذب بالفعل ہوگیا۔ کہ اس نے کلام غیر مطابق واقع کا تکلم کیا۔ اور
ہی کو کذب کہتے ہیں۔ تو اس صاحب جہد المقل نے خدا کو کاذب مان لیا۔
ب اس کا اس کے بعد یہ لکھنا :۔

خلاصہ نزاع یہ نکلا کہ صدق کے وجوب اور کذب کے امتناع
پر سب متفق ہیں (جہد المقل از شہاب ثاقب صـ۱۰۳)

جب بات ہے۔ اس اُستاذ مصنّف نے تو ساری دیوبندیت کی تعمیر کو
ہدم کردیا اور نہ فقط مصنّف بلکہ گنگوہی جی و دہلوی جی بلکہ دیوبندی قوم
ا عمر بھر کی کمائی پر پانی پھیر دیا کہ وہ سب اہلسنّت کے خلاف، امکان
ذب کے قائل بنے تھے۔ اور یہ اہلسنّت کے ساتھ اتفاق کا دعوے کرکے
امتناع کذب کا قائل بنا اور یہ بھی ملحوظ رہے۔

. . . . . کہ یہاں امتناع کے ساتھ بالغیر کی قید بھی نہیں ہے اور

Marfat.com

ہوسکتی بھی نہیں ہے کہ اگر بالغیر کی قید معتبر رکھی جائے تو پھر اس کا اہلسنت کے ساتھ اتفاق کا دعوے غلط اور جھوٹ ہو جائے گا کہ اہلسنّت تو امتناع ذاتی کے قائل ہیں نہ کہ بالغیر کے۔ بالجملہ اس صاحب جہد المقل نے کذب کو ممتنع مان کر سب دیوبندیوں کے مونھ پر تھوک دیا۔ اور ان کے امکان کذب کے دعوے کو خاک میں ملا دیا۔ مصنّف محض اپنی جہالت سے اس کو امکان کذب کی دلیل بنا کر لایا تھا باوجودیکہ اس میں امتناع کذب کا اقرار ہے۔

اَب باقی رہی یہ بات کہ صاحب جہد المقل کذب کو تحت قُدرت الٰہی تو مان رہا ہے جیسا اس کی پہلی عبارت سے ظاہر ہے تو اس کا جواب یہ ہے یہ نادان جاہل ہے علم سے بُلے بہرہ ہے۔ کتابوں سے بے خبر ہے۔ تصریحات علماء کلام سے ناواقف ہے۔ تو اتنی بات ہم بتائے دیتے ہیں کہ شرح مواقف میں ہے

ان علمہ تعالٰی یعم المفہومات کلہا الممکنۃ والواجبۃ والممتنعۃ فہو اعم من القدرۃ لانہا تختص بالممکنات دون الواجبات والممتنعات (شرح مواقف ص۵۹۲)	اللہ تعالٰے کا علم مفہومات ممکنہ اور واجبہ اور ممتنعہ سب کو عام ہے تو علم الٰہی قدرت الٰہی سے عام ہے اس لئے کہ قدرت الٰہی ممکنات کے ساتھ خاص ہے نہ کہ واجبات اور ممتنعات کو شامل۔

مسامرہ میں ہے

متعلق القدرۃ الممکن دون الواجب والممتنع (از مسامرہ ص۶۵)	قدرت الٰہی کا تعلق صرف ممکن سے ہے نہ واجب اور ممتنع سے۔

Marfat.com

ان عبارات سے ظاہر ہوگیا کہ قدرتِ الٰہی کے تحت میں صرف ممکن داخل ہے اور واجبات وممتنعات تحت قُدرت ہی داخل نہیں۔ تو جب صاحب جہد المقل کے نزدیک کذب الٰہی ممتنع ہے تو ممتنع تحت قُدرت داخل نہیں لہذا اب اس کا کذب الٰہی کو ممتنع مانکر تحت قُدرت الٰہی کہنا سخت جہالت ہے۔ اور پھر اس پر قُدرت کو مجبور اور عاجز کہنا اس کی دُوسری جہالت ہے۔ اگر اس کو کچھ علم ہوتا تو ایسی جہالت آمیز بات ہرگز نہ لکھتا پھر اس کا صریح جھوٹ بھی ملاحظہ ہو وہ کہتا ہے :۔

> حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کے اتباع بوجہ ارادہ واختیار حق تعالےٰ شانہ صدق کو ضروری اور کذب کو محال فرماتے ہیں۔ (جہد المقل از شہاب ثاقب صـ۱۰۴)

ہمارا مصنف ہی جھوٹ بولنے کا پُورا مشاق ہے۔ مگر۔ پھر شاگرد کی تو ہے اس نے باقاعدہ جس سے جھوٹ سیکھا ہے، اس اُستاد کے جھوٹ بولنے کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔ چنانچہ یہ اسی اُستاد مصنف کا سفید جھوٹ ہے اور اپنے امام الوہابیہ پر صریح افترا ہے۔ اور اتباع کو شامل کرکے یہ ایک کذب وافترا نہ معلوم کس قدر جھوٹ اور افترا پر مشتمل ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں اسمٰعیل دہلوی ہی مسئلہ امکان کذب کا موجد ہے اور وہ کذب الٰہی کو محال نہیں مانتا۔ چنانچہ وہ اپنے رسالہ یکروزی میں لکھتا ہے۔

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد (یکروزی صـ۱۴۵)	ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہو۔

Marfat.com

توأب اس استاذ مصنّف کا صریح جھوٹ اور افترا ملاحظہ ہو۔ کہ خود اسمٰعیل دہلوی تو یہ کہہ رہا ہے کہ میں کذب الٰہی کو محال نہیں مانتا۔ اور یہ مفتری صاف لکھتا ہے کہ دہلوی جی کذب الٰہی کو محال فرماتے ہیں۔ یہ سفید جھوٹ اور اس پر یہ جرأت و دلیری ملاحظہ ہو فلعنۃ اللہ علی الکاذبین

بلکہ اس اُستاد نے اس شاگرد مصنّف کے مونہہ پر بھی تھوک دیا کہ یہ مصنّف اسی شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۰۲ پر لکھتا ہے :۔

> مولانا گنگوہی رح بمحض اتباع مولانا شہید رح مسئلہ امکان کذب کے قائل ہوئے ہیں یہ قول ان کا محض افترا و جہالت ہے مولانا گنگوہی رح نے سلف صالحین امت مرحومہ کا اتباع کیا ہے۔

اس میں مصنّف نے دو باتوں کا اقرار کیا ایک یہ کہ اسمٰعیل دہلوی امکان کذب کے قائل یقیناً تھے دوسرے یہ کہ گنگوہی جی نے مسئلہ امکان کذب میں صرف دہلوی جی کا اتباع نہیں کیا ہے بلکہ اور سلف کا بھی کیا ہے۔ تو اس سے دہلوی کا قائل امکان کذب ہونا بھی ثابت ہوا۔ اور گنگوہی جی کا بھی قائل امکان کذب ہونا اور دہلوی کے اتباع میں اس کا قائل ہونا ثابت ہوا۔ اور بقول صاحب جہد المقل دہلوی صاحب اگر کذب کے محال ہونے کے قائل ہوتے تو مصنّف نہ تو دہلوی کی طرف امکان کذب کی نسبت گوارہ کرتا نہ گنگوہی کو اس مسئلہ میں ان کا متبع لکھتا۔ بلکہ یہ کہتا دہلوی تو بجائے امکان کذب کے کذب کے محال ہونے کے قائل ہیں تو وہ مخالف مسئلہ

Marfat.com

امکان کے ہوئے۔ اور گنگوہی چونکہ امکان کے قائل ہیں تو یہ دہلوی کے متبع کیسے بلکہ مخالف قرار پائے۔ تو مصنف کے نزدیک دہلوی صاحب۔ کذب کو محال نہیں مانتے۔ لہذا مصنف میں اور اس کے استاذ میں تضاد ہو گیا۔ اب اس میں ضرور ایک سچا ہے اور دوسرا جھوٹا ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں مصنف سچا ہے کہ اس کی تائید خود دہلوی کا یکروزی کا کلام کر رہا ہے۔ اور استاذ صاحب سخت جھوٹے ہیں کہ خود دہلوی اس کی تکذیب کر رہا ہے۔ تو اس استاذ صاحب اپنے کذاب شاگرد کو بھی جھوٹ بولنے میں بہت پیچھے چھوڑ دیا گیا۔

نیز صاحب جہد المقل یہ کہتا ہے کہ دہلوی کے متبعین بھی کذب کو محال فرماتے ہیں۔ اور ان کے متبعین میں جناب گنگوہی جی چوٹی کے متبع ہیں کہ یہ اس کی ہر ہر بات کو آنکھیں بند کر کے مانتے ہیں۔ تو اس کے قول کے بموجب گنگوہی جی کا مذہب بھی یہی ہوا کہ کذب الٰہی محال ہے۔ لیکن اس کے خلاف اسی شہاب ثاقب میں تصریح موجود ہے کہ:۔

> مسئلہ امکان (کذب) کے البتہ حضرت مولانا (گنگوہی) اور ان کے متبعین حسب رائے اکابر سلف صالحین قائل تھے اور ہیں (شہاب ثاقب صفحہ ۱۰۱)

تو ان ہر دو باتوں میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے ظاہر ہے کہ مصنف ہی سچا ہے کہ گنگوہی جی پہلے ہی امکان (کذب) کے مدعی تھے پھر دہلوی کے متبع بن گئے قائل ہو گئے جیسا کہ اس سے پہلی فصل میں ثابت ہو چکا۔ تو صاحب جہد المقل کا ان کے لئے یہ کہنا کہ وہ کذب کو محال کہتے ہیں کیسا صریح افترا اور جیتا جھوٹ ہے۔

Marfat.com

تو مصنّف صاحب آپ ایسے جھوٹے مفتری کے جھوٹے کلام کو اپنی دلیل بنا کے لائے تھے۔ اور پھر دلیل بھی ایسی ذلیل جس نے تمہارے دعوے ہی کا قلع قمع کر دیا۔

پھر مصنّف شہاب ثاقب کے صـ۱۰۵ پر ہم اہلسنت کی سچی باتوں کو افترا کہہ کر اپنی صفائی ان الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

> کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے نزدیک معاذ اللہ خداوند اکرم جل وعلا شانہٗ کاذب اور جھوٹا ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ خدا کے کلام میں جھوٹ ہو۔ یہ سب بالکل غلط اور افترا محض ہے۔ ہرگز ہمارے اکابر اس کے قائل نہیں بلکہ اس کے معتقد کو کافر و زندیق کہتے ہیں۔ (شہاب ثاقب صـ۱۰۵)

جب گنگوہی جی اور اس کے متبعین کا مذہب اور عقیدہ امکان کذب الٰہی بلکہ وقوع کذب باری تعالےٰ خود انہیں کے فتووں۔ رسالوں سے ثابت ہو چکا تو پھر اہلسنت کا یہ کہنا بالکل سچ اور حق ہے کہ معاذ اللہ۔ دیوبندی قوم خدا کو کاذب بالفعل کہتی ہے۔ ان کے نزدیک خدا کے کلام میں جھوٹ ہو سکتا ہے مصنّف کا اس کو غلط یا افترا کہنا اس کی صرف مونہہ زوری ہے۔ اور عوام کو مغالطہ دینا دھوکہ فریب میں مبتلا کرنا ہے۔ مصنّف صاحب اگر تمہارے اکابر قائل امکان کذب اور قائل وقوع کذب الٰہی کو کافر اور زندیق جانتے تو تمہارا جدید مذہب ہی کیوں بنتا۔ اور ہم اہلسنت سے تمہارا اختلاف ہی کیا ہوتا۔ اور اگر تمہارے اس دعوے میں سچائی اور صداقت کا کچھ شائبہ بھی ہے تو تمہارے ہی اقرار سے

Marfat.com

گنگوہی اور اس کے متبعین امکان کذب الٰہی کے قائل ہیں تو ان سب پر کفر
وافتوٰی صادر کرو اور ہر ایک کے نام بنام کافر و زندیق لکھو۔ چھاپو۔ شائع کرو۔ مگر تم
کبھی ایسا نہیں کر سکتے۔ تو تمہارا یہ حکم محض مکر و فریب ہے۔ عوام کے مغالطہ
کے لئے ہے ؎

خدا محفوظ رکھے ابتو اس ظالم کے مکروں سے

پھر مصنف اپنی اور اپنے اکابر کی جہالت کو ان الفاظ میں شہاب ثاقب
کے صفحہ ۱۰۵ پر اس طرح اچھالتا ہے:۔

> ہمارے اکابر صاف طور سے تصریح فرما رہے ہیں کہ خداوند کریم
> جملہ عیوب سے منزہ اور پاک ہے اس کا کاذب ہونا مستحیل
> بالذات ہے۔

اس جاہل کو اور اس کے اکابر جہلا کو یہ بھی معلوم نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ
کا کذب محال بالذات ہوا۔ تو محال بالذات تحت قدرت داخل نہیں ہوتا جیسا
کہ اوپر کی عبارات میں گذر چکا تو پھر اس کے لئے قدرت علی الکذب اور
امکان کہاں سے ثابت ہوگا۔ اور ساری دیوبند کی تعمیر ہی منہدم ہو جائیگی
اور جب گنگوہی کا وقوع کذب کا بھی فتوے موجود ہے تو پھر خدا نہ جملہ عیوب سے
منزہ اور پاک ہوا۔ اس کا کاذب ہونا مستحیل بالذات ثابت ہو سکا۔ مصنف تو
جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی کہ اپنے اکابر کا مذہب بدلکر پیش کرتا ہے۔

پھر مصنف نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۰۶ میں کچھ نواہلِ سنت کو
گالیاں دے کر اپنے دل کا بخار نکالا۔ کچھ اعلیٰحضرت قدس سرہ کو دل بھر کر کوسا

Marfat.com

تو یہ ہم نے بار بار عرض کر دیا ہے کہ ہم گالیوں کا تو کوئی جواب نہیں دیتے ہیں۔ لیکن اس میں، اہلسنّت کے بالمقابل ہزاروں مناظروں اور خصوصاً مرتضیٰ حسن دربھنگی کے چیلنجوں اور رسالوں کا بڑے فخر سے ذکر کیا ہے۔ اور اپنے رسائل کی لاجوابی اور اپنے مناظروں کی کامیابی کی ڈینگیں ماری ہیں۔ ان کا جواب ضرور دیتا ہوں کہ معبود کاذب بالفعل کے پجاریوں کا جب مذہب ہی یہ ہے کہ جھوٹ عیب نہیں۔ جھوٹ ان کے معبود کی صفت ہے تو انہیں جھوٹ بولنے میں کس کا ڈر اور خوف ہو۔ اور خاص کر بحث امکان کذب ہی میں اگر دل بھر کر جھوٹ نہ بولا جائے تو کذب ثابت کیسے ہوگا۔ ہمارے مصنف نے تو یہ طے ہی کر لیا ہے کہ اگر میں جھوٹ کو دلائل سے ثابت نہ کر سکا تو اس کمی کو اپنے عمل سے پورا کر دیتا ہوں۔ تو یہ اپنی جماعت کے کارناموں پر اتر آیا۔ اپنی تصانیف کو یہ دکھایا کہ اہلسنت نے ان کے جواب نہیں دیئے۔ یہ جھوٹ ہے کذب ہے۔ ہمارے علماء اہلسنت نے ان کے تابڑ جواب رسائل کے جواب لکھے۔ چھاپے شائع کئے جن سے کتب خانے بھرے ہیں۔ وہابیہ کی سب سے بڑی کتاب تقویۃ الایمان ہے اس کے چالیس رد تو وہ ہیں جو اندر آفتاب صداقت نے شمار کرائے۔ براہین قاطعہ کا جواب دوسری ایڈیشن انوار ساطعہ ہے حفظ الایمان وبسط البنان کے جواب میں دو رسائل لکھے گئے۔ ایک رفعات السنان ہے دوسرا ادخال السنان ہے۔ المہند کا جواب راد المہند ہے۔ سیف یمانی جو ساری دیوبندی قوم کی مجموعی محنت کردہ کتاب تھی اس کا جواب میں نے رد سیف یمانی درجوف لکھنوی وتھانی۔۔۔۔ لکھا اس کے علاوہ اور بھی کتب ہیں

Marfat.com

اور ان جوابات کو مستفتین کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا لیکن آج تک کسی
راولپنڈی کو ایک حرف لکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ مرتضیٰ حسن دربھنگی کے رسائل
اور آپ کی اس شہرہ آفاق کے جوابات محض اس بنا پر نہیں لکھے گئے۔ کہ ان میں
سوائے گالی گلوچ کے اور کچھ نہ تھا۔ افتراء و کذب کے کوئی علمی بات نہیں تھی۔ اب
[illegible] کی سوانح کو [illegible] کی کوئی مناظرہ کرتے دیکھا نہ سنا۔ مرزا کاہ میں
[illegible] ہاں ہمارے [illegible] طلبا [illegible] کے گھر [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible] ہوئ

ہوجاؤں گا۔ پھر دُنیا دیکھ لیگی کہ آپ کیسے شیر ہیں۔ اور آپ کے پاس کیا علمی سرمایہ ہے۔ اور آپ کے عقائد اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد کے کیسے مخالف ہیں۔ اور آپ سلف صالحین کے اعمال و عقائد کے کتنے دُشمن ہیں اور آپ دائرہ اسلام سے کتنے کوسوں دُور ہیں۔ اور پھر جہان واقف ہوجائے گا کہ اَب آپ مناظرے سے کس قدر ٹال مٹول کرتے ہیں۔ اور میدان مناظرہ میں آپ کس طرح پسپا ہوتے ہیں۔ اور وہاں سے لاجواب و مبہوت ہوکر کس طرح دُم دبا کر بھاگتے ہیں۔ اَب ہمیں دیکھنا ہے کہ یہ مصنّف مناظرے کے لئے تیار ہوتا ہے یا بغلیں جھانکتا ہے اگر تمہیں اپنے شیر کہنے کی کچھ بھی لاج ہے اور اپنی ڈینگیں مارنے کا کچھ بھی پاس ہے۔ اور اپنی تحریروں کا شمہ بھر لحاظ مدنظر ہے۔ تو مناظرہ کے لئے تیار ہوجاؤ۔ اور اپنے اکابر کے سروں پر سے کفری بوجھ اُتار دو۔ اور اپنا مسلمان ہونا۔ اور متبع سلف صالحین ہونا ثابت کرو۔ اور ہمیں تاریخیں مقرر کرکے کسی مشہور دہلی جیسے شہر میں طلب کرو۔ ہم نے تمہارے چیلنج مناظرہ کا جواب دے دیا۔ اَب ہر شخص فیصلہ کرلیگا کہ مناظرہ کے لئے کون تیار ہے۔ اور کس میں مناظرہ کی ہمت ہے اور کون مرد میدان ہے۔ اور کون شیر ہے۔ اور کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

فصل خامس اور عبارات براہین قاطعہ

مصنّف نے براہین قاطعہ کے مصنّف ظاہری کی تعریف میں پہلے تین سطریں سیاہ کیں اور اپنے ذہن میں یہ طے کرلیا کہ ان کی صفائی کے لئے

Marfat.com

بے اوصاف ہی کافی ہو جائیں گے - پھر اپنے اس ناپاک تخیل کی بنا پر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ پر یہ الزام قائم کرنا چاہتا ہے کہ اعلیٰحضرت قبلہ نے :-

> مؤلف براہین قاطعہ پر تہمت لگائی کہ معاذ اللہ وہ شیطان لعین کو حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلم واوسع علماً کہتے ہیں اور یہ بھی کذب محض اور دروغ خالص ہے۔ (شہاب ثاقب صـ۱۰۷)

لاریب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے جو یہ فرمایا بالکل سچ ہے - براہین قاطعہ چھپی ہوئی کتاب موجود ہے کوئی چھپی ہوئی چیز نہیں ہے وہ کتاب بارہا شیع ہو چکی ہے - اُس کے ہزاروں نسخے آج موجود ہیں - ہر اُردو خواں اس کی تصدیق کر سکتا ہے - اور سچائی اور جھوٹ کا امتحان کر سکتا ہے۔ چنانچہ براہین قاطعہ میں ہے :-

> شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم (علیہ السلام) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے - شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی - فخر عالم (علیہ السلام) کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ مطبوعہ ہلالی ساڑھورہ صـ۵۱)

اس عبارت میں صاف طور پر کہہ یا کہ شیطان وملک الموت کے لئے تو ساری

Marfat.com

زمین کے علم کی وسعت نص قطعی سے ثابت ہے اور اس کے با لمقابل حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ساری زمین کی وسعت علمی ثابت کرنے کیلئے کوئی نص قطعی وارد نہیں ہوئی تو حضور علیہ السلام کے لئے بغیر کسی دلیل کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر کہ حضور ان سے افضل ہیں ساری زمین کی وسعت علمی ماننا نصوص قطعیہ کے خلاف ہے۔ اور شرک ہے۔ تو اس عبارت براہین کی ایسی صاف اردو ہے جس کو ہر معمولی اردو کا پڑھنے والا یہ کہنے کیلئے مجبور ہے کہ اعلحضرت قدس سرہٗ نے براہین قاطعہ کے جس مضمون کو تحریر فرمایا ہے وہ مضمون یقیناً اس عبارت براہین قاطعہ میں بعینہٖ موجود ہے کہ مؤلف براہین قاطعہ نے واقعی شیطان لعین کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلم (یعنی زیادہ علم والا) اوسع علماً (یعنی علم میں زائد وسیع) کہا۔ کہ حضور علیہ السلام کیلئے تو ساری زمین کی وسعت علمی حاصل نہ مانی اور شیطان لعین کیلئے ساری زمین کی وسعت علمی حاصل مانی تو اس کا نتیجہ کھلا ہوا یہ ہی تو قرار پایا کہ شیطان حضور سے اعلم اوسع علماً ساری زمین کی وسعت علمی کے حاصل ہونیکی بنا پر ہوا تو اعلحضرت قدس سرہٗ کا حسام الحرمین یا تمہید الایمان میں یہ تحریر فرمانا بالکل صحیح اور حق ہے۔ اب مصنف کا اعلحضرت قدس سرہٗ کے اس دعوے کو کذب محض اور دروغ خالص کہنا اور انہیں مولف براہین پر تہمت لگانے والا قرار دینا خود اس مصنف کے دروغ گو اور کاذب و مفتری ہونیکے کافی ہے مصنف نے اپنے ص ۱۱ میں ایک ورق سے زاید سیاہ کر ڈالا۔ مگر سوائے یاوہ گوئی کے کچھ نہ کہہ سکا۔ باوجودیکہ حسام الحرمین میں اعلحضرت نے براہین قاطعہ کی اس قدر اصل عبارت بھی تحریر فرمادی جتنی پر ہمنے خط کھینچ دیا ہے۔ مگر مصنف کی منہ زوری اور جرأت و دلیری ملاحظہ ہو وہ لکھتا ہے:

Marfat.com

اس کاذب نے دعویٰ تو کیا ہے کہ وہ براہین میں تصریح کر رہے ہیں کہ ابلیس کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ سے زیادہ ہے اور وہ آپ سے اعلم و اوسع علمًا ہے اور اس عبارت کا کہیں نام براہین میں پتہ نہیں۔ (شہاب ثاقب ص۱۰۷)

جواب اس کذاب مصنّف کی دلیری دیکھئے کہ حسام الحرمین میں براہین کی وہ خط کشیدہ اصل عبارت صفحہ صفحہ کے موجود ہے اور اس میں صاف لکھا ہے کہ شیطان کو وسعت علمی نص سے ثابت اور فخر عالم (علیہ السلام) کی وسعت علمی کی نص سے ثابت نہیں تو اس میں صراحۃً ہی تو ہے اقرار ہوا کہ ابلیس کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے اور وہ آپ سے اعلم و اوسع علمًا ہے مصنّف اس عبارت براہین کی کوئی ایسی تاویل تو کر نہیں سکا جس سے اس عبارت کی مراد بدل جائے یا ملحضرت قبلہ کے بیان کردہ مضمون کے سوا کوئی اور معنے پیدا ہو جائیں۔ تو یہ عبارت براہین ملحضرت کے بیان کردہ مضمون میں صریح اور ظاہر الارادہ ہے۔ یہاں تک کہ ہر اردو خواں اس عبارت براہین کے پڑھنے کے بعد اس کی دوسرے معنے نہیں سمجھتا حتیٰ کہ خود مصنّف نے بھی مجبور ہو کر اس عبارت براہین کے یہی معنے سمجھے اور بیان کئے۔ چنانچہ مصنّف کہتا ہے:۔

> پس مضمون اس تقریر براہین کا یہ ہے کہ ایک خاص علم کی آپ کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔
> (شہاب ثاقب ص۱۱۳)

Marfat.com

دیکھو اَب مصنّف نے بھی عبارت براہین کا مضمون یہی بیان کر دیا کہ حضور علیہ السلام کو ایک خاص علم کی وسعت نہیں دیگئی اور ابلیس لعین کو اس خاص علم کی وسعت دی گئی۔ تو اَب مصنّف کے نزدیک بھی ابلیس لعین اس خاص علم کی وسعت کی بنا پر حضور علیہ السلام سے اعلم و اوسع علماً قرار پایا۔ اور ابلیس کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہوگیا۔ لہٰذا اب مصنّف کے نزدیک بھی براہین میں یہ تصریح ہوگئی کہ ابلیس کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ سے زیادہ ہے اور وہ آپ سے اعلم و اوسع علماً ہے۔ مصنّف صاحب اب تو تمہارے ہی مونہہ سے عبارت براہین میں وہ تصریح کرادی۔ اور تم پر اقبالی ڈگری ہوگئی۔ اور اب تو تمہیں بھی اس عبارت کا براہین قاطعہ میں پتہ چل گیا۔ تو کاذب کا لفظ اَب تمہارے اُوپر ہی صادق آگیا۔ اور تمہاری اقرار کی ہوئی نسیم الریاض کے حکم تکفیر سے انبیٹھی جی دگنگو جی کافر ہوگئے۔

مصنّف کو یہ جاہلانہ گفتگو کرکے سخت شرمندگی بھی اُٹھانی پڑی اور اس کے اکابر پر حکم کفر اَب خود اس کے اقرار سے بھی ثابت ہوگیا۔ نیز مصنّف کی یہ کتنی شرمناک بات ہے کہ اس عبارت کا کہیں تمام براہین میں پتہ نہیں۔ براہین قاطعہ ہزارہا کی تعداد میں موجود ہے۔ ہر اُردو خواں اِس عبارت کو براہین میں تلاش کرکے اعلحضرت کی پیش کردہ عبارت براہین کی تصحیح نقل کرسکتا ہے۔ مصنّف کو ایسی کمزور اور ذلیل باتیں کرتے ہوئے شرم نہیں آتی اس سے یہی بہتر ہوتا کہ یہ کہہ دیتا کہ براہین قاطعہ کوئی کتاب ہی نہیں ہے تو اس کو جواب میں یہ اوراق سیاہ کرنے کی محنت تو نہ اُٹھانی پڑتی

Marfat.com

اور اتنے جھوٹ بولنے اور گالیاں لکھنے سے نجات ملجاتی۔ اور مصنّف اَب اپنی اس بات پر تیّار ہے کہ :۔

(عبارت جو نقل کی ہے وہ ہرگز صریح اس معنے پر نہیں۔)

(از شہاب ثاقب ص۱۰۱)

کہ مصنّف نے خود ہی وہ معنے بنا کر یہ ثابت کر دیا کہ عبارت براہین قاطعہ اسی معنے میں صریح ہے جو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اس کے معنے تحریر فرمائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ سے ابلیس کو زیادہ علم ہے اور وہ اعلم واوسع علمًا ہے۔ لہٰذا مصنّف کو چاہیئے اَب تو اس انسیٹھی اور گنگو ہی پر کفری فتوے دے۔ اور اعلیٰحضرت کی موافقت کر کے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلم الخلق ہونے پر ایمان لائے۔ پھر مصنّف کا ایک نہایت جہالتآمیز مطالبہ ملاحظہ ہو :۔

> (براہین قاطعہ میں) کہیں لفظ اعلم کا آیا ہے یا کہیں ابلیس کو اوسع علمًا کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ یا کہیں یہ کہا ہے کہ معاذ اللہ ابلیس کا علم حضور علیہ السلام سے زائد ہے بحث صفحہ ۴۶ سے لے کر ۴۸ تک لکھی ہوئی ہے مگر کوئی متنفس

ان الفاظ کو کہیں سے نہیں نکال سکتا (شہاب ثاقب ص۱۰۱)

تو مصنّف کی اگر کتب دینیہ پر نظر ہوتی تو ہرگز ایسی جہالت کی بات نہ کہتا۔ اگر قواعد مذہب معلوم ہوتے تو ہرگز ایسا جاہلانہ سوال نہ کرتا۔ اگر اصطلاح فقہا پر اطلاع حاصل ہوتی تو ایسا کمزور مطالبہ نہ کرتا۔ تو پہلے اس کے مطالبہ

Marfat.com

کا جہالت آمیز ہونا ہی دکھا دیا جائے تو مصنّف کے اس کلام کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب کسی شے کے الفاظ خاص نہ پائے گئے تو اس کے معنے مراد۔ اور مضمون مقصود اور ان پر دلالت و حکم بھی نہ پایا جائے گا۔ مثلاً ایک عورت کو اپنا نکاح کرنا ہے اور وہ بوقت اجازت لفظ نکاح تو نہیں بولتی بلکہ بجائے اس کے ہبہ یا صدقہ کے الفاظ اس طرح کہتی ہے کہ میں نے اپنا نفس اُسے ہبہ کر دیا یا اُسے صدقہ کر دیا۔ تو فقہا کرام کے نزدیک تو اس نے اگرچہ بجائے لفظ نکاح کے ہبہ اور صدقہ کے الفاظ کہے لیکن نکاح ہو گیا۔ کیونکہ نکاح کے معنے مراد اور مضمون مقصود پر ہبہ اور صدقہ کے الفاظ سے دلالت کی فو حکم وہی ہوا جو لفظ نکاح کے کہنے میں ہوتا۔ اسی طرح کسی شوہر نے اپنی بیوی کو بجائے لفظ طلاق کے لفظ تلاغ کہا۔ اور یہ کہا میں نے تجھے تلاغ دی۔ تو فقہاء کرام کے نزدیک تو لفظ تلاغ سے بھی عورت اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی۔ کیونکہ طلاق کے معنے مراد اور مضمون مقصود پر تلاغ کے لفظ سے دلالت کی۔ اور حکم وہی ہوا جو لفظ طلاق کے کہنے میں ہوتا۔ لہٰذا ان فقہاء نے قاعدہ بیان فرمایا۔ العبرۃ للمعانی دون الالفاظ یعنی اعتبار معانی کا ہے نہ کہ الفاظ کا۔ یہ احکام فقہ کی درسی کتابوں میں بھی ہیں مگر اس نادار مصنّف کو اتنا دیکھنا کب نصیب ہوا ہو گا۔ لہٰذا ہمارے بے علم مصنّف کے نزدیک پہلے مسئلہ میں عورت نے ہبہ اور صدقہ کے الفاظ کہے ہیں اور لفظ نکاح نہیں کہا ہے تو ہرگز ہرگز ہبہ اور صدقہ کے الفاظ سے نکاح نہ ہو گا۔ فقہا کے دلالت معنے مراد اور مضمون مقصود پر جو حکم نکاح دیا ہے وہ غلط ہے اسی طرح

Marfat.com

مسئلہ ثانیہ میں شوہر نے لفظ تلاغ کہا ہے۔ لفظ طلاق تو نہیں کہا تو لفظ تلاغ سے ہرگز ہرگز طلاق واقع نہ ہو گی۔ فقہاء نے دلالت معنے مراد اور مضمون مقصود کی بنا پر جو حکم طلاق دیا ہے وہ غلط ہے۔ یہ ہر دو مثالیں تو علمی تھیں شاید مصنف کے ذہن کی رسائی نہ ہو سکے۔ آپ ایک مثال اسکی سمجھ کے موافق اور بھی پیش کر دوں۔ کوئی مولوی صاحب اپنے وعظ میں کہیں قرآن مجید میں ہے کہ نماز فرض ہے۔ مجلس میں سے فوراً ایک جاہل ان سے دریافت کرے کہ مولوی صاحب سارے قرآن مجید میں مجھے یہ الفاظ کہیں دکھا دو کہ نماز فرض ہے۔ میں قرآن مجید کا حافظ ہوں الحمد سے لے کر والناس تک کا ایک ایک کلمہ مجھے خوب یاد ہے کہیں اس میں یہ الفاظ آئے ہی نہیں کہ نماز فرض ہے۔ تم ہرگز ہرگز ان الفاظ کو نہیں دکھا سکتے۔ لہٰذا تم سخت دروغ گو ہو۔ مفتری ہو۔ تو مصنف صاحب اب بولو کہ اس جاہل حافظ کا جیسا جہالت آمیز مطالبہ ہے اسی طرح تمہارا بھی جہالت آمیز مطالبہ ہوا یا نہیں۔ لہٰذا اس جاہل حافظ کے مطالبہ کا آپ جو جواب دیں وہی جواب ہماری طرف سے آپ کے مطالبہ کا ہے۔ کہیے اب تو آپ کو اپنے مطالبہ کا جہالت آمیز ہونا ظاہر ہو گیا ہو گا۔

مصنف صاحب آپ اپنی جاہل دیوبندی قوم کے سامنے ان جہالت آمیز باتوں کو پیش کر کے خوش ہو جاتے ہوں گے۔ لیکن اہل علم ہی نہیں بلکہ ہر سمجھدار اردو دان بھی آپکی اس جاہلانہ مطالبہ پر کس قدر بری رائے قائم کرتا ہو گا اور آپ کی اس لفظی ہیر پھیر کو کس حقارت کی نظر سے دیکھتا ہو گا۔

Marfat.com

اور پھر اگر اس سے بھی قطع نظر کی جائے تو کیا آپکی اس عیاری سے انبیٹھوی وگنگوہی کے سروں سے کفر کا بار اُتر گیا۔ اور عبارت براہین کے مضمون کا توہین ہونا ختم ہوگیا۔ بلکہ اس لفظی بحث سے یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ عبارت براہین اپنے کفری معنے میں ایسی متعین ہے کہ تم سے کوئی ضعیف سے ضعیف تاویل نہ ہوسکی اسی بنا پر تم لفظوں کے ہیر پھیر پر اُتر پڑے۔ اور ایک ورق اسی ... لغو و بے ہودہ بات میں سیاہ کر دیا۔ اور پھر اس مصنف کا ایک صریح جھوٹ اور افترا ملاحظہ ہو :۔

> اس دریدہ دہن نے تو علمار حرمین کے آگے یہ ظاہر کیا کہ براہین میں اس امر کی تصریح کی ہے جس سے علمار حرمین کو دھوکہ دیا گیا۔ ملخصاً (از شہاب ثاقب ص۱۰۸)

جواب مصنف نے اس میں ایک بات تو یہ ظاہر کی کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے علمار حرمین کے سامنے اصل عبارت براہین کو اور اس کے عربی ترجمہ کو پیش نہیں کیا ہے بلکہ اس کے مضمون کو اپنے ان الفاظ (ابلیس کا علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے) کی عربی بنا کر علمار حرمین کے سامنے پیش کی ہے۔ تو یہ مصنف کا کذب محض اور صریح افترا ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اس کی اصل عبارت کا عربی ترجمہ کرکے اس طرح پیش کیا ہے۔ چنانچہ حسام الحرمین میں ہے :۔

وھذا نصہ المشنیع بلفظہ	یہ اُس (براہین قاطعہ والے) کا بُرا
الفظیع ص۴۷ شیطان وملک الموت	قول خود اس کے بد الفاظ میں ص۴۷

Marfat.com

لنحو ای ان هذا السعۃ	پر پورہے شیطان و ملک الموت کو
العلم ثبتت للشیطان	یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر
ملک الموت بالنص وای	عالم کی وسعت علم کی کون سی نص
ی قطعی فی سعۃ علم رسول	قطعی ہے۔ کہ جس سے تمام نصوص
ہ صلے اللہ علیہ حتی تردبہ	کو رد کرکے ایک شرک ثابت
صوص جمیعا ویثبت شرک	کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے
تب قبلہ ان ھذا الشرک	لکھا۔ کہ شرک نہیں تو کون سا
ن فیہ حبۃ خردل من	ایمان کا حصّہ ہے۔

ن (از حسام الحرمین ص۱۳ و ص۱۵)

اب اس عبارت حسام الحرمین سے ثابت ہوگیا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے
حرمین کے سامنے براہین قاطعہ کی بعینہٖ اصل عبارت کو پیش کیا۔ ہر شخص
عبارت کی براہین قاطعہ کی عبارت سے تصحیح تقابل کرسکتا ہے لہٰذا اس مصنّف
س پہلی بات میں کس قدر کذاب و مفتری ہونا ظاہر ہوگیا۔

مصنّف نے دوسری بات یہ کہی تھی کہ علمائے حرمین نے براہین قاطعہ
اصل عبارت پر کفر کا فتوے نہیں دیا ہے بلکہ انہیں یہ دھوکا ہوگیا کہ وہ
حضرت کے پیش کردہ مضمونِ عبارت براہین قاطعہ پر جس کو اعلیٰحضرت
اپنے الفاظ مذکورہ میں لکھا ہے۔ اس پر علمائے حرمین فتوے کفر کا تحریر فرما گئے
ہم مصنّف کے اس کذب خالص اور صریح افترا کی حقیقت کا بھی اظہار کردیں۔
مصنّف کے مسلمہ مفتی الشافعیہ حضرت محقق مولانا السیّد احمد زینی مصنّف

Marfat.com

غایۃ المامول ہی کے فتوی کا اتنا جز نقل کرتا ہوں :۔

اما قول رشید احمد الگنگوھی	لیکن رشید احمد گنگوہی کا وہ قول
المذکور فی کتابہ الذی سماہ	جو اس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ
بالبراھین القاطعۃ ان ھذہ	میں لکھا ہے کہ شیطان وملک الموت
السعۃ فی العلم ثبتت للشیطان	کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔
وملک الموت بالنص وای	فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص
نص قطعی فی سعۃ علم رسول	قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو
اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم	رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔
حتی ترد بہ النصوص جمیعا	تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا دو وجہ سے
ویثبت شرکا الخ فھو کفر	کفر ہے۔ ایک یہ کہ اس میں اس کی
من وجھین وجہ الاول	تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے
انہ صریح فی ان ابلیس واسع	نسبت حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ
العلم دونہ صلے اللہ تعالے	وسلم کا اور یہ صاف صاف حضور
علیہ وسلم وھذا مستخف	اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی
صریح بہ صلے اللہ تعالے علیہ	شان گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ
وسلم والوجہ الثانی ان جعل	اس نے حضور سید عالم صلے اللہ
اثبات سعۃ العلم لرسول اللہ	تعالی علیہ وسلم کے علم کی وسعت ماننے
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم شرکا	کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے
وقد نص ائمۃ المذاھب الاربعۃ	اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ

Marfat.com

علی ان من استخف برسول اللہ کافر وان من جعل ما ھو من الایمان شرکا وکفرا کافر۔

(از حسام الحرمین ص۱۳۲ و ص۱۳۴)

یعنی علیہ السلام کی شان اقدس گھٹانے والا کافر ہے۔ اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔

تو اس فتوے سے ثابت ہو گیا کہ علماء حرمین شریفین نے اصل عبارت براہین قاطعہ کو نقل کرکے اسی پر حکم کفر دیا ہے۔ اور انہیں کسی طرح کا دھوکہ نہیں ہوا ہے۔ اب اس کاذب و مفتری مصنف کی یہ دوسری بات بھی محض کذب اور صریح افترا قرار پائی مصنف کو اپنے اوپر لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ کر دم کرنا چاہیئے۔

پھر مصنف نے براہین قاطعہ کے بعض مضامین فضائل کو دلیل بناتے ہوئے اس کفری عبارت کی صفائی میں ایک یہ حیلہ ایجاد کیا جس کو وہ ان الفاظ میں لکھتا ہے:۔

> کوئی ادنیٰ مسلمان بھی ایسا خیال بہ نسبت حضور علیہ السلام نہیں کر سکتا کہ کوئی بھی آپ سے اعلم ہو چہ جائیکہ ایک عالم متبحر جس کی تمام عمر دینیات کی کتابیں پڑھاتے ہوئے ہو گئی ہزاروں علماء اس سے کتب درسیہ و دینیہ پڑھ کر مدرس و ہادی خلق بن گئے یہ خیال ہرگز ہرگز نہ اس کا ہو سکتا ہے اور نہ وہ کہے گا۔
>
> (شہاب ثاقب ص۱۰۹)

یہ تو ظاہر ہو گیا کہ مصنف عبارت براہین قاطعہ کی کوئی ایسی توجیہ و

Marfat.com

تاویل پیش نہیں کر سکا جس سے اس کے اُوپر سے حکم کفر اُٹھ جائے۔ مصنّف نے اس کوشش میں بہت سی کروٹیں بدلیں کبھی اصل عبارت کے براہین میں ہونے ہی سے انکار کر ڈالا۔ کبھی اعلیٰحضرت پر افترا کیا کہ انہوں نے علماء حرمین کے سامنے اصل عبارت ہی پیش نہیں کی کبھی علماء حرمین پر دھوکہ کی تہمت لگادی کہ انہوں نے اصل عبارت براہین پر کفری فتویٰ نہیں دیا ہے۔ جن کی حقیقت ہم نے اچھی طرح ظاہر کردی۔ اور مصنّف کی عیّاری اور فریب دہی کا پردہ ہم نے اچھی طرح چاک کردیا۔ اور یہ ثابت کردیا کہ وہ عبارت براہین قاطعہ میں اَب بھی موجود ہے اسی عبارت پر علماء حرمین نے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو اَب مصنّف اُس عبارت کے انکار کو چھوڑ کر اور اُس کے توہین آمیز معنے کو مانکر اس عبارت کی انبیٹھوی صاحب کی طرف نسبت ہی سے انکار کرنے پر اُتر پڑا کہ مولوی خلیل احمد جیسے متبحر عالم جنھوں نے عمر بھر دینیات کا درس دیا۔ ہزاروں کو پڑھا کر عالم بنایا وہ ایسی خبیث توہین نہ کرسکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں۔ تو گویا مصنّف کے نزدیک کسی عالم متبحر۔ استاذ العلماء سے نہ کوئی غلطی ہوسکتی ہے نہ کسی طرح کی کوئی لغزش ہوسکتی ہے اور اس کے حرام یا کفر کرنے کا تو کوئی امکان ہی نہیں ہے۔ اور اگر وہ کوئی حرام کر ہی لے یا کفر کب ہی دے تو اس کے اُوپر نہ فاسق ہونے کا حکم دیا جاسکے نہ کافر ہونیکا فتوے لگایا جاسکے۔ تو پھر اگر کوئی استاذ العلماء متبحر عالم اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے تو مصنّف کے نزدیک اس کی طلاق ہو نہیں سکتی کہ وہ طلاق کے مسائل سے پُورا واقف اس نے عمر بھر مسائل طلاق پڑھائے۔ ہزاروں کو مسائل طلاق کا عالم بنادیا تو

Marfat.com

اُسے نہ طلاق دینے کا خیال آسکتا ہے نہ وہ طلاق دے گا تو ہمارا مصنّف تو اپنے ضابطہ کے تحت میں غالبًا یہی فتوے صادر کرے گا کہ اس کی عورت ہرگز ہرگز مطلقہ نہیں ہوسکتی۔

اور اگر اس دیوبندی ضابطہ کو دیکھ کر کوئی دیو (شیطان) کا بندہ یہ کہنے لگا کہ ہمارا پیشوا ابلیس دیو تو اس قدر زبردست متبحر عالم ہے کہ محیط زمین کی وسعت کا عالم۔ تفاصیل افلاک کا عالم۔ علوم دینیہ و دنیویہ کا عالم علوم شریفہ و رذیلہ کا عالم۔ حتّٰی کہ اعلم الخلق نبی کریم علیہ السلام سے بڑا عالم اور پھر ایسا زبردست عالم جو کہ معلم الملکوت ہو۔ کروڑ نہیں بلکہ بے شمار فرشتوں کا استاذ ہو۔ اور باوجود اس علم و فضل کے ایسا عابد و متقی ہو جس نے نہ فقط محیط زمین بلکہ وسعت افلاک میں سجدے کئے ہوں۔ زبردست عبادتیں کی ہوں۔ خدا کا انتہا درجہ کا مطیع و فرماں بردار رہا ہو اپنی اطاعت کی بنا پر ایسے عہدوں پر عرصہ دراز تک فائز رہا ہو۔ بقول علامہ صادی کے چالیس ہزار برس تک خازن جنّت رہا ہو۔ اسی ہزار سال تک فرشتوں کے ساتھ رہا ہو۔ اور بیس ہزار برس تک فرشتوں کو پند و وعظ کہتا رہا ہو۔ اور تیس ہزار برس تک ملائکہ کروبیین کا سردار بنا رہا ہو۔ اور ایک ہزار سال تک روحانیوں کا پیشوا بنا رہا ہو۔ اور چودہ ہزار برس تک عرش کے گرداگرد طواف کرتا رہا ہو۔ اور اس کا پہلے آسمان میں نام عابد اور دوسرے آسمان میں نام زاہد۔ اور تیسرے آسمان میں نام عارف۔ اور چوتھے آسمان میں نام ولی۔ اور پانچویں آسمان میں نام تقی۔ اور چھٹے آسمان میں نام خازن۔

Marfat.com

اور ساتویں آسمان میں نام عزازیل مشہور ہو تو اس کی طرف یہ ہرگز ہرگز خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ اس نے خدا کے حکم کو نہ مانا ہو اور سجدہ سے انکار کیا ہو۔ قرآن کریم میں جو انکار سجدہ کی اس کی طرف نسبت ہے یہ کسی ادنےٰ سمجھ والے کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتی۔

کہئے مصنف صاحب اس دیو کے بندہ کا اپنے پیشوا دیو کی صفائی میں یہ استدلال صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور اس سے شیطان کی طرف نافرمانی کی نسبت باطل قرار پائی یا نہیں۔ اور شیطان پر کافر ہونے کا حکم حق ہے یا نہیں۔ اگر آپ کہیں شیطان کی صفائی کے لئے یہ استدلال غلط ہے اور اس کی طرف نافرمانی کی نسبت صحیح ہے۔ تو آپ نے اپنے ضابطہ کو خود ہی غلط کر دیا۔ اور اپنے استدلال کو خود ہی باطل قرار دیا۔ اور یہ بھی صاف بتائیے کہ وہ اگر دیو کا بندہ تھا تو آپ بھی دیوبندی ہیں اس نے اگر شیطان کو ایسا جید متبحر عالم مانا تو آپ بھی تو اسے ایسا عالم بحر و بر مانتے ہیں۔ کہ اسے محیط زمین کی وسعت کا علم نص قطعی سے ثابت کر رہے ہیں۔ وہ اگر اس کو استاذ ملائکہ مانتا ہے تو آپ بھی تو اسے معلم الملکوت کہتے ہیں۔ وہ اگر اس کو علم میں سب سے فائق مانتا ہے تو آپ بھی تو اسے اعلم الخلق فخر عالم سے زائد علم ثابت کر رہے ہیں۔ تو بتلائیے کہ آپ اس دیو شیطان کو اب کافر کہتے ہیں یا مسلم موحد۔ آپ اگر اس کو کافر کہیں تو کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ آپ ہی نے اپنے پیشوا گنگوہی جی و انبیٹھی جی کے کفر سے بچانے کے لئے آخر میں سب سے بڑی دلیل یہی تو پیش کی ہے کہ انہوں نے عمر بھر دینیات کی کتابیں پڑھائیں ہزاروں

Marfat.com

ان سے بڑھ کر عالم وہادی خلق بن گئے ـــــ یہی دلیل تو وہ دیوبند کا بندہ اپنے پیشوا دیوابلیس کے لئے پیش کر رہا ہے کہ گنگوہی جی و انبیٹھی جی نے تو زائد سے زائد پچاس ساٹھ برس ہی دینیات کا درس دیا ہوگا۔ ہمارے پیشوا نے تو نہ فقط صدہا و ہزارہا بلکہ لکھوکھا برس تک دینیات کا درس دیا ہے اُنہوں نے ہزاروں عالم وہادی خلق بنائے ہیں اور ہمارے پیشوا نے نہ فقط ہزارہا بلکہ لکھوکھا بلکہ کروڑہا بلکہ بے شمار ملائکہ کو عالم وہادی خلق بنایا۔ پھر اُنہوں نے زمین پر درس دیا ہے تو ہمارے پیشوا نے آسمانوں پر درس دیا ہے۔ اُنہوں نے عوام انسانوں کو پڑھایا ہے تو ہمارے پیشوا نے خواص ملائکہ کو بھی پڑھایا ہے۔ لہٰذا مصنف کی اس دلیل سے اگر گنگوہی و انبیٹھی جی کافر نہیں قرار پاتے تو اسی دلیل سے بدرجہا درجے ہمارا پیشوا شیطان بھی کافر نہیں ٹھہرا۔ جب چھوٹا علم ان کو کفر سے بچا لیتا ہے تو بڑا علم کفر سے کیوں نہیں بچائے گا۔ جب چند سال کا درس دینا اور چند عالم وہادی بنانا ان کے لئے فتوے کفر سے مانع ہے تو لکھوکھا برس کا درس دینا اور کروڑہا عالم وہادی بنانا کیوں نہ فتوے کفر سے مانع ہوگا۔

لہٰذا مصنف صاحب اگر آپ کی اس دلیل سے گنگوہی جی و انبیٹھی جی مسلمان قرار پاتے ہیں تو اسی دلیل سے شیطان کو بھی مسلمان ٹھہرایئے تو پھر آپ کا دیوبندی ہونا علی وجہ الکمال ثابت ہو جائے گا۔

مسلمانو! یہ ہیں اس مصنف اور دیوبندی قوم کے دلائل جن سے اپنے پیشواؤں کا اسلام ثابت کیا کرتے ہیں۔ کیا ایسے دلائل سے وہ مسلمان

Marfat.com

ثابت ہوسکتے ہیں ہرگز ہرگز نہیں۔

پھر مصنّف نے شہاب ثاقب ہی میں ابلیس کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم ثابت کرنے والے کے کافر ہونے کا فتوے خود گنگوہی جی کا یہ نقل کیا۔

> مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز نے متعدد فتاوے میں یہ تصریح فرمائی کہ جو شخص ابلیس لعین کو رسول مقبول علیہ السلام سے اعلم اور اوسع علماً کہے وہ کافر ہے۔ (از شہاب ثاقب ص۹)

ہم گنگوہی جی کے ان متعدد فتاوؤں کا مطالبہ اور پھر ان کی تصحیح نقل کے مطالبہ مصنّف سے اس وقت نہیں کرتے ہیں مگر اس قدر اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ ان کے اگر یہ فتوے موجود ہوتے تو فتاوٰی رشیدیہ میں موجود ہوتے اور مصنّف اپنی عادت کے موافق فتاوٰی رشیدیہ کے حوالہ سے انہیں لکھتا۔ لیکن جب اس نے حوالہ نہیں دیا تو ثابت ہوگیا کہ گنگوہی صاحب کا ان الفاظ میں کوئی فتوٰی نہیں معلوم ہوتا۔ یہ اس مفتری کا افترا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور جب یہ مصنّف اپنے خصموں کی کتابیں گڑھ لیتا اور ان کے مطبع تراش لیتا ہے ان کے صفحات اور عبارات بنا ڈالتا ہے تو اپنے اکابر کے نام سے فتاوؤں کا بنا لینا اس کو کیا دشوار ہے۔ ہم مصنّف سے گنگوہی جی کے ان متعدد فتاوؤں کے مطالبہ کا حق حاصل ہے۔ لیکن اس کے پاس سوائے افترا کے اور کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ اس وقت تو ہمیں یہ دکھانا ہے کہ جب گنگوہی جی کے ایسے متعدد فتاوے موجود ہیں اور مصنّف اور ساری دیوبندی

Marfat.com

قوم ان کو مانتی ہے تو ان فتاووں سے ظاہری مصنف براہین قاطعہ مولوی
خلیل احمد انبیٹھی کا کافر ہونا ثابت ہو گیا بلکہ خود گنگوہی جی مصنف حقیقی براہین
قاطعہ کا کافر ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ کہ انہوں نے یقیناً اسی عبارت براہین میں
شیطان کا علم حضور علیہ السلام سے زائد مانا جس کا اعتراف مصنف نے بھی
شہاب ثاقبہ کے صفحہ ۱۱۳ پر کیا ہے۔ تو یہ فتاوے ان کے حق میں انہائی کڑی
ہو گئے۔ مصنف نے بہت آسانی کر دی کہ اب تنبیہ الریاض کی عبارت
تلاش کرنے کی ضرورت رہی نہ علماء حرمین سے فتاوے پیش کرنے کی حاجت
رہی بلکہ مصنف نے اپنے مصنفین براہین کے فتاوے پیش کر کے خود انہیں کو
کافر ثابت کر دیا۔ اور ہر وہ شخص جو حق بات کہنی مخالف کی زبان پر تالا
جڑا ہوا ہوتا ہے۔ تو مصنف کے اقرار سے کفر پر خود بخود مہر لگ گئی۔ اور فتوے صادر ہو گئے۔ تو بلدار جام توبہ کرو۔ اور ان کفریہ
عبارات کی بیجا حمایت اور باطل تاویلات کرنے سے باز آؤ۔ اور علماء اہلسنت پر
افترا کرنے بہتان باندھنے۔ ان کو گالی گلوچ دینے سے جتنا ممکن ہو اجتناب کرو۔ والسلام۔

فصل سادس اور عبارت براہین قاطعہ کی پہلی بحث

مصنف نے ایک صفحہ سے زیادہ تو علوم کے انواع و اقسام اور ان کے مراتب
مراتب۔ اور ان کے مابین بحث اشرفیت۔ اور ہر علم کے کثرت مسائل وغیرہ کی
غیر متعلق باتوں کو لکھ کر اپنی قابلیت کو اچھالا۔ لیکن نتیجہ پر آکر وہ ساری قابلیت
جہالت سے بدل گئی۔ چنانچہ مصنف کہتا ہے:۔

| اور ہر عاقل ہدایتہ اس کو بھی جانتا ہے کہ اولے درجہ کے علوم

Marfat.com

پر اطلاع نہ ہونا کسی شخص کا اُس کے اُس کمال میں جو اس نے باعتبار علوم کما لیہ و معارف عملیہ حاصل کئے ہیں سرمو تفاوت نہیں ڈالتا۔ (شہاب ثاقب صفحہ ۱۱۰)

مصنّف اپنے اکابر کی حمایت میں اندھا ہو گیا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتا کہ جس کو ہر شے کا علم عطا کیا گیا ہو اور اس کا کمال یہ ہو کہ وہ ہر چیز کا عالم ہے تو اُس کے لئے ادنےٰ درجہ کے علوم سے (اطلاع) نہ ماننا صاف طور پر اس کے کمال جامعیت سے انکار کرنا ہے اور اس کی تنقیص شان کرنا ہے۔ اور یہ اقرار کرنا ہے کہ اسے ہر شے کا علم حاصل نہیں۔ ایسے جاہل نام کے عاقل انبیٹھہ ہی میں بستے ہیں کہ انبیٹھہ فقدانِ عقل میں ضرب المثل ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ع

یہی کافی ہے وطن آپ کا انبیٹھہ ہے

تو مصنّف کا بنیادی قاعدہ ہی غلط ہے بلکہ یہ قاعدہ ہی تنقیص شان رسالت کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ مصنّف اس کے بعد اس قاعدہ پر یہ تفریع کرتا ہے۔

آپ ہی خیال فرمائیں کہ نجاست کا کیڑا جو دن رات نجاست میں رہتا ہے بے شک نجاست کے احوال و خواص سے اس قدر واقف ہے کہ جالینوس اور افلاطون کو مجدد بریلوی کو ہرگز اس کی خبر نہیں علیٰ ہذا القیاس گڈریا بکریوں اور اس کے چرانے وغیرہ سے اس قدر واقف ہے کہ بڑے بڑے مورخ و ڈاکٹر کو اس کی اطلاع نہیں اس کو اپنے ادنےٰ علم میں اس قدر

Marfat.com

بڑی وسعت حاصل ہے کہ اتنی وسعت ہرگز ہرگز اس مورّخ
وڈاکٹر کو حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح علم شعر میں متنبی اور
ابو تمام اور فردوسی و غالب کو جو وسعت حاصل ہے حضرت
امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کو حاصل نہیں۔

(از شہاب ثاقب صفحہ ۱۱۱ و صفحہ ۱۱۱)

جواب یہ فرض بھی کر لیجئے کہ جالینوس و افلاطون کو کیڑے کی برابر نجاست کے احوال کا علم نہیں اسی طرح بڑے مورّخ وڈاکٹر کو بکریاں چرانے میں گڈریئے کی برابر علم نہیں۔ اسی طرح حضرت امام اعظم کو شعر گوئی میں متنبی و ابو تمام فردوسی و غالب کی برابر علم نہیں تو اس کا دعویٰ کس نے کیا ہے کہ انہیں ہر شے کا علم حاصل ہے۔ یہ اعلم الخلق ہیں۔ انہیں اگر بعض چیزوں کا بالکل علم بھی نہ ہو تو ہمارے اصل دعوے پر کیا اثر پڑتا ہے ہمارا دعوے تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ہر شے کا علم عطا فرمایا ان کو اعلم الخلق بنایا۔ مصنف کا اس دعوے کے جواب میں ان لوگوں کی مثالیں پیش کرنا بالکل مبحث سے بیگانہ باتیں کرنا ہے جو اس کے انتہائے جہل کی دلیل ہے۔ پھر مصنف کی ان مثالوں میں بھی مزید جہالت ملاحظہ ہو کہ کیڑے کے علم کو علم ثابت کرتا ہے اور اس کے علم کا جالینوس و افلاطون کے علم سے مقابلہ۔ اسی طرح چرواہے کے علم کا مورّخ وڈاکٹر کے علم سے مقابلہ۔ اسی طرح غالب و فردوسی وغیرہ کے علم کا حضرت امام اعظم علیہ الرحمتہ کے علم وسیع سے مقابلہ۔ اس جاہل نے اس تقابل

Marfat.com

میں کون سا تناسب مدنظر رکھ کر یہ مقابلہ کیا۔ اور اگر اس سے بھی قطع نظر کیجیے کہ توہین توذلیل کا مقابلہ کرنے سے ہو جاتی ہے۔ کیا جالینوس و افلاطون کے مقابلہ میں نجاست کے کیڑے کو لانا جالینوس و افلاطون کی توہین نہیں۔ کیا گنگوہیے کے مقابلہ میں مورخ و ڈاکٹر کا ذکر کرنا اس مورخ و ڈاکٹر کی توہین نہیں۔ کیا نانوتوی وغیرہ کے مقابلہ میں حضرت امام اعظم علیہ الرحمتہ کا اسم گرامی لینا ان کی سخت توہین نہیں۔ افسوس یہ دیوبندی قوم توہین خدا و رسول جل جلالہٗ و صلے اللہ علیہ وسلم کرتے کرتے اپنے احساس توہین کو اس قدر کھو بیٹھی کہ ان کو کسی کی توہین ہی نہیں معلوم ہوتی۔ یہ لوگ اگر اس کو توہین نہیں سمجھتے تو ہم ان کے پیشوا ہی کہ سکتے ہیں کہ بھنگی کو جو علم خاص حاصل ہے ایسا قاسم نانوتوی کو حاصل نہیں۔ چمار کو جیسا خاص علم حاصل ہے ایسا اشرف علی تھانوی کو حاصل نہیں۔ شیطان کو جیسا خاص علم حاصل ہے ایسا رشید احمد گنگوہی کو حاصل نہیں۔ تو کیا دیوبندیوں کے نزدیک نانوتوی، تھانوی، گنگوہی کی توہین نہیں ہوئی ضرور ہوئی۔ ذرا اس کو غور کرو اور حیا کرو۔ لیکن یہ مصنف تو ایسا گستاخ شاہی رسالت ہے کہ صاف حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے شہاب ثاقب میں لکھتا ہے:۔

> ایک خاص علم کی وسعت آپ کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے (شہاب ثاقب صـــ۱۱۳)

اور اس گستاخی کے باوجود اپنا نمائشی عقیدہ اور اپنے اکابر کا نمائشی

Marfat.com

عقیدہ یہ ظاہر کرتا ہے اسی شہاب ثاقب میں لکھتا ہے :۔

> پس آپ مصداق اعطی علم الاولین والاخرین اور اعلم الخلائق فاطبۃً ہوئے کوئی اور نے شخص بھی حضور علیہ السلام کے اعلم الخلائق فاطبۃً بالذات والصفات و افعالہ تعالےٰ اور حکم واسرار و کلیات کونیہ وغیرہ ہونے میں شک نہیں کر سکتا چہ جائیکہ اس کے خلاف کا معتقد ہو۔
>
> (شہاب ثاقب ص۱۱۱)

تو مصنف کو شرم نہیں آتی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام علم الاولین والآخرین اور اعلم الخلائق فاطبۃ لکھ کر بھی ابلیس لعین کو حضور کے مقابلہ میں وسعت علمی ثابت کر رہا ہے تو اس میں اس مصنف نے کیا حضور علیہ السلام کی توہین نہیں کی کیا ان کے علم کو نہیں گھٹایا۔ لہٰذا اس نے شریعت کی توہین کی۔ تنقیص شان کی۔ علم شریعت کو گھٹایا۔ بلکہ یہ نجاست کے کیڑے اور گندگی کے مقابلہ میں بھی حضور علیہ السلام ہی کا اسم گرامی لکھتا۔ لیکن مسلمانوں کے خوف کی بنا پر لکھ نہ سکا۔ خوش اس کی بھی یہی ہے چنانچہ علم شعر کے متعلق نقل کر لیا :۔

> خود باری تعالےٰ فرماتا ہے ماعلمنٰہ الشعر وما ینبغی لہ ہم نے حضور علیہ السلام کو شعر نہیں سکھلایا اور نہ ان کے لائق تھا۔ پس معلوم ہو گیا کہ بعض علوم رذیلہ کا نہ جاننا انبیاء علیہم السلام کے کمالات میں نقص نہیں ڈالتا (شہاب ثاقب ص۱۱۱)

Marfat.com

مصنّف نے اس میں چند عیاریاں کیں۔ پہلی عیّاری یہ ہے کہ آیت وما علمناہ الشعر کا ترجمہ خلاف تصریحات مفسرین محض اپنی غرض ناپاک کی بنا پر غلط کر گیا۔ آیت کا اصل ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے حضور علیہ السلام کو شعر کہنا نہ سکھایا یعنی حضور کو شعر کہنے کا ملکہ نہیں دیا تو اس میں علم شعر کی نفی نہیں ہے بلکہ ملکہ کی نفی ہے کہ علم بمعنے ملکہ کے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے دوسری آیت میں ہے وعلمنٰہ صنعۃ لبوس لکم اور ہم نے داؤد علیہ السلام کو تمہارے لئے ایک لباس (زرہ) بنانا سکھایا۔ یہاں بھی علم بمعنے ملکہ ہی کے ہے تو اس آیت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علم شعر کی نفی نہیں ہے تو مصنّف کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علم شعر کی نفی کر کے غالب اور فردوسی اور متنبی وابونواس کے لئے علم شعر ثابت کرنا یقیناً حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اور ان کے اعلم الخلائق فاطبۃ ہونے کا صاف انکار ہے دوسری عیاری یہ ہے کہ غالب وفردوسی وغیرہ کے لئے حضرت امام اعظم کے مقابلہ میں تو صرف وسعت ثابت کی اور ان کا حضور علیہ السلام سے جو تقابل کیا تو حضور سے علم شعر ہی کی بالکل نفی کر دی تو حضور سرے سے عالم شعر ہی ثابت نہ ہو سکے اور وہ علم شعر میں اعلم قرار پائے۔ لہٰذا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم علم الاولین والآخرین کا بھی انکار کر دیا۔ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کیسی تنقیص شان اور صریح توہین کی۔ تیسری عیاری یہ ہے کہ مصنّف کا کسی علم کو ردی یا رذیل کہنا غلط ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی پارہ اوّل صفحہ ۵۲ پر فرماتے ہیں۔ علم فی نفسہ مذموم نیست ہر چونکہ باشد یعنی کوئی علم فی

Marfat.com

نفسہ مذموم نہیں چاہے کسی طرح کا ہو۔ لہٰذا مصنّف کا کسی علم کو دنی یا رذیل کہنا غلط ثابت ہوا تو جو مصنّف نے اس پر نتیجہ مرتّب کیا تھا وہ بھی غلط ہوگیا۔ چوتھی عیّاری یہ ہے کہ بحث تو حضور اعلم الخلق صلے اللہ علیہ وسلم کے علم شریف میں ہے۔ پھر اس کا اور انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کرنا مبحث کو چھوڑ دینا ہے مصنّف نے قول ہدہد کو کیوں پیش کیا اس کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف پر کیا اثر ہے معلوم بے تعلق اُمور سے کیوں کتاب کو طویل کرتا ہے۔ پھر یہ مصنّف حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کے گھٹانے کے لئے یہ استدلال کرتا ہے:

خود رسول مقبول علیہ السلام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرماتے ہیں کہ انتم اعلم بامور دنیاکم کہ تم اپنی دُنیا کی باتوں کے زیادہ جاننے والے ہو" اس کی وجہ سے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ معاذ اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم تھے اور نہ ان اُمور جزئیہ دنیاویہ کا بعض جگہ حضور علیہ السلام سے غائب ہوجانا اور نہ جاننا آپ کی علمیت میں نقص ڈالتا ہے۔ (شہاب ثاقب ص۱۱۲)

مصنّف نے نالثی عقیدہ اپنا اور اپنے اکابر محض عوام کو فریب دینے کے لئے بظاہر کیا کہ ہمارے نزدیک حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عالم علوم اوّلین و آخرین ہیں اور اعلم الخلائق قاطبۃً ہیں۔ لیکن جو اصل عقیدہ و مابہ النزاع تھا اس کا اُب اظہار کیا کہ حضور علیہ السلام کو اُمور جزئیہ دُنیاویہ کا علم نہ تھا۔ وہ اُمور آپ سے

Marfat.com

غائب تھے۔ مصنف بتائے کہ ان کلمات حدیث میں کونسا کلمہ ایسا ہے جس کا یہ مفہوم ہو کہ حضور علیہ السلام اُمور دنیویہ کو نہیں جانتے تھے۔ یا وہ آپ سے غائب تھے اور جب کوئی ایسا کلمہ نہیں ہے تو پھر اس نے حضور علیہ السلام کے علم شریف سے اُمور دنیویہ کی نفی اس حدیث سے کس طرح نکالی۔ حقیقت یہ ہے کہ مصنف کو اپنے اکابر کی کفری عبارات کی حمایت میں حدیث شریف کا مضمون کچھ کا کچھ بنانا پڑا۔ اور حضور علیہ السلام کا علم وسیع گھٹانا پڑا۔ مصنف نے اس جگہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے آنکھیں بند کر لی ہونگی کہ خود حضور فرماتے ہیں۔

رُفِعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا	اللہ تعالےٰ نے میرے لئے دُنیا کو
وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ	ظاہر فرمایا پس میں دُنیا کی طرف اور
الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ	جو کچھ اس میں تا قیامت ہونیوالا ہے
ھٰذِہٖ۔	سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں
(از مواہب لدنیہ مصری ج ۲ ص ۱۹۲)	جیسے اپنی اس ہتیلی کی طرف۔

اس علم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے گھٹانے والے کو شرح شفا شریف میں یہ عبارت نظر نہ آئی۔ ملا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں۔

وَمِنْ مُعْجِزَاتِہِ الْبَاھِرَۃِ اَیْ	حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے
اٰیَاتِہِ الظَّاھِرَۃِ مَا جَمَعَہُ اللّٰہُ	روشن معجزات میں سے یہ ہے کہ
لَہٗ مِنَ الْمَعَارِفِ اَیِ الْجُزْئِیَّۃِ	اللہ تعالےٰ نے آپ کے واسطے معارف
وَالْعُلُوْمِ اَیِ الْکُلِّیَّۃِ وَالْمُدْرَکَاتِ	جزئیہ اور علوم کلیہ اور مدرکات ظنیہ
الظَّنِّیَّۃِ وَالْیَقِیْنِیَّۃِ وَالْاَسْرَارِ	اور یقینیہ اور اسرار باطنہ اور انوار ظاہرہ

Marfat.com

الْبَاطِنَةِ وَالْاَنْوَارِ الظَّاهِرِيَّةِ
وَخَصَّهُ بِهٖ اَیْ مَا خَصَّهُ بِهٖ مِنَ
الْاِطِّلَاعِ عَلٰی جَمِیْعِ مَصَالِحِ الدُّنْیَا
وَالدِّیْنِ اَیْ مَا یَنْتَظِمُ بِهٖ اِصْلَاحُ
الْاُمُوْرِ الدُّنْیَوِیَّةِ وَالْاُخْرَوِیَّةِ
اِسْتُشْكِلَ بِاَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ الْاَنْصَارَ یُلَقِّحُوْنَ
النَّخْلَ فَقَالَ لَوْ تَرَكْتُمُوْهُ فَتَرَكُوْهُ
فَلَمْ یَخْرُجْ شَیْئًا وَاَخْرَجَ شَیْئًا فَقَالَ
اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْیَاكُمْ وَاُجِیْبَ
بِاَنَّهٗ رُبَّمَا كَانَ ظَنًّا مِنْهُ لَا وَحْیًا
وَقَالَ الشَّیْخُ سَیِّدِیْ مُحَمَّدُ السَّنُوْسِیُّ
اَرَادَ اَنْ یُعَلِّمَهُمْ عَلٰی خِلَافِ
الْعَوَائِدِ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی بَابِ التَّوَكُّلِ
وَاَمَّا هُنَالِكَ فَلَمْ یُتَّكِلُوْا فَقَالَ
اَنْتُمْ اَعْرَفُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاكُمْ وَكَانُوْا مُتَّكِلِیْنَ
یُلَقِّحُوْنَ فِیْ سَنَةٍ وَسَنَتَیْنِ فَاَخْطَاَ اَكْثَرَ
فَاَذِنَ لَهُمْ فِیْ تَرْكِ الْمِحْنَةِ اِنْتَهٰی۔
(شرح شفا شریف مصری ص ۲۰ ج ۱)

جمع کئے۔ اور آپ کو دُنیا و دین کی تمام
مصلحتوں پر اور اُمور دنیویہ اور اخرویہ
کی اصلاح جن سے تمام ہوتی ہے
ان پر اطلاع دیکر خاص کیا اس پر اعتراض
وارد ہوسکتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور نے
ملاحظہ فرمایا کہ انصار تلقیح نخل (یعنی خرما
کے نر کی کلی کو مادہ کی کلی میں رکھتے
تھے تاکہ وہ حاملہ ہو اور پھل زیادہ لائے)
حضور نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے
(تو شاید بہتر ہوتا) لوگوں نے اس کو
چھوڑ دیا پس پھل نہ آئے یا کم اور
خراب آئے۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم اپنے دنیوی کاموں کو خوب
جانتے ہو۔ اس اعتراض کا جواب دیا
گیا کہ یہ حضور کا ظن تھا کوئی وحی اس
بارے میں نازل نہیں ہوئی تھی۔ شیخ
سنوسی نے فرمایا کہ حضور نے ان کو حق
وخلاف عوائد پر برانگیختہ کرنے اور باب
توکل کی طرف پہنچانے کا ارادہ کیا تھا

Marfat.com

اُنہوں نے اطاعت نہ کی (اور جلدی کی) تو حضور نے فرمایا کہ تم اپنے دُنیا کے کام کو خود ہی جانو۔ اگر وہ سال دو سال اطاعت کرتے (اور تلقیح نخل نہ کرتے) تو انہیں تلقیح کی محنت نہ اُٹھانی پڑتی۔

اس حدیث شریف اور اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو علوم کلیہ وجزئیہ مدرکات ظنیہ اور یقینیہ۔ انوار ظاہرہ واسرار باطنہ۔ اُمور دنیویہ واخرویہ سب پر اللہ تعالےٰ نے مطلع فرمایا دین ودُنیا کی تمام مصلحتیں انہیں بتائیں۔ دُنیا ہی کو ان پر ظاہر فرمادیا۔ جو کچھ تا قیامت ہونے والا ہے وہ سب انہیں اس طرح دکھادیا جیسے اپنی ہتھیلی کا دیکھنا اور حضور نے جو انصار سے فرمایا تھا انتم اعلم بامر دنیاکم کہ تم اپنے دُنیا کے کام کو خوب جانتے ہو۔ یہ ان کی جلد بازی اور بے صبری پر تنبیہاً فرمادیا ورنہ وہ اگر سال دو سال صبر کرتے تو انہیں تلقیح نخل کی محنت ہی سے نجات ملجاتی۔ مصنّف نے ان تصریحات کے خلاف محض اپنے اکابر کی کفری عبارات کی حمایت کے جذبہ میں اِدھر تو حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم وسیع کو اس طرح گھٹایا کہ اُمور دنیویہ ہی کو آپ سے غائب ٹھہرایا۔ اور انہیں حضور علیہ السلام کے احاطہ علمی سے خارج قرار دیا۔ اور حضور کو اُمور دنیویہ کا عالم نہ مانا۔ تو اس مصنّف نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلم الخلائق ہونیکا عاف انکار کیا۔ عالم ما کان ومما یکون اولین وآخرین نہ مانا۔ انہیں ہر شے کا عالم نہ جانا لہٰذا یہ شانہ رسالت میں کھلی ہوئی گستاخی۔ صریح توہین کر رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ کس دلیری سے یہ کہتا ہے کہ یہ حضور کی علمیت میں نقص نہیں ڈالتا ہے۔

Marfat.com

ہی تو امور دنیویہ کو حضور کے احاطہ علمی سے خارج کر کے صاف طور پر آپکی
ت علمی کو گھٹا رہا ہے۔ اور یہ بھی کہتا جا رہا ہے کہ یہ آپکی علمیت میں نقص نہیں
تا ہے۔ تو یہ حضور کی شانِ علمیت میں مزید استہزاد تمسخر ہوا جو توہین کو مستلزم
۔ اور اُدھر شیطان لعین کی وسعت علمی کو اس طرح بڑھاتا ہے :۔

اسی طرح جزئیات کونیہ کے بعض افراد کا علم اگر خبیث ابلیس کو
بوجہ اس کے کہ وہ عالم کے اضلال و امتحان کے لئے پیدا کیا گیا ہے
دے دیا گیا ہو اور وہ خبیث ہر وقت اپنی توجہ کاملہ کو اسی طرف متوجہ
رکھتا ہو جیسا کہ متعدد آیتیں اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔
(شہاب ثاقب صـ ۱۱۲)

نف نے شیطان سے اپنی خوش اعتقادی کا صاف اظہار کر ہی دیا کہ شیطان
عت علمی کا یہ حال ہے کہ اُسے جزئیات کونیہ کا علم دیدیا گیا ہے۔ مسلمانو دیکھو
مصنف نے کتنے صاف الفاظ میں شیطان کو جزئیات کونیہ کا عالم مان لیا۔
سب براہین قاطعہ نے تو شیطان کو صرف محیط زمین ہی کی وسعت کا عالم مانا
مگر اس مصنف نے نہ صرف محیط زمین کا عالم بلکہ جزئیات کونیہ یعنی اُمور دنیویہ
لم مانا تو اب مصنف کا یہ دعوے بلکہ عقیدہ ہوا کہ شیطان کے لئے جزئیات
یہ اور اُمور دنیویہ کا علم حاصل ہے۔ اور اس دعوے کے ثبوت میں نہ کوئی
ت پیش کی نہ کوئی حدیث نقل کی۔ مصنف نے محض اپنی جاہل دیوبندی قوم
اس پر ایمان لانے کے لئے یہ ضرور لکھ دیا ہے۔ متعدد آیتیں اور احادیث اس پر
ت کرتی ہیں تو دیوبندی قوم تو آنکھیں بند کر کے اس کو مان ہی لیگی۔ لیکن ہم طالب حق

Marfat.com

اس مصنف سے مطالبہ کرے گا کہ وہ متعدد آیتیں اور احادیث کون سی ہیں
کس نے انہیں پیش کیا ہے۔ اور وہ کس کتاب میں ہیں اور ان کی دلالت کس
کی ہے۔ ان آیات واحادیث کو جنہیں شیطان کے عالم جزئیات کونیہ ہونے
دلالت ہے نہ تو کہیں اس کتاب شہاب ثاقب میں مصنف نے پیش کیا
براہین قاطعہ میں نقل کیا۔ مصنف میں اگر کچھ بھی حیا وغیرت کا کوئی شائبہ
ہے تو جلد از جلد ان متعدد آیات واحادیث کو پیش کرے جن میں شیطان
عالم جزئیات کونیہ ہونے پر دلالت ہے۔ قرینہ اس کا مقتضی ہے کہ اس کے پاس
ایک بھی ایسی آیت وحدیث نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو وہ بجائے ان
اس قیاس کرنے کے محنت نہ کرتا بوجہ اس کے وہ عالم کے اضلال وا
کے لئے پیدا کیا گیا اور وہ خبیث ہر وقت اپنی توجہ کاملہ کی اسی طرف
مجھے دکھانا یہ ہے کہ مصنف شیطان کے عالم جزئیات کونیہ ہونے پر تو بغیر کسی آ
وحدیث کے اور بلا کسی دلیل شرعی کے محض اپنے قیاس فاسد ہی
ثابت کر کے ایمان لے آیا اور اسی کو اپنا عقیدہ بنا لیا۔

لیکن یہ مصنف اس کے مقابلہ میں علم خلائق۔ واقف اسرار
عالم علوم آولین وآخرین۔ مطلع مصالح دنیا ودین۔ حاوی علوم کلیہ وجزئیہ
أمور دینیہ واخرویہ۔ سید انبیاء ومرسلین ومحبوب رب العلمین حض
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم وسیع کو کس قدر گھٹا
اس کے بعد ہی شہاب ثاقب میں کہتا ہے :-

| (اور حضور علیہ السلام سے اس قسم کے جزئیات غائب ہوں) |

Marfat.com

اور ایسے جزئیات کے جاننے سے بوجہ عدم ورود نصوص
صریحہ انکار کیا جائے ملخصاً از شہاب ثاقب صـ۱۱۲

مصنف نے اسمیں اپنا عقیدہ نہایت کھل کر ظاہر کر دیا کہ حضور علیہ السلام سے جزئیات کونیہ۔ اور اُمورِ دُنیویہ غائب ہیں اس لئے کہ حضور کے لئے جزئیات کونیہ کو ثابت کرنے والی کوئی نص صریح وارد نہیں ہوئی تو حضور علیہ السلام کے لئے اُمور دنیویہ کے علم کا صاف انکار کیا جائے۔ یہ مصنف انبیٹھی جی اور گنگوہی جی سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو صرف محیط زمین کی وسعت علمی کے حضور علیہ السلام کے لئے منکر تھے اور اس مصنف نے حضور علیہ السلام کے لئے نہ صرف محیط زمین کی وسعت علمی کا انکار کیا بلکہ جزئیات کونیہ و اُمورِ دُنیویہ کا بھی صاف انکار کر دیا۔ تو اس مصنف نے حضور علیہ السلام کے علم وسیع کو گھٹایا اور آپ کی علمیت میں یہ نقص نکالا۔ اور یہ صریح توہین شان رسالت ہے۔ اور خاص کر اس کا شیطان کے لئے جزئیات کونیہ کا علم بلا کسی نص صریح کے پیش کئے مان لینا اور اسکے مقابلہ میں حضور علیہ السلام کے لئے ان کے علم کا صاف انکار کرنا کیا حضور علیہ السلام کی بدترین توہین نہیں۔ اور پھر مصنف کا جزئیات کونیہ کا علم شیطان کے لئے تو بلا کسی نص صریح کے ماننا اور حضور علیہ السلام کے لئے یہ کہہ کر انکار کرنا کہ نصوص صریحہ وارد نہیں ہیں کیا صریح بے ایمانی اور دُشمنی رسول نہیں ہے اس دُشمن رسول کو قرآن وحدیث میں نصوص صریحہ نظر نہیں آئیں۔ بخیال اختصار چند نصوص صریحہ پیش کرتا ہوں :-

Marfat.com

(آیت) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا - (سورۃ النساء ع)

اور تمھیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے - اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے -

(حدیث) فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (از مشکوۃ شریف ص۵۹۱)

پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے -

(حدیث) فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ (از مشکوۃ شریف ص۵۴۲)

پس مجھے ہر چیز ظاہر ہوگئی اور میں نے پہچان لیا -

اور مواہب لدنیہ کی حدیث ابھی گذری کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے میرے لئے دُنیا کو ظاہر فرمایا - پس میں دُنیا کی طرف اور جو کچھ اس میں تا قیامت ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کی طرف - اس آیت کریمہ میں جب یہ موجود ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو بھی حضور نہ جانتے تھے اس کو سکھا دیا تو کیا جزئیات کونیہ اس آیت کے عموم میں داخل نہیں ہوئے احادیث میں آیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے میں نے سب کو جان لیا - مجھے ہر چیز ظاہر ہوگئی - میرے لئے دُنیا کو ظاہر کر دیا گیا - اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کی طرف میں مثل اپنی ہتھیلی کے دیکھ رہا ہوں - تو وہ جزئیات کونیہ آسمان و زمین کے احاطوں سے کیا خارج ہیں - یا کیا وہ شے نہیں ہیں اور کیا وہ دُنیا کی تا قیامت ہونے والی چیزوں سے خارج ہیں تو آفتاب سے زیادہ روشن طور ثابت ہوگیا کہ وہ جزئیات کونیہ

Marfat.com

اُمور دنیویہ انہیں احادیث و آیت کے عموم میں داخل ہوکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے احاطہ علمی میں داخل ہیں۔ تو یہ نصوص صریحہ اس مصنّف کو نظر نہ آئیں۔ مگر کیسے نظر آسکتی تھیں۔ جب آنکھوں پر عداوت رسول کا چشمہ لگا ہوا دل میں عداوت رسول بھری ہوئی ہو تو اس مصنّف نے کیسا صاف انکار کردیا۔ اور شیطان کی محبت سے دل لبریز ہے کہ اپنے آپ کو دیوبندی کہتا ہے لکھا ہے تو اپنے شیخ دیو کے لئے کیسا منہ بھر کر جزئیات کونیہ کا علم مانا اور محض بربنائے محبت و اُلفت کہدیا کہ متعدد آیتیں اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اور پھر لکھنے تو لکھ گیا مگر کوئی آیت و حدیث پیش نہ کرسکا پھر بھی شیطان کے عالم جزئیات کونیہ ہونے پر بلا نصوص صریحہ ہی کے ایمان لے آیا۔ یہ ہے اس دیوبندی قوم کا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوت و دشمنی کا نمونہ۔ اور اس کے مقابلہ میں شیطان سے محبت و عقیدت کا زبردست جذبہ۔ اے دیوبندیو تمہیں ایسی تاویلیں کفر سے نہیں بچا سکتیں توبہ کرو۔ سنبھلو۔ بارگاہ رسالت کی گستاخیوں سے باز آؤ۔

مصنّف کی عبارت براہین قاطعہ کے متعلق تمام فریب کاریاں ختم ہوچکی ہیں وہ خود بھی یہ سمجھ رہا ہے کہ اس کی یہ تحریفیں چل نہیں سکتیں اور مسلمان حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے علم جزئیات کونیہ کی نفی کو قبول نہیں کرینگے تو وہ اس فریب دینے پر اُتر پڑا کہ جزئیات کونیہ و اُمور دینیہ کا علم کوئی کمال ہی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے :۔

Marfat.com

ان جزئیات دُنیاویہ حادثہ کا علم کوئی کمال نہیں ہے۔ علاوہ بریں ان کی طرف توجہ کرنا خود حضور علیہ السلام کے منصب علیا کے مناسب نہیں۔ جیسے کہ شعر کہانتہ وسحر وغیرہ کی طرف توجہ کرنا خلاف شان کمالی حضور علیہ السلام ہے ہزارہا احادیث اس قسم کی موجود ہیں کہ آپ کو بہت سے جزئیات مخصوصہ کا علم نہ ہوا۔ پس مدار کمال وفضل یہ جزئیات ہرگز نہیں نہ ان کی وجہ سے اعلمیت واوسعیت علم تھی۔ ملخصاً (شہاب ص۱۱۲)

مصنّف کی شوخی وعیّاری ملاحظہ ہو کہ دعوے تو اتنا بڑا کر دیا کہ جزئیات دُنیاویہ کا علم کوئی کمال نہیں اور دلیل کچھ نہیں۔ اگر اس کے دعوے میں ادنےٰ سا بھی صداقت کا شائبہ ہوتا تو اس پر کوئی آیت پیش کرتا یا کوئی حدیث نقل کرتا۔ محض منہ زوری اور وہ بھی آیات واحادیث کے خلاف اس کو شرم نہیں آتی۔ ہم نے اُوپر ثابت کیا کہ فی نفسہ کوئی علم مذموم وقبیح نہیں ہر عاقل جانتا ہے کہ ہر چیز کا جاننا کمال ہے اور نہ جاننا بے کمالی ہے۔ مصنّف اس قدر جاہل اور مذہب سے ناواقف ہے کہ جزئیات دُنیاویہ اور شعر وکہانتہ وسحر وغیرہ کے علوم کو جب قبیح جانتا ہے اور ان کے علوم کو خلاف شان رسالت کہتا ہے تو اس کے نزدیک ان جزئیات دنیویہ اور شعر وکہانت وسحر وغیرہ کے علوم اللہ تعالےٰ کو بھی حاصل نہ ہونگے کہ اس کی ذات پاک قبیح ومذموم سے منزہ ویاک ہے۔ اور جب ان کے علوم شانِ رسالت ہی کے خلاف ہیں اور شانِ رسالت کے لئے کمال نہیں تو شانِ

Marfat.com

یت کے تو بدرجہ اولےٰ خلاف ہوں گے اور اس کے لئے بھی کمال نہ
گے۔ پھر تو اللہ تعالےٰ وہابیہ کے نزدیک بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم ہی قرار
یا۔ بولو۔ وہابیو تم اللہ تعالےٰ کے ہر شے کے عالم ہونے پر ایمان لائے
انہیں۔ اگر کہو کہ خدا کے بکل شئ علیم ہونے پر ایمان لائے ہیں تو جزئیات
ہ۔ شعر کہانت۔ سحر وغیرہ بھی تو شے ہونے کی بنا پر اسی کے تحت میں
ں ہوئے تو اللہ تعالےٰ جزئیات دنیویہ۔ شعر۔ کہانت سحر وغیرہ کا بھی
ہوا۔ اور ان کے علوم تمہارے نزدیک قبیح و مذموم تھے۔ تو تم نے قبیح
دم کو خدا کے لئے ثابت مانا اور یہ صریح کفر ہے۔ نیز تمہارے عقیدے میں
کے علوم کا حصول کمال نہیں تو تم نے بے کمالی کو خدا کے لئے حاصل مانا
یہ بھی کفر ہے۔ لہٰذا اب کھل کر با لاعلان کہو کہ ہمارے دیوبندی عقیدے
اللہ تعالےٰ ہر شے کا جاننے والا نہیں ہم اسکے بکل شئ علیم ہونے پر ایمان
لئے نہیں لائے کہ جزئیات دنیویہ۔ شعر۔ کہانت۔ سحر وغیرہ علوم رذیلہ
م و قبیح ہیں جب یہ شان رسالت ہی کے خلاف ہیں تو شانِ الوہیت
بھی خلاف ہوئے ان کے حصول میں خدا کے لئے کوئی کمال نہیں یہ
لی شان اعلیٰ وارفع کے مناسب نہیں تو تمہارے نزدیک خدا ان کا ہرگز
علیم نہ ہوا۔ اور شیطان ان کا جاننے والا تمہارے نزدیک بدلالت آیات
ارشاد ہے تو اے وہابیو۔ اب یہ چھاپو۔ کہ جزئیات دنیویہ۔ شعر۔ سحر
ہو کے علوم خدا کو تو حاصل نہیں ہاں شیطان کو ان کے تفصیلی علوم حاصل
۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کرو کہ چونکہ کمال وفضل یہ جزئیات دنیویہ

Marfat.com

ہرگز نہیں تو کسی طرح ابلیس لعین کا خدا سے اعلم واوسع علماً ہونا لازم نہیں آ
اگر واقعی تم نے ایسا چھاپ دیا تو پھر تو تمہارے دیو کا بندہ اور دیوبندا
ہونے پر مہر ہی لگ جائے گی۔

مصنف کی کچھ آنکھیں کھلیں کفری عبارت کی حمایت کا نتیجہ یہ نکلا
تمہارے استدلال اور کلام سے شان الوہیت کی بھی کیسی سخت توہین
اور اس کے عقیدے میں خدا بھی بکل شی علیم نہیں قرار پایا۔ اور ابلیس
کا علم خدا کے علم سے زائد ٹھہرا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسلمانو! یہ ہے اس مصنف کی غلط گفتگو کا ناپاک نتیجہ۔ اس گستا
کو شانِ علم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کچھ احترام ہے نہ شانِ الوہیت کا
کا کچھ لحاظ ہے۔ بلکہ اس کی توجہ اپنے شیخ شیطان لعین کے وسعت علم
کرنے کی ہے یا اپنے اکابر کے کفر کے حمایت کرنے کی۔ اس نادان کی سمجھ میں
یہ نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ کا کمال علمی اسی میں ہے کہ وہ ہر شے کا علیم ہو۔ اس
فضل وعطا سے اس کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال علمی بھی یہی ہے
وہ ہر شے کے عالم ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں گذرا فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ
یعنی مجھے ہر شے ظاہر ہو گئی اور میں نے پہچان بھی لیا۔ ہر شے کا جاننا کمال
اسی شکر نعمت کی بنا پر حضور نے اپنے کمال علمی کا اظہار فرمایا۔ اس مضمون
بکثرت آیات واحادیث موجود ہیں۔ جن میں سے متعدد میں نے اپنی کتا
ردسیف یمانی میں پیش کی ہیں۔ تو جب نصوص صریحہ سے حضور نبی کریم صلے
علیہ وسلم کے لئے ہر شے کا علم ثابت ہو چکا۔ تو مصنف کا ان کے خلاف ج

Marfat.com

دنیویہ اور شعر۔ کہانت وسحر وغیرہ کا آپ کے احاطہ علمی سے خارج کرنا کیا حضور کے علم شریف کو گھٹانا اور تنقیص شانِ رسالت کرنا نہیں ہے۔ تو جو عبارت براہین میں صریح توہین تھی وہ باقی رہی بلکہ وہ توہین اس مصنّف کی تقریر سے اور واضح ہو گئی۔

اَب باقی رہا مصنّف کا یہ صریح جھوٹ کہ ہزارہا ایسی احادیث ہیں جن سے حضور علیہ السلام کو جزئیات مخصوصہ کا علم نہ ہونا ثابت ہوتا ہو اگر کوئی ایسی ایک حدیث بھی مصنّف کو ملجاتی تو اس کو بہت اُچھل کر پیش کرتا اور جب اس نے ایک حدیث بھی پیش نہیں کی تو ثابت ہو گیا کہ سخت جھوٹا اور مفتری ہے اس کی اس طرح لکھ دینے کی عادت ہے جیسے ابلیس کے لیے جزئیات کونیہ کے اثبات میں صرف یہ لکھدیا تھا کہ متعدد آیات و احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ حالانکہ وہاں ایک آیت یا ایک حدیث بھی پیش نہ کر سکا۔ اسی طرح اس نے یہاں بھی لکھدیا ہے کہ ہزارہا احادیث موجود ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایک حدیث بھی اگر موجود ہوتی تو اُسے پیش کرتا۔ اور نفی علم کی احادیث ہو بھی نہیں سکتیں جب کثرت احادیث میں یہ آچکا کہ حضور علیہ السلام کو ہر شے کا علم دیدیا گیا جن میں سے چند احادیث ابھی ہم نے پیش کیں۔ لہٰذا یہ مصنّف سخت جھوٹا ہے۔ بڑا کذاب ہے۔ بہت مفتری ہے۔ اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔

پھر مصنّف عبارت براہین قاطعہ کی توجیہ اپنے ان الفاظ میں بیان کرتا ہے :۔

Marfat.com

وہاں مطلق علم کی وسعت پر ہرگز بحث نہیں اسی وجہ سے لفظ یہ "کا ذکر نا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وسعت یعنی جس میں بحث ہو رہی ہے اور جس کو صاحب انوار ساطعہ نے ذکر کیا ہے اور پہلے جس میں گفتگو ہوتی چلی آرہی ہے پس مضمون اس تقریر براہین کا یہ ہے کہ ایک خاص علم کی وسعت آپ کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ اضلال عالم کرے۔ (از شہاب ثاقب ص۱۱۳)

مصنّف عبارت براہین میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے لیکن کوئی بات بنائے سے بنتی نہیں۔ اس کا کفر بجائے اٹھنے کے اور مستحکم ہوتا ہے۔ ہم مصنّف کی خاطر سے اگر یہ بھی تسلیم کرلیں کہ بحث مطلق علم کی وسعت پر نہیں ہے اور بحث محیط ارض کی وسعت پر ہے اور لفظ یہ کا اشارہ اسی کی طرف ہے۔ تو عبارت براہین قاطعہ کا مضمون بقول مصنّف یہ ہوا کہ محیط زمین کی وسعت علمی حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دی گئی۔ اور شیطان لعین کو دی گئی ہے۔ لہذا صاحب براہین کا محیط زمین کی وسعت کا ہی علم شیطان لعین کو ثابت کرنا اور اس کے مقابلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صاف انکار کرنا کیا حضور کے علم وسیع کا گھٹانا نہیں ہے۔ اور کیا یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بدترین توہین نہیں ہے۔

مگر مصنّف کی تفہیم کے لئے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میزان الصرف مبتدی طالب علم سمجھ لیتا ہے۔ مگر مولوی اشرف علی تھانوی نہیں جانتے تو کیا اس نے تھانوی صاحب کی توہین نہیں کی۔ کیا یہ مصنف والا عذر کام دے جائے گا کہ تھانوی صاحب کے لئے ایک علم خاص ہی کا تو

Marfat.com

ار کیا ہے. مطلق وسعت علم کا انکار تو نہیں کیا۔ لہذا تھانوی صاحب کی توہین
ں ہوئی ہاں گستاخان شان رسالت ایسے عذر اس کو کفر سے نہیں بچا سکتے ۔
توبہ کرو اور ایسی گستاخیوں سے باز آؤ۔

پھر جب مصنف نے دیکھا کہ اس توجیہ سے بھی کام بنتا نظر نہیں آتا تو براہ
یب اس کی ایک یہ مثال پیش کرتا ہے۔

> دیکھئے کوئی بھی سبحان اللہ اور ابن حاجب کو امام ابوحنیفہ سے اعلم نہیں
> کہہ سکتا۔ اسی عبارت میں مذکور ہے۔ "اور ملک الموت سے افضل
> ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں
> ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ پس بحث ایک
> خاص علم کی وسعت میں ہو رہی ہے اور اسی کا جواب دیا جا رہا
> ہے (شہاب ثاقب ص۱۱۳)

مصنف کی ایسی بے ٹکل مثالوں کے مکمل جوابات اوپر گذر چکے کہ سبحان اللہ اور ابن
حاجب اگر ایک خاص فن میں جب انھیں زیادہ کمال حاصل ہے تو انھیں اس فن
کے لحاظ سے اعلم کہا جا سکتا ہے اور حضرت امام اعظم ہر فن کے اعتبار سے اعلم نہیں
مانا جاتا ان کے لئے یہ دعویٰ ہی نہیں ہے کہ وہ ہر فن کے امام ہر شی کے عالم ہیں۔ تو یہ مثال
بے محل ہو گئی۔

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تو یہ عقیدہ ہے کہ آپ اعلم الخلق ہیں ہر شی
کے عالم ہیں۔ تو ان سے ایک شے کے علم کا انکار کرنا اور ان کے مقابلہ میں اسی شے
کا علم کسی دوسرے مخلوق کے لئے ثابت کرنا ان کے علم وسیع کو گھٹانا ہے جس میں

Marfat.com

انکی صریح توہین ہے ۔

مصنّف کا اور اس کے اکابر کا نمائشی عقیدہ تو یہ تھا جس کو اس نے اسی شہاب ثاقب کے صـ۵۲ میں ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

> یہ حضرات (اکابر علماء دیوبند) علم اور ماسوا اسکے جتنے کمالات ہیں سب میں بعد خداوند اکرم عزاسمہ مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کا ہے۔ علوم اوّلین و آخرین سے آپ مالامال فرمائے گئے ہیں کوئی بشر کوئی ملک کوئی مخلوق آپ کے ہم پلّہ علوم اور دیگر کمالات میں نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ آپ سے افضل ہو۔

اب دیوبندی اصلی عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت سے زیادہ تو کیا ملیکہ برابر بھی نہیں یہانتک کہ مصنف نے بھی شیطان کو آپ سے زائد علم ثابت کیا دیکھو شہاب ثاقب صـ۱۱۳) تو دیوبندی اصلی عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت سے بھی کم ہے اور شیطان سے بھی کم ہے۔ اور پھر عذر یہ ہے کہ ایک خاص علم کی وسعت ہم حضور کے لئے نہیں مانتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں اسی خاص علم کو ملک الموت اور شیطان کے لئے ثابت کررہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے دیوبندی خاص علم کی وسعت میں حضور علیہ السلام سے زائد ملک الموت اور شیطان کو عالم مانتے ہیں۔ تو یہ کیا علم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص نہیں ۔ اور کیا شانِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بدترین توہین و گستاخی نہیں۔ تو صاحب براہین قاطعہ یقیناً کافر ثابت ہوگیا کہ اس نے صاف طور پر ملک الموت کے علم کو حضور علیہ السلام

Marfat.com

لے علم سے زائد مانا۔ بلکہ اس کے کافر ہونے کا اقرار خود اُسی کی زبان سے پیش کرتا ہوں۔ المہند میں صاف لکھتا ہے۔

> ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔
>
> (المہند مطبوعہ ساڑھورہ ص۲۴)

بر صاف دیکھو خود اسی نے براہین قاطعہ کے ص۵۲ پر یہ صاف لکھدیا:۔

> اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان اُمور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ:۔

س میں خود ہی اقرار کر لیا کہ ملک الموت کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے ۱۲ منہ
ہ مانا۔ مسلمانو! یہ ہیں ان کی شان رسالت میں گستاخیاں وبے ادبیاں
العیاذ باللہ تعالےٰ۔

پھر مصنف علم کی تحقیق کرتے ہوئے یہ اقرار کرتا ہے:۔

> ہمارے مقدس بزرگانِ دین کے نزدیک کسی کے علم ہونے کے یہ معنے ہیں کہ وہ شخص ایسے ایسے علوم شریفہ ومعارف کمالیہ کو حاوی اور جاننے والا ہو۔ جن کو دُوسرا شخص نہ جانتا ہو۔ پس اُن علوم نہ جاننے والے سے اس شخص کو اعلم اور اوسع علما اور زائد فی العلوم کہیں گے اگرچہ اس شخص ثانی میں وہ علوم موجود ہوں جو کہ نہایت ادنےٰ درجہ کے بہ نسبت شخص

Marfat.com

سابق کے علوم کے ہیں۔ ا شہاب ثاقب ص۱۱۳)

مصنف صاحب تمہارے نزدیک کے معنے اعلمیت کو کون پوچھتا ہے معنے سلف میں سے کس نے بیان کئے ہیں۔ اور کونسی معتبر کتاب میں ہے اس کا بھی حوالہ دیا ہوتا۔ اور جب حوالہ ہی نہیں دیا تو معلوم ہوتا ہے ان بزرگانِ دین سے مراد دیوبندی ملّے ہیں۔ اور یہ معنے ہو بھی انہیں ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ ہر شے کا علم کمال ہے اور نہ جاننا بے کمالی اور جب ایک شخص ایک فن کو جانتا ہے اور دوسرا اس کو بالکل نہیں جانتا تو ہر ذی عقل ان میں فرق عالمیت اور غیر عالمیت کا کرتا ہے کہ جاننے والے کو عالم کہیں گے اور نہ جاننے والے کو غیر عالم یعنی جاہل کہیں گے۔ مثلاً زید علم طب کو جانتا ہے تو عالم طب کہا جائے گا۔ تو زید اور عمر میں بلحاظ طب فرق عالمیت اور جاہلیت کا ہوا کہ زید عالم الطب کہلائیگا اور عمر جاہل عن الطب کہلائے گا۔ اور اعلمیت کا فرق یہ ہوتا ہے کہ زید تو علم طب میں بہت کافی مہارت و کمال رکھتا ہے اور خالد علم طب کو جانتا ہے اس کو زید کی برابر مہارت اور کمال طب میں حاصل نہیں تو کہا جائیگا کہ میں زید بمقابلہ خالد کے اعلم واوسع علماً ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ مدرسہ عربی صدر مدرس تو صرف علم حدیث و علم تفسیر و علم فقہ کی اچھی مہارت و مشق درس کی رکھتا ہے۔ اور علم منطق۔ علم فلسفہ۔ علم ریاضی۔ علم حساب۔ نحو۔ علم معانی۔ علم ادب۔ وغیرہ علوم مروجہ کا علم تو رکھتا ہے لیکن اُن کے درس کی مشق نہیں۔ اور مدرس دوم ان سب علوم اور علم حدیث

Marfat.com

علم تفسیر۔ علم فقہ کے بھی درس کی مشق و مہارت اچھی رکھتا ہے جب تو اس مدرس دوم کو مدرس اوّل سے اعلم اور اوسع علما کہیں گے۔ اور اگر وہ مدرس اول سوائے تفسیر و حدیث اور فقہ و اصول فقہ کے اور ان علوم درسیہ کو جانتا ہی نہیں اور مدرس دوم تمام درس نظامی ان چاروں اشرف علوم اور باقی تمام مروّجہ علوم کا سب سے اچھا عالم ہے۔ تو صرف مدرس اول کو بوجہ اشرف علوم کے عالم ہونے کے بمقابلہ اس مدرس دوم کے اعلم و اوسع علماً اور زائد فی العلوم کہنا کسی عاقل کا قول تو ہو نہیں سکتا۔

تعجب کہ یہ دیوبندی مُلّے اپنے علماء کے علم کی بڑی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔ اور ابھی انہیں یہ بھی تمیز نہیں کہ اعلم اور زائد فی العلوم ہونے کے کیا معنے ہیں۔ اور یہ واقعہ ہے کہ ان کے مدارس میں ہوتا بھی ایسا ہی ہے کہ فقہ۔ تفسیر کی ایک دو کتابیں پڑھا دیں اور دورۂ حدیث کرا دیا۔ اور وہ باقی علوم درسیہ سے بالکل جاہل ہوتا ہے اُسے اعلم و زائد فی العلوم قرار دیدیا کہ وہ اشرف علوم سے واقف ہی ہوگیا۔ مگر دنیائے علم میں ایسے نام کے معلم کو اعلم و زائد فی العلوم و بحرا لعلوم نہیں کہتے۔

مصنّف کے اس منے کا یہ مطلب ہوا کہ ملک الموت اور شیطان علوم شریفہ اور معارف کمالیہ کے بھی جاننے والے اور علوم غیر شریفہ و معارف غیر کمالیہ کے بھی جاننے والے ہیں۔ اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صرف علوم شریفہ اور معارف کمالیہ پر ہادی اور علوم غیر شریفہ و معارف غیر کمالیہ سے بالکل ناواقف تو یہ دیوبندی لوگ حضور کے لئے براہ فریب یہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

پس حضور علیہ السلام کو جملہ خلائق اوّلین و آخرین سے اعلم کہنے کے یہی معنے ہیں کہ جس قدر علوم شریفہ کمالیہ ہیں ان سب میں آپ کی برابر کسی مخلوق کا رتبہ نہیں ہو سکتا بعد مرتبہ خداوندی آپ ہی کا مرتبہ ہے۔ (شہاب ثاقب ص۱۱۳)

لیکن اصل عقیدۂ دیوبند یہ وہی ہے جو ابراہیم قاطعہ میں ہے کہ حضور علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپکا ان امور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ (دیکھو براہین ص۵۱ و ص۵۲) اور مصنف کہتا ہے ایک خاص علم کی وسعت آپکو نہیں دی گئی، اور ابلیس لعین کو دی گئی۔ اور تھانوی صاحب حفظ الایمان میں لکھتے ہیں اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ تو ان دیوبندیوں کی ان تصریحات کے بعد ظاہر ہو گیا کہ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام ..... کا علم وادنیٰ علماء زائد فی العلوم کہنا بالکل غلط ہے اور یہ کہہ کر عوام کو مغالطہ دیتے ہیں۔ اور اعلمیت کے معنے گڑھکر بھی یہی مقصد ہے کہ حضور علیہ السلام کے لئے بعض علوم سے انکار کر کے ان کے کمال علمی کی تنقیص کی جائے چنانچہ مصنّف اس کے بعد لکھتا ہے۔

اب ہم مجدد صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کے نزدیک اعلم ہونیکے کیا معنے ہیں آیا یہ معنے ہیں کہ کوئی کلی جزئی شریف ہو یا رذی علوم کمالیہ اور علوم دنیہ سے نہ چھوٹے اور سب کی سب معلوم ہوں تو اسوقت

Marfat.com

میں بہت سے اکابر و افاضل کو عوام الناس بلکہ حیوانات سے
اعلم کہنا نہ صحیح ہوگا۔ (از شہاب ثاقب ص۱۱۲)

اہلسنت وجماعت کے نزدیک حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایسے اعلم الخلق ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے عطا سے معارف جزئیہ وعلوم کلیہ۔ مدرکات ظنیہ ویقینیہ۔ اسرار باطنہ وانوار ظاہرہ۔ احکام دینیہ وامور دنیویہ۔ اخبار گذشتہ وآئندہ۔ زمین وآسمان کی ہر شے۔ تمام ماکان ومایکون کے علوم ان کو حاصل ہیں۔ تمام مخلوق ان کی اُمت ہے اور جب وہ اعلم الخلق ہیں تو ان کا علم اپنے ماتحتوں کے علم سے اوسع ہوگا۔ اور اس امت کے تمام علوم حضور کے علم سے مکتسب ہونگے فَاِنَّ کُلَّ کَمَالٍ مُکْتَسَبٍ مِنْہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ علمیت کے وہ معنی ہیں جو احادیث میں آئے اور اُمت کے سلف وخلف نے جس کی تصریح کی اور شرح شفا شریف کی عبارت تو ابھی گذری یہی علمیت کے معنی اعلیٰحضرت قدس سرہ نے بیان فرمائے۔ وہابیہ نے اگر حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اس علمیت کو نہ مانا تو انہوں نے نہ آپ کو اعلم الخلق جانا نہ اوسع علماً۔ پھر ان کے جن بیوں کی علم کا انکار کرنا ان کو تنقیص شان کرنا ہے۔ اب اقاری مصنف کی تفریع اس کا جواب ہے کہ ہے اکابر و افاضل دیوبند کے ہوں گے جن کو عوام الناس بلکہ حیوانات سے اعلم کہنا صحیح نہ ہوگا کیا ان کو بین الوہیت اور تنقیص شان رسالت توہین کرنا اور وہابیت کی کیا ان دیوبندی گستاخان شان رسالت و الوہیت سے یقیناً بہتر اور افضل ہے۔ اب مصنف کا یہ کہنا:-

Marfat.com

> الحاصل حضور علیہ السلام کا اعلم الخلق اور اوسع الخلق علماً ہونا ہمارے اور مجدد بریلوی کے نزدیک ہر طرح مسلم ہے۔
> (شہاب ثاقب ص۱۱۴)

مصنّف کا یہ فریب ہے کہ حضور علیہ السلام کا اعلم الخلق اور اوسع الخلق علماً ہونا خود اس کو بھی مسلم ہے۔ اگر اس کو مسلم ہوتا اور وہ حضور کے اعلم الخلق ہونے پر ایمان لاتا تو چار سطر کے بعد یہ نہ لکھتا:۔

> ہزاروں قصص جزئیہ آپ کے عدم علم پر دلالت کرتے ہیں۔
> (شہاب ثاقب ص۱۱۴)

مصنّف کی اس عبارت نے اس کے ظاہری اقرار اعلم الخلق کہنے کا حجاب اُٹھا دیا کہ مصنّف حضور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے ہزاروں قصص جزئیہ کا علم بھی نہیں مانتا اور پھر آپ کو اعلم الخلق بھی کہتا جاتا ہے۔ یہ بھی اس کا شانِ رسالت کے ساتھ ایک استہزار ہے۔ جیسے کوئی تھانوی صاحب کو کہے کہ وہ فلاں مسئلہ نہیں جانتے فلاں حکم نہیں جانتے فقہ کے صدہا بلکہ ہزارہا مسائل کو نہیں جانتے مگر میں ان کو مفتی اعظم ہی کہتا ہوں تو کیا یہ شخص تھانوی کو مفتی اعظم کہہ کر استہزار نہیں کر رہا ہے۔ اسی طرح یہ مصنف بھی شانِ رسالت کے ساتھ استہزا کر رہا ہے۔ کہ برابر حضور کا عدم علم ثابت کرتا جاتا ہے اور پھر آپ کو اعلم الخلق کہہ کر استہزا کرتا ہے۔ اور مصنّف کا یہ بھی ایک فریب ہے جس کو وہ ان الفاظ میں لکھتا ہے۔

> (ہمارے نزدیک جو شخص حضور علیہ السلام سے کسی وقت میں وصف

Marfat.com

(اعلمیت کو نفی کرے وہ سنی... تکفیر تفسیق ہے۔)

(شہاب ثاقب ص۱۱۳)

مصنف خود ہی تو شیطان اور ملک الموت کی اعلمیت کو بمقابلہ حضور علیہ السلام ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے اور حضور کی اعلمیت نفی میں ورق کے ورق سیاہ کر رہا ہے حتیٰ کہ حضور علیہ السلام سے نہ فقط اعلمیت نفی بلکہ عدم علم کے لئے ہزاروں نصوص کی دلالت ثابت کر رہا ہے۔ اپنے ہی حکم سے نہ فقط وہ مستوجب تکفیر و تفسیق بلکہ قطعاً کافر و مرتد قرار پایا۔ نسیم الریاض کے حکم کا خود ہی مصداق بنا۔ اور پھر ایسی تحقیق شان رسالت محب رسول کا دعویٰ ہے۔ اور اعلیٰحضرت قدس سرہ تو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ اعلمیت مانتے ہیں جو احادیث سے ثابت۔ تفاسیر سے ثابت صحابہ کرام کے اقوال سے ثابت۔ سلف صالحین کی تصریحات سے ثابت ہے مصنف کو چاہیئے کہ جلد توبہ کرے۔

Marfat.com

اور شانِ رسالت کی ایسی گستاخی سے باز رہے ۔ اور ان اکابر وہابیہ کی حمایت کو ترک کرے ۔

فصل سابع اور عبارت براہین قاطعہ کی دوسری بحث

براہین قاطعہ کی عبارت میں گذرا کہ محیط زمین کی وسعت علمی شیطان و ملک الموت کے لئے تو نص سے ثابت ہے اور حضور علیہ السلام کے لئے خلاف نصوص قطعیہ ہے اور اگر حضور علیہ السلام کے لئے محیط زمین کی وسعت علمی ثابت کیجائے تو وہ شرک ہے ۔ چنانچہ براہین قاطعہ کی پوری عبارت یہ ہے

> الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے ۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے ۔ (براہین قاطعہ ص۱۵)

اعلیحضرت قدس سرہ نے حسام الحرمین میں جو المعتمد المستند سے اس کا ترجمہ نقل کیا ہے ۔ اس میں اس عبارت براہین کے رد میں ایک یہ مواخذہ بھی فرمایا ہے جس کی پوری عبارت یہ ہے :-

> ابلیس کے لئے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے یہ شرک ہے ۔ حالانکہ شرک تو اسی کا نام ہے کہ اللہ عزوجل

Marfat.com

کے لئے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے
کسی ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہو۔ وہ تو تمام جہان میں جس کے
لئے ثابت کی جائے یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں
ہوسکتا تو دیکھو ابلیس لعین کا اللہ عزوجل کے ساتھ شریک
ہونے کا کیا ایمان رکھتا ہے۔ شرکت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم سے منتفی ہے۔ (از حسام الحرمین ص۱۷)

اس عبارت میں اعلیٰحضرت قدس سرہ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے کہ عبارت براہین کا واقعی یہی مضمون ہے کہ محیط زمین کا علم شیطان و ملک الموت کے لئے ثابت ہونا شرک نہیں اور حضور علیہ السلام کے لئے ثابت کیا جانا شرک ہے۔ تو اس نے شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرایا۔ اس لئے کہ محیط زمین کا علم جب حضور علیہ السلام کے لئے شرک ہے تو جو شرک ہوتا ہے وہ جہان میں جس مخلوق کے لئے ثابت کیا جائے گا شرک ہی ہوگا۔ لہٰذا اس شرک کو جب شیطان کے لئے وہ مان رہا ہے تو اس کا نتیجہ یہی تو ہوا کہ صاحب براہین قاطعہ نے شیطان کو خدا کا شریک مان لیا۔

مصنف نے اس پر اعلیٰحضرت قدس سرہ کو تہمت لگانے والا۔ محض افترا خالص کرنے والا۔ دروغ سفید بولنے والا۔ بے شرم۔ غیر متدین عبارات کی قطع و برید کرنے والا۔ غیر طالب انصاف و تحقیق کی گئی طرح خوب لکھی حالانکہ ہر اردو خواں منصف مزاج خود ہی اس فیصلہ پر مجبور رہے کہ اعلیٰحضرت قبلہ نے جو عبارات براہین پر مواخذہ کیا وہ بالکل حق ہے اور فی الواقع اس عبارت

Marfat.com

براہین سے یہی لازم آتا ہے کہ اس نے شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرایا یعنی اس کی کوئی صحیح توجیہ پیش نہیں کر سکتا ہے۔ تو عاجز ہو کر گالیاں بکتا ہے اور یہ فریب دیتا ہے :۔

شیطان کو برائے اضلال عالمیان علم بعض جزئیات حادثہ کا باری تعالےٰ سے دیدینا نصوص قرآنیہ واحادیث نبویہ سے ثابت ہو چکا ہے پس اس کے قائل ہونے میں کسی طرح شرک لازم نہیں آتا چنانچہ عبارت براہین میں صاف طور سے فرما رہے ہیں۔ پھر جس کو جس قدر وسعت علم وقدرت وغیرہ عطا فرمادی ہے اس سے زیادہ ہرگز ذرہ بھر بھی نہیں بڑھ سکتا شیطان کو جس قدر وسعت دی الخ ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اور پس جس امر کا اقرار ہے یعنی یہ کہ یہ علم ان دونوں کو ذاتی نہیں بلکہ باعطاء اللہ تعالےٰ ہے جیسا کہ لفظ دیدینے کا متعدد جگہ موجود ہے۔ (شہاب ثاقب ص۱۱۵ وص۱۱۶)

مصنف اس میں محیط زمین کا علم ملک الموت وشیطان کے لئے نصوص قطعیہ سے ثابت مان رہا ہے۔ تو دعوے تو یہ ہے اور ما حصر براہین اور مصنف نے اپنے اس دعوے پر کوئی نص قطعی پیش نہیں کی۔ وہاں یہود نصوص قطعیہ پیش کرو جن سے تم ملک الموت اور شیطان کے لئے محیط زمین وسعت علمی پر ایمان لائے ہو۔ دوسری بات مصنف کی یہ ہے کہ شیطان

Marfat.com

ملک الموت کو محیط زمین کا علم ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ علم عطائی ہے۔ مصنف کی اس توجیہ کو اس کے امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کا قول کاٹ رہا ہے کہ وہ تقویۃ الایمان میں تصریح کرتا ہے :۔

> پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے

(تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل دہلی ص۱۰)

اگر مصنف کا قول مانا جائے کہ شیطان کی یہ وسعت علم عطائی ہے۔ اور صاحب براہین ان کو علم عطائی ہی کا اثبات کر رہا ہے تو یہ صاحب براہین تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ٹھہرے گا کہ وہ صاف کہہ رہا ہے کہ جس طرح ذاتی سے شرک ثابت ہوتا ہے اسی طرح عطائی سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔

۔تو مصنف صاحب نے اپنے انبیٹھی جی کی اچھی حمایت کی کہ اسے شرک بنا دیا۔ کفر سے بچا کر شرک کے گڑھے میں ڈال دیا۔ بلکہ مصنف کی علم عطائی کی توجیہ خود صاحب براہین ہی کے کلام سے باطل قرار پاتی ہے خود مصنف ناقل ہے :۔

> دیکھو صفحہ ۴۸ سطر ۳ صاف لفظوں سے تحریر فرماتے ہیں یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کرے یہ عقیدہ کرے۔

(شہاب ثاقب ص۱۱۶)

بخیال مصنف عبارت براہین قاطعہ میں محیط زمین کے علم کے اثبات و عدم اثبات کی بحث علم ذاتی میں ہے۔ تو عبارت براہین کا اس بنا پر مفہوم یہ ہوا کہ محیط زمین کے علم ذاتی کا حضور علیہ السلام کے لئے ثابت کرنا تو شرک ہے اور

Marfat.com

شیطان وملک الموت کے لئے ثابت کرنا ایمان ہے کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ تو شیطان و ملک الموت کا علم ذاتی قرار پایا کہ بخیال مصنّف محیط زمین کے علم کے اثبات وعدم اثبات کی بحث ہی علم ذاتی میں ہے ورنہ اسکا حضور علیہ السلام کے لئے ثابت کرنا شرک کیسے قرار پاتا۔ لہذا جب عبارت براہین قاطعہ میں یہ بحث ہی علم ذاتی میں ہے تو مصنّف کا خلاف مراد صاحب براہین وخلاف بحث کتاب اس کو عطائی کہنا یہ اس کی توجیہ وتاویل یا تحریف تبدیل۔ تو پھر ان میں سچا کون ہے مصنّف یا صاحب براہین۔ اچھی توجیہ کی کہ اس کی تکذیب کر ڈالی۔ اور حقیقت یہ ہے عبارت براہین قاطعہ قابل تاویل وتوجیہ ہی نہیں ہے۔ باطل کی حمایت کا یہ بُرا انجام نکلتا ہے۔ تو مصنّف کا اس کو عطائی کہنا ہر طرح غلط و باطل قرار پایا۔ تو ثابت ہوگیا کہ ذاتی بتانا اور ذاتی کا شیطان کو ثابت کرنا شرک ہے لہذا شیطان کو خدا کے ساتھ شریک ہونا عبارت براہین سے ثابت ہوگیا تو اعلیحضرت قدس سرہٗ کا ماخذ صحیح ثابت ہوگیا پھر یہ مصنف عبارت براہین کی دوسری توجیہ یہ پیش کرتا ہے:۔

> حضرت رسول مقبول علیہ السلام کے علم کمالی کو اگر کوئی شخص ذاتی قرار دیگا۔ بے شک بوجہ مشارکت بصفۃ اللہ تعالےٰ مشرک ہوگا اور اگر غیر ذاتی بلکہ باعطاء اللہ سبحانہ وتعالےٰ اعتقاد کرے گا ہرگز مشرک نہ ہوگا صاحب براہین نے جو حکم شرک لگایا ہے وہ صورت اولےٰ میں ہے۔ صورت ثانیہ میں نہیں ہے دیکھو صفحہ ۴۸ سطر ۳ صاف طور سے تحریر فرماتے ہیں۔ یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپکو

Marfat.com

کوئی ثابت کرکے یہ عقیدہ کرے اور صفحہ ۴۷ سطر ۱۸ میں فرماتے ہیں
کہ ان اولیا کو حق تعالےٰ نے کشف کر دیا کہ ان کو یہ حضور علم حاصل
ہوگیا اگر اپنے فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی لاکھ گونہ اس سے
زیادہ عطا فرماوے ممکن ہے اھ ان دونوں عبارتوں سے صاف
ظاہر ہے کہ مولانا مؤلف براہین فقط علم ذاتی کو شرک فرما رہے
ہیں اور باعطاء اللہ سبحانہ جائز فرماتے ہیں مگر بوجہ عدم ثبوت
نصوص شرعیہ اس کے اعتقاد سے منع فرماتے ہیں۔

(شہاب ثاقب صـ ۱۱۶)

مصنف نے اس میں چند باتیں لکھیں پہلی بات یہ ہے کہ عبارت براہین میں جو
حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ لکھا ہے۔ علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف
نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو
کون سا ایمان کا حصہ ہے (نیز) فخر عالم کے وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے
جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ تو مؤلف براہین نہیں
علم ذاتی کو شرک فرما رہے ہیں۔ اور جو شخص ذاتی قرار دیگا وہ مشرک ہوا۔ تو
مصنف یہ مؤلف براہین پر افترا و بہتان کر رہا ہے کہ اس عبارت میں ان کی مراد
علم ذاتی ہے۔ اس لئے کہ مؤلف براہین ایسے بے عقل تو نہ تھے کہ وہ اس
بات کا رد کرتے جس کی تائید ان کا خصم ہی نہیں ہے۔ (انوار ساطعہ جس کے
رد میں براہین قاطعہ لکھی گئی ہے) موجود ہے مصنف کہیں اس میں دکھاوے
کہ مولانا عبدالسمیع صاحب مصنف انوار ساطعہ نے حضور کے لئے علم ذاتی ثابت

Marfat.com

کیا ہو یا دُنیا میں کسی سُنی عالم نے حضور علیہ السلام کے لئے علم ذاتی کا اثبات کیا ہو۔ تو جب کوئی علم ذاتی کا قائل ہی نہیں ہے۔ تو کیا یہ رَد کرنے والا دیوانہ ہے جو علم ذاتی کا رَد کرے گا۔ مصنّف نے یہ مؤلف براہین کی حمایت نہیں کی۔ بلکہ اس کی تجہیل و تحمیق کی۔ اور یہ توجیہ نہیں بلکہ اس پر افترا و بہتان ہوا۔

علاوہ بریں عبارت براہین اس بہتان کی متحمل نہیں ورنہ علم محیط زمین کا کیا معنے۔ کیا اس سے کم کا علم ذاتی ماننا اس کے نزدیک شرک نہیں ہے۔ اگر اس کو علم ذاتی ہی کا رَد کرنا ہوتا تو براہین میں اس طرح لکھتا۔ کہ شیطان و ملک الموت کو محیط زمین کا علم عطائی ثابت ہے اس سے فخر عالم کے علم ذاتی پر استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔

پھر یہ بات بھی غور کرو کہ مؤلف براہین نے وسعت علم کو شرک کہا کہ اس کی عبارت دیکھو فخر عالم کے وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی جس سے تمام نصوص کو رَد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے تو اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک علم ذاتی کی وسعت ثابت کرنا شرک ہے اور علم ذاتی غیر وسیع مانا جائے تو نہ شرک ہی ہے نہ خلاف نصوص ہی ہے۔ تو اس تقدیر پر مؤلف براہین مشرک ٹھہرا۔ مصنّف نے اچھی توجیہ کی کہ اس کو بجائے کفر سے بچانے کے مشرک بنا ڈالا۔

نیز مؤلف براہین کی اس عبارت کے بعد تیسری سطر میں ہے اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان اُمور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ اس عبارت میں نفی ملک الموت

Marfat.com

کی برابری اور زیادتی کی ہے اس سے کم کی نہیں ہے تو وہابیو کیا ملک الموت سے کم علم ذاتی حضور علیہ السلام کے لئے تم مانتے ہو۔

نیز مؤلف براہین اس کے ایک سطر کے بعد لکھتا ہے۔ الغرض یہ تحقیق واہی مؤلف کی محض جہل ہے وہ آپ شاید شرک میں مبتلا نہ ہو۔ مصنف سے پوچھو کہ جب علم ذاتی مراد تھا تو اس کو مان کر اور ملک الموت سے زائد مانکر بھی مؤلف انوار ساطعہ شرک میں مبتلا نہوا۔ مصنف نے صاف کہا تھا کوئی شخص ذاتی قرار دیگا بے شک بوجہ مشارکت بصفۃ اللہ تعالےٰ مشرک ہوگا۔ تو مصنف سے پوچھو جب علم ذاتی مراد تھا۔ تو یہ مؤلف انوار ساطعہ مشرک کیوں نہیں ہوا۔ یہ ہے مصنف کی توجیہ کی حقیقت۔ کیا اب بھی یہ مصنف یا کوئی وہابی یہ کہہ سکتا ہے کہ مؤلف براہین کی مراد اس میں علم ذاتی تھی۔

اور اگر اب بھی مصنف کی تسلی میں کچھ کسر باقی ہو تو ایک ضرب اور رسید کردوں کہ مصنف ہی کی براہین سے پیش کردہ عبارت دوم جس کو وہ علم عطائی کے ثبوت ہی میں پیش کرتا ہے۔ اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرمائے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے۔ مصنف بھی اس عبارت کو علم عطائی کے ثبوت میں پیش کر رہا ہے۔ اور خود بھی مانتا ہے کہ اس میں علم عطائی کا صاف طور پر اقرار ہے۔ خود اس کے الفاظ عطا فرمائے عطا کیا پکار کر یہی اعلان کر رہے ہیں کہ براہین کی عبارت میں حضور علیہ السلام کے علم عطائی کا انکار کیا ہے۔ اسی پر نص طلب کی جا رہی ہے۔ اسی پر عقیدہ

Marfat.com

کرنے کی بحث ہے۔ پھر اس کو اب یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ زیر بحث عبارت براہین میں علم ذاتی مراد ہے۔ مصنّف اس سے پہلے خود ہی اقرار کر چکا ہے کہ شیطان کے لئے محیط زمین کی وسعت علمی باعطاء اللہ تعالےٰ نصوص قطعیہ واحادیث نبویہ سے ثابت ہے اور اس کے لئے لفظ دیدیا عبارت براہین میں بین دلیل تھا اسی طرح حضور علیہ السلام کے لئے الفاظ عطا فرمائے۔ عطا کیا۔ اس عبارت براہین کی روشن دلیل ہیں اور خود اس کا اقرار کہ حضور علیہ السلام کے لئے باعطاء اللہ سبحانہ جائز فرماتے ہیں تو ہر دو جگہ بحث علم عطائی میں ہے مگر شیطان کے لئے اس علم عطائی کا ثبوت نصوص قطعیہ سے مان لیا اور حضور کے لئے اس علم عطائی کا ثبوت نصوص قطعیہ نہیں مانتا تو بحث ہر دو جگہ علم عطائی میں ہوئی۔ تو پھر اس مصنّف کا علم عطائی کی بحث کا اقرار کر کے اب یہ کہنا علم ذاتی مراد ہے کیسی بے ایمانی ہے اور خود اپنے آپ کی صریح تکذیب کر دینا ہے۔ جو مصنّف کی بدحواسی وعاجزی کی دلیل ہے۔ اور یہ اقرار کر لینا ہے کہ عبارت براہین کی ایسی کوئی توجیہ نہیں ہے۔ جو مولف کو کفر سے بچا سکے۔ لہٰذا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا الزام صحیح ہے اور شیطان خدا ہونا ثابت ہو گیا۔

اب باقی رہا مصنّف کا علم ذاتی کے مراد ہونے پر یہ عبارت براہین پیش کرنا یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپکو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے تو یہ اس کا مغالطہ اور فریب دہی ہے کہ اس میں (یہ) کا اشارہ براہین کی عبارت زیر بحث کی طرف نہیں ہے بلکہ حضور علیہ السلام کو حاضر اعتقاد کرنے کی طرف ہے کہ خود براہین میں اس کے بعد یہ ہے جیسا کہ جہلا کا یہ عقیدہ ہے اگر یہ جملے

Marfat.com

رحق تعالےٰ اطلاع دیکر حاضر کر دیتا ہے تو شرک تو نہیں مگر بدون ثبوت شرعی کے اس پر عقیدہ درست بھی نہیں۔ مصنف نے اس کو خود ہی نقل بھی کیا ہے۔ تو اس میں حاضر اعتقاد کرنے کی طرف (یہ) کا اشارہ کیا ہے۔ اور مؤلف براہین نے اصل مبحث (حاضر ناظر ہونے) کی طرف رجوع کیا ہے اور اس میں بتایا ہے کہ حاضر اعتقاد کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک علم ذاتی کی بنا پر اس سے تو حاضر اعتقاد کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے اور ایک علم عطائی کی بنا پر اس سے مشرک نہیں ہوتا۔

مصنف کا (یہ) اشارہ براہین قاطعہ کی عبارت زیر بحث کی طرف بتا کر علم ذاتی مراد لینا سخت مغالطہ و صریح فریب ہے۔ اور اگر مصنف کی خاطر سے فرض بھی کر لیا جائے کہ علم ذاتی مراد ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ حضور علیہ السلام کے لئے تو علم ذاتی مراد لیا جائے اور شیطان کے لئے علم عطائی۔ یہ تفرقہ محض بیجا اور باطل ہے۔ تو اب عبارت براہین کا یہ مطلب ہو گا کہ شیطان و ملک الموت کے لئے تو علم ذاتی کی وسعت نص سے ثابت مان لی۔ اور حضور علیہ السلام کے لئے علم ذاتی کی وسعت کا انکار کرتا ہے اور اس پر نص طلب کرتا ہے۔ تو مصنف شیطان و ملک الموت کے لئے علم ذاتی ثابت مان کر اپنے ہی حکم سے خود مشرک قرار پاتا ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ مصنف بلکہ مؤلف براہین تو یہ حکم لگاتا ہے کہ جو شخص حضور علیہ السلام کا علم ذاتی ماننے والا وہ مشرک و کافر ہے۔ اور اصل مصنف براہین گنگوہی جی یہ فتوے دیتے ہیں کہ

(اور جو یہ عقیدہ ہو کہ خود بخود آپ کو علم تھا۔ بدون اطلاع حق تعالیٰ)

Marfat.com

کے تو اندیشہ کفر کا ہے لہذا پہلی شق (علم عطائی) میں امامت درست ہے دوسری شق (علم ذاتی) میں امام نہ بنانا چاہیئے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے واللہ تعالےٰ اعلم (فتاوےٰ رشیدیہ جلد اول صـ۷۹)

دیکھو گنگوہی جی علم ذاتی کے اعتقاد پر بھی کافر کہنے سے زبان روکنے کا حکم دیتے ہیں۔ اب بتاؤ اس میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور کس کا حکم صحیح ہے اور کس کا غلط۔

مصنف کی دوسری بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے علم کمالی کو باعطاء اللہ تعالےٰ اعتقاد کرے گا ہرگز مشرک نہ ہوگا اور مؤلف براہین اسکو جائز فرماتے ہیں۔ مصنف اور مؤلف براہین کا یہ قول نمائشی ہے۔ اصل وہابیہ کا عقیدہ وہ ہے جو براہین کے اصل مصنف گنگوہی جی کے فتووں میں ہے۔

اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط۔ (فتاوےٰ رشیدیہ حصہ دوم صـ۱ مطبوعہ قاسمی دیوبند) (دوسرے فتوے میں ہے) علم غیب خاص حق تعالےٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں فتاوےٰ رشیدیہ حصہ سوم صـ۳۷) (امام الوہابیہ لکھتا ہے) پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان صـ۱۰)

Marfat.com

ن عبارات سے صاف ثابت ہوگیا کہ حضور علیہ السلام کو علم غیب باعطاء اللہ تعالیٰ
تقاد کرنا بھی صریح شرک ہے۔ تو اب مصنف بتائے کہ اس کی بات صحیح ہے
اس کے ان اکابر کی۔ اور وہ خود جھوٹا ہے یا اس کے اکابر۔ اور وہ اپنے اکابر
حمایت کرتے ہوئے۔ ان کے خلاف لکھتا ہے اور ان کی کھلی ہوئی تکذیب کرتا ہے
ہے مصنف کی بدحواسی کا عالم۔

اور اگر مصنف کی یہ بات صحیح ہے کہ مؤلف براہین فاطعہ حضور علیہ السلام
علم کمالی کو باعطاء اللہ جائز فرماتے ہیں اور وہ محیط زمین کے علم عطائی کا حضور
لئے انکار نہیں کرتے تو اب حضور کو بربنائے علم عطائی حاضر کہنا درست
یا۔ اور مولوی عبدالسمیع صاحب مؤلف انوار ساطعہ کا مدعا ثابت ہوگیا
پھر مؤلف براہین کی عبارت ہی خبط ہوگئی۔ مصنف سے کہو کہ باطل کی حمایت
ہی انجام ہوتا ہے۔ اس کا کلام ہی قابلِ تاویل و توجیہ نہیں۔ اس لئے ساری
۔ بندی قوم کی سعی اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اس کا کفر تمہارے
لے سے نہیں ٹل سکتا۔ تو اب تو توبہ کرو۔

پھر مصنف اعلیٰحضرت قدس سرہ کے پیش کردہ آیات و احادیث پر یہ
شی قول پیش کرکے دنیا کو فریب دیتا ہے۔

> جو اس نے آیات وغیرہ علوم نبویہ علیہ السلام کے بارے میں
> ذکر کئے ہیں ان کا کب کسی کو انکار ہے علوم نبویہ میں اصلاً کسی
> وسعت و کمال کے بارے میں سیکڑوں رسالے ہمارے اکابر
> تالیف کردے ہیں یہ جملہ آیات و احادیث علی الراس والعین ہیں

Marfat.com

حضور علیہ السلام اعلم الخلق علی الاطلاق واشرف الخلائق بالاتفاق
ہیں کسی کو اس میں کوئی کلام ہی نہیں البتہ اطلاق عالم الغیب خصوصیہ
باری تعالےٰ عزوجل کی ہے اور اس کے دلائل کتابیہ وحدیثیہ
معروف ومشہور ہیں (شہاب ثاقب ص۱۲)

مصنف بارہ بیسوی قوم اگر اپنے اس دعوے میں سچی ہے کہ وہ ان آیات واحادیث کو
مانتی ہے جن سے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وسعت علمی اور اعلم الخلق و
اشرف الخلائق ہونا ثابت ہو رہا ہے تو پھر ان سے اہلسنت کا اختلاف ہی کیوں
ہوتا اور ان وہابیہ کو توہین شانِ رسالت کرنے والا کس بنا پر کہا جاتا۔ مصنف
کا یہ سخت فریب ہے اور مغالطہ ہے۔ اور یہ صریح کذب اور جیتا جھوٹ ہے
کہ اکابر دیوبند نے حضور علیہ السلام کی وسعت علمی کے اثبات میں رسالے
لکھے ہیں۔ مصنف اگر اپنے اس دعوے میں سچا تھا تو کم از کم دس رسالوں کا
نام تو یہاں شمار کرا دیتا سیکڑوں رسالے کہنا تو سفید جھوٹ ہے صریح
کذب ہے۔ ہاں دیوبندیوں نے تنقیص علم مصطفےٰ وتوہین شان حبیب کبریا
صلے اللہ علیہ وسلم میں ضرور رسالے لکھے ہیں۔ دیکھئے ہم بطور نمونہ کے چند رسالوں
کی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ہر ذی عقل اس کا خود فیصلہ کرے گا کہ اس میں وسعت
علم ثابت کی ہے یا تنقیص رسالت کی ہے۔ ان کے پیشوا مولوی اشرف علی
تھانوی نے لکھا اور حضور علیہ السلام کے علم شریف کو زید وعمر بلکہ ہر بچے اور
پاگل بلکہ جانوروں کی برابر قرار دیا۔

پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید)

Marfat.com

صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان صـ۲)

انہیں کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی اپنے رسالہ تحذیر الناس میں امتی کو اعمال میں انبیاء کی برابر مان کر بلکہ امتی کو ان سے بڑھا کر شان انبیاء کرام کی اس طرح تنقیص شان کرتا ہے :-

انبیا اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں فنا ز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس صـ۵)

اور براہین قاطعہ کی عبارت زیر بحث ہیں حضور علیہ السلام سے زاید شیطان و ملک الموت کے لئے وسعت علمی ثابت کی۔ تو ان اکابر دیوبند نے کیا تنقیص علم نبوی اور توہین شان رسالت نہیں کی ضرور کی حضور کی وسعت علمی کو گھٹایا۔ تو کیا یہ اکابر دیوبند ان آیات و احادیث پر ایمان لائے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اور کیا ایسے گستاخان شان رسالت کے متعلق کوئی ذی عقل یہ باور کر سکتا ہے کہ یہ بے ادب حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلم الخلق و اشرف الخلائق ہونے پر ایمان لا سکتے ہیں۔ اور ایسے علم نبوی کے گھٹانے والے کیا وسعت علم نبوی میں کوئی رسالہ لکھ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ منصف کا

Marfat.com

صریح کذب ہے فریب ہے۔

باقی رہا اطلاق عالم الغیب کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہونا اس کو مصنّف نے کسی دلیل سے ثابت نہیں کیا اپنی عادت کی بنا پر صرف یہ کہہ دیا اس کے دلائل کتاب و حدیث معروف و مشہور ہیں۔ میں کوئی آیت کوئی حدیث پیش نہیں کرتا ہوں کہ اس پر پوری گفتگو اگلی فصلوں میں پیش کیجائے گی۔ اس کے بعد مصنّف ایک موضوع حدیث قابلِ حجت ٹھہراتا ہے۔

> شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس روایت کو باعتبار اسناد کے بے اصل قرار دیا تو بوجہ دلائل آخر صحیحہ مقبول المعنی ہونے میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا پس بحسب المعنی قابلِ احتجاج ہے۔ حتیٰ کہ خود دجال بریلوی نفی علم ذاتی کا اسی طرز پر موافق حدیث منقول قائل ہے۔ (شہاب ثاقب ص۱۱۷)

مصنّف اس میں مؤلف براہین فاطعہ کی باطل و بے اصل روایت کی سند پکڑنے کی حمایت میں ناپاک سعی کر رہا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مؤلف براہین کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم وسیع کی نفی میں کوئی آیت یا حدیث تو مل نہ سکی۔ اور کس طرح مل سکتی تھی کہ آیات و احادیث تو ان کے علم کی وسعت ثابت کرتی ہیں۔ ان کے نفی علم میں کوئی آیت یا حدیث ہو نہیں سکتی۔ تو مؤلف براہین نے ایک بے اصل اور باطل روایت ہی کو اپنی سند بنا لیا اور براہین میں یہ لکھا:۔

> امام شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو (یعنی حضور نبی

Marfat.com

علیہ السلام فرماتے ہیں مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔
(براہین قاطعہ صـ۵۱)

سُرلف براہین کی بے ایمانی ملاحظہ ہو کہ شیطان کا علم تمام زمین کو محیط مانا اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کے حال سے بے خبر ٹھہرا کر اور اس کی سند میں کیسی بے اصل اور مردود روایت کو پیش کر دیا اور کمال بے حیائی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے سر اس کی روایت دھر دی اور طرفہ یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے اُسے روایت نہیں کیا بلکہ اس کا رد کیا ہے چنانچہ حضرت شیخ نے مدارج النبوۃ میں فرمایا۔

ایں جا اشکال می آرند کہ در بعضی روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و در روایت بداں صحیح نشدہ است	یہاں ایک شبہ پیش کرتے ہیں کہ بعض روایات میں آیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندہ ہوں۔ اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے نہیں معلوم۔ اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ بات محض بے اصل ہے اور اسکی روایت صحیح نہیں۔
(مدارج النبوۃ کشوری ج ۱ صـ۹)	

علامہ علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں

حدیث ما اعلم ما خلف جداری هذا قال العسقلانی لا اصل لہ (موضوعات کبیر مجتبائی صـ۶)	یہ حدیث کہ میں اپنی اس دیوار کے پیچھے کا حال نہیں جانتا ہوں۔ امام عسقلانی نے فرمایا اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

Marfat.com

علامہ ابن حجر مکی افضل القریٰ میں فرماتے ہیں

لم اعرف لہ سند — اس حدیث کی کوئی سند نہ پہچانی گئی

اب مصنّف کی بے ایمانی دیکھو کہ اس بے اصل اور بلا سند باطل روایت کی محض اپنے پیر کی محبت میں حمایت کرکے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم وسیع کو گھٹا رہا ہے۔ اور خود یہ اقرار بھی کرتا ہے کہ باعتبار اسناد کے بے اصل ہے۔ اور پھر اس سے سند پکڑتا ہے۔ اور پھر یہ بے حیائی ملاحظہ ہو کہ یہ بحسب المعنی قابل حجت ہے اور اس کے مقبول المعنی ہونے پر دلائل صحیحہ کا صرف نام لیتا ہے۔ اگر ایک دلیل صحیح بھی مصنّف کے پاس ہوتی تو اس کو پیش کرتا اور جب ایسے اہم موقع پر پیش نہ کرسکا تو ثابت ہوگیا کہ اس کے پاس مکڑی کے جالے برابر بھی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ مصنّف کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اور پھر یہ صریح افترا دبہتان اعلحضرت رضی اللہ عنہ پر کرتا ہے کہ وہ بھی موافق حدیث منقول کے طرز کے قائل ہیں۔ اگر وہ قائل ہوتے تو ان کا قول نقل کرنا ضروری تھا تاکہ مصنّف کی صداقت ظاہر ہوجاتی اور جب وہ ان کا کوئی قول پیش نہ کرسکا تو معلوم ہوا کہ مصنّف سخت مفتری وکذاب ہے۔ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

اس کے بعد مصنّف نے تقریباً ایک ورق اعلحضرت قبلہ کو صرف گالیاں دے کر اپنے نصیب کی طرح سیاہ کرڈالا۔ اور آخر میں عبارت براہین کی صفائی میں ایک یہ قصہ لکھا ہے:۔

ہم نے ہزاروں مصنّفین پر یہ عبارت براہین کی مع عبارت

Marfat.com

انوار ساطعہ پیش کی جن کو پہلے سے بوجہ تشہیر اس کلام لغو
کے سورظنی حضرت مؤلف براہین سے ہو چکی تھی انہوں نے
جب بتامل دونوں عبارتوں کو دیکھا تو دیکھتے ہی اور فکر کرتے
ہی خود بخود کہنے لگے کہ بے شک حضرت مؤلف براہین پر
افترا محض ہے ہرگز یہ عبارت اس بات پر جو جہال زمانہ انکی
طرف نسبت کرتے ہیں نہیں دلالت کرتی - صاحبو مضمون دقیق
نہیں عبارت عربی وترکی نہیں سلیس اردو ہے غور فرمائیں -

(شہاب ثاقب صـ ۱۱۸)

مصنف نے عبارت براہین قاطعہ کی صفائی میں خوب اچھی طرح ایڑی چوٹی کا
زور لگا لیا - لیکن اس کی کوئی ایسی توجیہ وتاویل پیش نہ کر سکا جس سے
اس کا کفر اٹھ جاتا - اور اس کا مؤلف حکم کفر سے بچ جاتا - خود مصنف کا دل
بھی جانتا ہے کہ انتہائی سعی کے بعد بھی نتیجہ صفر ثابت ہوا - تو اس نے
اس عبارت کی صفائی میں ایک یہ قصہ گڑھا - اور خوب دل بھر کر جھوٹ
بولا - افترا کیا - مگر اس کا کذب پھر بھی پکڑا گیا کہ اگر اس قصہ کا کچھ بھی وجود
ہوتا تو مصنف ان ہزاروں مصنفین میں سے کم از کم دس بیس کے نام لکھ
دیتا تو ہر مخالف وموافق اس کی تصدیق کر سکتا تھا نام سے یہ بھی ظاہر
ہو جاتا کہ وہ مصنفین کس قابلیت وشہرت کے مالک ہیں اور کس فرقہ
وجماعت کے ہیں تاکہ ان کے جواب پر توجہ کی جاتی - اور بقول مصنف ہی
کے وہ عبارت براہین جب عربی ترکی نہیں سلیس اردو ہے تو ان کے جواب ہی

Marfat.com

سے ظاہر ہوگیا کہ وہ مصنفین بھی مصنف کی طرح دیوبندی وہابی ہونگے۔ ورنہ ہر سلیس اردو خواں اس عبارت کے دیکھنے کے بعد یہ کہے گا کہ اس عبارت براہین میں شیطان وملک الموت کے علم کو حضور علیہ السلام کے علم سے زائد ثابت کرکے حضور کے علم کو گھٹایا گیا ہے۔ اور شانِ رسالت کی سخت توہین وتنقیص کی گئی ہے۔ جب وہ مصنفین اس قدر سلیس اردو کو بھی نہیں سمجھ سکے تو وہ مصنف کی طرح جاہل مصنفین ہونگے۔ مسلمانو اگر ایسے مجہول الحال مجہول الاسمار کی شہادت اس عبارت کی صفائی کیلئے کافی ہے۔ تو ہر قادیانی غلام احمد قادیانی کی عبارات توہین آمیز کی صفائی میں ایسا قصہ گڑھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم نے ہزاروں مصنفین پر اس کی عبارات کو پیش کیا ہے تو انہوں نے بعد غور و تامل کے خود بخود کہا ہے بے شک مصنف قادیانی پر افترا محض ہے۔ ہرگز اس کی عبارات اس بات پر جو جہال دیوبند اس کی طرف نسبت کرتے ہیں نہیں دلالت کرتیں۔

کہئے مصنف صاحب تو کیا ایسا قصہ گڑھ کر عباراتِ قادیانی کی صفائی ہوجائے گی۔ اور یہ ثابت ہوجائیگا کہ اس نے شانِ رسالت میں گستاخیاں وبے ادبیاں نہیں کی ہیں۔ مصنف کی ایسی حرکت سے خوب ظاہر ہوگیا کہ اس کے پاس عبارت براہین کی صفائی میں اس سے اولےٰ توجیہ وتاویل بھی نہیں ہے۔ پھر آخر میں اس کا یہ کہنا:۔

> ہم نے جب مجدد صاحب سے مدینہ میں ان امور ساریہ میں گفتگو طلب کی تھی کیوں فرار کیا تھا۔ (شہاب ثاقب ص۱۱۸)

Marfat.com

کس قدر جھوٹ اور کیسا صریح کذب ہے۔ مصنف کو آج تک ایسی جرأت کب ہوئی ہے کہ ان کفری عبارات پر کوئی گفتگو کرتا۔ اور کسی سے مناظرہ کرتا۔ مصنف کو مناظرہ کا نام سنکر تو بخار آجاتا ہے۔ اور جہاں مناظرہ کا شبہ بھی ہو جاتا وہاں پر جانے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا۔ تو اس حالِ زار پر اعلیحضرت قدس سرہٗ سے گفتگو کرنے کی جرأت۔ یہ سونھ اور سور کی دال۔ تمہارے پیشوا تھانوی جی تو مراد آباد میں گھر کے اندر چوڑیاں پہن کر چھپ گئے۔ اور اعلیحضرت کے مقابلہ میں میدان میں نہ آسکے۔ اور وہاں سے فَتَدَلّٰی فَتَرَدّٰی کی گردان کرتے تھانہ بھون پہنچکر سانس لیا۔ اور یہ بڑی نہ بڑی کا نشہ یا اور مناظرہ کی ڈینگ۔

مصنف کو اگر ان کفری عبارات پر مناظرہ کی ہمت ہوا ور اس کے پاس ان کی کوئی توجیہ موجود ہو تو کسی مشہور شہر میں مناظرہ کا انتظام کرکے مجھے طلب کرلے میں انشاء اللہ اس کی مقرر کردہ تاریخ پر اسی مقام پر حاضر ہو جاؤنگا مصنف کی ساری شیخی کرکری ہو جائیگی۔ اور دنیا دیکھ لیگی کہ اس کی ساری تجلیاں خاک میں ملجائیں گی۔ اور اکابر دیوبند کا کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے گا۔ مجھے اس کا چیلنج قبول ہے۔ اب وہ مناظرہ کے لئے تاریخ و مقام سے مطلع کرے۔

فصل ثامن اور تھانوی صاحب

مصنف نے تین سطروں میں اس کے ایسے اوصاف بیان کئے اور ایسے القاب ذکر کئے جن کا وہ غریب نادار ہرگز ہرگز اہل نہیں۔ میں نے ان کو دیکھا ہے ایک

Marfat.com

سیدھا بھلا آدمی تھا۔ مصنّف نے اس کے اوصاف ہی بیان کئے لیکن اس کی نبوّت کا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ اور اس کا درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا اَشْرَفُ عَلِیْ لکھنا بھول گیا جس کو رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۲۵ پر چھاپ کر شائع کیا گیا ہے۔ مصنّف کو اس اپنے دیوبندی قوم کے کلمہ اور درود کا بھی لکھنا ضرور تھا تاکہ دیوبندیوں پر یہ ظاہر ہو جاتا کہ ان کا وہ ایسا نبی ہے جس کا نام کلمہ میں داخل درود اس کے نام پر بڑھا جاتا ہے۔ وہ یہی تھانوی جی ہیں۔

مصنّف نے اس موقع پر یہ سخت حق تلفی کی۔ بلکہ ان تھانوی جی کی اس زبردست عظمت کا اظہار نہیں کیا۔ جس کو اسی رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ میں چھاپا۔

> ایک ذاکرہ صاحبہ کو مکشوف ہوا کہ اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا میرا (اشرف علی کا) ذہن معًا اسی طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ہاتھ آئیگی۔ اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔ وہی فہم یہاں ہے۔ (رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

یہ دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کی ماں ہیں کوئی بے غیرت سا بے غیرت بھنگی چمار بھی ماں کو

Marfat.com

خواب میں دیکھ کر اس کی تعبیر جورو سے کرنے کی جرأت نہ کریگا۔ کوئی سچے حیا سے بے حیا جاہل بھی ماں کے آنے کی یہ تعبیر نہیں کر سکتا کہ اس کی کمسن عورت سے شادی ہوگی۔ پھر حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے احوال کریمہ کو قصہ کہہ کر یہ لکھنا کہ وہی قصہ یہاں ہے۔ اور ان حالات قدسیہ سے اپنی حالت کو تشبیہ دینا اور اپنے ناپاک حال کو حضور کے پاک حال کا عین ٹھہرانا۔ یعنی جو واقعہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ام المومنین صدیقہ کا تھا بعینہٖ بلا تفاوت تھانوی و تھانویہ کا قرار دینا یہ اسی قلب کی پیداوار ہو سکتی ہے جو اپنے آپ کو نبی جانتا ہو۔ اپنا نام کلمہ میں داخل کرنے درود میں شامل کرنے کو تسلی بخش بتا کر مریدوں کو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے کی ترغیب دیتا ہو۔ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جگہ اور اپنی جورو کو حضرت ام المومنین کی جگہ سمجھتا ہو۔ مسلمانو! یہ وہ اکابر دیوبند ہیں جن کی تعریف میں مصنف اور دیوبندی قوم شمس العلماء بدر الفضلاء محی السنۃ قامع البدعۃ۔ امام اہل السنۃ والجماعۃ۔ حکیم الامت۔ وغیرہ وغیرہ لکھا کرتی ہے۔ درکس بنا پر محض اس بات پر کہ یہ اکابر دیوبند خدا و رسول کو خوب گالیاں دیتے ہیں۔ ان کی شانوں میں گستاخیاں روا ادبیاں کرتے ہیں۔ ان کی توہین و تنقیص شان کرتے ہیں۔ ان کے علم وسیع کو گھٹاتے ہیں۔ چنانچہ گنگوہی جی و نانوتوی جی نے تو صرف شیطان و ملک الموت کے علم کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام کا علم گھٹایا تھا۔ اب ان تھانوی صاحب کی توہین شان رسالت و تنقیص علم نبوی کا کارنامہ بھی سنیئے۔ چنانچہ یہی تھانوی جی اپنے

Marfat.com

پونے سات صفحات کے مبسوط رسالہ حفظ الایمان میں لکھتے ہیں :۔

> پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔
>
> (حفظ الایمان صفحہ مطبوعہ بلالی سٹیم ساڈھورہ)

اس عبارت میں تھانوی جی نے آقا و مولا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کیسی توہین کی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ دیوبندی مذہب میں تو حضور کی ذات پاک پر علم غیب کا حکم کیا جانا ہی سرے سے صحیح نہیں بلکہ صریح شرک ہے۔ لیکن زید حضور کی ذات پاک پر علم غیب کا حکم کرتا ہے تو ہم اس سے پوچھتے ہیں کہ اے زید تو حضور کے لئے غیب کے کُل علوم ثابت کرتا ہے یا غیب کے بعض علوم ثابت کرتا ہے۔ اگر حضور کے لئے غیب کے بعض علوم ثابت کرتا ہے تو اس میں حضور نبی علیہ السلام کی کیا خصوصیت اور کیا فوقیت نکلی۔ کہ حضورؐ جیسا علم غیب ثابت ہوا ایسا علم غیب تو زید و عمر کو یعنی ہر ہر معمولی شخص کو بھی حاصل ہے۔ پھر تھانوی جی کو خیال آیا کہ زید عمر اگرچہ ناخواندہ جاہل سہی لیکن پڑھ کر مولوی عالم ہو سکتے ہیں۔ ان کے علم کی برابر حضور کے علم کو کرنے میں دلکو تسکین نہیں ہوتی تو اس نے اس سے اُتر کر کہا ایسا علم تو صبی یعنی بچے اور مجنون یعنی پاگل کو بھی حاصل ہے پھر تھانوی جی کو وہم ہوا کہ میں نے حضور کا

Marfat.com

اگرچہ بچے اور پاگل کی برابر بتا دیا لیکن بعض بچے زیرک اور عقلمند ہوتے
ا اور بعض پاگل پڑھ لکھ کر مجنون ہو جاتے ہیں تو حضور کے علم کو ان کے
م سے تشبیہ دینے میں بھی کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا تو اس سے بھی نیچے اتر کر کہتا ہے
۔جمیع حیوانات یعنی جانوروں اور بہائم یعنی چوپایوں کو بھی حاصل ہے کہ
ب تمام جانور اور چوپائے کہا تو گدھے کتے سور سب کو شامل ہو گیا۔ اور
نیا جانتی ہے کہ حیوانات ذوی العقول نہیں اور جب ذوالعقول نہیں تو سرے
ے ذی علم ہی نہیں ہوئے۔ تو جب تھانوی نے حضور کو حیوانات کے ساتھ
تشبیہ دی تو گویا یہ کہدیا کہ حیوانات کو جس طرح علم ہی حاصل نہیں اس طرح
حضور کو بھی علم حاصل نہیں۔ چہ جائیکہ زید حضور کو بعض غیب کا علم ثابت کرتا ہے
اس عبارت میں ایک بات قابل توجہ یہ ہے کہ یہ لوگ علم غیب کو اللہ تعالیٰ
ساتھ خاص مانتے ہیں اسی بنا پر حضور علیہ السلام کے لئے صاف انکار ہے اور
ں کے لئے ولاکن تطبیہ کا مطالبہ ہے اور اس کے مقابلہ میں حیوانات گدھے
۔ سور وغیرہ کے لئے علم غیب حاصل ہونیکو تسلیم کرلیا۔ اور حیوانات کے علم غیب
ثابت کرنے کے لئے کسی نص قطعی کے ہونے کی ضرورت نہیں ان کو خاصہ الٰہی بھی بغیر
ی نص قطعی کے حاصل مان لیا۔ یہ ہے ان تھانوی جی کی عبارت خدا و رسول کا
ونہ۔ اعلیٰحضرت قدس سرہ نے المعتمد المستند میں اس عبارت کو نقل فرما کر علما
ترمین کے سامنے پیش کیا۔ اور عربی میں ترجمہ کرکے اصل عبارت حفظ الایمان ہی
پیش کیا۔ اس پر مصنف لکھتا ہے :۔

(تھانوی) پر یہ تہمت لگائی کہ معاذ اللہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

کے علم کو زید و عمر بلکہ چوپایوں اور مجنونوں کے علم کی برابر کہتے ہیں
اَب آپ حضرات ذرا غور فرمائیں اور انصاف کریں عبارت
حفظ الایمان کی موجود ہے یا نہیں یہ امر اس میں مسطور ہے یا نہیں
صاحبو محض دروغ اور افترا بندی پر اس گمراہ کنندۂ عالم نے
کمر باندھ رکھی ہے اس جواب و بہتان بندی پر تعجب و حیرت کے
ساتھ غصہ پر غصہ آتا ہے مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی
کے شایانِ شان قلم سے نہیں نکلنے دیتی۔ ملخصاً)

(شہاب ثاقب ص۱۱۹ و ص۱۲۰)

ہر اُردو خواں کے سامنے حفظ الایمان کی اصل عبارت موجود ہے بقول
مصنف وہ عربی و ترکی نہیں ہے سلیس اُردو ہے تو ہر اُردو کا پڑھنے والا اپنے
آپ یہ فیصلہ کرلے گا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے جو مضمون بیان فرمایا ہے و
حفظ الایمان کی اس عبارت میں موجود ہے۔ مصنف کا اس کو تہمت کہنا
دروغ یا افترا و بہتان بندی کہنا گویا دن میں بوقت دوپہر آفتاب کا انکار
حسام الحرمین میں جو عبارت ہے وہ حفظ الایمان کی اصل عبارت کا ترجمہ ہے
جس کو ہم ناظرین کی تسکین خاطر کے لئے بلفظہٖ نقل کرتے ہیں۔

هذا لفظه الملعون ا ت	اس کی ملعون عبارت یہ ہے۔ آپ
صحح الحكم على ذات النبي المقدسة	ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جا
بعلم المغيبات كما يقول به	اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب
زيد فالمسئول عنه انه ماذا	یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب

Marfat.com

یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد	زادھم ان بعض الغیوب امر
ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص	علمھا فان اراد البعض فای
ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ	خصوصیۃ فیہ لحضرۃ الرسالۃ
ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات	ان مثل ھذا العلم بالغیب
وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔	حاصل لزید وعمرو بل لکل
(ترجمہ حسام الحرمین ص۲۱)	صبی ومجنون بل لجمیع الحیوانات
	البھائم۔ (از حسام الحرمین ص۳۰)

اب ہر اردو خواں اپنے گھر بیٹھ کر حفظ الایمان کی عبارت اور اعلیٰحضرت قبلہ کی پیش کردہ عبارت میں مطابقت کرلے اور پھر یہ فیصلہ کرے کہ اعلیٰحضرت قبلہ کی طرف جس عبارت کی نسبت کی ہے وہ بلفظہ حفظ الایمان میں موجود ہے۔ اب اس مصنف کا اعلیٰحضرت قبلہ کو گالی گلوچ دینا۔ اس کی دریدہ دہنی اور کذاب ہونے کی دلیل ہے۔ اور پھر مصنف کی پارسائی اور بھولا پن ملاحظہ ہو اپنے ابتدائے کتاب میں اس کی چھ سو چالیس گالیوں کی فہرست پیش کردی ہے۔ حصہ ہا گالیاں اس میں درج بھی نہیں کیں ہیں۔ مگر گربہ مسکین اور بگلہ بھگت بن کر کیسا لکھتا ہے غصہ پر غصہ آتا ہے مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایانِ شان قلم سے نہیں نکلنے دیتی۔ ارے تیری شوخی۔ ساری شہاب ثاقب تو گالیوں سے پُر ہے کوئی صفحہ چار چھ گالیوں سے خالی نہ ہوگا اور کہتا یہ ہے کہ کوئی لفظ نہیں کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے نہ اس کو اپنے کہے کا

Marfat.com

پاس ہے۔ نہ جھوٹ بولنے کا خوف ہے نہ گالی گلوچ بکنا اس کو بُرا معلوم ہے۔ نہ افترا و بہتان باندھنے سے اس کو شرم آتی۔ اس مصرع کا پُورا مصداق ہے ع

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

پھر مصنف حفظ الایمان کی ایک صفحہ سے زائد عبارت نقل کرکے جا زیر بحث کی صفائی کے درپے ہوتا ہے اور ایک بے نظیر صریح افترا اور بہتان اس طرح کرتا ہے۔

افسوس صد افسوس اپنے گھر کی خبر نہیں یہ الزام فقط مولانا صاحب ہی تک پہنچتا ہوتا تو امر کچھ سہل تھا ہے تو مجدد صاحب کے روحی اور جسمی باپ دادوں کو بھی نہیں چھوڑتا۔ دیکھئے جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی مرحوم خزینۃ الاولیا مطبوعہ کانپور صفحہ ۱۵ میں ارقام فرماتے ہیں۔ علم غیب صفت خاص ہے رب العزۃ کی جو عالم الغیب والشہادہ ہے جو شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہے وہ بے دین ہے اس واسطے کہ آپ کو بذریعہ وحی کے اُمور مخفیہ کا علم ہوتا تھا جسے علم غیب کہنا گمراہی ہے ورنہ جمیع مخلوقات نعوذ باللہ عالم الغیب ہے۔ انتہی حضرات اس عبارت سے صاف طور سے معلوم ہوگیا کہ مجدد صاحب کے دادا پیر صاحب کے قول نہایت وضاحت سے علم غیب میں جملہ مخلوقات دیو۔ پری۔ جن بھوت۔ کیڑے مکوڑے۔ مجنون دیوانگل۔ گدھے کتے وغیرہ وغیرہ معاذ اللہ رسول مقبول علیہ السلام کے مساوی ہوگئے

Marfat.com

اگر اس کلام میں کوئی تاویل نکالتا ہے تو تفتازی کا کلام کیوں
نہ اس تاویل کا محتمل ہوگا۔ ملخصاً (شہاب ثاقب ص۱۲۱ و ص۱۲۲)

دُنیا میں بہت سے جھوٹے پیدا ہوئے لیکن کبھی انہیں اپنے جھوٹ پر شرمندگی لاحق ہو جاتی ہو گی۔ جہان میں بہت سے مفتری مشہور ہوئے لیکن کبھی انہیں اپنے افترا پر شرمساری آگئی ہو گی۔ عالم میں بہت سے بہتان طراز کہلائے لیکن کبھی انہیں بہتان طرازی پر حیا پیدا ہو گئی ہو گی۔ مگر ایسا کذاب جو اپنے کذب پر فخر کرتا ہو۔ ایسا مفتری جو اپنی افترا پردازی پر نہ شرماتا ہو۔ ایسا بہتان طراز جو اپنی بہتان طرازی پر حیا نہ کرتا ہو ایسا سلطان الکاذبین۔ امام المفتریین۔ ہمارے اس مصنف کے سوا کوئی دُوسرا مشکل ہی سے دستیاب ہوگا۔ اس کا جھوٹ بولنا افترا کرنا عادت ثانیہ ہو چکا ہے۔ اس سے جب عبارت حفظ الایمان کی توجیہ نہ بن سکی تو اس نے حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم مبارک سے ایک کتاب تصنیف کر ڈالی اور بکمال بے حیائی اس کا نام بھی خزینۃ الاولیاء گڑھ لیا اور بکمال بے شرمی اس کا مطبع بھی کانپور اپنے دل سے تراش لیا۔ اور بکمال بے غیرتی اس کا صفحہ ۱۵ بھی اپنی طرف سے تجویز کیا۔ اور بکمال شیطنت اس کی یہ خط کشیدہ عبارت حسب منشا اپنے ناپاک قلب سے حفظ الایمان جیسی اختراع کر ڈالی۔ اور پھر اس مفتری کذاب کی دیدہ دلیری دیکھو کہ خود اس کی منگڑھت چیز اور اپنے خصم کو کس شوخ چشمی۔ کس بلند آہنگی کے ساتھ الزام دے رہا ہے کہ مجدد صاحب کے دادا پیر شاہ حمزہ صاحب

Marfat.com

مارہروی کا کلام عبارت حفظ الایمان سے بھی زیادہ صریح تر گالی اور توہین آمیز ہے کہ وہ علم غیب میں کیڑے۔ مکوڑے۔ پاگل۔ کدھے کتے وغیرہ حضور کے مساوی سمجھتے ہیں۔ تو ان کے کلام میں اگر کوئی تاویل نکلتی ہے تو تھانوی جی کا کلام بھی اسی تاویل کا متحمل ہے ورنہ ان کو بھی کافر کہو وغیرہ بے ہودہ بکواس۔

مسلمانو رافض کی تحریف مشہور ہے لیکن ایسی دلیری کہ کسی نام سے کتاب تصنیف کر لی گئی ہو۔ ایسی جرأت کہ اس کتاب کا نام اپنی طرف گڑھ لیا گیا ہو۔ ایسی بے حیائی کہ اس کا مطبع اپنی طرف سے تراش لیا ہو۔ بے شرمی کہ اس کا صفحہ اپنی طرف سے تجویز کر لیا گیا ہو۔ ایسی بے غیرتی کہ بالکل ساری عبارت اپنے حسب منشا اپنی طرف سے بنا ڈالی گئی ہو۔ شاید ان روافض نے بھی نہ کی ہو گی۔ مصنف اس صریح جھوٹ اس افترا اس بہتان پر شیخ الوقت بنتا ہے اور اس کی ساری دیوبندی قوم اس کو شیخ کہتی تو کیا یہ اسی افترا و کذب ہی کا شیخ ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ یہ مصنف ابلکاذبین۔ امام المفترین ہے۔ اور ابلیس لعین کا خاص چہیتا فرزند ہے فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس الی یوم الدین۔

پھر اس مصنف نے دیکھا کہ اس ایک جھوٹ اور افترا سے عبارت حفظ الایمان کی صفائی نہ ہو سکے گی۔ تو کم از کم عدد شہادت کو تو پورا کر جائے لہذا دوسرا افترا و کذب یہ پیش کرتا ہے:۔

اجناب بندہ درہم و دینار صاحب کے دادا یعنی مولوی رضا علیخان صاحب

Marfat.com

ہدایتہ الاسلام مطبوعہ صبح صادق سیتا پور صفحہ ۳۰ میں فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو علم غیب بالواسطہ تھا۔ یعنی بذریعہ وحی کے تعلیماً معلوم ہوتا تھا اور یہ علی قدر مراتب سب کو حاصل ہے اور علم غیب مطلق و بالذات کا اعتقاد رکھنا مفضی الی الکفر ہے اور نص قطعی کے خلاف۔ اس میں تاویل اور ادھر پھیر کرنا بے دین کا کام ہے الخ اب مجدد صاحب اپنے دادا صاحب کی بھی تکفیر کریں وہ بھی سب کو علم غیب بتلاتے ہیں اور وہ اس تصریح سے تو گدھے کتے مچھر۔ بندر وغیرہ وغیرہ سب کو آپ کے شریک عالم الغیب ہونے میں کر رہے ہیں۔ بالفرض اگر مولانا تھانوی نے ایسا کہا بھی ہو اور انکی تحریر کا وہی مطلب ہو جو مجدد صاحب نے سمجھا ہے تو جب اپنے ہر دو دادوں کی تکفیر نہیں کرتا تو مولانا تھانوی پر کیوں ہاتھ صاف کرتا ہے۔ (ملخصاً) (شہاب ثاقب صفحہ ۱۲۲ و صفحہ ۱۲۳)

مسلمانو! مصنف کی برابر کاذب۔ مفتری۔ فریبی شاید کسی فرقہ میں بھی نہ مل سکے۔ یہود و نصاریٰ نے تحریفیں کیں۔ اور دیگر فرق باطلہ نے تحریفیں کیں مگر مصنف نے سب کے منہ پر تھوک دیا۔ سب سے اس تحریف میں سبقت لے گیا۔ اس کی ایک تحریف کس قدر افتراؤں کا مجموعہ ہے کہ بکمال بیحیائی حضرت حامی دین وملت۔ ناصر سنت مولانا مولوی رضا علی خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ کے اسم گرامی سے ایک کتاب تصنیف کر ڈالی اور بکمال بے شرمی اس کتاب کا نام بھی ہدایتہ الاسلام گڑھ لیا۔ اور بکمال بے غیرتی اس کا مطبع بھی صبح صادق سیتا پور

Marfat.com

مصنف سلطان الکاذبین نے

اپنے دل سے تراش لیا۔ اور بکمال بیباکی اس کا صفحہ ۳۰ اپنی طرف سے تجویز کر لیا۔ پھر کمال شیطنت اس کی یہ خط کشیدہ عبارت حسب مطلب اپنے ناپاک دل سے مثل عبارت حفظ الایمان اختراع کر ڈالی۔ اور پھر اس سلطان الکاذبین۔ امام المفترین کی انتہائی بے حیائی دیکھئے کہ خود ہی نواس کو گڑھا اور اپنے خصم کو کس دیدہ دلیری اور شوخ چشمی کے ساتھ چیلنج دے رہا ہے کہ تم اپنے دادا کی بھی تکفیر کرو۔ وہ بھی علم غیب کہتے۔ مچھر۔ بندر وغیرہ کو بتا رہے ہیں۔ اور جب تم اپنے دادا کی تکفیر نہیں کرتے تو تھانوی جی کی بھی تکفیر مت کرو۔ دیوبندیو بولو۔ یہ مصنف کذب کی انگیٹھی کا ٹھیا اور افترا کی ٹکسال کا مالک و مختار ثابت ہوا یا نہیں۔ کہو ضرور ہوا۔ ضرور ہوا۔

حیرت ہے کہ دیوبندی قوم ایسی اندھی ہے جو ایسے مفتری و کذاب کو اپنا شیخ بناتی ہے جس کے کذب و افترا کی چھپی ہوئی نہیں بلکہ چھپی ہوئی دستاویزیں موجود ہیں دیوبندی قوم ایسی بے حس اور بے غیرت ہے جو ایسے مکار۔ فریبی جھوٹے کو اپنا پیر بناتی ہے جس کے مکر و فریب کی یہ چمکتی دو تحریریں طبع شدہ موجود ہیں دیوبندیو۔ کیا تمہارا شیخ وہی ہوتا ہے جو ایسے صریح کذب بولے ایسے بیہودہ افترا باندھے۔ کیا تمہارا پیر وہی ہوتا جو ایسا مکار ہو۔ اتنا فریبی۔ کیا تم ایسے کو اپنا پیشوا بنانے ہو جو انتہا درجہ کا جھوٹا اور بے حیا ہو۔ کیا تم ایسے ہی کو اپنا مقتدا ٹھہرانے ہو جو اس قدر مکار اور عیار ہو۔

مسلمانو! اس مصنف نے یہ دونوں افترا محض اس بنیاد پر کئے کہ عبارت حفظ الایمان کی توہین و تنقیص اور اس کا کفر اس قدر صریح تھا کہ یہ مصنف اور کیا خود صاحب حفظ الایمان ہی اپنی حیات میں اس کی کوئی ایسی توجیہ و تاویل

Marfat.com

نہ کرسکا جس سے وہ حکم کفر سے بچ جائے۔ ہمارے مصنف نے اس کی جب کوئی توجیہ و تاویل نہ پائی تو وہ یہ دو افترا کرنے پر مجبور ہوا۔ اور اس نے حفظ الایمان جیسی یہ دو عبارتیں گڑھ کر ان دو حضرات کی طرف منسوب کر دیں اور یہ سمجھ لیا کہ دیوبندی قوم پر تو ان اکابر دیوبند کا وقار باقی بنا رہ جائے گا۔ اور پھر اس کی تحقیق کون کرے گا۔ مگر اس کو یہ کیا خبر تھی کہ اس شہاب ثاقب کا رد لکھا جائے گا۔ اور اس کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ اور یہ طلسم خاک میں ملجائے گا۔

دیوبندیو! عبارت حفظ الایمان کا جب تمہارے پاس کوئی جواب نہیں اس کی کوئی ایسی تاویل نہیں جو اس کو کفر سے بچائے۔ جب تم نے اس کے لئے انتہائی عرق ریزیاں کریں۔ امکانی کوششیں کریں ایڑی چوٹی کے زور لگائے شرمناک جھوٹ بولے۔ حیا سوز افترا دہتان باندھ لئے۔ انفرادی و اجتماعی محنتیں کریں اور کسی طرح اس کا کفر نہ اٹھ سکا۔ کسی طرح اس کی توہین نہ مٹ سکی تو جلد توبہ کرو۔ ایمان لاؤ۔ اللہ تعالےٰ کی توہین سے بچو۔ اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخیوں سے باز آؤ۔ اور ان مفتری و کذاب اکابر دیوبند مرتدین و کفار کی پیروی اور اندھی تقلید سے بچو۔

پھر مصنف نے خود ہی غور کیا کہ اگرچہ میں نے یہ افترا کئے لیکن انکا بھانڈا ضرور پھوٹ جائے گا۔ اور دیوبندی قوم ہاتھ سے نکل جائے گی تو ان کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کہتا ہے :۔

اس کے بعد آپ غور کریں کہ جو تہمتیں مولانا تھانوی پر رکھی ہیں!

Marfat.com

آیا وہ موجود ہیں یا نہیں دیکھئے صـ۲۱ـ میں لکھا ہے ۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالےٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور چنیں وچناں ہیں ۔ا ھ یہ مضمون دروغ خالص نہیں تو کیا ہے ہم نے حفظ الایمان کی تمام عبارت نقل کردی ہے آپ خود دیکھ لیں کہیں یہ موجود ہے ۔ کیوں نہیں عبارت مولانا کی دکھاتا ۔ لخصًا (شہاب ثاقب صـ۱۲۳ـ)

اس بے حیا مصنف کو شرم نہیں آتی ۔ صریح جھوٹ بولتا ہے ذرا میں آفتاب کا انکار کرتا ہے اور شرماتا نہیں ۔ کہ حسام الحرمین صـ۲۱ـ کی جو یہ عبارت نقل کی ہے اس سے پہلے اصل حفظ الایمان کی عبارت موجود ہے جو ہم نے ابھی اوپر مع عربی ترجمے کے نقل کی ہے اس اصل عبارت حفظ الایمان کے بعد اعلیٰحضرت قبلہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اللہ تعالےٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور چنیں وچناں ہیں ۔ اس مصنف سے پوچھو کہ اعلیٰحضرت نے جو حفظ الایمان کی عبارت نقل کی وہ مصنف کی پیش کردہ عبارت حفظ الایمان میں لجنسہٖ ولفظہٖ موجود ہے جو چاہے اس کے لفظ حرف حرف نقطہ نقطہ مطابق کرے ۔ اگر مطابق نہ اترے تو اعلیٰحضرت قبلہ پر تہمت لگانے اور دروغ خالص بولنے کا الزام ہے ۔ جب بالکل مطابق اتر آئے تو وہ تہمت اور دروغ کی بلا اسی مصنف پر تو واپس آئے گی خود بولتا ہے اور دوسرے کی طرف نسبت کرتا ہے کہ حیا کا کوئی حصہ اس میں ہے ہی نہیں باقی رہی اعلیٰحضرت کی یہ عبارت کہ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو تو یہ

Marfat.com

تھانوی کی عبارت ہے نہ اعلیٰحضرت یہ فرمارہے کہ یہ تھانوی کی عبارت ہے۔ بلکہ
اعلیٰحضرت اس عبارت حفظ الایمان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ظاہر فرمارہے ہیں
حنّف کا فریب اور مغالطہ یہ ہے کہ اصل منقولہ عبارت حفظ الایمان کی تصحیح
قل کا مطالبہ کرتا نہیں۔ اور اس خلاصہ کا مطالبہ کرتا ہے کہ اس کو بلفظہٖ حفظ
لایمان میں دکھادو۔ یہ بالکل ایسا ہی جاہلانہ مطالبہ ہے جیسا پہلے براہین قاطعہ
ے متعلق کرچکا ہے۔ اور ہم نے اس جاہلانہ مطالبہ پر گفتگو کی ہے۔ مسلمانو دکھا
ہے کہ مصنّف کے پاس عبارت حفظ الایمان کا جواب نہیں ہے ایسے
ن فریب اور مغالطہ دیکر اوراق کو سیاہ کرتا ہے اسی طرح کا فریب یہ ہے
دوسرا اتہام خبیث دیکھئے اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا
جیسا علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے کو اور
ہر پاگل کو بلکہ ہر جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے۔ اَب اس
خبیث عبارت کو ڈھونڈھیئے کہیں بھی پتہ نہیں چلتا اس
مضمون کے ثابت کرنے کے واسطے ایک دوسری حفظ الایمان
نقل کردی ہے اور اگلی پچھلی عبارت حذف کردی ہے تاکہ لوگوں پر
اصلی معنے اور مقصد مؤلف کا کھُل نہ جاوے اور اس کے مکر
اور بہتان کا ظہور نہ ہوجائے ملخصًا (شہاب ثاقب ص۱۲۳)

مصنّف کی کوئی بات کذب وفریب سے خالی نہیں ہوتی کہ نہایت صاف
بات تھی اعلیٰحضرت نے حفظ الایمان کی اصل عبارت نقل کرکے اس کے مضمون
کو صاف الفاظ میں کہا تھا اس کو یہ مصنّف مکر و بہتان کہہ کر انصاف کا خون

Marfat.com

کر رہا ہے ہم ناظرین کے فیصلہ کے لئے ہر دو عبارات کو مقابلہ میں رکھ کر اس غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ ان دو عبارتوں میں کیا فرق ہے مضمون ہر دو کا ایک ہے یا نہیں۔

اصل عبارت حفظ الایمان بلفظہ	خلاصہ مضمون عبارت حفظ الایمان بالفاظہ اعلیٰحضرت قبلہ
اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (از حفظ الایمان)	غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے کو اور ہر پاگل کو بلکہ ہر جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے۔

ہر اردو خواں ان دونوں عبارتوں کو پڑھ کر یہ فیصلہ کرے گا کہ اصل عبارت حفظ الایمان میں جو مضمون تھا اس خلاصہ میں بالکل اسی مضمون کو مختصر الفاظ میں سلیس اردو میں لکھ دیا گیا ہے مضمون میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں ہوا اب مصنف کا اس خلاصہ مضمون کے متعلق یہ لکھنا کہ اس کا کہیں حفظ الایمان میں پتہ نہیں چلتا۔ کیسا صریح جھوٹ ہے اور نیز اس کا اس خلاصہ مضمون کو مکر و بہتان قرار دینا خود اس کے مکار اور بہتان طراز ہونے کی روشن دلیل ہے۔

اب باقی رہا مصنف کا یہ کہنا کہ اس مضمون کے ثابت کرنے کے واسطے ایک دو سطر حفظ الایمان نقل کر دی ہے۔ الحمد للہ کہ مصنف نے یہ تو اقرار کر ہی لیا کہ ایک دو سطر حفظ الایمان نقل کر دی ہے تو خود اپنے ہی کلام کا رد کر دیا اور خود اپنے

Marfat.com

نہ پر تھوک لیا - اَب رہی یہ بات کہ ایک دوسطر حفظ الایمان کی نقل کی ہے کہ جب یہ خلاصہ مضمون
) ایک دوسطر کا ہے تو اس سے زائد کا نقل کرنا خلاصہ مضمون سے زائد ہو جاتا اور اسکی حاجت ہی
ں تھی کہ حکم کفر تو صرف اس عبارت پر ہے کہ توہین شانِ رسالت تو اسی میں ہے کہ
نصور کے علم شریف کو بچوں پاگلوں۔ جانوروں چوپایوں کے مشابہ ٹھہرادیا
ب اس پر مصنّف کا یہ کہنا اگلی پچھلی حذف کردی ہے تو مصنّف ناواقف ہے
س کی اگلی پچھلی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ مفتی کو کوئی حاجت نہیں اگر مصنّف
نتری لکھنا جانتا تو ایسی بے اٹکل بات نہیں کہتا۔ کہ بعضے طلاق کے استفتے
یں ایک دو ورق بھرے ہوتے ہیں اور حکم ایقاع طلاق کا ایک جملہ پر
وتا ہے۔ اس میں اگلی پچھلی عبارت کی مفتی کو خاص حاجت نہیں ہوتی۔ اب
ہم مصنّف کو اس کی اجازت دیتے ہیں کہ تم اس کی اگلی پچھلی خوب دیکھ
بھال کر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس عبارت زیر بحث کے حکم کفر کو اگر ٹال
سکے ہو تو ٹال دو۔ کوئی صحیح توجیہ و تاویل بتا سکے ہو تو پیش کرو۔ اور
اس کے اصل معنے اور مقصد کو کھول سکے ہو تو کھول کر دکھاؤ۔

پھر مصنّف خود تھانوی جی کی ایک عبارت کو اپنے استدلال میں
اس طرح پیش کرتا ہے

> خود مولانا تھانوی اس رسالہ میں اور اس بحث میں فرماتے
> ہیں کیونکہ آپ ایجاد اور ابقاء عالم کے سبب ہیں اور معلوم ہے
> کہ جس کے سبب سے کوئی چیز ہوا کرتی ہے وہ ہمیشہ تابع
> اور غیر مقصود بلکہ بمنزلہ عبد و خدام کے ہوا کرتی ہے وہ

Marfat.com

کسی طرح اصلی مقصد کے برابر نہیں ہو سکتی ہے پس کیونکر یہ
ہو سکے گا کہ وہ حضور علیہ السلام کو برابر چنیں وچناں کے
اعتقاد کریں ملخصاً (شہاب ثاقب ص ۱۲۳)

مصنّف کا یہ کلام محض امکان ہے کہ تھانوی جی جب حضور کو سبب ایجاد و بقاء
عالم کہتے ہیں تو آپ کو چنیں وچناں کی برابر کیسے کہہ سکتے ہیں اور واقع یہ ہے
کہ تھانوی جی نے لکھدیا کہ حضور علیہ السلام چنیں وچناں کی برابر ہیں جیسا کہ
عبارت زیر بحث سے ظاہر ہے۔ تو مصنّف کی ساری کوشش ہی بیکار اور
رائیگاں ثابت ہوگئی اور مصنّف کی اس تقریر سے ایک نئی بات مذہب دیوبند
کے خلاف یہ ثابت ہوئی کہ جب حضور علیہ السلام سبب ایجاد عالم ہوئے تو اہلِ عالم
حضور کے بمنزلہ عبد و خدام ہوئے تو افراد عالم اپنے آپ کو غلام محمد، غلام احمد
غلام مصطفےٰ، عبد المصطفےٰ، عبد النبی، عبد الرسول کہہ سکتے ہیں۔ خصوصاً
جو اُمّت اجابت میں ہیں وہ اپنی اولاد کے یہ نام رکھ سکتے ہیں۔ مصنّف کے
نزدیک ان اسماء کی کوئی ممانعت نہیں۔ تو یہ مصنّف اپنے امام الطائفہ اسمٰعیل
دہلوی کے حکم سے مشرک و کافر ہوگیا (دیکھو تقویۃ الایمان ص ۵ و ص ۱۳)
تو مصنّف تھانوی جی کو بچانے کی سعی کر رہا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تو کفر سے
بچ نہ سکا اور یہ خود اپنے ہی امام کے حکم سے کافر و مشرک ہوگیا۔

پھر مصنّف ڈوبنے والے کی طرح جو تنکے کا سہارا تلاش کیا
کرتا ہے یہ بھی اسی طرح تفظ الایمان کی اس عبارت سے استدلال کرتا ہے۔
(دیکھئے ص ۱ کی سطر ۲۱ میں فرماتے ہیں کہ پس اس کا مقتضی صرف)

Marfat.com

اس قدر ہے کہ نبوت کے لئے جو علوم لازم وضروری ہیں وہ
آپ کو بتمامہا حاصل ہو گئے تھے۔ الخ اس عبارت سے کیا نکلتا ہے؟
آیا معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام اور زید عمر بکر
وغیرہ وغیرہ کے علوم میں مساوات ہے یا بہت بڑے فرق پر
حضرت مولانا کی عبارت صراحتہً دلالت کر رہی ہے۔ اگر ہم تسلیم
بھی کر لیں کہ ان کی عبارت اسی بات پر دلالت کر رہی ہے جو مجدد صاحب
نے ان کی نسبت لکھا ہے تو جیب یہ عبارت اسی صفحہ میں اس کے
بعد مذکور ہے پس یہ معنے نکالنے کسی طرح صحیح نہ ہو سکے گے اور نہ
ان کے دامن کو کوئی دھبہ لگ سکے گا لمعات (شہاب ثاقب ص ۱۲۴)

جواب اس عبارت حفظ الایمان سے بھی یہی نکلتا ہے اور یہی معلوم
ہوتا ہے کہ نانوتوی جی کے نزدیک حضور علیہ السلام اور زید و عمر و دیگر وغیرہ کے
علوم میں مساوات اور برابری ہو۔ اس لئے کہ علوم لازمہ نبوت بعض علم ہیں یا کل
علم۔ اگر بعض علم ہیں تو بالذات ہیں یا بالواسطہ تو ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام
کو بعض علم بالذات تو ہو نہیں سکتے اب رہے بعض علم بالواسطہ تو یہ بعض علم بالواسطہ
علم بالواسطہ ہونے کی بنا پر بھی تھانوی جی کے نزدیک حضور علیہ السلام اور زید و عمر۔ بچوں
پاگلوں۔ جانوروں چوپایوں میں مساوات اور برابری لازم آگئی۔ تو نانوتوی
جی کی اس عبارت میں بہت بڑے فرق پر صراحتہً دلالت کہاں ثابت ہوئی تو
آپ تو مصنف کو تسلیم ہی کرنا پڑے گا کہ نانوتوی جی کی عبارت اسی بات پر
دلالت کر رہی ہے جو اعلیحضرت نے تحریر فرمایا ہے اور اگر تسلی نہ ہوئی تو اور

Marfat.com

بھی سُن لیجئے اگر سعید یہ کہے کہ جیسا علم جناب گنگوہی صاحب کو تھا ایسا علم تو ہر کتے کو حاصل ہے۔ جیسا علم جناب نانوتوی صاحب کو تھا ایسا علم تو ہر اُلو کو حاصل ہے جیسا علم جناب تھانوی صاحب کو تھا ایسا علم تو ہر گدھے کو حاصل ہے۔ جیسا علم جناب دہلوی کو تھا ایسا علم تو ہر سور کو بھی حاصل ہے اور وجہ شبہ یہ بتائے کہ ان گنگوہی و نانوتوی تھانوی۔ دہلوی کو بھی بعض علم ہی تو ہے کہ کل علم کا انہیں حاصل ہونا تو عقلاً نقلاً باطل ہے۔ اور کتے۔ اُلو گدھے۔ سور کو بھی بعض علم ہی حاصل ہے اگرچہ گنگوہی و نانوتوی۔ تھانوی۔ دہلوی صاحبان کو درسیات کا علم جتنا آجکل مولویت کو لازم و ضروری ہے وہ انہیں بتما مہا حاصل تھا۔ تو اے دیوبندیو کیا تم ان کے لئے ایسا کہنا۔ لکھنا۔ چھاپنا۔ شائع کرنا پسند کرو گے۔ کیا اس جیسی عبارت میں ان کی توہین نہ کہو گے۔ اگر کہو کہ ہمیں ایسی عبارت پسند ہے اور اس میں ان کی کوئی توہین نہیں ہے۔ تو ان سب کے نام بنام لکھ کر ایسی عبارت چھاپو۔ اور اس پر اپنے اکابر کے مہر و دستخط بھی کرا دو۔ تو دُنیا دیکھ لیگی کہ واقعی تمہارے نزدیک ایسی عبارت میں توہین نہیں تھی اسی بنا پر تم نے اپنے اکابر کے لئے اس عبارت کو چھپوا دیا۔ شائع کر دیا۔ اور اس پر اپنے مہر و دستخط بھی کر دیے۔ ورنہ ہر شخص یہ یقین کرنے کے لئے مجبور ہے کہ جب تم ایسی عبارت کو اپنے اکابر کے لئے چھپوانا شائع کرنا گوارہ نہیں کرتے تو اس عبارت میں ضرور توہین ہے۔ اور کوئی تاویل کوئی توجیہ کوئی عذر اس کا توہین ہونا مٹ نہیں سکتا۔ کوئی حیلہ بہانہ اس عبارت کو توہین سے پاک ثابت نہیں کر سکتا۔ تو اے گستاخ دیوبندیو۔ اے بے ادب وہابیو اس

Marfat.com

ناپاک توہین آمیز عبارت کو سیدا نبیا۔ محبوب کبریا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی جناب میں سکھتے ہو چھاپتے ہو۔ شائع کرتے ہو۔ جب تم سے مسلمان یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عبارت میں سرکار رسالت کو توہین و تنقیص شان ہے تو اس بات پر اڑے ہوئے ہو کہ اس میں توہین نہیں ہے اس کی یہ تاویل ہے یہ توجیہ ہے۔ اور جھوٹے بہانے کر کے اُسے بنانے کے پیچھے پڑے ہوئے ہو کہ اس میں تنقیص شان رسالت ہرگز نہیں ہے۔ فلاں کلمہ فلاں جملہ اس کی صفائی کر رہا ہے۔ لہٰذا اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ اس عبارت میں توہین علم نبوی نہیں ہے تو ایسی ہی عبارت اپنے اکابر کے نام سے کیوں نہیں چھاپتے۔ ایسی ہی عبارت اپنے پیشواؤں کے لئے کیوں نہیں شائع کرتے۔ تمہاری یہ تاویلیں یہ توجیہیں آقا و مولا صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں تو صفائیاں ہیں۔ اور اکابر دیوبند کے لئے صفائی نہیں۔ یہ گستاخ عبارت۔ سید انبیا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے گالی اور توہین نہیں اور تمہارے اکابر کے لئے گالیاں اور توہین ہے۔ تو ظاہر ہو گیا کہ جو عزت تمہارے دلوں میں اپنے اکابر دیوبند کی ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہرگز ہرگز نہیں۔

اب باقی رہا مصنف کا ناپاک عذر اور گندہ بہانہ کہ یہ عبارت اسی صفحہ میں اس کے بعد مذکور ہے پس یہ معنے نکالنے کسی طرح صحیح نہ ہونگے تو اس مسمی سعید نے بھی اسی صفحہ میں چند سطر کے بعد ہی گنگو ہی۔ نانوتوی۔ تھانوی۔ دہلوی کے لئے ان کے علموں کو کتے۔ الو۔ گدھے۔ سور کے علموں سے تشبیہ دے کر یہ عبارت لکھ دی تھی کہ اگرچہ ان صاحبان کو درسیات کا علم جتنا آجکل سو لوہت کو لازم

Marfat.com

ضروری ہے وہ انہیں بتما ہما حاصل تھا۔ اب تمہارے قاعدہ سے گنگوہی نانوتوی تھانوی۔ دہلوی کے لئے توہین کے معنی نکلنے کسی طرح صحیح نہ ہونگے۔ اور پھر سعید کے اس عبارت کے لکھنے کے بعد اس کے دامن پر نہ کوئی دھبہ لگ سکے گا۔ تو مصنّف صاحب اگر تھانوی کی اس پچھلی عبارت سے پہلی عبارت کی صفائی ہوتی ہے تو سعید کی پچھلی عبارت سے بھی پہلی کی صفائی ہوجائے گی۔ تو اب سعید والی پوری عبارت اپنے اکابر کے حق میں وہی ان کے تین تین سطر کے القاب والے صاف لکھکر چھاپو۔ شائع کرو۔ مگر ہمارا دعوے ہے کہ تم اپنے اکابر کے لئے سعید کی عبارت جو عبارت حفظ الایمان کا چربہ ہے ہرگز ہرگز نہیں چھاپ سکتے۔ کہ فقط نہ تمہارے قلوب بلکہ تمہارا عمل شہادت دیگا کہ سعید والی عبارت کو تم اپنے اکابر کے حق میں توہین جانتے ہو۔ تو بے ایمانو تھانوی کی عبارت کو آقا و مولا سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کیوں توہین نہیں جانتے۔

ممکن ہے کہ مصنّف کی ابھی تشفی نہیں ہوئی ہو تو اور لیجئے۔ کہ ولید تھانوی صاحب کو بھی حامی سنّت حکیم الامۃ مولوی اشرف علی صاحب احمق رامت برکاتہم وفیوضہم تو غالباً آپ اس سے ناراض تو نہ ہوں گے کہ وہ تھانوی صاحب کے اوصاف ومدح کے کلمے اوّل میں بھی لکھ رہا ہے۔ اور آخر میں بھی لکھ رہا ہے۔ نہیں بلکہ ضرور ناراض ہوں گے کہ لفظ احمق گالی ہے اور گالی کو اسکی تعریف کے الفاظ نہیں میٹ سکتے بلکہ یہ تعریف کے الفاظ تمسخر قرار پائیں گے تو مصنّف اپنے اس قاعدہ کو کہ توہین کو تعریف میٹ دیا کرتی ہے اگر خود بھی صحیح جانتا ہے تو اپنے اکابر کے کئی سطر میں القاب واوصاف لکھے اور ان سے پہلے ایک کلمہ گالی کا بھی لکھ کر

Marfat.com

چھاپے - شائع کرے ۔ اور اگر نہیں چھاپتا اور نہیں شائع کرتا ہے تو ثابت ہو جائیگا کہ یہ قاعدہ صرف اللہ تعالےٰ کے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر عذر کرنے کے لئے بنایا - اپنے اکابر دیوبند کے لئے تیار نہیں کیا - وہا بیو ایسے ناپاک عذروں باطل تاویلوں سے تھانوی کا کفر اُٹھانا چاہتے ہو - تمہاری ان غلط باتوں سے ثابت ہو گیا کہ تمہارے پاس عبارت حفظ الایمان کی کوئی ایسی تاویل نہیں جس سے اس کا کفر اُٹھ سکے - تو جلد توبہ کرو - اور ان گستاخانِ اکابر دیوبند کی پیروی چھوڑ دو - پھر مصنف نے ایک صفحہ تک علوم دلازمۂ نبوت کا ذکر کیا جن کا زیر بحث عبارت حفظ الایمان سے کوئی تعلق نہیں اور پھر مصنف نے اسی کے ضمن میں لکھا :-

> اگر آپ کو اُس (علم نبوت) کی تفصیل کی ضرورت ہے تو منصب امامت مصنفہ جناب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رح ملاحظہ فرمائیں اور پھر معلوم کریں کہ کس قدر عظمت انبیاء علیہم السلام کی اور ان کے علوم کی ہے اور حضرت مولانا شہید رح کس طرح اعلیٰ درجہ کے معتقد انبیاء علیہم السلام کے ہیں اور نیز آبِ حیات قبلہ نما - ہدایۃ الشیعہ وغیرہ وغیرہ رسائل جناب مولانا نانوتوی رح کے دیکھیں جن سے وہ علوم مضامین معلوم ہونگے کہ جنکو مجدد صاحب کی سات پشت نے خواب میں بھی حضور علیہا السلام کے فضائل کی بابت نہ دیکھا ہوگا - (شہاب ثاقب صـ ۱۲۵)

مصنف نے یہ ایک صفحہ علوم لازمۂ نبوت کی شمار ہی میں صرف کیا اور عبارت

Marfat.com

زیر بحث کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکا ہم نے جو یہ عبارت شہاب ثاقب سے نقل کی یہ بھی مبحث سے غیر متعلق ہے لیکن جو اس میں مصنّف نے کئی صریح جھوٹ بولے ہیں ان کا اظہار کرنا اور حقیقت واقعی کا کما حقہ ظاہر کرنا ضروری سمجھا محض اس بنا پر اس عبارت کو پیش کیا گیا ہے۔ مصنّف کا پہلا و دوسرا کذب یہ ہے کہ اس نے یہ کہا منصب امامت میں کس قدر عظمت انبیاء علیہم السلام اور ان کے علوم کی ہے اور اس کا مصنّف دہلوی کس طرح اعلیٰ درجہ کا معتقد انبیا کا ہے تو میں اس کی صرف ایک دو عبارات نقل کرتا ہوں ناظرین بغور ملاحظہ کریں۔

بسیار چیز است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردن میشود حالانکہ امثال ہاں افعال بلکہ اقوی و اکمل ازاں ارباب سحر و اصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد

بہت چیزیں کہ مقبولوں کی معجزہ یا کرامت گنی جاتی ہیں ایسی بلکہ قوت و کمال میں ان سے بڑھ کر جادوگر اور طلسم والے کر سکتے ہیں۔

(منصب امامت مصنفہ اسمٰعیل دہلوی منقول فتاوی رشیدیہ ج ۳ ص ۲)

اس منصب امامت میں امام الوہابیہ نے صاف کہہ دیا اور وہابی عقیدہ کا اظہار کر دیا کہ کرامت اور معجزے کی برابری بلکہ ان سے بڑھ کر جادوگر اور طلسم والے دکھا سکتے ہیں تو وہابی عقیدے میں معجزہ نبوت کی دلیل نہیں کہ اس سے کامل و قوی تر عجائب جادوگر دکھا سکتے ہیں تو وہابیہ نے نہ تو نبوت ہی کو سمجھا نہ معجزہ کو جانا۔ اور جب ان کے نزدیک جادوگر حضرات انبیاء کرام سے بڑھ کر

Marfat.com

عجائبات دکھا سکتے ہیں تو ان کے عقیدہ میں انبیاء کرام کے مقابلہ میں زیادہ عظمت جادوگروں کو حاصل ہوئی تو ان بدبختوں نے جادوگروں کے مقابلہ میں حضرات انبیاء علیہم السلام کی عظمت گھٹا دی۔ اب مصنف کا صریح کذب دیکھئے کہ اسی منصب امامت اور اس کے مصنف کے متعلق خلاف واقعہ یہ لکھتا ہے کہ اس میں کس قدر عظمت انبیاء علیہم السلام کی اور ان کے علوم کی ہے اور اسکا مصنف دہلوی اعلیٰ درجہ کا معتقد انبیاء ہے۔ اس مصنف سے پوچھو کہ تمہارے عقیدے میں تو حضرات انبیاء کرام کی عظمت سے زائد جادوگروں کی عظمت ہے کہ جادوگر ان سے بڑھ کر عجائب دکھا سکتے ہیں اور یہی تو تمہارے امام کا حضرات انبیاء کرام کے متعلق اعلیٰ درجہ کا عقیدہ ثابت ہوا۔ پھر مصنف منصب امامت اور اس کے مصنف کی تصریح اور عقیدہ کے خلاف لکھ کر صریح جھوٹ بولتا ہے اور ان پر صریح افترا کرتا ہے ان کی تحریر کے بالکل خلاف لکھتا ہے اور جاہل دیوبندی قوم کو الٹا سمجھا کر صریح فریب دیتا ہے۔ پھر اسی منصب امامت کی دوسری شہادت بھی سن لیجئے :-

بیانش آنکہ حق جل وعلا بقدرت کاملہ	معجزہ کا بیان یہ ہے کہ حق تعالےٰ اپنی
خود در عالم تکوین تصرفے عجیب و	قدرت کاملہ سے تکوین میں اپنے
غریب بنابر تصدیق مقبولے از مقبولان	مقبولوں میں سے کسی مقبول کی تصدیق
خود میفرماید نہ آنکہ قدرت صدور خرق	کے لئے ایک عجیب وغریب تصرف
عادت در وایجاد میفرماید وادرا باظہار	کرتا ہے نہ یہ کہ معجزہ دکھانے کی قدرت
آں مامور می نماید (فیہ ایضاً) نہ اینکہ	اس مقبول بنی کو دے اور اس کو اس کے

Marfat.com

حق جل و علا ایشان را قدرت آثار تصرف عالم عطا فرموده (آخر میں یہ حکم ہے) ایں اعتقاد شرک محض است وکفر بحت۔ ملخصًا

(منصب امامت منقولہ فتاوی رشیدیہ ص ۳۷)

انبیاء کا حکم کرے۔ نہ یہ کہ حق تعالیٰ نے ان انبیاء کو تصرف عالم کی قدرت عطا فرمادی اور یہ اعتقاد کہ (انبیاء کو قدرت تصرف دی) شرک محض اور کفر خالص ہے۔

مسلمانو! اسی منصب امامت میں امام الوہابیہ نے وہابی عقیدہ بیان کیا کہ نبی معجزہ میں عاجز ہے۔ نبی کو خدا کی عطا کی ہوئی قدرت کا ماننا شرک محض اور کفر خالص ہے تو وہابی نبی کو تو معجزہ پر قدرت نہیں مانتا۔ اور اس کے مقابل جادوگر کو عجائب دکھانے پر قدرت مانتا ہے۔ اول تو اوپر کی عبارت میں جادوگر کی قدرت پر ایمان لے آنے کی تصریح گذری۔ علاوہ بریں وہابی جادو کو حرام جانتا ہے۔ اور ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ حرام وحلال افعال اختیاریہ ہیں جو تحت قدرت انسان ہوتے ہیں۔ تو وہابی نے بھی جادو کو حرام کہہ کر جادوگر کے تحت قدرت عطائیہ اور اس کا فعل اختیاری ہونا مان لیا۔ تو وہابیہ جادوگر کے عجائب دکھانے کی قدرت عطائیہ پر ایمان لائے اور حضرات انبیاء علیہم السلام کے معجزہ دکھانے کی قدرت عطائیہ پر ایمان لانے کی بجائے اس کو شرک محض اور کفر خالص اعتقاد کرتے ہیں تو اب مصنف سے پوچھو کہ تم نے بہت اچھل کر یہ کہا تھا کہ منصب امامت میں کس قدر عظمت انبیاء ہے۔ اور اس کا مصنف دہلوی کتنا اعلیٰ درجہ کا معتقد انبیاء ہے۔ اب آنکھیں کھول کر دیکھ لے کہ انہوں نے حضرات انبیاء کرام کی عظمت جادوگروں کی عظمت سے بھی گھٹادی کہ انہوں نے

Marfat.com

حضرات انبیا کو خرق عادت کے دکھانے سے عاجز جانا۔ اور جادوگروں کو اس پر قادر جانا۔ تو یہ مصنّف اس منصب امامت اور اس کے مصنّف کی تصریح اور عقیدہ کے بالکل خلاف لکھ کر صریح جھوٹ بول رہا ہے۔ اور ان پر صریح افترا کر رہا ہے اور اپنی جاہل دیوبندی قوم کو کیسا صریح فریب دے رہا ہے۔

ہاں اس میں ایک بات اور باقی رہ گئی کہ اس امام الوہابیہ نے نبی میں معجزہ کی خداداد قدرت کے اعتقاد کو شرک محض اور کفر خالص کہہ کر قرآن کریم کی صریح تکذیب کی۔ اور فرمان قرآنی کو صاف جھٹلایا۔ قرآن کریم میں ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ ترجمہ تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت میں بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ ہو جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح نے فرمایا وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ یعنی مادرزاد اندھے اور برص والے کو میں اچھا کر دیتا ہوں اور فرمایا اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ میں مردے جلا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ دیکھو ان آیات میں یہ افعال حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے تو ہیں اور یہ افعال خداداد تصرف کی قدرت ہی سے تو ہیں۔ اور تمہارے نزدیک انبیاء کو قدرت تصرف عطا نہیں ہوئی۔ تو تم ان آیات کے منکر ہوئے اور تمہارے نزدیک یہ شرک ہوئے تو ذرا سوچو کہ یہ شرک کس کے ہوئے۔ قرآن عظیم کے حضرت مسیح علیہ السلام کے۔ العیاذ باللہ

نیز تمہارے امام دہلوی نے یہ بھی کہا ہے کہ خدا نبی کو معجزہ کے اظہار کا

Marfat.com

حکم نہیں دیتا یہ کہہ کر بھی اس نے قرآن کریم کی تکذیب کی اور فرمان قرآنی کو جھٹلایا
حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ترجمہ اے موسیٰ تم ان (بنی اسرائیل) کے لئے دریا میں سوکھا
راستہ نکال دو کہ بنی اسرائیل پار ہو جائیں اور اللہ تعالےٰ ان سے فرماتا ہے
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ترجمہ اے موسیٰ تم دریا کو یونہی
کھلا چھوڑ دینا (پار اتر کر پانی ملا نہ دینا) کہ ڈبونی ڈوبنے والے ہیں۔ (یعنی وہ ابھی
اتریں اس کے بعد پانی ملے اور وہ ڈوبیں) وہابیو دیکھو ان آیات میں اللہ تعالیٰ
نبی کو اظہار معجزہ کا حکم دے رہا ہے تمہارے امام نے ان دونو آیات کی تکذیب کی
کہ دریا میں خشک راستہ نکال دینا اور پھر پانی کو پار اترنے کے بعد بھی رُکا
رکھنا اگر اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اس کی قدرت نہیں دی تھی تو ان کے لئے
حکم انہیں کیوں فرمایا۔ تو تمہارے نزدیک قرآن عظیم کے یہ دو شرک ہوئے۔
وہابیو بولو۔ اب اگر اپنے امام الوہابیہ دہلوی جی کی بات پر ایمان لاتے ہو
تو قرآن کریم چھوٹتا ہے۔ رب العلمین سے تعلق ٹوٹتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم سے رشتہ قطع ہوتا ہے۔ لہٰذا اس دہلوی ہی سے تعلق توڑو
اور اس مصنف کے فریب میں نہ آؤ۔ یہ سخت جھوٹا ہے جو اس دہلوی کو اعلیٰ
درجہ کا معتمد انبیا علیہم السلام کہتا ہے۔ اگرچہ اہل انصاف اور اصحاب فہم کے لئے
تو یہ جنصب امامت کی دو عبارتیں کافی ہیں لیکن دیوبندی قوم کے لئے ابھی اور
بھی چند عبارات کا پیش کرنا ضروری۔ تو ہم اسی امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی اور
دیگر تصنیفات سے کچھ روشنی ڈالیں۔ سنیئے :-

Marfat.com

تقویۃ الایمان کے صـ۴ پر ہے جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا
مختار نہیں۔ صـ۶۶ پر ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔
صـ۷۲ پر ہے جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان
معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ صـ۶۳ پر ہے۔ سب انبیا
اور اولیا اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ صـ۱۶
پر ہے۔ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے
بھی زیادہ ذلیل ہے۔ صـ۲۹ پر ہے ان باتوں میں بھی سب
بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور
نادان صـ۶۸ پر ہے اولیا اور انبیا امام زادہ پیر شہید یعنے جتنے اللہ کے
مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز
اور ہمارے بھائی گمراہ کو اللہ نے بڑائی دی ہے وہ بڑے
بھائی ہوئے۔ صـ۲۹ پر ہے ان باتوں میں سب بندے بڑے
اور چھوٹے برابر ہیں۔ عاجز اور بے اختیار صـ۳۴ پر ہے
اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے
وہ سب ارغب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔ صراط مستقیم
کے صـ۹۶ (فارسی میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے)۔ نماز میں پیر اور
اس کے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال سے جانا اگرچہ جناب
رسالتمآب ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور گدھے کے
تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔

Marfat.com

اس امام الوہابیہ دہلوی کی یہ دس عبارات بطور نمونہ کے پیش کیں جن میں حضرات انبیاء علیہم السلام کو اس نے ذرہ ناچیز سے کمتر، چمار سے زیادہ ذلیل، بے خبر نادان بڑے بھائی، عاجز، بے اختیار، بے حواس ان کی طرف خیال لے جانا نا۔ بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر۔ ان کی سرداری کو مثل چودھری اور زمیندار کے کہا اور بتایا۔

اب مصنف سے پوچھو کیا اس دہلوی گستاخ و بے ادب کو اعلیٰ درجہ کی عقل انبیاء کہتا ہے اور اس تنقیص شان رسالت کرنے والے کو انبیاء کی اور ان کے علوم کی بڑی عظمت کرنے والا لکھتا ہے۔ اور اسی طرح اس نانوتوی کو جو حضور ﷺ کی ختم نبوت کا منکر ہے۔ اور حضرات انبیاء کرام کی شان میں یہ سخت گستاخی و بے ادبی کرتا ہے کہ اپنے رسالہ تحذیر الناس میں لکھتا ہے۔

> انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر ص۵)

مسلمانو! یہ ہیں اس مصنف کے دہلوی و نانوتوی اکابر۔ جو شان انبیاء علیہم السلام میں ایسے سخت گستاخ و بے ادب ہیں۔ اور فضائل سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹانے والے ان کو یہ مفتری و کذاب مصنف اعلیٰ درجہ کا معتقد انبیاء لکھ کر صریح جھوٹ بولتا ہے اور عوام کو فریب دیتا ہے۔ اور پھر اسکی دیدہ دلیری دیکھو کہ اعلیٰحضرت قبلہ کی طرف نسبت کرکے لکھتا ہے کہ انہیں انکی سات پشت نے نہ دیکھا ہوگا۔ وہابیو! شان انبیاء علیہم السلام میں ان گستاخیوں

Marfat.com

گالیوں کو اعلیٰحضرت کی سات پُشت ہی کیا بلکہ سارے خلف اور تمام سلف صالحین۔ صحابہ و تابعین کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ اس وقت ایسے گستاخ و بے اَدب تو واجب القتل ہوتے تھے۔ اور ایسی ناپاک کتابیں تو دریا برد کر دی جاتی تھیں۔

پھر مصنّف ان علوم لازمۂ نبوت کے سلسلۂ گفتگو کو ختم کرکے پھر اصل بحث کی طرف رُخ کرتا ہے اور یہ لکھتا ہے :۔

> الحاصل جبکہ علوم لازمہ نبوت بتا مہا آپ کے واسطے حاصل ہیں اور اس کی تصریح خود تھانوی ذکر فرما رہے ہیں تو اب کون سی مخلوق آپ کے درجہ علمی کے قریب بھی پہونچ سکتی ہے خود انبیاء علیہم السلام تو پہونچ ہی نہیں سکتے چہ جائیکہ کوئی مخلوق دیگر ہو کہ بتا مہا علوم کا جاننا مخصوص آپ ہی کے ساتھ ہے۔ (شہاب ثاقب ص ۱۲۵)

مصنف اس کا تھانوی جی ہی سے سوال کرتا کہ وہ حضور علیہ السلام کے لئے جب جملہ علوم لازمہ نبوت کو ثابت اتنا تھا اور بقول مصنف یہ علمیت حضور ہی کے ساتھ خاص تھی حتیٰ کہ خود انبیا علیہم السلام بھی اس درجہ تک نہیں پہنچ سکے اور کوئی مخلوق بھی آپ کے درجہ علمی کے قریب کبھی نہیں پہونچ سکتی تھی۔ تو مصنف اس تھانوی سے یہی تو دریافت کرتا اے تھانوی جی جب حضور کا ایک درجہ علمی مخصوص و ممتاز تھا۔ وہ مرتبہ ناقابل شرکت اغیار تھا۔ تو تم نے حضور کو اس درجہ خاص و ممتاز سے کیوں نیچے اُتارا۔ اور مرتبہ ناقابلِ شرکت بین مطلق

Marfat.com

بعض کی شق لے کر کیوں زید و عمر ۔ صبی و مجنون حیوان کو شریک کیا ۔ لہٰذا اے مصنف اس تھانوی کا حضور کو اُس درجہ خاص و ممتاز سے نیچے اُتارنا ہی توہین و تنقیص شانِ رسالت ہے ۔ اور مرتبہ ناقابلِ علمِ شرکت میں مطلق بعض کی آڑ لے کر اغیار کو شریک کرنا ہی توہین علم نبوی ہے اور اغیار بھی ایسے جو ادنےٰ مخلوق ہوں اور ان میں بھی بعض ایسے ہوں جو ناقابل ہوں تو یہ اور زبردست توہین و تنقیص رسالت ہے اور توہین تنقیص شانِ رسالت تمہارے نزدیک بھی کفر ہے ۔ تو اب تو مصنف اعتراف کرے کہ تھانوی جی نے فی الواقع توہین و تنقیص شان رسالت کی ۔ اور حضور کو ان کے درجہ مخصوصہ سے واقعی نیچے اُتارا ۔ اور ان کے مرتبہ ناقابل شرکت میں ادنےٰ مخلوق کو قصداً شریک کیا ۔ تو وہ تھانوی ان اُمور کا مرتکب ہو کر یقیناً کافر و مرتد ثابت ہو گیا ۔ تو بحمدہ تعالےٰ اب تو تھانوی کا کفر خود مصنف کے کلام سے ثابت ہو گیا ۔ پھر مصنف نے یہ خود ہی احساس کیا کہ میں نے سات صفحات اِدھر اُدھر کی بے تعلق باتوں میں سیاہ کر دیئے ۔ اور عبارت زیر بحث کی ان سے کچھ صفائی نہ ہو سکی ۔ تو اس کی اب یہ توجیہ پیش کرتا ہے :۔

> ان کی دھوکہ دہی پر نظر ڈالئے کہ گفتگو کس بات میں ہو رہی تھی اور بات کون سی لا نکالی ۔ گفتگو اس بات میں تھی کہ حضور علیہ السلام پر اطلاق لفظ عالم الغیب جائز ہے یا نہیں ۔ حضور علیہ السلام کے علم اور مقدار علم میں تو بحث ہی نہیں ہو رہی ہے آپ ابتدا سے لے کر اخیر تک عبارت دیکھیں کہ تھانوی اس میں بحث کر رہے ہیں کہ اس لفظ کا بولنا آپ کی ذاتِ مقدسہ پر جائز نہیں ہے اس میں

Marfat.com

> تو یہاں گفتگو ہی نہیں کر رہے ہیں کہ آپ کو مخبیات میں سے کسی چیز کا علم ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کتنے مخبیات کا ہے ملخصاً

جواب: مصنف کی کوئی بات جھوٹ اور فریب سے خالی نہیں ہوتی جب اسکو عبارت زیر بحث میں کوئی واقعی توجیہ تو نہ مل سکی تو اس نے یہ تحریف شروع کی کہ تھانوی جی اس عبارت میں حضور علیہ السلام کے علم غیب حاصل ہونے یا نہ ہونے میں بحث نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ بحث اس بات میں ہے کہ حضور پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق اور کہنا جائز ہے یا نہیں یہ مصنف کی تحریف ہے بلکہ تھانوی جی اس عبارت میں حضور علیہ السلام کے علم غیب حاصل ہونے ہی پر گفتگو کرتے ہیں۔ اطلاق عالم الغیب پر یہ بحث ہرگز نہیں ہے اس کے فیصلہ کیلئے ہم پہلے مصنف ہی کا ایک حوالہ پیش کر دیں وہ لکھتا ہے :-

> جواب عقلا کے نزدیک اسی بات پر محمول ہوا کرتا ہے جو سوال میں مذکور ہو ورنہ جواب نہ ہوگا۔ (شہاب ثاقب ص۱۱۷)

تو مصنف کے اس قول کی بنا پر پہلے تو ہم حفظ الایمان سے سوال کو نقل کریں تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ سائل آیا حضور علیہ السلام کے لئے حصول علم غیب کا سوال کر رہا ہے۔ یا اطلاق لفظ عالم الغیب کا۔ تو الفاظ سوال یہ ہیں :-

> کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات اس معنے کر عالم الغیب خدا تعالے کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور بالواسطہ اس معنے کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔ زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے۔ (حفظ الایمان ص۱)

سوال ناظرین کے سامنے موجود ہے کہ سائل زید کے اس عقیدہ کو دیانت

Marfat.com

کرتا ہے کہ زید علم غیب کی دو قسمیں کرکے ذاتی علم غیب کو تو سوائے خدا کے اور کسی کیلئے نہیں مانتا۔ اور بواسطہ علم غیب کو حضور علیہ السلام کے لئے حاصل جانتا ہے۔ تو سائل صاف صاف زید کے اس عقیدہ کو پوچھتا ہے اور یہ نہیں پوچھتا کہ حضور علیہ السلام پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق آیا جائز ہے یا نہیں۔

تھانوی صاحب ظاہر ہے کہ پڑھے لکھے انسان ہیں کوئی لایعقل یا دیوانے تو تھے نہیں۔ کہ وہ جواب دیتے لفظ عالم الغیب کے اطلاق کے جائز ہونے اور نہ ہونے کا کہ سائل اس کو دریافت ہی نہیں کرتا ہے۔ بلکہ سائل تو زید کے عقیدہ کو پوچھتا ہے تو تھانوی صاحب اسی عقیدۂ زید کے متعلق لکھتے ہیں آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا (دیکھو تھانوی صاف حضور کے لئے حصول علم غیب میں بحث کرتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ حضور کو علم غیب تو حاصل ہے مگر ان پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق جائز نہیں۔ بلکہ کہتا ہے) اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے (دیکھو تھانوی صاف بواسطہ علم غیب کے حضور کو حاصل ہونے کو جو قول زید ہے صحیح نہیں مانتا نہ کہ صرف لفظ عالم الغیب کے مراد لینا تو اس کے بعد کہتا ہے۔ کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ ظاہر ہے کہ یہ تقسیم بحیثیت حصول علم غیب کے ہے نہ کہ بحیثیت اطلاق عالم الغیب کے۔ اس لئے کہ وہ کل غیب کے لئے آگے لکھتا ہے۔ اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی نقلی سے ثابت ہے تو تھانوی نے اس میں حضور کے لئے کل علم غیب کے حصول ہی کو تو باطل کیا ہے۔ نہ کہ اطلاق عالم الغیب کو۔ اور

Marfat.com

بعض علم غیب کے لئے اسی طرح یوں کہتا ہے اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ اس میں تھانوی صاحب نے بالکل صاف ہی کہدیا کہ حاصل ہے۔ یعنی علم غیب حاصل ہے تو بحث حصول علم غیب میں ہے نہ کہ اطلاق عالم الغیب میں۔ ورنہ مصنف بتلائے کہ حاصل کے معنے بولا جاتا ہے۔ یا اطلاق کیا جاتا ہے کس لغت میں ہے۔ مسلمانو دیکھو تھانوی نے اس حفظ الایمان کی زیر بحث عبارت میں صاف صاف حصول علم غیب ہی کو غیر صحیح بتایا اور اس کی ہر دو قسموں میں حصول علم غیب ہی کی نفی کی ..... تو تھانوی اس عبارت میں حصول علم غیب ہی کی بحث کر رہا ہے۔ اب مصنف کا اس عبارت میں یہ تحریف کرنا کہ تھانوی صاحب اس میں اطلاق لفظ عالم الغیب کی بحث کر رہے ہیں یہ تھانوی کی حمایت اور دوستی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تجہیل و تضلیل کرنی ہے۔ یعنی تھانوی اس قدر جاہل کہ سائل کے سوال ہی کو نہ سمجھا اور سائل تو زید کے عقیدہ کو پوچھتا ہے۔ اور تھانوی صاحب لفظ عالم الغیب کے اطلاق کا جواب دیتے ہیں تو مصنف نے حمایت کے پردے میں تھانوی صاحب خوب تجہیل کی۔ اور حفظ الایمان کی عبارت زیر بحث کی یہ توجیہ ہوئی یا تحریف ہوئی۔

اب یہ بھی دکھا دیا جائے کہ مصنف نے اس ایک تحریف میں کیا کیا تصرفات کئے۔ سوال عقیدہ کو سوال لفظ بنایا۔ نفی حکم کو تصحیح حکم قرار دیا۔

Marfat.com

تفتیش[۳] مرادِ معنے کو بحث لفظ ٹھہرایا۔ ابطال[۴] منشا کو تسلیم منشا بنایا۔ دلیل[۵] ابطال معنے کو دلیل مانعت لفظ بنایا۔ تو مصنّف نے اس توجیہ کو بہت اُچھل کر پیش کیا تھا تو یہ توجیہ تو ہوئی نہیں بلکہ نہایت شرمناک تحریف ثابت ہوئی اور تحریف بھی ایسی کہ پانچ تحریفوں کا مجموعہ قرار پائی۔ مصنّف نے یہود کی سنّت کو تازہ کر دیا۔

پھر مصنّف نے جب آگے دیکھا کہ عبارت حفظ الایمان میں تحریف کرنے پر بھی اس کا کفر نہ اُٹھ سکا تو اس نے لفظ ایسا پر اس طرح گفتگو شروع کی۔

> حضرت مولانا عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے علم کی برابر کر دیا یہ محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے اور اس سے بھی اگر قطع نظر کریں تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔ (شہاب ثاقب صـ۱۲۶)

جواب مصنّف نے اس میں دو باتیں کہیں پہلی بات یہ ہے کہ زیر بحث عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کلمہ تشبیہ کا ہے۔ تو عبارت حفظ الایمان کا اَب یہ مضمون ہوا کہ حضور علیہ السلام کا جیسا علم ہے اس کی مثل علم غیب تو زید و عمر کو بلکہ ہر بچے اور پاگل کو بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لئے بھی حاصل ہے۔ تو گویا اس عبارت میں تھانوی حضور علیہ السلام کے علم شریف کو زید و عمر۔ بچوں۔ پاگلوں۔ جانوروں چوپایوں کے علموں سے تشبیہ دے رہا ہے۔ تو مصنّف کے نزدیک حضور علیہ السلام کے علم شریف

Marfat.com

کو رذیل چیزوں سے تشبیہ دینے میں نہ توہین لازم آئے۔ نہ تھانوی پر حکم کفر ہو سکے۔ تو زیر بحث عبارت حفظ الایمان سے حکم کفر بچانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ لفظ ایسا کو کلمہ تشبیہ مانا جائے اور اس کے معنے مثل۔ مانند کے ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ زیر بحث عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کو کلمہ تشبیہ کا مراد نہ لیں اور اگر ایسا کو بمعنے اس قدر اور اتنا کے مراد لیں تو عبارت حفظ الایمان کا یہ مضمون ہو جائے گا۔ کہ حضور علیہ السلام کا جتنا علم ہے۔ اتنا یا اس قدر علم غیب تو زید و عمر کو بلکہ ہر بچے اور پاگل کو بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لئے حاصل ہے۔ تو گویا اس عبارت تھانوی نے حضور علیہ السلام کے علم شریف کو زید و عمرو۔ بچوں پاگلوں۔ جانوروں چوپایوں کے علموں کی برابر کر دیا۔ تو مصنف کے نزدیک اس صورت میں توہین لازم آجائیگی اور تھانوی صاحب پر حکم کفر کا فتوے صحیح قرار پائے گا۔ تو عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کو اتنا کے معنے میں مراد لینا جہالت محض ہے اور تھانوی کو کافر بنانا ہے۔ اور تھانوی کو حکم کفر سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ لفظ ایسا کو بمعنے اس قدر اور اتنا کے ہرگز نہ لیا جائے۔

بالجملہ مصنف کے نزدیک زیر بحث عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کلمہ تشبیہ ہے جو بمعنے مثل اور مانند کے ہے۔ اور جو لفظ ایسا کو کلمہ تشبیہ نہیں مانتا اور اس کو بمعنے اس قدر اور اتنا کے مراد لیتا ہے وہ محض جاہل ہے اور تھانوی کا مکفر ہے۔ اور توہین کنندۂ شانِ رسالت ہے۔ لہذا جو اس عبارت

Marfat.com

میں لفظ ایسا کو بمعنے اتنا کے لیتا ہے وہ محض جاہل۔ کافر۔ اور مکفر تھانوی ہے۔
مسلا تو تم نے مصنف کی لفظ ایسا کی گفتگو پڑھ لی۔ اب تھانوی صاحب کی وکالت کے مدعی۔ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند کی بھی سنیئے وہ اس زیر بحث عبارت حفظ الایمان کی صفائی میں اس مصنف شہاب ثاقب کے بالکل خلاف اپنے رسالہ توضیح البیان میں اس طرح تحقیق فرماتے ہیں۔

> واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنے میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنے اس قدر اور اتنا کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ (عبارت حفظ الایمان میں) متعین ہیں (از صفحہ ۸)
> اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید وعمرو ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو۔ حالانکہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذف کلام بلکہ مسخ کلام کا (از صفحہ ۱۳) عبارت متنازعہ فیہا (عبارت حفظ الایمان) میں لفظ ایسا بمعنے اس قدر اور اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی (از صفحہ ۱۷)

اس عبارات میں دربھنگی جی نے بھی دو باتیں لکھیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ زیر بحث عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کلمہ تشبیہ ہے اور بمعنے مانند اور مثل کے ہو تو علم نبوی اور علم زید وعمر بچوں۔ پاگلوں۔ جانوروں۔ چوپایوں کے علموں سے تشبیہ ہو جائے گی جس سے توہین شانِ رسالت لازم آئے گی جو وجہ تکفیر تھانوی صاحب ہے لہٰذا عبارت حفظ الایمان کو توہین شانِ رسالت و تکفیر

Marfat.com

تھانوی سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں لفظ ایسا کو کلمہ تشبیہ نہ مانا جائے جو بمعنے مانند اور مثل کے ہے تو دربھنگی جی کے نزدیک اس میں لفظ ایسا کو کلمہ تشبیہ کہنا۔ اور اس کو بمعنے مانند اور مثل کے لینا غلط ہے اور کلام کا مسخ کرنا ہے تو ان کے نزدیک جو شخص لفظ ایسا کو کلمہ تشبیہ کہہ کر بمعنے مانند و مثل کے عبارت حفظ الایمان میں مراد لیتا ہے وہ غلط گو۔ اور کلام کو مسخ کرنیوالا ٹھہرتا ہے۔ اور توہین کنندہ شان رسالت قرار پاتا ہے۔ اور تھانوی کا کفر ثابت ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ زیر بحث حفظ الایمان میں لفظ ایسا بمعنے اس قدر اور اتنا کے ہے۔ لہذا عبارت حفظ الایمان کو توہین اور وجہ تکفیر سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں لفظ ایسا کو بمعنے اس قدر اتنا مراد لیا جائے تو دربھنگی جی کے نزدیک ایسا کو بمعنے اس قدر اور اتنا مراد لینے میں عبارت حفظ الایمان کی صفائی ہوتی ہے۔ اور تھانوی جی حکم کفر سے بچتے ہیں۔

مسلمانو! ان دونوں دربھنگی جی اور مصنف شہاب ثاقب کا اختلاف دیکھو (۱) مصنف کہتا ہے عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کلمہ تشبیہ بمعنے مثل و مانند کے ہے (بمعنے اتنا کے ہرگز نہیں) دربھنگی کہتا ہے اس میں لفظ ایسا ہرگز کلمہ تشبیہ نہیں بلکہ بمعنے اس قدر اور اتنا کے ہے (۲) مصنف کہتا ہے اگر لفظ ایسا کو اس میں بمعنے اتنا کے لیا جائے گا تو عبارت میں توہین شان رسالت ہوگی۔ دربھنگی کہتا ہے اگر لفظ ایسا کو بمعنے اتنا کے لیا جائے گا تو عبارت میں ہرگز ہرگز توہین شان رسالت نہ ہوگی۔ (۳) مصنف کہتا ہے کہ حضور کے علم کو

Marfat.com

رذیلوں کے علموں سے تشبیہ دینا کفر نہیں۔ دربھنگی کہتا ہے کہ حضور کے علم کو رذیلوں کے علموں سے تشبیہ دینا کفر ہے۔ (۴) مصنّف کہتا ہے کہ جو شخص ایسا کو بمعنے اتنا کے کہتا ہے وہ علم نبوی کو بچوں یا گلوں جانوروں کے علموں کی برابر مان کر کافر ہو گیا۔ دربھنگی کہتا ہے کہ جو شخص ایسا کو بمعنے اتنا کے کہتا ہے وہ علم نبوی کو بچوں یا گلوں جانوروں کی برابر ماننے کر کافر نہیں ہوا (۵) مصنّف کہتا ہے کہ تھانوی صاحب نے ایسا بمعنے مثل کے کلمہ تشبیہ مراد لے کر لکھا ہے تو وہ کافر نہیں۔ دربھنگی کہتا ہے کہ تھانوی صاحب نے اگر ایسا کو بمعنے مثل کلمہ تشبیہ مراد لے کر لکھا تو وہ یقیناً کافر ہو گئے (۶) مصنّف کہتا ہے تھانوی صاحب نے ایسا کو اگر بمعنے اتنا مراد لیا ہے تو کافر ہو گئے۔ دربھنگی کہتا ہے تھانوی صاحب نے ایسا کو اگر بمعنے اتنا کے مراد لیا تو ہرگز کافر نہیں ہوئے (۷) مصنّف کہتا ہے جو عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو بمعنے اتنا کے کہتا ہے وہ محض جاہل ہے۔ دربھنگی کہتا ہے کہ جو اس میں لفظ ایسا کو بمعنے اتنا کہتا ہے وہ ہرگز جاہل محض نہیں (۸) دربھنگی کہتا ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا بمعنے اتنا اور اس قدر میں متعین ہے۔ مصنّف کہتا ہے کہ اس میں لفظ ایسا بمعنے اس قدر اور اتنا میں ہرگز متعین نہیں بلکہ کلمہ تشبیہ میں متعین ہے (۹) دربھنگی کہتا ہے عبارت مذکور میں ایسا کو بمعنے تشبیہ کے لینا غلط ہے۔ مصنّف کہتا ہے اس میں ایسا کو بمعنے تشبہ کے لینا غلط نہیں بلکہ صحیح ہے۔ (۱۰) دربھنگی کہتا ہے کہ ایسا بمعنے تشبیہ کے لینے میں کلام کا مسخ کرنا ہے۔ مصنف کہتا ہے اس میں ایسا کو بمعنے تشبہ کے لینے میں کلام مسخ نہیں ہوتا ہے۔ تو اب ان دونوں میں کون سچا ہے

Marfat.com

اور کون جھوٹا ہے ۔ اور کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے ۔ اور کس کی بات صحیح ہے اور کس کی غلط ہے ۔ یہ دیوبندی گورکھدھندہ ہے ۔ اور وہابی گتھی ہے ۔

میں اب مصنف ہی سے دریافت کروں کہ اس دیوبندی گورکھ دھندہ اور وہابی گتھی کو آپ ہی سلجھایئے کہ آپ اور دربھنگی صاحب کی متناقض باتوں ۔ مختلف ارادوں ۔ مقابل حکموں ۔ مخالف توجیہوں میں کس کی بات صحیح ہے اور کس کی غلط ہے اس کی مراد درست ہے اور کس کی نادرست اور کس کا حکم حق ہے اور کس کا باطل ہے اور کس کی توجیہ سچی ہے اور کس کی جھوٹی ہے ۔ اور تم میں ہر ایک نے دوسرے کی تجہیل و تکفیر کی ہے تو تم میں کون جاہل ہے اور کون غیر جاہل اور کون کافر ہے اور کون غیر کافر ۔ اب رہ گئی تمہاری جاہل دیوبندی قوم ۔ یہ دیکھیا آپ کے قدموں آکر پڑے ۔ یا دربھنگی کے چرنوں لگے ۔ آپ کا اتباع کرے ۔ یا دربھنگی کی پیروی کرے ۔ اور پھر وہ آپ کے قول کو حق جانے اور دربھنگی کی بات کو باطل مانے یا دربھنگی کے قول کو صحیح جانے اور آپ کے قول کو غلط مانے ۔ نیز آپ کے حکم کی بنا پر دربھنگی جی کو اب جاہل محض اور کافر و مرتد مانے ۔ یا دربھنگی جی کے حکم کی بنا پر آپ کو غلط کو اور کافر اعتقاد کیا جائے اور قابل عمل آپ کا حکم ہے یا دربھنگی کا حکم ۔ اور اگر دیوبندی قوم اس الجھن کو سلجھانا چاہے ۔ تو دونوں کے اقوال کو مان لے ۔ اور دونوں میں سے کسی کے حکم کو مسترد نہ کرے ۔ دونوں کو جاہل غلط گو کافر و مرتد نہ مانے اور دونوں کے اقوال کو حق و باطل نہ جانے ۔ ورنہ ان میں سے جس ایک کے قول کو مانے گی دوسرے کے حکم سے خود کافر ہو جائے گی ۔ تو ایک کے اتباع میں خود کافر ہو جائے گی اور انہیں سے

Marfat.com

کسی کو نہ مانے گی تو اس کفر سے خود تو بچ جائے گی۔

اَب باقی رہے تھانوی جی تو انہوں نے حفظ الایمان کی عبارت میں اگر لفظ ایسا کو اتنا اور اس قدر کے معنے میں استعمال کیا تو تھانوی جی مصنف کے حکم سے محض جاہل اور کافر اور توہین کنندہ شانِ رسالت ثابت ہوئے اور اگر تھانوی جی نے لفظ آبلے سے کلمہ تشبیہ مراد لیا ہے تو تھانوی جی اپنے وکیل دربھنگی جی کے حکم سے کافر اور توہین کنندہ شانِ رسالت قرار پائے۔ بیچارے تھانوی کے نصیب ہی میں جب کفر ہے تو وہ کفر سے کیسے بچ سکتا ہے یہ دونوں بہادر حمایتی بن کر اس کو کفر سے بچانے کیلئے میدان میں اُترے تھے آخر تنگ آ کر اُنہوں نے بھی تھانوی جی کو کافر اور توہین کنندہ شانِ رسالت قرار دے ہی ڈالا۔

مسلمانو! یہ مصنف تھانوی جی کو کفر سے بچانے کی فکر میں لفظ ایسا کی توجیہ اور معنے مراد کے درپے ہوا تھا نتیجہ یہ برآمد ہوا نہ تھانوی کو کفر سے بچا سکا۔ نہ خود اپنے آپ کو کفر سے بچا سکا۔ پھر مصنف نے تشبیہ کی مثالوں میں ایک صفحہ سے زاید لکھ مارا اور مثالوں میں ایک اپنی بے ادبی و گستاخ طبیعت کی بنا پر یہ مثال تشبیہ بھی لکھ ہی دی۔

دیکھئے باری تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ۔ یعنی کفار کو خطاب کر کے کہدو کہ جزا میں نیست کہ میں تم جیسا بشر ہوں مجھ پر وحی کی جاتی ہے اَب دیکھئے کہ کفار جن کی نجاست کا صریح اظہار قرآن میں آ گیا ہے۔ ان کی مماثلت ظاہر کیجاتی ہے۔

Marfat.com

مگر چونکہ یہ مماثلت فقط بشریت میں ہے اور دوسرے اوصاف سے کوئی غرض
وتعلق نہیں ہے اسلئے کوئی امر خلاف نہ ہوگا (چند سطروں کے بعد ہے) لیکن
بوجہ تحقق نفس بشریت مثل کہا گیا۔ ملخصاً (شہاب ثاقب ص۱۲۷)

مصنف کا شان رسالت میں گستاخیاں دیکھئے ادبیاں کرتے کرتے ابھی دل نہیں بھرا
تا اسی بنا پر آیتہ انما انا بشر مثلکم پیش کرکے یہ ناپاک استدلال کر ڈالا کہ حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کی مماثلت کفار سے فقط بشریت میں ظاہر کیجارہی ہے اور بوجہ تحقق
اس بشریت کے مثل کہا گیا ہے کیا اس بے ادب مصنف کو یہ خبر نہیں ہے کہ جو کلمات
راہ تواضع اپنی طرف نسبت کئے جاتے ہیں انکو سند بنا کر پیش کرنا یا ان سے استدلال
کرنا کسی بے ادب وگستاخ یا دشمن کا کام ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کے یہی اکابر براہ تواضع
لکھتے ہیں احقر رشید احمد۔ احقر اشرفعلی احقر الناس خلیل احمد۔ العبد المذنب محمد قاسم
ب کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ انکے کلمات تواضع کو سند بنا کر یہ استدلال کرے
ہ رشید احمد سب سے زیادہ حقیر ہے اشرفعلی بھی بڑا حقیر آدمی ہے اور خلیل احمد تو سب
وگوں سے زیادہ حقیر ہے اور محمد قاسم بھی گنہگار بندہ ہے پھر یہ لوگ بوجہ تحقق نفس حقارت
کے بھنگی۔ چمار وغیرہ حقیروں کے مثل ہیں اور چونکہ وہ اختر خود لکھتے ہیں تو بھنگی چمار وغیرہ
سے زیادہ حقیر ثابت ہوئے تو مصنف کیا اسکے استدلال سے ناخوش نہیں ہوگا ضرور
ناخوش ہوگا۔ تو یہ گستاخ مصنف اپنے اکابر کے لئے ایسے استدلال سے ناخوش
ہوتا ہے اور آقا و مولے سید انبیا محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات تواضع
سے ناپاک خود استدلال کرکے اپنے آپ کو اور کفار کو انکا مثل ثابت کرتا ہے۔ اس نے
پہلے اس آیتہ کریمہ کی تفسیر بھی دیکھ لی ہوتی۔ تفسیر خازن و تفسیر معالم التنزیل میں ہے

Marfat.com

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ قال ابن عباس علّم اللّٰہ تعالٰی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم التّواضع (از تفسیر خازن و معالم التنزیل مصری ج ۱۹۳)

یعنی آنہ قل انما انا بشر مثلکم کے متعلق حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو تواضع کی تعلیم دی۔

ان تفاسیر سے ثابت ہو گیا کہ اس آنہ کریمہ میں حضور علیہ السلام کو تواضع کی تعلیم دی گئی ہے۔ تو یہ حضور کے کلمات تواضع ہوئے۔ لہذا یہ گستاخ مصنف کلمات تواضع سے استدلال کر کے اپنی عداوت کا رسول علیہ السلام سے اظہار کرتا ہے۔ اگر اس کی ان تفاسیر تک رسائی نہیں تھی اور عربی زبان سمجھنے کی قابلیت نہیں تھی تو فارسی زبان کی مدراج النبوۃ ہی میں دیکھ لیا ہوتا

از جانب نبوت عبودیتے و انکسارے
و افتقارے و عجزے و مسکنتے بوجود آید مثل انما انا بشر مثلکم و مانند آں بوجود آید ما را بباید کہ دراں دخل کنیم و اشتراک جوئیم و اینسا نہ نمائیم بلکہ بر حد ادب سکوت و تحاشی توقف نمائیم خواجہ را میرسد کہ با بندۂ خود ہر چہ خواہد بگوید و بکند و استیلا و استعلا نماید و بندہ نیز با خواجہ بندگی و فروتنی کند دیگرے را چہ مجال و یارائے آنکہ دریں مقام درآید و دخل کند و از حد ادب بیروں رود و ایں مقام پائے لغزیدنے بسیارے از ضعفا جہلہ و قصر را بشان است ملخصاً

از مدارج النبوۃ کشوری ج ۱ ص ۱۱

حضور علیہ السلام کی طرف اپنی بندگی اور انکسار اور احتیاج اور عجز اور مسکنت کے کلمات صادر ہوں۔ جیسے انما انا بشر مثلکم اور اس کے مثل آیات و حدیث۔ تو ہمکو اس میں دخل دینا اور شرکت تلاش کرنا اور خوشی ظاہر نہ کرنی چاہیے بلکہ ہم حد ادب اور سکوت اور علیحدگی کا اظہار کریں۔ آقا کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بندے کو جو چاہے کہے اور کرے اور عظمت و سطوت کا اظہار کرے اور غلام بھی اپنے آقا کے روبرو بندگی اور عجز کا اظہار کرے کسی دوسرے کی کیا مجال و طاقت ہے کہ اس مقام میں اگر مداخلت کرے اور حد ادب سے باہر نکلے۔ یہ مقام بہت سے ضعیفوں جاہلوں کی لغزش کا اور انکے ضرر کا ہے

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس عبارت میں اس آیتہ کریمہ سے استدلال کرنے
الوں کا خاتمہ ہی کر دیا اور یہ بتا دیا کہ باآدب تو ایسی آیات واحادیث میں سکوت برتتے ہیں اور
ادب پر رہتے ہیں کسی طرح کی مداخلت واستدلال نہیں کرتے اور بے ادب گستاخ جاہل
ن سے خوشی کا اظہار کرتے ہیں انہیں مداخلت کرتے ہیں اور استدلال کر کے شرکت تلاش
رتے ہیں اور یہی مقام انکے لیے لغزش اور ضرر کا ہے۔

تو اس مصنف کے بے ادب وجاہل ہونے پر حضرت شیخ نے رجسٹری کر دی کہ یہ اسی
یتہ کریمہ سے شرکت مماثلت کا استدلال کر رہا ہے اور نہ فقط اہل ایمان کو بلکہ کفار تک کو
ضور علیہ السلام کا مثل ثابت کر رہا ہے۔ اگر اس مصنف میں ادب کا کوئی جز بھی ہوتا اور
یمان کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو ہرگز ہرگز حضور سے مماثلت اور برابری کا دعوے نہ کرتا۔
صنف اتنا غور کرتا کہ نبوت سے نیچے مرتبہ صحابیت کا ہے تو اگر حضرات انبیاء علیہم السلام سے مماثلت
ادعوے کر سکتے تھے تو صحابہ کرام کرتے۔ لیکن صحابہ کرام تو خود یہ فرماتے ہیں

لسنا مثل رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم (از شرح شفا شریف ملا علی القاری مصری ص ۲۶۲ ج ۲)
ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مثل نہیں ہیں۔

اس سے ثابت ہو گیا کہ حضرات صحابہ کرام اپنے آپ کو حضور سید عالم صلے اللہ علیہ
سلم کا مثل نہیں جانتے تھے اور یہ حضرات یہ کیسے جانتے ۔ کہ انہوں نے خود حضور علیہ السلام کی
بان مبارک سے یہ سنا تھا

ایکم مثلی (وفی روایۃ) لست مثلکم (بخاری شریف مجتبائی ج ۱ ص ۲۲۳)
تم میں کون سا میری مثل ہے (دوسری روایت میں ہے) میں تمہاری مثل نہیں ہوں

اس گستاخ مصنف کو نہ تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فرمان نظر آیا نہ یہ بخاری

Marfat.com

شریف کی احادیث نظر آئیں کہ خود حضور علیہ والسلام نے مدعیان مماثلت کا مونھ بند کر دیا ہے اور صاف فرما دیا ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں اور تم میں کون سا میری مثل ہے۔ یہ مصنف اگر حق پر ہوتا اور ما انا علیہ واصحابی پر ایمان لاتا تو ہرگز ایسی جرأت نہ کرتا۔ مصنف کی نظر میں اگر احادیث کی عظمت اور اقوال صحابہ کرام کی عزت ہوتی تو ہرگز مدعی مماثلت نہ بنتا۔

لیکن مصنف نے تو اپنے بزرگوں کی سنت کو زندہ کیا ہے اور اپنے پیشواؤں کا اتباع کیا ہے جسکو قرآن کریم نے نقل فرمایا ہے۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا (سورہ ہود پ ۱۲ ع ۷)

تو اس قوم کے سردار جو کافر تھے بولے ہم تو تمہیں اپنا مثل بشر دیکھتے ہیں۔

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

کافروں نے کہا تم تو نہیں مگر ہماری مثل بشر۔

(سورہ یٰس ع ۲۲)

ان آیات سے ظاہر ہو گیا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو اپنی مثل بشر کہنا کفار کا قول ہے کہ وہ انبیاء کو اپنی مثل بشر کہا کرتے تھے۔ مصنف نے بھی انہیں اپنے بزرگ کفار کی سنت کو زندہ کیا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ سے کفار کی مماثلت ثابت کر کے اپنا سلسلۂ اتباع کو ظاہر کر دیا کہ وہ اپنے بزرگ کفار کے قول پر اور مسلک پر ہے۔ تو جب یہ مصنف کفار کا متبع ہے ان کے قول پر ایمان لایا ہے تو پھر اس کو نہ کوئی حدیث فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ اقوال صحابہ کرام نہ اقوال سلف صالحین نافع ہو سکتے ہیں۔ پھر مصنف انہیں تشبیہ کی مثالوں میں ایک مثال پیش کر کے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا قول بیان کرتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایمانی کا ایمان جبریل میرا

Marfat.com

ایمان مثل جبریل کے ایمان کے ہے اور بعض نصوص میں کایمان الا نبیاء مثل نبیا مکے ایمان کے ہے۔ فرمایا گیا۔ چونکہ امام رحمتہ اللہ علیہ نے نفس ایمان میں تشبیہ دی اسلئے جملہ علما نے اس کلام کی تصدیق کی کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ معاذ اللہ حضرت امام اعظم نے اعاذ امت کو جبریل علیہ السلام اور انبیا کے برابر کر دیا نفس ایمان سب مومنین میں موجود ہے۔ اگرچہ ایمان انبیاء اور رسل ملائکہ کا نہایت قوی ہو اور ہمارا ایمان نہایت ضعیف ملخصاً

(شہاب ثاقب صـ۱۲۷)

مصنف کا ایک فریب یہ ہے کہ جس عبارت کو نقل کرتا ہے تو یہ نہیں ظاہر کرتا کہ کس کتاب میں ہے اور اس میں اسکا فریب یہ ہوتا ہے کہ گر کتاب کا نام لکھ دیا تو عبارت کی خیانت پکڑلی جائے گی اور وہ چوری سب پر ظاہر ہو جائے گی تو اس بنا پر کتاب کا نام ہی نہیں لکھتا۔ اسی قول امام کا حال سنیئے کہ وہ خود بھی لکھتا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ اب یہ ذکر نہیں کہ کس کتاب میں منقول ہے اور کون ناقل ہے پھر کہتا ہے وہ فرماتے ہیں ایمانی کایمان جبریل میرا ایمان مثل جبریل کے ایمان کے ہے۔ اس روایت کی تلاش کی گئی تو حضرت امام اعظم صاحب کی فقہ اکبر کی شرح میں جو حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ کی ہے یہ روایت بصیغہ مجہول ہے اور اس میں اتنے الفاظ اور زائد ہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ہے۔

روی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ	امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ سے روایت بیان
انہ قال ایمانی کایمان جبریل	کی گئی کہ انہوں نے فرمایا کہ میرا ایمان مانند
علیہ الصلوٰۃ والسلام ولا	ایمان جبرئیل علیہ السلام کے ہے اور میں

Marfat.com

قول مثل ایمان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام (از شرح فقہ اکبر مصری ص۱۲۳)

یہ نہیں کہتا کہ مثل جبرئیل علیہ السلام کے ایمان کے ہے۔

اس عبارت سے ایک بات تو یہ ظاہر ہوئی کہ اس کو روی کے صیغہ کے ساتھ ذکر کیا جو ضعف روایت پر دلالت کرتا ہے۔ دوسری بات یہ نکلی کہ مصنف کے منقولہ الفاظ سے اتنے الفاظ اور زائد ہیں ولا اقول مثل ایمان جبریل علیہ السلام یعنی میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میرا ایمان مثل جبرئیل علیہ السلام کے ایمان کے ہے مصنف نے ان الفاظ کو کیوں نقل نہیں کیا۔ یہ کیسی شرمناک خیانت ہے پھر مصنف نے جو ترجمہ کیا ہے اسی کی ممانعت حضرت امام ان الفاظ میں خود فرمارہے ہیں۔ اسی وجہ سے مصنف نے ان الفاظ کو پیش نہیں کیا۔ یہ کیسی صریح خیانت ہے۔ علاوہ بریں علامہ شامی خلاصہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں

قال ابوحنیفۃ اکرہ ان یقول الرجل ایمانی کایمان جبریل ولکن یقول امنت بما امن بہ جبریل (علیہ السلام) (از ردالمحتار مصری ج۲ ص۳۵۹)

حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا۔ میں آدمی کی اس بات کو ناپسند رکھتا ہوں کہ وہ یہ کہے کہ میرا ایمان مانند جبرئیل کے ایمان کے ہے لیکن وہ کہے کہ میں ان تمام چیزوں پر ایمان لایا جن پر جبرئیل علیہ السلام ایمان لائے۔

تو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اس کے خلاف ہے اور یہ زیادہ قوی ہے کہ اسکو روی کے صیغہ سے شروع نہیں کیا۔ نیز اس کی مائید حضرت امام محمد رحمۃ اللہ کا قول کرتا ہے

قال محمد رحمہ اللہ اکرہ ان یقول

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا میں اس کہنے کو

Marfat.com

ایمانی کایمان جبرائیل علیہ السلام بل یقول امنت بما امن بہ جبرائیل علیہ السلام (از شرح فقہ اکبر مصری صـ۸۶)

مگر وہ جانتا ہوں کہ میرا ایمان مانند جبرائیل علیہ کے ایمان کے ہے۔ بلکہ یوں کہے کہ میں اس پر ایمان لایا جس پر جبرائیل علیہ السلام ایمان لائے۔

تو اب ثابت ہوگیا کہ غالباً امام صاحب کی صحیح روایت یہی ہے کہ جس کی تائید بھی موجود ہے اور مصنف نے جس روایت کو نقل کیا یا تو وہ صحیح روایت ہی نہیں ہے اور ہے تو ضعیف ہے مگر مصنف نے تو اس میں بھی یہ خیانت کی کہ پوری روایت کو نقل ہی نہیں کیا اور جو کلمات اس کے مقصد کے خلاف تھے ان کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد مصنف نے لکھا اور بعض نصوص میں کا یمان الا نبیاء فرمایا گیا۔ (یعنی میرا ایمان) مثل انبیاء کے ایمان کے ہے۔ اس میں مصنف کا فریب یہ ہے کہ نہ تو ان بعض نصوص کا ذکر ہے نہ یہ بیان ہے کہ اس کو کس نے نقل کیا۔ اس کو ایسی حرکت کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ جب کتابوں تک رسائی نہیں تھی تو مصنف بننے کا کیا شوق تھا۔ میں نے اس کو بہت تلاش کیا مگر امام صاحب کا قول ہونا ہی ثابت نہیں۔ کیونکہ اس کے خلاف اقوال ملتے ہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :۔

نحن نعلم قطعا ان ایمان احاد الامۃ لیس کایمان النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ولا کایمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ باعتبار ھذا التحقیق وھذا معنے ما ورد لو وزن ایمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

ہم یقین کے ساتھ اعتقاد کرتے ہیں کہ بیشک افراد امت کا ایمان مثل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کے نہیں ہے اور نہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کے مثل۔ اس تحقیق کی بنا پر اور یہی وہ بات ہے جو وارد ہوئی ہے کہ اگر تمام مومنین کے ایمان کے مقابلہ میں۔

Marfat.com

بایمان جمیع المومنین — ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کو تولا جائے تو

لرجح ایمانہ (از شرح فقہ اکبر ص۷۷) — ان کا ایمان راجح ہوگا۔

نیز ہی علامہ علی قاری اسی شرح فقہ اکبر میں صاف تحریر کرتے ہیں

لا یجوز ان یقول احد ایمانی — کسی کو یہ کہنا جایز نہیں کہ میرا ایمان مثل

کایمان الانبیاء علیہم السلام بل — انبیاء علیہم السلام کے ایمان کے ہے بلکہ یہ

ولا ینبغی ان یقول ایمانی کایمان — کہنا بھی مناسب نہیں کہ میرا ایمان مثل ابوبکر

ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما وامثالھما — اور عمر رضی اللہ عنہما اور بزرگوں کے ایمان کے ہے

ان عبارات سے ثابت ہوگیا کہ کسی شخص کو یہ کہنا جائز ہی نہیں ہے کہ میرا ایمان مثل انبیاء کے ایمان کے ہے۔ لہذا اگر مصنف کا پیش کردہ قول امام اگر واقعی قول امام صاحب ہوتا تو ان مقلدین کی یہ جرأت نہیں تھی کہ اپنے امام کے قول کے خلاف لکھ دیں اور اپنے امام کو ناجائز فعل کا مرتکب بنائیں۔ تو اسکو قول امام بنانا مصنف کا حضرت امام اعظم پر افترا ہے۔ پھر مصنف کا اس کے بعد یہ کہنا جملہ علماء نے اس کلام کی تصدیق کی ہے۔ جملہ علماء سے مراد وہی دیوبندی ملے ہوں گے کہ وہی حضرات انبیاء علیہم السلام سے مماثلت کے مدعی ہیں۔ اور ان سے امتیوں کو اعمال میں بڑھا ہوا مانتے ہیں۔ تو ایمان میں بھی امتیوں کو انبیاء کی مثل ثابت کرتے ہونگے علماء اہلسنت کی تصریحات آپ دیکھ چکے ہیں کہ وہ امت اور انبیاء کے ایمان کی مماثلت کو ناجائز قرار دیتے ہیں تو وہ اس کلام کی تصدیق کس طرح کر سکتے ہیں۔ مصنف کا یہ علماء حقانی پر صریح افترا اس کذاب مصنف کے افترا سے کوئی نہ بچ سکے گا۔ حتیٰ کہ اس نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ ہی پر افترا کر دیا

پھر مصنف تشبیہ کی مثالوں کو ختم کر کے پھر اصل عبارت حفظ الایمان کی طرف لوٹتا ہے

Marfat.com

اور اس میں یہ توجیہ پیش کرتا ہے کہ تشبیہ فقط بعضیت میں ہے اسکو یوں کہتا ہے

> الحاصل نفس بعضیت سب کے علم میں اس تقدیر پر متحقق ہوگی۔ ہاں اگر تمام غیوب مراد ہوں تو البتہ بعض غیب آپ کے علم میں متحقق نہ ہوگا۔ پس وجہ تشبیہ فقط یہی صفت ہے۔ دوسری صفتیں نہیں، دیکھئے اگلی عبارت حفظ الایمان ہماری گفتگو پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے اھ یعنی نفس بعض مغیبات کا علم سب میں ہوگیا۔ اس سے کوئی تعلق نہیں کہ مقدار اس کی حضور علیہ السلام میں کیا ہے اور دوسروں میں کیا۔ اور ایّاے اشارہ نفس بعض کی طرف ہے وہ بعض ہرگز مراد نہیں جو رسول مقبول علیہ السلام کو حاصل ہے۔ غرض سیاق و سباق دلالت کرتے ہیں کہ نفس بعضیت میں تشبیہ ہے مقدار بعضیت میں نہیں ملخصاً (شہاب ثاقب ص۱۲۰)

بقول مصنف کے ہی جس کو ادنیٰ درجہ کا عبارت دانی کا سلیقہ حاصل ہوگا وہ اس کی جہالت آمیز گفتگو کو دیکھ کر کف افسوس ملے گا کہ مصنف تشبیہ کو بھی نہیں جانتا اور وہ مشبہ مشبہ بہ اور وجہ تشبیہ کو بھی نہیں پہچانتا۔ ہم ناظرین کے لئے حفظ الایمان کی اصل عبارت یہاں نقل کریں تاکہ ہر ایک کو سمجھنے میں آسانی ہو عبارت یہ ہے

> آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص۶)

Marfat.com

اس عبارت میں ظاہر ہے کہ کل غیب کی تقدیر پر تو تشبیہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہذا تشبیہ جو دی جارہی ہے وہ بعض علم غیب میں ہے۔ تو زید وعمر ہر بچے پاگل جانور کے علم مشبہ ہوا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم شریف مشبہ ہیں اور مطلق بعض مغیبات وجہ شبہ ہے ایسا حرف تشبیہ ہے۔ تو اس میں صاف طور پر ایک فرد کو دوسرے فرد سے تشبیہ دیجارہی ہے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم ہی کو زید وعمر اور بچے پاگل جانور کے علم سے تشبیہ دی ہے اور وجہ شبہ مطلق علم بعض مغیبات کو قرار دیا ہے۔ اب مصنف کی جہالت یا فریب یہ ہے کہ یہ مشبہ بہ مطلق بعض علوم کو قرار دیتا ہے۔ یعنی علم زید وغیرہ کو تشبیہ دیتا ہے مطلق بعض علوم سے۔ تو آج تک کسی سلیم الحواس نے فرد کو مطلق سے تشبیہ دی ہے جیسے کہئے کہ تھانوی صاحب تو بالکل ایسے ہیں جیسے آدمی۔ تو یہ مصنف کی توجیہ نہیں ہوئی۔ بلکہ خود اپنی لاعلمی اور جہالت کا اظہار ہوگیا۔

اب ایک ایسی تشبیہ کی مثال پیش کردوں کہ جوان کی ساری توجیہوں اور تاویلوں پر مشتمل ہوگی سنئے مولوی حسین احمد صاحب پر عالم ہونے کا اطلاق اور بولا جانا اگر بقول وہابی صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم اگر بعض علم مراد ہے تو اس میں ان کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو ہر بھنگی چمار ہر کتے ہر الو ہر سور کو بھی حاصل ہے اگرچہ ان کو درسیات کا علم جتنا آج کل مولوی کہلانے کو لازم وضروری ہے بتمامہا حاصل ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے اگرچہ اس قدر کہ یہ چیز اس کے کھانے کی ہے۔ تو مولوی حسین احمد صاحب میں اور بھنگی چمار اور الو گدھے کتے سور میں وجہ فرق بیان کرنا فرد ہے۔ (۱) اس عبارت میں یہ بھی تصریح موجود ہے کہ ان کو علم درسیات بقدر لازم مولویت بتمامہا حاصل ہے۔ (۲) اس میں گفتگو مولوی حسین احمد

Marfat.com

پر اطلاق لفظ عالم میں ہے - ان کے علم اور مقدار علم میں تو بحث ہی نہیں ہو رہی ہے - (۳) اس عبارت میں لفظ ایسا ہے لفظ اتنا تو نہیں ہے اگر لفظ اتنا ہوتا تو یہ احتمال ہوتا کہ ان کے علم کو بھنگی چمار آلو، کتے گدھے، سور کے برابر کر دیا - (۴) لفظ ایسا کلمہ تشبیہ کا ہے - (۵) اس جگہ یہ ہرگز ممکن نہیں کہ مقدار علم میں تشبیہ مقصود ہو (۶) نفس بعضیت میں تشبیہ دی جا رہی ہے مقدار بعضیت میں نہیں ہے - (۷) اگلی یہ عبارت کیونکہ انمیں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے اگرچہ اس قدر کہ یہ چیز کھانے کی ہے صاف طور پر دلالت کر رہی ہے (۸) بعض علم سب میں ہے اس سے کوئی تعلق نہیں کہ اس کی مقدار مولوی حسین احمد میں کیا ہے اور دوسروں میں کیا - (۹) لفظ ایسا کو بعد بعض کے کہا ہے - دیکھئے عبارت یہ ہے اگر بعض علم مراد ہے تو اس میں انکی کیا تخصیص ہے ایسا علم الخ تو ایسا سے اشارہ بعض مذکور کی طرف ہے کہ اسی میں گفتگو ہے - (۱۰) لفظ ایسا سے وہ بعض ہرگز مراد نہیں جو مولوی حسین احمد کو حاصل ہے کہ اس کا تو کہیں ذکر بھی نہیں - دہابیو - جیسی یہ حفظ ایمان کی عبارت ہے اور اس کو تو تم نے اللہ تعالے کے حبیب سید الانبیاء محمد مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لئے لکھکر چھاپ دیا ہے اور تم اس پر اڑے ہوئے ہو کہ یہ توہین نہیں ہے اس میں کسی طرح کی کوئی گستاخی نہیں ہے - ان توجیہوں تاویلوں بہانوں سے اسکو بنانے کے پیچھے پڑے ہوئے ہو - ہم نے بالکل اسی عبارت کا چربہ مولوی حسین احمد صاحب کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کو بھی چھاپو حفظ الایمان کی طرح اس کو بھی ہزاروں کی تعداد میں شائع کرو - اس پر اپنے اسوقت کے تمام اکابر کے دستخط کرالو - اور جو عبارت حفظ الایمان میں تم نے یہ دس تاویلیں توجیہیں بہانے - عذر صفائی کے گڑھے ہیں وہی دس کے دس اس مولوی حسین احمد کے متعلق عبارت میں بھی جاری کر لینا کہ تمہارے نزدیک ان توجیہوں عذروں سے ان

Marfat.com

مولوی صاحب کے حق میں یہ عبارت توہین نہیں ہوسکتی۔ لہذا اگر تمہارے اس دعوے میں صداقت کا شائبہ بھی ہے اور یہ دس بیس عذر واقعی صفائی کے لیئے کافی ہیں تو ان کو جلد از جلد چھاپو اور اس مسلمانوں کے اختلاف کو ختم کردو۔ اگر تم نے اس عبارت کو مولوی حسین احمد کے لئے چھاپ دیا اپنے اکابر کی اس پر مہریں اور دستخط کرا دیئے تو ہم مسلمان لوگوں کو سمجھا دیں گے کہ بھائیو تھانوی صاحب کو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص عداوت نہیں تھی دیوبندی قوم کی بولی ہی ایسی ہے۔ وہ اپنے بڑوں کو بھی ایسا ہی لکھتے ہیں۔ دیکھو جیسی حفظ الایمان کی عبارت ہے بالکل ایسی جیسی انہوں نے مولوی حسین احمد صاحب کے لئے بھی معہ اپنے اکابر کے دستخطوں مہروں کے چھاپ دی اور اس کی خوب اشاعت کر رہے ہیں۔

مسلمانو! وہ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنکے لئے ہر گالی۔ ہر گستاخی ہر بے ادبی ان دیوبندیوں کو گوارہ تھی۔ ہر توجیہہ ہر تاویل، ہر بہانہ، ہر عذر انکی گالیوں گستاخیوں کی صفائی کے لئے کافی تھا۔ لیکن ان دیوبندیوں کے سامنے اگر مولوی حسین احمد گنگوہی۔ دہلوی تھانوی صاحبانکی شان میں ایسی سخت عبارتیں لکھی جائیں تو کہینگے سخت توہین ہے گستاخی ہے اور کیا مجال ہے کہ وہ ان کے لئے ایسی عبارت سن سکیں اور اس پر اگر کوئی انہیں خود انہیں کی پیش کردہ تاویلیں۔ توجیہیں کہے تو کسی طرح سننے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ یہ دیوبندی جب اپنے ان اکابر کے لئے ایک کلمہ تک نہیں سن سکتے تو یہ ایسی گندی عبارتیں خود کس طرح چھپوا سکتے ہیں اور ان پر اپنے مہر و دستخط کر سکتے ہیں اور انکی اشاعت کیسے کرا سکتے ہیں۔

لہذا آفتاب کی طرح ثابت ہوگیا کہ ان تاویلوں توجیہوں حیلوں بہانوں عذروں کو وہ اپنے اکابر دیوبندی ملتوں کے لئے کسی طرح ماننے کی لئے تیار نہیں ۔ حفظ الایمان کی جیسی عبارت وہ اپنے بڑوں کے لئے چھاپ کر شایع کرنے کے لئے راضی نہیں ثابت ہوا

Marfat.com

ہ اس عبارت میں ضرور توہین اور گستاخی ہے۔ اور ان تاویلوں توجیہوں سے ان کی صفائی نہیں ہوتی۔ ان بہانوں عذروں سے ان کی توہین وگستاخی کی گندگی نہیں دھلتی۔

تو مسلمانو! سوچو اور غور کرو کہ ان دیوبندیوں کی نظر میں جس قدر اپنے دیوبندی اکابر کی زت وعظمت ہے اتنی محبوب کبریا سیّد الانبیا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت نہیں ن وہابیوں کے دل میں جتنی اپنے وہابی ملّوں کی محبت والفت ہے اس قدر سیدالمرسلین خاتم ین حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت نہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ محبت کا صحیح ازہ تقابل کے موقع پر اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے

ہم مصنف کو بھی یہی چیلنج دیتے ہیں کہ اگر اس کے نزدیک اس عبارت حفظ الایمان میں ہین سرکار رسالت نہیں ہے اور اس کی یہ توجیہیں تاویلیں اس عبارت سے توہین وتنقیص نیوی کو اٹھادیتی ہیں تو اپنے ان چاروں اکابر دیوبندی۔ گنگوہی نبیٹھی تھانوی کے لئے ں عبارت لکھ کر اس پر اپنے مہر دستخط ثبت کر کے چھاپے اور ہزاروں کی تعداد میں شایع ے جب تو تیرے دعوے میں صداقت ہے ورنہ تو سخت جھوٹا کاذب ہے مگر ہمارا یہ دعوے مصنف اپنے اکابر کے لئے ایسی عبارت کو گوارہ کر سکے گا نہ ایسی نابا تاویلوں بہانوں کو ہ سکے گا الا لعنۃ اللہ علی الظالمین (فصل تاسع اور عبارت حفظ الایمان)

مصنف عبارت حفظ الایمان پر جو کچھ تاویلیں کر سکتا تھا اور جس قدر توجیہیں کر سکتا اور اس میں جسقدر مغالطے دے سکتا تھا وہ سب اس سے پہلی فصل میں دے چکا اور یہ بھی اس نے جو کچھ کہا اور لکھا وہ ان کے ذہن نارسا کی پیداوار نہیں ہے چونکہ مصنف جیسے لم ناقابل میں اتنی صلاحیت کہاں ہے یہ سب اس نے تھانوی جی کے سائے تین دن لے مبسوط رسالہ سے اخذ کیا ہے جسکا مختصر نام بسط البنان لکف اللسان عن کا تب

Marfat.com

حفظ الایمان ہے جس کے رد میں مبسوط کتاب وقعات السنان الی حلق الملسمی بسط البنان ۴۷ صفحات کی بریلی شریف میں ۱۳۳۱ھ میں شائع ہوا۔ جس میں تھانوی جی سے ایک سو بتیس سوالات کئے گئے ہیں اور آخر میں ان کو چیلنج مناظرہ دیا گیا ہے پھر اس رسالہ بسط البنان کی چند سطریں رد سے اس واقعات السنان میں باقی رہ گئی تھیں ان کے رد میں مستقل کتاب ادخال السنان الی الحلق بسط البنان نو ۹ صفحات کا ۱۳۳۱ھ میں بریلی شریف میں چھپا اسمیں ایکسو ساٹھ ۱۶۰ مطالبات کئے گئے اور یہ ہر دو واقعات السنان وادخال السنان تھانوی صاحب کے پاس رجسٹری کر کے روانہ کر دیئے گئے۔ تھانوی صاحب ان کے پہنچ جانے کے بعد برسوں بلکہ مدتوں تک جیئے لیکن ایک حرف ان کے جواب کے نام سے نہ لکھ سکے اور نہ مناظرے ہی کے لئے تیار ہو سکے۔ ان کی قوم ایک مرتبہ فریب دے کر تھانوی صاحب کو مراد آباد لے آئی تھی جب مراد آباد پہنچ کر تھانوی جی کو یہ معلوم ہوا کہ یہاں مناظرہ طے ہو چکا ہے اور اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ مناظرے کے لئے تشریف لا چکے ہیں۔ تو مکان میں چوڑیاں پہن کر چھپ گئے اور یا پولس المدد اور اے دارو غہ الغیاث کی فریاد شروع کر دی۔ کسی طرح اعلیحضرت قدس سرہ کے مقابلہ میں نہ آسکے اور مراد آباد سے مونہہ چھپا کر بھاگے۔ اور اپنے عجز اپنی شکست فاش کے نہ مٹنے والے نقش ہر زبین مراد آباد پر ثبت کر دیئے۔

مصنف نے اس فصل میں کسی نئی بات کو پیش نہیں کیا ہے بلکہ انھیں کہی ہوئی باتوں کا اعادہ کیا ہے۔ ہاں اس میں اپنی قابلیت و علمیت کے اظہار کے لئے بڑی بڑی ڈینگیں ماریں ناظرین نے مصنف کی قابلیت و عالمیت کا کافی اندازہ اتنی سی کتاب سے کر لیا ہوگا۔ لہذا اس فصل میں ہم مختصر گفتگو کریں گے۔ مصنف کہتا ہے

اکسی چیز کا نفس الامر میں تحقق ہونا دوسری بات ہے اور اس پر کسی لفظ کا اطلاق کیا

Marfat.com

جانا دوسری چیز ہے بسا اوقات کوئی چیز متحقق ہوتی ہے مگر اس کے اسم کا بولنا ممنوع ہوتا ہے۔ دیکھئے جملہ اشیا کا پیدا کرنے والا خداوند کریم ہے لیکن اس کو خالق القردۃ والخنازیر یعنی پیدا کرنے والا سوراور بندروں کا کہنا ممنوع ہوا ہے بوجہ شبہ اہانت کے علی ہذا القیاس خود باری تعالےٰ فرماتا ہے اَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ مگر لفظ زارع کہنا ممنوع ہوا کہ سو ہم اہانت ہے اس قسم کے بہت سے الفاظ ہیں کہ با عتبار معنے کے صحیح ہوتے ہیں مگر ان الفاظ کا بولنا ذات خداوندی عزوجل یا ذات رسالتمآب علیہ السلام کے واسطے ممنوع ہوتا ہے (از شہاب ثاقب صہ ۱۲۹)

مصنف کی اتنی بات تو مسلم ہے کہ بہت سے ایسے الفاظ ہوتے ہیں کہ وہ با عتبار معنے کے صحیح ہوتے ہیں لیکن ان الفاظ کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔ اب باقی رہا اس پر الفاظ کا اطلاق نہ کیا جانا اس کی چند صورتیں ہیں۔ ایک قسم تو وہ ہے جس کی مصنف نے دو مثالیں دی ہیں مثلاً الخالق القردۃ والخنازیر اور زارع پیش کیں ان الفاظ کا اطلاق شرعاً ممنوع ہے۔ مگر شرعاً ممنوع ہونا اس کے ممنوع ہونے کے لئے کسی دلیل شرعی کی حاجت ہے ان دونوں کے ممنوع ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ نقص و اہانت کے معنی پر بھی مشتمل ہے۔ ایک قسم ہے کہ ان الفاظ کا اطلاق شرعاً ممنوع نہیں اسلئے اسکے ممنوع ہونے پر کوئی دلیل شرعی موجود نہیں لیکن عرف میں ان کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔ جن کی مثالیں مصنف نے یہ دی ہیں

مثلاً عالم کا لفظ ہر اس شخص پر بولنا جائز نہیں ہے کہ جو ایک مسئلہ کا جاننے والا ہو بلکہ اگر کسی نے دس پندرہ مسئلے یاد کر لئے تو اس کو بھی کوئی عالم نہیں کہہ سکتا۔ اگرچہ با عتبار لغت کے وہ عالم ہو گیا ہے۔ علی ہذا القیاس

Marfat.com

ہر مالدار کو سیٹھ نہیں کہہ سکتے ہیں (شہاب ثاقب ص۱۲۹)

ایک قسم وہ ہے کہ ان الفاظ کے اطلاق کی ممنوعیت پر کوئی دلیل شرعی نہیں لیکن ان کا اطلاق محض ادب کی بنا پر نہیں کیا جاتا ہے چنانچہ اکثر اسماء الٰہی ایسے ہی ہیں کہ ان کا اطلاق خالق پر بھی آیا ہے اور مخلوق پر بھی وارد ہوا ہے۔ چنانچہ قاضی عیاض شفا شریف میں اور علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں،

ان ما جاء ای من الاسم والصفۃ مما اطلقہ الشرع ای فی الکتاب والسنۃ علی الخالق ای تارۃ وعلی المخلوق ای اخری لما بینھما من الاشتقاق اللغوی فلا تشابہ بینھما فی المعنی الحقیقی بل اطلاقہ علی غیرہ سبحانہ وتعالیٰ انما ھو بالطریق المجازی اذ صفاتہ القدیم ای الازلی الابدی لان ما ثبت قدمہ استحال عدمہ بخلاف صفات المخلوق ای الممتنا حدوثہ بالدلیل العقلی والنقلی فکما ان ذاتہ تعالیٰ لا تشبہ الذوات ای وان وقع الاشتراک

جس نام اور صفت کا شریعت نے کتاب و سنت میں کبھی خالق پر کبھی مخلوق پر اشتقاق لغوی کی بنا پر اطلاق کیا ہے۔ تو حقیقی معنے میں ان ہر دو میں کوئی تشابہ نہیں ہے بلکہ اس کا غیر خدا پر اطلاق صرف بطریق مجاز ہے اس لئے کہ قدیم ازلی ابدی کی صفتیں جن کا قدیم ہونا ثابت ہوا۔ اور معدوم ہونا محال ہو وہ مخلوق کی ان صفتوں کے خلاف ہیں جنکا حادث ہونا دلیل عقلی و نقلی کے مشاہدہ سے ثابت ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور ذاتوں کے مشابہ نہیں ہے۔ اگرچہ لفظ ذات کے اطلاق میں اشتراک پایا جاتا ہے اسی طرح خدا کی صفتیں جیسے علیم حلیم

Marfat.com

فی اطلاق الذات کذلک صفاتہ
کالعلیم والحلیم والصبور و
الشکور والسمیع والبصیر والحی
والمرید والمتکلم والقادر لا
تشبہ صفات المخلوقین ای من
جمیع الجہات اذ صفاتہم ای لحدوثہا
لا تنفک ای لا تزول عن الاعراض و
لا اغراض ای عروضہما وہو تعالی منزہ عن ذلک

صبور۔ شکور۔ سمیع۔ بصیر۔ حی۔ مرید۔ متکلم
قادر۔ مخلوق کی تمام جہات سے صفتوں کے
کے مشابہ نہیں اس لئے کہ صفات مخلوق
اپنے حدوث کی بنا پر اعراض و اغراض کے
عارض ہونے سے جدا نہیں ہوتیں اور وہ
اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے بلکہ وہ اپنے
صفات و اسماء کے ساتھ ہمیشہ متصف
ہے۔

حضرت ملا علی قاری اسی شرح شفا شریف میں اسماء الٰہی کے مخلوق پر اطلاق کرنے میں مدعیان شرکت کا رد فرماتے ہیں۔

لا یتصور اشتراک المخلوق مع الخالق
فی نعت من النعوت بحسب الوصف
الحقیقی وانما یکون بملاحظۃ المعنی
المجازی او العرفی فاللہ سمیع بصیر
علیم حی قدیر مرید متکلم وقد اثبت
ہذہ الصفات ایضا لبعض المخلوقات
ولکن بینہما بون بین۔

(از شرح شفا معری ج ۱ ص ۱۵)

باعتبار وصف حقیقی کے صفات سے کسی
صفت میں خالق و مخلوق میں شرکت متصور
نہیں اور جو شرکت ہوتی ہے وہ معنے مجازی
یا عرفی کے لحاظ سے۔ تو اللہ تعالیٰ سمیع بصیر
علیم۔ حی۔ قدیر۔ مرید۔ متکلم ہے۔ اور یہ
صفات بعض مخلوقات کے لئے بھی ثابت
ہیں لیکن ان ہر دو اطلاق کے درمیان
فرق کھلا ہوا ہے۔

خود قرآن کریم نے بعض اسماء الٰہی کو انسان کے لئے اطلاق کیا ہے چنانچہ اون نہیں

Marfat.com

جانتا ہے کہ سمیع وبصیر اللہ تعالےٰ کے اسماء میں سے ہیں۔ خود قرآن فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ (سورہ حج) اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (سورہ اسرا)

بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے بیشک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔

ان آیات میں سمیع وبصیر اللہ تعالےٰ کے لئے قرآن کریم نے بیان فرمائے۔ اب انہیں کا اطلاق قرآن کریم نے مطلق انسان کیلئے ذکر کیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْہِ فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔ (سورہ الدہر ع ۹ ج)

بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ اُسے جانچیں پھر اُسے سمیع وبصیر (یعنی دیکھتا اور سنتا) کر دیا۔

قرآن کریم نے اس آیت میں انسان پر سمیع وبصیر کا اطلاق کیا۔ اور حضرات انبیاء علیہم السلام پر تو بہت سے اسماء الٰہی کا قرآن کریم نے اطلاق کیا ہے۔ علامہ قاضی عیاض نے ان کو جمع کیا ہے۔

ان اللّٰہ تعالیٰ خص کثیرا من الانبیاء بکرامۃ خلعہا علیہم من اسمائہ کتسمیتہ اسحٰق واسمٰعیل بحلیم وحلیم وابراھیم بحلیم ونوح بشکور وعیسٰی وبحیٰی ببر وموسٰی بکریم وقوی ویوسف بحفیظ علیم کما نطق بہ الکتاب العزیز فی مواضع ذکرہ۔

(از شرح شفا شریف جلد ۲)

بیشک اللہ تعالےٰ نے بہت سے انبیاء کو اپنے اسماء کی خلعت وکرامت کے ساتھ مخصوص فرمایا جیسے حضرت اسحاق واسمٰعیل کا نام علیم وحلیم حضرت ابراہیم کا نام حلیم حضرت نوح کا شکور۔ حضرت عیسٰی ویحییٰ کا بر۔ حضرت موسٰی کا کریم وقوی۔ حضرت یوسف کا حفیظ وعلیم جیسا کہ قرآن کریم ان کے ذکر کے مواضع میں ناطق ہے۔

Marfat.com

اس عبارت میں حضرت قاضی عیاض نے بعض انبیاء علیہم السلام پر اسماء الٰہی کا
اق جو قرآن کریم نے کیا ہے۔ بیان فرمایا۔ اب باقی رہے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
ہ تعالےٰ نے ان کو افضل الانبیاء والمرسلین بنایا تو انھیں تمام اسماء و صفات الٰہی
ے متصف کرکے اپنا مظہر اسماء و صفات کیا۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
ج النبوۃ کا خطبہ شروع کرتے ہیں۔

اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ	وہی اول اور آخر اور ظاہر و باطن ہے
طِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ایں کلمات	اور وہ ہر شئی کا جاننے والا ہے۔ یہ معجزنما
زمات ہم مشتمل بر حمد و ثنا الٰہی	کلمات جس طرح اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا
ہ تعالےٰ و تقدس کہ در کتاب مجید خطبہ	پر مشتمل ہیں کہ قرآن مجید میں ان کے ساتھ
ہائے خود بداں خواندہ۔ و ہم متضمن	خدا کی کبریائی کا خطبہ پڑھا گیا۔ اسی طرح یہ
۔ و وصف حضرت رسالت پناہی ست	حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و
اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ وی سبحانہ و را	صفت پر بھی مشتمل ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے
ں تسمیہ و توصیف نمودہ و چندیں	ان کو ان کلمات کے ساتھ مسمےٰ اور موصوف
ہائے حسنیٰ الٰہی جل شناست کہ در وحی	کیا اور اللہ تعالےٰ کے بہت سے اسماء حسنیٰ
و غیر متلو حبیب خود را بداں تا ببرد	ہیں جو اس نے وحی متلو اور غیر متلو میں ان
یہ جمال و حلل کمال دے۔ ساختہ اگر دی	کے ساتھ اپنے حبیب کو متصف کیا۔ اور ان کے
اللہ علیہ و آلہ وسلم تمامۂ اسماء و صفات	جمال و کمال کو ان سے مزین فرمایا۔
تخلق و متصف ست باوجود آں بہ	اگرچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تمام اسماء
ہ از ان بخصوص نامزدہ و نامور	و صفات الٰہی کے ساتھ متصف اور خلق
	میں باوجود اس کے انہیں سے بعض کے

Marfat.com

گشتہ است مثل نور[1]-حق[2]-علیم[3]
حکیم[4]-مومن[5]-مہیمن[6]-ولی[7]-ہادی[8]
رؤف[9]-رحیم[10] وجز آن وایں اسم
اول[11] وآخر[12] وظاہر[13] وباطن نیز

سات خصوصیت سے نامزد فرمایا۔ جیسے نور
حق۔ علیم۔ حکیم۔ مومن۔ مہیمن۔ ولی ہادی
رؤف۔ رحیم اور ان کے سوا اور یہ چار اسم
اول۔ آخر۔ باطن۔ ظاہر بھی اسی قبیلہ
ازاں قبیلست سے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تصریح فرمادی کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تمام اسماء صفات الٰہی سے متصف ہیں اور ان میں سے چودہ[14] اسماء الٰہی کا اطلاق اس مقام پر شمار کرایا۔ جبار۔ خبیر۔ فتاح۔ شکور۔ علیم۔ علام۔ عالم الغیوب والشہادہ اول آخر۔ قوی۔ ذوالقوۃ المتین۔ ولی۔ مولے۔ عفو۔ ہادی۔ مومن۔ مہیمن۔ مقتدر عزیز۔ قدوس۔ طٰہٰ۔ یٰسٓ۔ اور انہیں اسماالٰہی کو حضرت قاضی عیاض نے شفا شریف میں شمار کیا۔ لیکن بجائے عالم الغیوب کے عالم الغیب والشہادہ لکھا۔ حضرت امام محقق شیخ عبدالکریم جیلی شافعی یمنی نے اپنی کتاب الانسان الکامل میں تمام اسماء الٰہی کا بتفصیل اثبات کیا ہے۔

اب مصنف کا دو مثالوں کو پیش کر کے اور اطلاقوں کو اسی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کہ ان مثالوں کے ممنوع ہونے پر دلیل شرعی موجود ہے۔ اور دیگر الفاظ کے اطلاقوں کی ممنوعیت پر کون سی دلیل شرعی قائم کی ہے۔ اور بغیر دلیل شرعی کسی کو محض اپنی رائے ناقص سے ممنوع کہنا صریح دین میں مداخلت ہے بلکہ کی یہ جرأت ہے کہ محض اپنی عقل سے ناجائز ہونے کا حکم دیتا ہے۔ اور پھر جس بنیا پر یہ تقریر کی تھی اس کو کہتا ہے

Marfat.com

پس مولینا تھانوی اس بحث میں فقط اس امر سے بحث فرما رہے ہیں کہ حضور علیہ السلام پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق کرنا اور یہ کلمہ بولنا آیا جائز ہے یا نہیں۔ اس میں کلام نہیں کر رہے ہیں کہ مغیبات میں سے کسی چیز کا علم آپ کو آیا حاصل ہے یا نہیں۔ پس خلاصہ مولینا کی بحث کا یہ ہے کہ لفظ عالم الغیب کہنا آپ کی ذات مقدسہ کے واسطے جائز نہیں۔ (شہاب ثاقب ص۱۲۹ و ص۱۳۰)

مصنف نے اس میں کوئی نئی بات نہیں کہی ہے یہی بات اس سے پہلی فصل میں کہی تھی۔ جس کا مکمل جواب ہم نے دیدیا اور یہ ثابت کر دیا کہ تھانوی جی عبارت زیر بحث اطلاق عالم الغیب کی بحث ہی نہیں کر رہے ہیں بلکہ حصول علم غیب کی بحث ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں وہ عبارت بحث اطلاق عالم الغیب کی متحمل ہی نہیں ہو سکتی کہ اس میں ہے کہ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ تو اگر تھانوی صاحب اس میں عالم الغیب کے اطلاق کی بحث کرتے۔ اس عبارت کو یوں لکھتے۔ ایسا عالم الغیب ہونا تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔ یا بولا جاتا ہے اور جب یہ نہیں لکھا تو اس سے صاف ہے کہ تھانوی اطلاق عالم الغیب میں بحث ہی نہیں کر رہا ہے بلکہ اس کے الفاظ خود اعلان کر رہے ہیں کہ بحث حصول علم غیب میں ہے کہ وہ صاف کہہ رہا ہے کہ ایسا علم غیب ان کے لئے بھی حاصل ہے یعنی حصول علم غیب ان کے لئے بھی ہے۔ اس صاف اور ان کو سمجھ دار دوخواں بھی بے تکلف سمجھتا ہو کہ یہ عبارت حصول علم غیب کی بحث میں ہے مصنف کا اس کے خلاف یہ لکھنا کہ بحث اطلاق عالم الغیب میں ہے۔ یا تو خود اس کے

Marfat.com

اردو نہ سمجھنے کی دلیل ہے یا تھانوی کے اردو نہ جاننے کی دلیل ہے کہ وہ حاصل ہے کو بجائے اطلاق کیا جاتا ہے یا بولا جاتا ہے محض اپنی جہالت سے لکھ گیا تو بتاؤ تم دونوں جاہل کون ہے

مصنف نے اچھی توجیہ کی کہ تھانوی جی کی تجہیل کر ڈالی اور خود اپنے آپ کو اردو سے ناواقف اور ناآشنا ثابت کیا۔ اب باقی رہا یہ امر کہ حضور علیہ السلام کی ذات پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہیں تو مصنف کا یہ دعوے ہی دعوے ہے دلیل اس کی کچھ نہیں۔ اس میں دلیل قائم کرنے کی کوئی اہلیت ہی نہیں خود تھانوی جی اس پر جب کوئی دلیل قائم نہ کر سکا تو یہ نادار مصنف کیا دلیل پیش کر سکتا ہے اور جب اس پر کوئی دلیل نہیں تو دلیل بات کو مصنف کی جاہل دیوبندی قوم ہی مان سکتی ہے۔ رہے اہل علم تو وہ ایسے دعوے کو قابل قبول نہیں سمجھتے جس پر کوئی دلیل شرعی نہیں ہو۔ اگر مصنف یہ لکھتا کہ بلحاظ اس کے ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق نہیں کرتے ہیں کہ عرف میں یہ اللہ تعالے کے لئے زیادہ مستعمل ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا کہ خود ہم بھی اس کو طور پر حضور علیہ السلام کے لئے استعمال کرنا ناپسند اور نامناسب قرار دیتے ہیں۔ نہ بات کہ اس کے معنی صحیح نہ ہوں۔ بلکہ اس کے معنے صحیح ہیں حضور علیہ السلام کو بلا علم غیب حاصل ہے بکثرت آیات واحادیث اس کی مثبت ہیں صدہا اقوال صحابہ وتابعین وسلف صالحین اسکو ثابت کر رہے ہیں۔ حتے کہ خود مصنف اور تھانوی جی بھی اس کو اس طرح مانتے ہیں۔

جتنے مغیبات لازمہ برائے نبوت ہیں وہ سب آپ کو بتا ہا معلوم کرا دیئے گئے علاوہ ان کے اور بھی بہت سی چیزیں غیر لازمہ بھی آپکو بتلائی

Marfat.com

گئیں۔جن کے ذکر سے احادیث بھری ہوئی ہیں۔ (از شہاب ثاقب صفحہ ۱۳)

اگرچہ مصنف دتھانوی حضور علیہ السلام کو مغیبات کا علم مانکر اپنے دہلوی وگنگوہی کے حکم سے مشرک ہو گئے۔ جس کو مع ان کی عبارت کے ہم نے تفصیل سے ثابت کر دیا ہے۔ لیکن مصنف نے خود اور بقول اس کے تھانوی جی نے بھی یہ کہہ دیا ہے کہ حضور علیہ السلام کو مغیبات لازمۂ نبوت سب کے سب اور غیر لازمہ نبوت بہت سے بتلا دیئے گئے تو جب علم غیب آپ کو حاصل ہوا تو پھر اس لفظ کے معنے کیوں نہ صحیح ہوئے۔ نیز قاضی بیاض اور شیخ محقق کی تصریحات سے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اسم عالم الغیب والشہادہ سے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو مشرف فرما دیا ہے۔ تو پھر مصنف کا اس کو ناجائز قرار دینا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر مصنف کے پاس اس کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل ہوتی تو اس کو ضرور پیش کرتا۔ اور جب اس نے مقام اثبات میں کوئی دلیل پیش نہیں کی تو ثابت ہو گیا کہ دعوے بلا دلیل ہے ع

دعوے بلا دلیل قبول خرد نہیں

پھر مصنف اپنی دیوبندی قوم کو یہ فریب دیتا ہے کہ تھانوی جی صرف عالم الغیب ہی کے اطلاق کی بحث کر رہا ہے وہ اس طرح نقل کرتا ہے

> اس کے لئے دو دلیلیں نقل فرمائیں اول یہ کہ حسب قول سائل حضور علیہ السلام کا علم غیب ذاتی نہیں ہے بلکہ بتعلیم اللہ تعالےٰ ہے اور چونکہ عالم الغیب اس کو کہتے ہیں جس کا علم ذاتی اور اصلی بغیر تعلیم کے ہو۔ اور اسی وجہ سے خداوند کریم اپنے آپ کو عالم الغیب فرماتا ہے اس لئے حضور علیہ السلام کو یہ لفظ کہنا ممنوع ہو گا۔ (شہاب ثاقب صفحہ ۱۳)

Marfat.com

مصنف کی یہ خیانت ہے کہ حفظ الایمان میں جواب سوال سوم کو بحث اطلاق غیب ہی سے شروع کیا ہے۔ چنانچہ اس میں یہ ہے۔

> جواب سوال سوم۔ مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وکنت علم الغیب وغیرہ فرمایا گیا اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق قطعاً قرینہ سے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع ناجائز ہوگا۔ الخ

(از حفظ الایمان ص۶)

اس عبارت حفظ الایمان سے ظاہر ہے کہ تھانوی جی اصل بحث علم غیب میں کرتا ہے اور عالم الغیب کا ذکر تو ضمناً آجاتا ہے۔ مصنف کی بلفظہٖ عبارت کہیں حفظ الایمان میں نہیں ہے اسی طرح دلیل دوم کو بحث حصول علم غیب ہی سے شروع کرتا ہے جیسا کہ پہلے ہم نے اس کو ثابت کر دیا ہے۔ تو مصنف کا ان دو دلیلوں کو پیش کر کے یہ نتیجہ نکالنا کہ تھانوی صرف اطلاق عالم الغیب میں بحث کر رہا ہے۔ صریح فریب اور جھوٹ ہے۔ اس کو جھوٹ بولتے ہوئے اور اپنے اکابر پر افترا کرتے ہوئے بھی تو شرم نہیں آتی

پھر مصنف نے سیٹھ اور عالم کے دو چربے اس عبارت حفظ الایمان پر بنانے کی کوشش کی ہے لیکن وہ ان کو صحیح طور پر پیش نہ کر سکا تو ان دونوں کے صحیح چربے موافق عبارت حفظ الایمان کے ہم سے سنیئے اور پھر عبارت حفظ الایمان کے توہین آمیز ہونے کا اندازہ کیجئے۔

Marfat.com

خالد پر بیٹھ و مالدار ہونے کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس مال سے مراد بعض مال ہے یا کل مال اگر بعض مال مراد ہے تو اس میں بیٹھ خالد کی کیا تخصیص ہے ایسا مال تو ہر بھنگی چمار بلکہ تمام فقیروں محتاجوں کیلئے بھی حاصل ہے

تھانوی صاحب پر عالم ہونے کا حکم کیا جاتا اگر بقول فیض آبادی صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم اگر بعض علم مراد ہے تو اس میں تھانوی صاحب کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو بھنگی چمار بلکہ ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام گدھوں کتوں سوروں کو بھی حاصل ہے۔

لہٰذا اب ہم اردو خواں تو دور فیصلہ کر سکتا کہ ان بیٹھ خالد اور تھانوی عالم کی آیت ہوں ہے یا نہیں۔ اور اگر مصنف اب بھی اس بیان نہیں آتا ہے تو وہ اپنے پیشوا تھانوی صاحب کو ایسا کلہ لر چھاپ کر شایع نہ کرے۔ تو عاقل یہ فیصلہ کا لے کا مصنف اتنی بھی قابلیت نہیں رکھتا کہ اردو کو سمجھ سکے۔ اور پھر دیوبندیوں تو ہی سمجھا دیا [illegible] تھانوی صاحب کی توہین نہیں ہوئی کہ اس میں اخلاق عالم کی بحث ہے اور یہ [illegible] عبارت دکھائی مگر کسی کے خیال میں یہ نہ آیا کہ اس عبارت میں تھانوی صاحب کو بھنگی چمار بچوں پاگلوں۔ گدھوں کتوں کے برابر کر دیا۔ اور بے شعور ہیں تھانوی صاحب کے وہ مریدین متوسلین جو اس کو توہین سمجھ کر رد دیا اور ادراک کرتے ہیں جس کو کوئی سمجھدار آدمی نہیں سمجھ سکتا۔ تو ان میں تو اس بیانات کر دیے وہ دیوانہ فریب ہے اور سخت نمی بے عقل ہے۔

لیکن مصنف تھانوی جی کے لئے ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا تو آفتاب ہے

Marfat.com

زیادہ روشن طور پر ثابت ہوگیا کہ یہ تاویلیں توجیہیں۔ عذر بہانے اس کی توہین کو نہیں میٹ سکتے۔ تو یہ دشمنان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس عبارت حفظ الایمان کو کیوں توہین و تنقیص شان رسالت نہیں مانتے اور کیوں ایسی رکیک تاویلوں توجیہوں کو وہاں پیش کرتے ہو۔ تو ثابت ہوگیا کہ زیر بحث عبارت حفظ الایمان میں ضرور بالضرور توہین شان رسالت ہے اور اس کا مصنف تھانوی یقیناً توہین کنندہ شان رسالت ہے اور وہ حتماً جزماً کافر و مرتد ہے۔

پھر مصنف اعلحضرت قدس سرہ کی عبارت حسام الحرمین کو پیش کرکے اس پر اعتراض کرکے اپنی جہالت ظاہر کرتا ہے اور اعلحضرت کو ان گستاخانہ الفاظ کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔

اب اس کے بعد جو عبدالدنیا دکج فہم نے اعتراض کیا ہے کہ مولانا تھانوی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ علم زید و عمر بکر وغیرہ کا غیب کے ساتھ نہیں ہوگا مگر ظن یہ محض جہالت ہے کیوں صاحب جب کہ علم بالواسطہ والتعلیم آپ کے نزدیک غیب ہے تو جتنے مغیبات کی معرفتیں نبی آدم کو خصوصاً مومنین کو حاصل ہونگی۔ وہ ظن ہی ہیں یقین نہیں ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو پہلے اپنے اور متعلقین کے ایمان کو سنبھالیے کیونکہ ایمان بالغیب ہی اس دار دنیا میں ہو رہا ہے عموماً مومن یہ مغیبات میں سے ہے پس آپ کو اور آپ کے متبعین کو ان کا ظن ہی فقط ہے یقین نہیں اس لئے بقول خود آپ کافر ٹھیرے۔ اور چونکہ ہم علم بالواسطہ کے عالم کو عالم الغیب نہیں کہتے ادھر جو کچھ جس کو بطریق قطعیۃ انبیا علیہم

Marfat.com

اسلام سے پہنچا ہے یا بوسیلے عقل صحیح معلوم ہوا ہے وہ یقیناً افادہ علم کا دیتا ہے۔ اس لئے ہمارے ایمان کا آفتاب نہایت اوج کمال پر رہے گا (ملخصاً از شہاب ثاقب ص۱۳۱)

اعلیحضرت قدس سرہ نے جو فرمایا وہ حق ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے علوم غیوب مفید یقین ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ علوم غیبیہ ان کی ثبوت نبوت کی دلیل اور ان کے صدق رسالت کی علامت ہیں۔ چنانچہ علامہ قسطلانی مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں

فکل ما ورد عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من الانباء المنبئۃ عن الغیوب لیس ھو الا من اعلام اللہ لہ بہ اعلاما علی ثبوت نبوتہ ودلائل علی صدق رسالتہ

(از شرح المواہب اللدنیہ مصری ج۷ ص۱۹۹)

تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غیبوں کی خبروں سے جو کچھ بھی وارد ہوا تو وہ سب اللہ کی تعلیم ہی سے ہے جو ان کو حاصل ہوئی اور انکی نبوت کے ثبوت پر علامت ہے اور ان کی رسالت کی صداقت پر دلیل ہے۔

علامہ عارف باللہ شیخ احمد صاوی تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں

والذی یجب الایمان بہ ان رسول اللہ لم ینتقل من الدنیا حتی اعلمہ اللہ بجمیع المغیبات التی تحصل فی الدنیا والاخرۃ فھو یعلمھا کما ھی عین یقین لما ورد رفعت لی الدنیا فانا انظر فیھا کما انظر الی کفی ھذہ

وہ بات کہ جس پر ایمان لانا واجب ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ وسلم دنیا سے منتقل نہ ہوئے یہانتک کہ اللہ نے ان کو وہ تمام غیوب سکھا دیئے جو دنیا و آخرت میں حاصل ہونگے تو حضور ان کو عین یقین کے ساتھ جانتے ہیں کیونکہ حدیث

Marfat.com

تفسیر صادی ج ۲ صـ۹۷)

میں وارد ہوا میرے لئے دنیا کو بلند کیا
گیا تو میں نے اس پر اسطرح نظر کی جس
طرح میں اپنی اس ہتھیلی کیطرف دیکھتا ہوں

علامہ ابن حجر فتاوے حدیثہ میں فرماتے ہیں

اما انتفاء علم الغیب عنہ (علیہ السلام)
فغیر ضروری بل ثبوتہ لہ من جملۃ
المعجزات (فیہ ایضا) ثم اعلام اللہ
تعالے للانبیاء والاولیاء بعض
الغیوب ممکن لا یستلزم محالا
بوجہ فانکر وقوعہ عناد ومن
البداھۃ ان لا یؤدی الی
مشارکتھم لہ تعالے بما تفرد بہ
من العلم الذی تمدح بہ
واتصف بہ فی الازل

لیکن حضور علیہ السلام سے علم غیب کی
نفی تو وہ ضروری نہیں بلکہ ثبوت علم غیب
حضور کے منجملہ معجزات سے ہے پھر اللہ
تعالے کا انبیاء واولیاء کے لئے بعض
غیوب کا بتانا ممکن ہے۔ کسی وجہ سے
محال کو مستلزم نہیں۔ تو تعلیم علم غیب
کے وقوع کا انکار کرنا عناد ہے۔ اور کھلی
بات یہ ہے کہ ان کی خدا سے اس علم میں
شارکت کی طرف نہیں پہنچاتا جس میں
وہ متفرد ممتاز ہے اور اس کے ساتھ ازل
میں اس نے اپنی مدح وتوصیف کی۔

(فتاوی حدیثیہ صـ۲۲۳)

اور علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب
یعنی نبوت کے معنی ہی غیب پر مطلع ہوتا ہے۔ تو ان عبارات سے ثابت
ہو گیا کہ حضرات انبیاء خصوصاً سید انبیاء صلے اللہ علیہ وعلیہم کے غیبات حاصل ہونے
پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان کو علوم غیب تعلیم الٰہی حاصل ہیں۔ ان کے ثبوت

Marfat.com

نبوت کی دلیل اور صدق رسالت کی علامت ہیں اور منجملہ معجزات کے ایک معجزہ ہیں۔ اور انہیں ان کا علم عین الیقین کے مرتبہ کا ہے۔ اور جو ان کے لئے حصول علم غیب کا انکار کرتا ہے وہ سخت معاند ہے ایک معجزہ کا منکر ہے بلکہ ان کی نبوت ہی کا منکر ہے

پھر انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں ان کے علوم میں شیطان تلبیس کر نہیں سکتا تو ان کے علوم یقینیہ ہوئے کہ ان میں کسی طرح کے شک اور تلبیس کو راہ نہیں۔ علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

وکذٰلک لا یصح ان یتصور لہ الشیطان فی صورۃ الملک یلبس علیہ لا فی اول الرسالۃ ولا بعدھا والاعتماد فی ذٰلک دلیل المعجزۃ بل لا یشک النبی ان مایاتیہ من اللہ الملک ورسولہ حقیقۃ اما بعلم ضروری یخلقہ اللہ تعالےٰ لہ او ببرھان یظھرہ لدیہ لتتم کلمۃ ربک صدقا وعدلا لامبدل لکلماتہ

(از شرح شفا مصری ج ۲ ص ۲۱۸)

اور نبی کے معصوم ہونے کی طرح اس کے لئے شیطان کا بصورت فرشتہ متصور ہونا اور اس پر تعلیم خداوندی تلبیس کر دینا صحیح نہیں۔ نہ ابتدائے رسالت میں نہ بعد میں اور اس پر اعتماد کرنا معجزہ کی دلیل ہے بلکہ نبی اس کی اس بات میں شک نہیں کرتا کہ فرشتہ جو خدا کی جانب سے لایا ہے وہی بلا تردد حقیقت ہے تو اس پر اعتماد کرتا ہے یا تو اس علم ضروری سے جو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے پیدا فرما دیا ہے یا ایسی برہان سے جو اس کے نزدیک ظاہر کر دے تاکہ اللہ کا کلمہ صدقاً و عدلاً پورا ہو جائے اور اس کے کلمات کا کوئی بدلنے والا نہیں

Marfat.com

اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ نبی اپنی ابتدائے رسالت ہی سے وحی و تعلیم الٰہی میں تلبیس شیطان سے معصوم ہے تو اس کے علوم معجزہ ہونے کی بنا پر ایسے یقینی ہیں کہ ان میں کسی طرح کے شک اور تردد کو راہ نہیں۔ لہذا حضرات انبیا علیہم السلام کے مغیبات تو یقین کا افادہ کرتے ہیں ان پر ایمان لانا تو واجب ہے اور ان کے بعد حضرات اولیاء کرام کے مغیبات ہیں لیکن وہ نہ یقین کا افادہ کریں نہ ان پر ایمان واجب کیونکہ ان میں تلبیس شیطان کو راہ ہے کہ وہ معصوم نہیں چنانچہ حضرت قطب ربانی سیدی عبدالوہاب شعرانی میزان الشریعہ میں فرماتے ہیں۔

لیس عدم ایجاب العمل بعلوم الکشف من حیث ضعفها و نقصها فمن حیث عدم عصمة الآخذ لذلك العلم فقد یکون دخل کشفه التلبیس من ابلیس فان اللہ تعالیٰ قد اقدر ابلیس لخصا

علوم کشف پر عمل کا واجب نہ ہونا ان کے ضعف و نقص کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس علم کے لینے والے کے معصوم نہ ہونے کی بنا پر ہے کہ کبھی اس کے کشف میں تلبیس شیطان کا دخل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس پر قدرت دی ہے

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ حضرات اولیاء کرام کے مغیبات پر ایمان تو تو کیا عمل بھی واجب نہیں کہ ان میں تلبیس شیطان کا احتمال ہے اور اولیا کو عصمت حاصل نہیں تو ان کے مغیبات محض ظن کا افادہ کرتے ہیں تو جب علوم اولیاء کرام ہی ظن کا مفید تو زید و عمر وغیرہ کے علوم بھی بطور ظن بدرجہ اولے حاصل ہونگے۔ تو ثابت ہو گیا کہ امور غیب پر علم یقینی تو اصالۃً خاص حضرات انبیاء علیہم السلام کو حاصل اور غیر انبیاء کرام کو جو علوم سے بعض غیب کا اطلاع حاصل ہوتا ہے تو اعلیٰحضرت قدس سرہ کا

Marfat.com

قول بالکل تصریحات سلف صالحین کے موافق ہے۔ تو مصنف کا اس پر اعتراض کرنا حقیقتہً اقوال سلف پر اعتراض کرنا ہے۔ جو مصنف کی نہ صرف جہالت بلکہ گمراہی کی دلیل ہے۔

پھر مصنف کی انتہائی جہالت اور بے علمی ملاحظہ ہو کہ وہ کہتا ہے کیوں صاحب جب کہ علم بالواسطہ والتعلیم آپ کے نزدیک علم غیب ہے۔ جاہل کو یہ خبر نہیں کہ حضرات انبیاء و اولیاء کو علم غیب بہ تعلیم الٰہی بواسطہ وحی کے انبیاء کو اور بواسطہ الہام کے اولیاء کے لئے ہونا اہل اسلام کا عقیدہ ہے۔ شرح عقائد نسفی میں و شرح فقہ اکبر میں ہے۔

بِالْجُمْلَةِ اَلْعِلْمُ بِالْغَيْبِ اَمْرٌ تَفَرَّدَ بِهِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا سَبِيْلَ اِلَيْهِ لِلْعِبَادِ اِلَّا بِاِعْلَامٍ مِّنْهُ اَوْ اِلْهَامٍ بِطَرِيْقِ الْمُعْجِزَةِ اَوِ الْكَرَامَةِ الخ

(شرح عقائد ص۱۰۷ و شرح فقہ اکبر ص۱۲۷)

حاصل کلام یہ ہے کہ علم غیب ایسا امر ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ منفرد ہے بندوں کو اس کی طرف راہ نہیں مگر ان کے علم دینے یا الہام کرنے سے بطریقہ معجزہ یا کرامت کے۔

خود بھی تھانوی صاحب بھی اپنی کتاب بہشتی زیور میں عقائد اسلام میں یہ عقیدہ لکھتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۳۴۔ غیب کا حال سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعض باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ (بہشتی زیور حصہ اول مطبوعہ بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ ص۳۷)

Marfat.com

تو حضرات انبیاء علیہم السلام کو علم غیب بہ تعلیم الٰہی بواسطہ وحی کے اور اولیاء کرام کو علم غیب بہ تعلیم الٰہی بواسطہ کشف والہام کے مسلمانوں کے نزدیک ہے۔ اور یہ عقائد اسلام کا ایک عقیدہ جسکا اقرار اس کا پیشوا تھانوی بھی کرتا ہے۔ مصنف کو نہ اہل اسلام سے کوئی تعلق نہ عقائد اسلام سے کوئی واسطہ۔ اسی بنا پر وہ لکھتا ہے آپ کے نزدیک علم غیب ہے تو وہ مسلمانوں کا بھی مخالف اور عقائد اسلام کا بھی۔ مخالف خود اپنے قول سے بنا۔ اس بے ایمانی پر اس کو یہ لکھتے ہوئے شرم نہیں آئی کہ ہمارے ایمان کا آفتاب نہایت اوج کمال پر رہے گا۔ تم اللہ رسول جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم کی شانوں میں گستاخیاں کرو خدا کو کاذب بالفعل کہو۔ حضور کے علم شریف کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علموں سے تشبیہ دو اور تمہارا ایمان باقی رہ سکتا ہے۔ ایمان کا آفتاب نہایت اوج کمال پر اور نہیں کا رہیگا۔ جو اللہ تعالےٰ کیلئے کذب کو محال جانیں اس کے رسول کریم شریف کو سارے عالم سے زیادہ وسیع العلم اعتقاد کریں۔

فلعنۃ اللہ علی الکاذبین

پھر مصنف کا جاہلانہ الزام دیکھئے وہ کہتا ہے تو جتنے مغیبات کی معرفتیں نبی آدم کو خصوصاً مومنین کو حاصل ہونگی وہ ظن ہی ہیں یقین نہیں ہیں۔ اس بے علم سے پوچھو کہ مومنین کو جن مغیبات کی معرفت نبی کے بتانے سے حاصل ہوئی ہے وہ ظن کس طرح ہو سکتی ہے بلکہ وہ ان کے لئے یقینی ہے کیونکہ وہ مغیبات انبیاء ہیں خود وہ ان مومنین کے مغیبات کب ہوئے۔ ہاں جن پر ان کو خود واقفیت حاصل ہو وہ ظنی ہیں کہ یہ معصوم ہیں۔ نہ ابلیس شیطان سے پاک ہیں تو ان کے ایسے معلومات یقیناً ظن ہیں اس جاہل مصنف کی جہالت ملاحظہ کیجئے کہ یہ جاہلانہ بات لکھتا ہے۔

Marfat.com

عموماً مومن بہ مغیبات میں سے ہیں پس آپ کو اور آپ کے متبعین کو ان کا ظن ہی فقط ہے یقین نہیں۔ تو اس جاہل کو یہ پتہ نہیں کہ جو مغیبات مومن ہیں وہ تو نبی کے مغیبات یقینی ہیں اور نبی کے بتانے سے وہ امت کو ملے ہیں تو ان پر تو یقین ہی حاصل ہوتا ہے ان میں ظن کی مداخلت کیسی۔ اس مصنف سے کہو کیا اسی جہالت پر تصنیف کرنے اور کسی عالم پر اعتراض کرنے کا شوق ہے۔ کیا اسی جہالت پر افتخار ہے۔ کیا اہل علم ایسے ہی جاہلانہ الزامات دیا کرتے ہیں۔

جب مصنف کے نزدیک بھی عموماً مومن بہ مغیبات ہیں۔ اور ان پر ایمان لانا ضروری۔ اور ایمان تصدیق بما جاء بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور تصدیق علم ہے تو علم مغیبات ہر مومن کے لئے حاصل ہوا۔ تو دیوبندی قوم تو اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام ہی کیلئے شرک کہتے تھے۔ اس طرح تو ہر مومن کو مغیبات کا علم حاصل ہو گیا

تو اب بولو وہابیو۔ کیا اب بھی اپنے اکابر کو مانو گے کہ ان کی تصدیقات سے ایمان بھی شرک قرار پاتا ہے اور ہر مومن مشرک ٹھہرتا ہے فلعنۃ اللہ علی الظالمین۔

پھر مصنف اس کے بعد اپنی مزید جہالت کا اس طرح اظہار کرتا ہے اور اعلحضرت پر نہایت جاہلانہ اعتراض اسطرح کرتا ہے۔

آگے چل کر جو آپ بذبان بکتے ہیں کہ علم یقینی تو صرف انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیا کو جن چیزوں کا یقین حاصل ہوتا ہے وہ فقط بذریعہ انبیاء علیہم السلام کے حاصل ہوتا ہے اور کسی ذریعہ سے نہیں مجھ کو آپ کی کج فہمی سے سخت تعجب ہوتا ہے کہ ابھی تو آپ ما سوا انبیا کے علم کو ظن میں حصر کر آئے تھے اور پھر ابھی اسکے خلاف فرما رہے ہیں۔
(از شہاب ثاقب صفحہ ۱۳)

Marfat.com

یہ خط کشیدہ عبارت مصنف نے حسام الحرمین سے نقل کی۔ پہلی خیانت تو یہ کی کہ تسروع میں یہ لفظ چھوڑ دیا امور غیب پر دوسری خیانت یہ کی کہ لفظ خاص کو لفظ امانۃً کے بعد چھوڑ دیا۔ تیسری خیانت یہ کی کہ بجائے جن امور غیب پر کے جن چیزوں کا اپنی طرف سے لکھ دیا چوتھی خیانت یہ کی کہ بجائے انبیاء ہی کے بتائے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام کے اپنی جانب سے وہ فقط بذریعہ انبیاء علیہم السلام کے حاصل ہونا سے بنا کر لکھ دیا۔ پانچویں خیانت یہ کی کہ بجائے اور کسی کے اپنی طرف سے اور کسی ذریعہ سے نہیں بدل کر لکھ دیا۔ حسام الحرمین کی عبارت بلفظہ یہ ہے۔ جس کو بغرض تقابل درج کیا جاتا ہے ؎

> امور غیب پر علم یقینی تو امانۃً خاص انبیاء علیہم السلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ اور کسی کے (حسام الحرمین ص۲۱)

مصنف کی غیر ذمہ داری ملاحظہ ہو کہ دو سطر کی عبارت کے نقل کرنے میں پانچ خیانتیں کر ڈالیں تو یہ مصنف اسی خیانت۔ کذب۔ افترا۔ فریب۔ کید ہی کرنے والوں کا تو شیخ بنا ہوا ہے اور یہ خیانتیں فقط اس لئے کیں کہ اعلحضرت قبلہ پر یہ اعتراض کرنا تھا آپ ماسوا انبیاء کے علم کو ظن میں حصر کر آئے تھے پھر اس کے خلاف فرما رہے ہیں۔ اور یہ اعتراض جب اصل عبارت سامنے ہو تو وارد ہی نہیں ہوتا کہ اعلحضرت صاف فرماتے ہیں غیر انبیاء کو جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے بتانے سے ملتا ہے۔ یعنی انبیاء کے بتانے سے جو امور غیب غیر انبیاء کو ملتے ہیں وہ تو یقینی ہیں اور غیر انبیاء کو جو امور غیب حاصل ہوں اور وہ انبیاء کے بتائے ہوئے نہ ہوں وہ یقینی نہیں

Marfat.com

ہیں ظنی ہیں۔ تو دونوں باتوں میں مخالفت کیا ہے۔ مصنف اتنا جاہل ہے کہ یہ کھلا ہوا فرق بھی اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ غیر انبیاء کو امور غیب جو حاصل ہوتے ہیں وہ دو طرح کے ہیں جو ان کو انبیاء کے بتانے سے ملتے ہیں وہ یقینی ہیں اور جو انبیاء کے بتائے ہوئے نہ ہوں وہ ظنی ہیں۔ کس قدر روشن فرق ہے اور اس کج فہم کی فہم میں نہ آیا تو اسی کم فہمی پر دوسرے کو کج فہم کہتے ہوئے شرم نہیں آئی

پھر یہ مصنف اس کے بعد اپنی اور زبردست جہالت اور بدفہمی کا اظہار کرتا ہے اور اعلحضرت کی عبارت پر یہ جاہلانہ اعتراض کرتا ہے۔

اس عبارت کے تحریر کرنے سے آپ کو کون سا فائدہ ہوا۔ انبیاء علیہم السلام کا علم یقینی مسلم ہے۔ لیکن ان کو بھی تو بذریعہ وحی و ملائک حاصل ہوا ہے ذاتی نہیں ہے کیونکہ وحی بجمیع اقسامہ جب ان کو بتلانے والی ہوئی تو ان کا بھی علم بواسطہ ہوا اور غیر انبیاء کے علم میں بھی واسطہ موجود ہوا چاہے ایک واسطہ ہو یا زیادہ تو جیسے علم غیب انبیاء کے واسطے آپ باوجود واسطہ کے اطلاق کر رہے ہیں ایسے ہی غیر پر کیوں نہیں کرتے۔ ہاں اگر کوئی مقدار واسطے کی آپ کے نزدیک ہے تو اس کو بیان کیجئے پھر جب آپ کے نزدیک علم بواسطہ بھی غیب ہے تو جو علوم یقینیہ بذریعہ عقل حاصل ہوں وہ بھی غیب ہونگے۔ پھر آپ کی اس نیر عبارت کے کیا معنی ہونگے مجدد صاحب ال قل مارنا نفع نہیں دیتا ہے سوچ میں آیئے اور سوچ سمجھ کر باتیں کیجئے۔ (شہاب ص۱۳۲)

اس کج فہم مصنف کی سمجھ میں اعلحضرت قبلہ کی عبارت کا فائدہ ہی نہیں داخل

Marfat.com

ہوا۔ انھوں نے یہ فرمایا تھا کہ غیر انبیاء کو غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو محض بطور ظن حاصل ہوگی۔ تو ممکن تھا مصنف جیسا کج فہم یہ کہدیتا کہ جب ان کو غیب محض بطور ظن ہی حاصل ہوتا ہے تو جو امور غیب انھیں انبیاء کے بتانے سے ملے وہ بھی بطور ظن ہونگے تو اس کج فہمی کے ازالہ کے لئے یہ عبارت لکھ کر یہ افادہ فرمایا کہ غیر انبیاء کو جو امور غیب انبیاء کے بتانے سے ملتے ہیں تو وہ بطور یقین کے حاصل ہونگے۔ لیکن یہ فائدہ اس کج فہم کی فہم میں نہیں آسکا۔ اب کہتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا علم یقینی مسلم ہے تو جب مصنف حضرات انبیاء علیہم السلام کا امور غیب پر علم یقینی تسلیم کرتا ہے۔ تو یہ اگرچہ اس کے مذہب کے خلاف ہے اس کے اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے حتی کہ وہ بندہ اس قول پر اپنے اکابر کے حکم سے مشرک ہوگیا۔ خیر یہ تو وہ جانے اور اپنے مشرک ہونے پر خوش رہے۔ مجھے تو یہ کہنا ہے کہ جب مصنف نے امور غیب پر انبیاء کا علم یقینی مان ہی لیا۔ تو بقول اس کے ذاتی تو ہے نہیں تو بواسطہ وحی و ملائک کے حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ وحی بجمیع اقسامہ جب ان کو بتانے والی ہوئی تو ان انبیاء کا یہ علم بالواسطہ ہوا تو اب مصنف کے نزدیک بھی علم بواسطہ غیب ثابت ہوگیا۔ دکھانا یہ ہے کہ علم بواسطہ کے غیب ہونے پر مصنف نے جس قدر جاہلانہ اعتراضات ہم پر کئے تھے وہ سب کے سب اسی کی طرف لوٹ گئے اب خود ہی اپنے مونہ پر تھوک لے۔ اور باہوش ہوکر بولے اور سوچ سمجھ کر بات کرے۔ بلکہ اپنے اکابر سے مشورہ کر لے کر زبان کھولے۔

علاوہ بریں یہ کم فہم حضرات انبیاء عظام اور غیر انبیاء کے واسطوں میں فرق نہیں جانتا کہ حضرات انبیاء کو تعلیم الٰہی سے علوم حاصل ہوتے ہیں چاہے وہ وحی جلی سے ہوں یا خفی سے ہوں۔ اور غیر انبیاء کے لیے حضرات انبیاء واسطہ ہیں کہ ان کو بلا واسطہ انبیاء کے

Marfat.com

نہیں ملتا۔ علامہ صاوی فرماتے ہیں

لا یصل لاحد علم الا بواسطۃ الانبیاء فالانبیاء وسائط لا مم فی کل شئ (از تفسیر صاوی مصری ج ۱ ص ۱۰۷)

کسی کو کوئی علم بغیر واسطۂ انبیا کے نہیں ملتا تو انبیا اپنی امتوں کے لئے ہر شے میں واسطہ ہیں۔

تو اب مصنف ان واسطوں کے فرق کو سمجھے اور اپنی کج باتوں سے حضرات انبیاء علیہم السلام کے علوم یقینہ کو غیر انبیا کے علوم ظنیہ سے برابر کرنے کی سعی نہ کرے اور یقینیہ و ظنیہ کے روشن فرق کو سمجھ کر بولے۔ اعلحضرت قدس سرہٗ کی عبارت صاف ہے۔ کج فہمی مصنف کی تھی کہ اپنی کم علمی کی بنا پر اس کو سمجھ نہ سکا

پھر مصنف اپنی اور مزید جہالت کا ثبوت پیش کرتا ہے اور عبارت حسام الحرمین پر اپنی کم فہمی کا اظہار کرتا ہے۔

> اگر ہم اس عبارت کو تسلیم بھی لیں تو آپ نے جو اپنے عقائد میں اولیاء اللہ کے واسطے بھی علم غیب ثابت کیا ہے۔ اس کی کیا سبیل ہوگی جن اولیاء کو حضور علیہ السلام سے لقائے ظاہری کی نوبت ہی نہ آئی اور ان کو بذریعہ انبیاء علیہم السلام کیسے علم غیب ہوگیا۔ اس کے بعد آپ نے استدلال مطلب کے واسطے آیت وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ الایہ کو ذکر کیا ہے۔ ذرا مہربانی فرما کر تفسیر کی کتابوں کو ملاحظہ کر لیجئے اور تفصیل استدراک وَلٰكِنَّ اللّٰهَ الایہ کا دھیان کر کے ہم پر استدلال کریں حالانکہ مع ان معانی کے جو کہ آپ نے لئے ہیں ہم پر کوئی خلاف لازم نہیں آتا البتہ آپ ہی کا گھر ڈھیا جاتا ہے (شہاب ثاقب ص ۱۳۲)

Marfat.com

جواب:- ہم اوپر شرح عقائد و شرح فقہ اکبر سے بلکہ تھانوی جی کی بہشتی زیور کی عبارات پیش کر کے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ امور غیب پر بذریعہ کشف و الہام کے حضرات اولیاء کرام کا مطلع ہونا تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے۔ شرح عقائد و شرح فقہ اکبر عقائد کی مشہور کتابیں ہیں ان کی تصریحات کے باوجود کسی اور کتاب کی حاجت نہیں تھی۔ مگر مخالف کے انکار اور دیوبندی قوم کی جہالت کا لحاظ کرتے ہوئے دو عبارات ایسی پیش کی جاتی ہیں جو خود چند عبارات پر مشتمل ہیں۔ علامہ قسطلانی مواہب اللدنیہ میں اور علامہ زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

اعلم ان علم الغیب ای ما غاب عنا یختص باللہ تعالٰے علام الغیوب وما وقع منہ علی لسان رسولہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلی لسان غیرہ من الانبیاء والصالحین فمن اللہ تعالٰے اما بوحی للانبیاء او الہام لغیرھم والشاھد لھذا ای الدلیل علیہ قولہ تعالٰے عالم الغیب ما غاب عن العباد فلا یظھر یطلع علی غیبہ احدا من الناس الا من ارتضی من رسول لیکون العلم بہ معجزۃ لہ

جانو کہ بیشک علم غیب یعنی وہ چیز جو ہم سے غائب ہے اللہ علام الغیوب کے ساتھ خاص ہے اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ان کے علاوہ اور انبیاء و صالحین کی زبانوں پر امور غیب کی خبریں ظاہر ہوئیں تو وہ اللہ تعالٰے ہی کی طرف سے ہے انبیاء کے لیے بطریقہ وحی کے اور غیر انبیاء کے لیے بذریعہ الہام کے۔ اور اس پر شاہد و دلیل اللہ تعالٰے کا یہ قول ہے کہ عالم الغیب جو بندوں سے غائب ہو اپنے اس غیب پر کسی کو لوگوں سے مطلع نہیں کرتا مگر جس رسول کو پسند کرلے

Marfat.com

وکرامات الاولیاء المحاصلۃ باطلا
عہم علی المغیبات انما تکون
برویا الملائکۃ کاطلاق اطلاعنا
علی احوال الاخرۃ ای علمنا
بھا بتوسط الانبیاء (ملخصاً)
(از شرح مواہب مصری ج ۷ ص ۱۹۹)

تاکہ اس کے لیے یہ علم معجزہ ہو جائے۔ اور
اولیا کی کرامتیں جو غیوب پر مطلع ہونے
کی بنا پر حاصل ہوتی ہیں۔ وہ فرشتوں
کی رویت کے توسط سے ہوتی ہیں جیسے
ہمارا احوال آخرۃ پر مطلع ہونا کہ ہم انکو
انبیاء کے توسط سے جانتے ہیں

علامہ ابن حجر مکی فتاوے حدیثہ میں فرماتے ہیں۔

من استفصل فقال اردت
بقولی المومن یعلم الغیب ان
بعض الاولیاء قد یعلمہ اللہ
ببعض المغیبات قبل منہ ذلک
لانہ جائز عقلا وواقع نقلا اذ ھو
من جملۃ الکرامات المخارجۃ عن
الحصر علی ممر الاعصار فبعضھم یعلمہ
بخطاب وبعضھم یعلمہ بکشف
حجاب وبعضھم یکشف لہ عن
اللوح المحفوظ حتی یراہ وبکفی
بذلک ما اخبر بہ القرآن عن
الخضر بناء علی انہ ولی وما جاء

جس نے یہ تفصیل کہا کہ میں نے اپنے
اس قول سے کہ مومن غیب کو جانتا ہے
یہ ارادہ کیا کہ بعض اولیاء کو اللہ نے
بعض غیوب کا علم دیا تو اس کی یہ بات
قبول کرلی جائے گی کیونکہ یہ عقلاً جائز
اور نقلاً واقع ہے اس لئے کہ یہ منجملہ ان
کرامات کے ہے جو زمانوں کے گذرنے پر شمار
سے باہر ہیں۔ تو بعض اولیاء غیب کو بذریعہ
خطاب کے جانتے ہیں اور بعض اولیاء
غیب کو کشف حجاب سے جانتے ہیں اور
بعض اولیاء کے لیے لوح محفوظ ظاہر
کردی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس

Marfat.com

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ
اخبر عن حمل امرتہ انہ ذکر وکان
کذالک وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ کشف
عن ساریۃ وجیشہ وھم بالعجم فقال علی
منبر المدینۃ وھو یخطب یوم الجمعۃ یا ساریۃ
الجبل یحذرہ الکمین الذی اراد استیصال
المسلمین وما صح عنہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال فی حق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
انہ من المحدثین ای الملھمین
وفی رسالۃ القشیری وعوارف
السھروردی وغیرھما من کتب
القوم وغیرھما لا یحصی من
القضایا التی فیھا اخبار الاولیاء
بالمغیبات کقول بعضھم انا
غدًا موت وقت الظھر وکان
کذلک وامثال ذلک من
الاولیاء لا تحصی ویکفی دلیلا
قولہ صلے اللہ علیہ وسلم فی
خبر الصحیح ان فی امتی ملھمین

کو دیکھ لیتے ہیں۔ اس پر وہ دلیل کافی
ہے جسکی قرآن نے خضر کی خبر دی اس بنا
پر کہ وہ ولی ہیں۔ اور جو ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے اپنی زوجہ کے
حمل کی خبر دی کہ وہ لڑکا ہوگا اور وہ لڑکا
ہی ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں
نے ساریہ اور ان کے لشکر کا حال ظاہر کیا
اور وہ عجم میں تھے تو انہوں نے جمعہ کے
دن منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے مدینہ میں فرمایا
اے ساریہ پہاڑ سے پناہ لے۔ وہ ان کو
اس دشمن سے بچا رہے تھے جو اہل اسلام
کے استیصال کے ارادہ سے گھات میں
بیٹھا تھا۔ اور حضور علیہ السلام سے صحیح
روایت میں ہے کہ حضور نے عمر رضی اللہ عنہ
کے حق میں فرمایا کہ وہ الہام والوں سے
ہے اور رسالہ قشیری اور عوارف سہروردی
اور ان کے علاوہ قوم اور غیر قوم کی کتابوں
میں بیشمار ایسے واقعات ہیں جن میں
اولیاء کی غیبوں کی خبریں ہیں جیسے بعض

Marfat.com

او محدثین ومنهم عمر وقوله صلے اللہ علیہ وسلم ان تفوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ وسئل بعضهم عن الفراسۃ فقال ارواح تتقلب فے الملکوت فتشرف علے الغیوب فتنطق عن اسرار الخلق نطق مشاهدۃ وعیان لا نطق ظن وحسبان ملخصاً۔

(از فتاوے حدیثیہ)

(مصری ص۲۲۲ و ص۲۲۳)

اولیاء کا یہ قول کہ میں کل ظہر کے وقت مروں گا۔ اور ایسا ہی واقعہ ہوا۔ اور اولیا کے بیشمار ایسے واقعات ہیں اور ہمارے لئے کافی دلیل حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ صحیح حدیث ہے کہ بیشک میری امت میں الہام والے ہونگے اور انہیں میں سے عمر ہیں۔ اور حضور کا یہ فرمان ہے مومن کی فراست سے بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ بعض سے فراست کو پوچھا گیا تو کہا کہ روحیں عالم میں پھرتی ہیں تو غیبوں پر مطلع ہو جاتی ہیں پس مخلوق کے پوشیدہ حالات دیکھ کر مشاہدہ کرکے بیان کرتی ہیں نہ کہ ظن اور گمان سے کہتی ہیں۔

ان عبارات سے ثابت ہوگیا کہ حضرات اولیاء کرام کشف والہام سے امور غیب پر مطلع ہیں اور اس کے واقعات نہ فقط اقوال سلف صالحین سے بلکہ احادیث صحیحہ اور قرآن کی آیات کریمہ سے بکثرت ثابت ہیں۔ مصنف کو چونکہ نہ عقائد اسلام سے کوئی تعلق نہ مسلک سلف صالحین سے کوئی واسطہ نہ احادیث صحیحہ کی پیروی سے کوئی غرض نہ آیات قرآنی کی اطاعت سے کوئی مطلب تو اولیاء کرام کے مطلع علی الغیوب

Marfat.com

ہونے کے عقیدے سے اس کو کیا مطلب وغرض یہ تو مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ مصنف کا یہ عقیدہ کس طرح ہو سکتا ہے جب کہ آیات واحادیث اس کی دلیل ہیں اس کا عقیدہ تو وہ ہوگا جو خلاف قرآن وحدیث ہو۔ عقاید سلف صالحین کے بالکل برخلاف ہو۔ لہذا مصنف کو یہ بتانا ہے کہ یہ صرف اعلحضرت قدس سرہ کا ہی عقیدہ نہیں ہے بلکہ تمام سلف صالحین صحابہ وتابعین کا عقیدہ ہے۔ قران وحدیث سے یہ عقیدہ ثابت ہے۔ اب باقی رہا یہ امر کہ جس کو لقاء ظاہری کی نوبت نہیں آئی اس کو بواسطہ نبی کیسے ملا۔ تو حضرات اولیاء کی ارواح کا حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے لقا ہو جاتا ہے وہ اسی میں کسب علوم کر لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت قطب ربانی سیدی عبدالوہاب شعرانی میزان الشریعہ میں حضرت علامہ جلال الدین سیوطی کا قول نقل کرتے ہیں جو انھوں نے اس شخص سے جو ان کی بادشاہ سے سفارش چاہتا تھا فرمایا۔

اعلم یا اخی انی قد اجتمعت	جانو۔ اے بھائی میں رسول اللہ صلے اللہ
برسول اللہ صلے اللہ علیہ	علیہ وسلم کے دربار میں اس وقت تک
وسلم الی وقتی ھذا خمسا	بیداری میں بالمشافہ پچھتر بار حاضر ہو چکا
وسبعین مرۃ یقظۃ و	ہوں۔ اگر مجھے حکام کے دربار میں حاضر
مشافھۃ ولولا خوفی من	ہونے کی بنا پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم
احتجابہ صلے اللہ علیہ وسلم	کے حجاب فرما لینے کا خوف نہ ہوتا میں
عنی بسبب دخولی للولاۃ	قلعہ میں جاتا۔ اور تیرے لئے بادشاہ کے
لطلعت القلعۃ وشفعت	پاس سفارش کرتا اور میں احادیث

Marfat.com

فيك عند السلطان وانى رجل من خدام حديثه صلے الله عليه وسلم واحتاج اليه فى تصحيح الاحاديث التى ضعفها المحدثون من طريقهم ولا شك ان نفع ذلك ارجح من نفعك (از میزان)

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدام میں سے ایک شخص ہوں اور میں حضور کا ان احادیث کی تصحیح میں محتاج ہوں جن کو محدثین نے اپنے طریقوں سے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور بے شک یہ نفع تیرے نفع سے زائد راجح ہے۔

نیز اسی میں ہے۔

قد اشتهر عن كثير من الاولياء انهم كانوا يجتمعون برسول الله صلے الله عليه وسلم كثيراً ويصدقهم اهل عصرهم على ذلك (ثم ذكر اسماءهم) وجماعة ذكرناهم فى كتاب طبقات الاولياء۔

کثیر اولیاء سے یہ حد شہرت تک پہونچا کہ وہ بکثرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوتے اور ان کے ہمعصر اس کی تصدیق کرتے۔ کتاب طبقات اولیاء میں ایک جماعت نے ان کا ذکر کیا اور ان کے نام ذکر فرمائے۔

نیز اسی میں ہے۔

وقد بلغنا عن الشيخ ابن الحسن الشاذلى وتلميذه الشيخ ابى العباس المرسى وغيرهما انهم كانوا يقولون لو احتجبت عنا رؤية رسول الله صلے الله عليه وسلم

شیخ ابوالحسن شاذلی اور ان کے شاگرد شیخ ابوالعباس مرسی اور ان کے علاوہ اوروں کا قول ہم تک پہونچا۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر ہم سے پلک مارنے کی مقدار حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ کی رویت محجوب

Marfat.com

طرفۃ عین ما اعدنا انفسنا من جملۃ المسلمین فاذا کان ھذا قول آحاد الاولیاء فالائمۃ المجتھدون اولیٰ بھذا المقام (از میزان الشریعۃ ج ۱ ص ۲۱)

ہو جائے تو ہم اپنے آپ کو منجملہ مسلمین کے شمار نہ کریں تو جب یہ قول آحاد اولیاء کا ہے تو آئمہ مجتہدین تو اس مقام سے بھی بالاتر ہوئے۔

ان عبارات سے ثابت ہو گیا کہ حضرات اولیاء کرام کا حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اجتماع اور لقاء بیداری میں بالمشافہ کلام ہو جاتا ہے اور یہ کسب علوم کر لیتے ہیں عرض معروض کر لیا کرتے ہیں مصنف اپنی بے علمی کی بنا پر ناواقف ہے پوچھتا ہے کہ اولیاء کو حضور علیہ السلام سے علم غیب کیسے حاصل ہو گا۔ لہذا اب اس کو معلوم ہو گیا کہ ایسے حاصل ہو گا۔ اگر کچھ پڑھ لیتا علم سیکھ لیتا تو اس کو سوال کی حاجت ہی پیش نہ آتی۔

تھانوی نے حفظ الایمان کی عبارت زیر بحث کے بعد کہا تھا نبی غیر نبی میں فرق بیان کرنا ضرور ہے تو اعلیحضرت قدس سرہ نے ان دو آیات کو پیش کر کے فرق بیان فرمایا ہے

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ع ۴)

اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چن لیتا ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ الایہ (سورہ جن ع ۲)

اللہ تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

مصنف ان میں سے پہلی آیت کے متعلق یہ کہتا ہے کہ ان کی تفسیر دیکھ کر ہم پر

Marfat.com

استدلال کریں. لہذا چند تفسیریں پیش کیجاتی ہیں تاکہ اسکا کذب ظاہر ہو. جلالین تفسیر جلالین میں ہے۔

فیطلعہ علی غیبہ کما اطلع النبی علی حال المنافقین۔ (تفسیر جلالین)

اللہ نے حضور علیہ السلام کو اپنے غیب پر مطلع کیا جیسا کہ حضور کو منافقین کے حال پر مطلع کیا۔

تفسیر صاوی میں ہے۔

(قولہ ولکن اللہ) استدراک علی ما تقدم فی قولہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب کانہ قال لا ترسل فانہ یطلعہم علی الغیب.

لکن پہلے کلام پر استدراک ہے تو آیہ کی مراد یہ ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کردے مگر وہ اللہ بلاشک رسولوں کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

(از تفسیر صاوی مصری ج ۱ ص ۱۱۶) تفسیر جمل میں ہے۔

ھذا استدراک علی معنی الکلام المتقدم لانہ لما قال وما کان اللہ لیطلعکم یوھم انہ لا یطلع احدا علی غیبہ لعموم الخطاب فاستدرک بالرسل والمعنی ولکن اللہ یجتبی ان یصطفی من رسلہ من یشاء فیطلعہ الخ

یہ کلام مقدم پر استدراک ہے اس لیے کہ جب یہ فرمایا کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کردے تو وہم ہوتا تھا کہ وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتے کیونکہ خطاب عام ہے تو رسل کے ساتھ اللہ جل جلالہ کیا اور معنے یہ ہیں۔ لیکن اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چن لیتا ہے تو ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔ تو یہ معنی میں اپنے ماقبل کی ضد ہے۔

فھو حتی لما قبلہ فی المعنی
(جمل مصری ج ۱ ص ۳۴۰)

Marfat.com

تفسیر معالم التنزیل میں ہے۔

(ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی بعض علم الغیب نظیرہ قولہ تعالٰے علم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضی من رسول (از معالم مصری ج ۱ ص ۳۸۲)

لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے تو اس کو بعض علم غیب پر مطلع فرماتا ہے اور اس کی نظیر یہ آیت ہے اللہ غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

تفسیر خازن میں ہے۔

ولکن اللہ یصطفی ویختار من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی ما یشاء من غیبہ (خازن مصری ج ۱ ص ۳۸۲)

لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جس کو چاہتا ہے اختیار فرماتا ہے تو اس کو اپنے جس غیب پر چاہے مطلع فرما دیتا ہے۔

تفسیر مدارک التنزیل میں ہے۔

ولکن اللہ یرسل الرسول فیوحی الیہ ویخبرہ بان فی الغیب کذا وان فلانا فی قلبہ النفاق وفلانا فی قلبہ الاخلاص فیعلم ذلک من جہۃ اخبار اللہ لا من جہۃ نفسہ (مدارک مصری ج ۱ ص ۱۵۳)

لیکن اللہ رسول کو بھیجتا ہے پھر اس کی طرف وحی کرتا ہے اور اس کو اس بات کی خبر دیتا ہے کہ غیب میں ایسا ہے اور فلاں کے قلب میں نفاق ہے اور فلاں کے قلب میں اخلاص ہے تو وہ اللہ کے خبر دینے کی بنا پر اس کو جانتا ہے نہ کہ اپنی طرف سے۔

تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن میں ہے۔

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ

لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسکو چاہے

Marfat.com

من یشاء مثل محمد وعیسے وموسے وابراھیم وآدم صلوات اللہ علیھم اجمعین وذلک مشروح فی قولہ تعالے علم الغیب فلا یظھر علے غیبہ احدا الا من ارتضے من رسول ھو الفاتی من اوصافہ المتصف باوصافہ الحق وبین ان بعض الغیب ظھر للنبی صلے اللہ علیہ وسلم بقولہ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یجتبے محمدا صلے اللہ علیہ وسلم وذلک حکمہ بالغیب وحکمہ علے الغیب بقولہ عشرۃ من قریش فی الجنۃ ومثل ما اخبر عن اللہ سبحانہ ومن امر الدنیا والآخرۃ

جن لینا ہے جیسے محمد صلے ۔ موسے ۔ ابراہیم آدم صلوات اللہ علیہم اجمعین اور اس کی شرح اللہ کے اس قول میں ہے ۔ اللہ غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اس رسول کو جو پسندیدہ ہو ۔ اور اس کے اوصاف میں فانی ہو اور اوصاف حق سے متصف ہو ۔ اور بیان کیا کہ بعض غیب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوئے بدلیل اس قول خدا کے ۔ لیکن اللہ نے اپنے رسولوں سے اپنی مشیت سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو چن لیا اور یہی ہے ان کا علم غیب کے ساتھ اور ان کا علم غیب پر اپنے اس قول سے کہ دس شخص قریش جنت میں ہیں اور اسی کے مثل ہیں جو اللہ سبحانہ نے اور امور دنیا و آخرت کی خبریں دی ہیں ۔

اس آیہ کریمہ کی یہ سات تفسیریں پیش کیں اور ان میں تفصیل استدراک بھی ہے لہذا منکرین علم غیب رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ان آیات سے استدلال بالکل صحیح ہے بلکہ ان آیات نے اور ان کی تفاسیر نے علم نبی و غیر نبی میں کیا بیّن فرق بتا دیا اور تھانوی جو ان میں برابری ثابت کرنا چاہتا تھا اس کا رد بلیغ فرما دیا ۔ مصنف کو محض اپنی لاعلمی کی

Marfat.com

بنا پہان کا اپنے خلاف ہونا نظر نہیں آتا۔

پھر اعلحضرت قدس سرہ نے عبارت حفظ الایمان پر المعتمد المستند میں یہ اعتراض کیا تھا وہ عربی میں تھا اسکا ترجمہ حسام الحرمین میں اسطرح لکھا گیا

> پھر خیال کر واس نے (تھانوی نے) کیونکر مطلق علم اور علم مطلق پر حصر کر دیا اور ایک دو حرف جاننے اور ان علموں میں جن کے لئے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اس کے نزدیک فضیلت اسی میں منحصر ہو گئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر ایس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی مطلق علم کی فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب ہوا۔ اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اس کی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کیلئے بعض اشیا کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علم غیب حاصل ہونے سے زیادہ روشن ہے۔ (از حسام الحرمین صـ۲۳)

یہ نادار مصنف عربی عبارت کو تو سمجھ ہی نہیں سکتا تھا۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اس کی بجہ میں اس کا اردو کا ترجمہ بھی نہیں آیا۔ مگر اپنی دیوبندی جاہل قوم کے خوش کرنے کے لئے اپنی منطق دانی کی ڈینگیں مارتا ہے اور معقول دانی کی حالت زار یہ ہے کہ شاید اس نے صغریٰ کبریٰ کی بھی صورت نہیں دیکھی ہو۔ اعلحضرت قدس سرہ کی شان میں منہ شکافی کرنا منطق جان لینے کو مستلزم نہیں ہے۔ اور اگر گالیاں بکنے کا نام ہی منطق دانی ٹھہرا لیا ہے تو مصنف سے زیادہ منطقی بھٹیاریا کو نجر طا ثابت ہوگا۔ اب مصنف کی منطق دانی کا کمال ملاحظہ ہو کہ بجائے جواب کے خود سوال کرتا ہے۔

Marfat.com

یہ پوچھئے کہ آیا علم خلق کے خارج از عدد وحد ہو سکتے یا نہیں۔ کیا متناہی احاطہ غیر متناہی کا کر سکتا ہے یا نہیں۔ احصی کل شئ اور عدہ عدا کے کیا معنی ہیں ذرا تفاسیر کا ملاحظہ کریں۔ (شہاب ثاقب ص۳۳)

معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے منطق کو پڑھا ہی نہیں ہے اور متناہی و غیر متناہی کے الفاظ کسی سے سن لئے ہیں یہ نادار نہ تو ان کے مفہوموں سے واقف معلوم ہوتا ہے، نہ غیر متناہی کے اقسام کی اس کو کچھ خبر ہے اور جب وہ ان امور کو ہی نہیں جانتا تو اس کو کیا معلوم ہے کہ کون سا غیر متناہی علم خالق کے ساتھ خاص ہے اور کونسا غیر متناہی علم مخلوق کے ساتھ خاص ہے اور کون سا غیر متناہی ہے جس کو علم مخلوق احاطہ نہیں کر سکتا۔ مصنف نے کسی سے سنکر سوالات تو کر لیے۔ لیکن اگر وہ اپنے سوالات کو خود بھی سمجھتا ہے تو یہ بتائے کہ اس نے علم خلق میں علم سے کونسا علم مراد لیا ہے۔ ایا مطلق العلم یا العلم المطلق اور پھر اجمالی مراد ہے یا تفصیلی۔ پھر تام مراد ہے یا ناقص اور عدد سے علی سبیل الاجمال مراد ہے یا علی سبیل التفصیل۔ اور حد سے اگر لغوی معنے مراد ہیں تو حد یقفی مراد ہے یا لا یقفی۔ اور یہ بھی بتائے کہ علم اعداد کا خارج از حد و حد ہے یا نہیں۔ اور خلق کو یہ علم حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں اور احاطہ سے تامہ مراد ہے یا ناقصہ پھر تفصیلی مراد ہے یا اجمالی۔ بدیہ احاطہ دفعۃ واحدۃ ہو یا علی سبیل التعقیب التدریج۔ مصنف کے یہ سوالات محض اس کے سنے ہوئے ہیں اور اگر اسی کے ہیں تو اپنے سوالوں کی تفصیل کر کے بھیجے۔ سلامی معقول دانی کی حقیقت آشکارا ہو جائے گی اور دنیا دیکھ لے گی کہ آسمان کی طرف جو تھوکا تھا وہ اپنے ہی منہ پر آکر گرا۔ اور منطق دانی کی شیخی وبال جان بن گئی۔ جب آپ کے سوالات کی تفصیل موصول ہو گئی تو پھر احصی کل شئ اور عدہ عدا کے معنی خود ہی ظاہر ہو جائیں گے۔ اگر ان کے معنے کی جلد ضرورت ہے تو کسی اہلسنت کے کسی مدرسے کے طالب علم سے معنے دریافت کر لیے۔ لیکن جب ہیلی کا یہ مال

Marfat.com

کہ ان کا ترجمہ بھی نہیں معلوم ہے تو پھر مولویوں میں کیوں اپنا نام درج کراتا ہے۔ اور کتاب لکھ مارنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ اور پھر اس جہالت پر اہل علم سے مقابلہ کا شوق۔

پھر یہ مصنف ایک مغالطہ دیتا ہے اور حفظ الایمان کی عبارت کی تائید میں یہ گل افشانی کرتا ہے۔

ہم آپ کی خدمت کفر برکت میں عرض کرتے ہیں کہ یہ علوم خارجہ عن العد والحد احاطہ تامہ اور استغراق حقیقی سے خارج ہیں یا نہیں۔ اگر خارج نہیں ہیں بلکہ عین احاطہ تامہ اور استغراق حقیقی ہے تب تو بطلان کے دلائل عقلیہ ونقلیہ قائم ہی ہیں اور خود آپ بھی تسلیم کرتے ہیں ورنہ معاذ اللہ سادات علم خالق ومخلوق ہوتی ہے اور اگر داخل نہیں تو استغراق اضافی اور احاطہ ناقصہ ہوگا۔ اس کے کب مولانا تھانوی منکر ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اسی صفحہ حفظ الایمان کی اٹھارہویں سطر کو ملاحظہ کر لیجئے۔ وہ فرماتے ہیں۔ اگر کسی کو ایسے الفاظ سے شبہ واقع ہو جیسا مشکوٰۃ میں دارمی کی روایت سے حضور علیہ السلام کا ارشاد مذکور ہے فعلمت ما فی السموات والارض پس حضور علیہ السلام کے اس درجہ پر مغیبات کے علم میں ان کو ہرگز کلام نہیں۔ (شہاب ثاقب صـ۱۳۳)

جواب:۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم اگرچہ اس قدر ہیں جن کی نہ حد ہے نہ شمار ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ محدود اور متناہی ہیں کہ وہ ماکان ومایکون کے تمام علوم ہیں اول یوم سے آخر یوم تک کی حدوں میں محدود ہیں اور ان کو علوم الٰہی کے ساتھ وہ نسبت بھی نہیں جو ایک قطرے کو سمندر کے ساتھ ہے کہ مخلوق کے متناہی علوم کو خالق کے غیر متناہی علوم سے کیا نسبت ہو سکتی ہے تو ظاہر کہ علوم مخلوق نہ احاطہ تامہ کر سکتا ہے نہ اس

Marfat.com

میں استغراق حقیقی کا وہم ہو سکتا ہے۔

اب باقی رہا مصنف کا یہ مغالطہ کہ تھانوی حضور علیہ السلام کے استغراق اضافی اور احاطہ ناقصہ کا منکر نہیں ہے اور اس سلسلہ میں حفظ الایمان کی عبارت کو پیش کر کے یہ نتیجہ نکالنا کہ تھانوی حضور علیہ السلام کے لئے اس درجہ پر غیبیات کا علم مانتا ہے یہ مصنف کا کھلا ہوا کذب اور مزیح فریب ہے کہ جب امام الوہابیہ دہلوی اور مجدد وہابیہ گنگوہی کے یہ اقوال ہیں:-

> اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط (از فتاوے رشیدیہ حصہ دوم ص۱) علم غیب خاصہ حق تعالے کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (از فتاوے رشیدیہ حصہ سوم ص۳۷) پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱)

جب پیشوایان وہابیہ حضور علیہ السلام کیلئے غیبیات کا علم نہیں مانتے۔ اور بہ تعلیم الٰہی عطائی ماننے کو بھی شرک قرار دیتے ہیں تو تھانوی حضور علیہ السلام کے لئے غیبیات کا علم ثابت کر کے کیسا اپنے اکابر کی مخالفت کرے گا اور ان کے لئے غیبیات کا علم مان کر کیا خود مشرک بنے گا۔ حقیقت میں یہ مصنف کی مثال نادان طرفدار کی سی ہے کہ تھانوی کی حمایت کے لئے چلا اور اسکو مشرک بنا ڈالا۔ اور اگر تھانوی حضور کے لئے علم غیبیات مانتا تو ان کے علم شریف کو بچوں پاگلوں سے تشبیہ دیتا۔ اگر تھانوی کی نظر میں اعلم الخلق صلے اللہ علیہ وسلم کی وسعت علمی ہوتی تو وہ ان کے علم کو جانوروں کے علم کے برابر کر دیتا۔ اور وہ بعض اکثر بے حد بے شمار ہے اسکو بعض اقل کے مساوی کر کے اس کی خصوصیت کی نفی کر دیتا اور بعض کثیر و بعض

Marfat.com

تلبیل وحیفر کے روشن فرق کو میٹ دیتا۔ لہذا مصنف کا یہ مترجم کذب اور زبردست فریب ہے

پھر مصنف اس کے بعد اپنی مزید جہالت پیش کرکے عوام کو ایک اور مغالطہ اس طرح دیتا ہے

اب اس کے بعد آپ ہی فرمائیں کہ یہ درجہ علم غیب کا مطلق العلم میں داخل ہے یا العلم المطلق میں ؟ اگر ثانی میں ہے تو بدیہی البطلان ہے اور اگر اول ہی میں ہے تو مولانا نے کیا قصور کیا ؟ باقی آپ کا یہ رونا کہ ان کے نزدیک فضل منحصر انہیں دو قسموں میں ہے۔ یہ محض آپ کی بے عقلی ہے۔ وہ یہاں پر فضیلت نبوی اور کمالات علمی سے بحث نہیں کر رہے ہیں اور خود اگلی عبارت جس کو عرض کر آیا ہوں آپ کے کمال علمی پر مرثیہ دال ہے۔ ان کا مقصد اس بیان سے فقط لفظ عالم الغیب کا اطلاق کرنے کی بحث ہے کہ آیا اس قدر علوم کے احاطہ پر جو کہ فی نفسہا بہت زیادہ اور جملہ خلائق سے اکثر ہیں مگر مجملہ جزئیات کو نہ محیط اور نہ بالذات حاصل کیا حضور علیہ السلام کو عالم الغیب کہہ سکتے ہیں یا نہیں **مقصد** شہاب ثاقب ص ۱۳۲،۱۳۳)

جواب:۔ اگر وہ درجہ علم غیب کا علم مطلق اجمالی ہے تو بدیہی البطلان کس طرح ہے۔ مصنف اپنے سب اکابر دیوبند کو جمع کرکے اس کا بدیہی البطلان ہونا ثابت کر دے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ثابت کر دے کہ علم مطلق اجمالی اللہ عزوجل کے مختصات میں سے ہے۔ جب اس جاہل کو یہ ہی خبر نہیں کہ علم خالق کون سا ہے اور علم مخلوق کون سا ہے تو اس لاعلمی پر کتاب لکھنے کا شوق کیوں ہو گیا تھا اور اسی معقول دانی پر ڈینگیں مارتا تھا کہ مطلق العلم المطلق کو بدیہی البطلان قرار دے دیا اور معقول کو نامعقول بنا ڈالا۔ یہ شیخی مارنے کا نتیجہ نکلا۔ بلکہ اس نے اس کو بدیہی

Marfat.com

لبطلان کہہ کر اور اپنے لئے مزید کفر کا اضافہ کر لیا۔ کفر تو مصنف کے نصیب میں ہی ہے تو وہ اس میں اضافہ کرتا ہی رہتا ہے۔ اب باقی رہا درجہ علم غیب کا مطلق العلم میں تو تھانوی کا قصور در غلطی یہ ہے کہ اس نے بلا مالت دبالتبعیت کے امتیاز کو میٹ دیا۔ اور سمندر اور قطرہ کو برابر کر دیا اور کثیر و قلیل کے فرق کو ختم کر دیا۔ اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علوم کی برابر کر دیا۔ تو اہل ایمان کے نزدیک تو تھانوی کا یہ وہ قصور ہے جس کی بنا پر وہ کافر مرتد ہو گیا اور دیوبندی قوم کا جب مذہب ہی توہین و تنقیص شان رسالت و الوہیت ہے تو ان کے نزدیک تھانوی کا یہ کیا قصور ہوتا اور انہیں اس کی یہ غلطی کیا نظر آتی۔

عبارت زیر بحث حفظ الایمان کو دیکھ کر اور اس میں توہین و تنقیص شان رسالت کا بیان کر کے اہل ایمان کو تو فی الحقیقۃ رونا ہی آتا ہے کہ رب العزت جل جلالہ جس محبوب پاک کے لیے کلمہ راعنا کہنے کو روا نہ رکھے جو صرف ایہام توہین پر مشتمل تھا اور یہ گستاخ تھانوی اس خالق عالم کی زمین پر رہ کر اس کی پیدا کی ہوئی نعمتوں سے پرورش پا کر اس کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی سڑی سڑی گالیاں دیتا ہے اور ایسی صریح توہین کر رہا ہے کہ ان کے علم شریف اور وسیع کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علموں سے تشبیہ دے رہا ہے تو عاشقان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ایسی توہین دیکھ کر رونا ہی آتا ہے۔ اور اس توہین شان رسالت کو دیکھ کر خوشی اور مسرت تو دیوبندی قوم کو ہو گی کہ عبارت رسول ان کے سینوں میں موجزن ہے اور مصنف کے نزدیک اہل عقل تو یہی دیوبندی قوم ہے جو توہین شان رسالت پر خوشیاں کرے۔ اور مونہہ بھر بھر کر حضرات انبیا علیہم السلام کو گالیاں دے کہ اسی توہین انبیاء کا نام تو اس نے عقلمندی رکھا ہے۔

اس زیر بحث عبارت حفظ الایمان میں ہم شرح و بسط سے اوپر یہ ثابت کر چکے ہیں کہ بحث اطلاق عالم الغیب پر نہیں ہے بلکہ بحث حصول علم غیب کی ہے تو تھانوی نے اس میں فضیلت نبوی اور کمالات علمی ہی کا انکار کیا ہے کہ حضور کے علم شریف کو بچوں پاگلوں جانوروں کے

Marfat.com

علموں کی برابر کیا ہے۔ مصنف کی یہ بات کہ اس میں فقط لفظ عالم الغیب کے اطلاق کی بحث ہے بالکل غلط اور باطل ہے اور اس کلام کی تحریف ہے۔ اور مصنف نے حفظ الایمان کی جس عبارت کی طرف اشارہ کیا ہے اس پر بھی مفصل گفتگو ہم نے کر دی ہے کہ نتیجہ اس کا بھی یہی بعض علم قرار پاتا ہے۔ اور پھر وہ بچوں پاگلوں۔ جانوروں کے علموں کی برابر ٹھیرتا ہے اور کمال علمی کو ختم کرتا ہے۔ اور مصنف جب حضور علیہ السلام کے علوم کو فی نفسہا بہت زیادہ اور جملہ خلائق سے اکثر کہہ رہا ہے اگر اس کا عقیدہ یہ بھی ہوتا تو اس علم شریف کی بچوں پاگلوں جانوروں کے علموں سے تشبیہ دینے کو کفر قرار دیتا اور تھانوی کو کافر و مرتد کہتا۔ تو ثابت ہو گیا کہ یہ اس کا عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ محض عوام کو فریب دینے کے لئے یہ لکھ دیا ہے اس کا کلام خود اس کی تکذیب کر رہا ہے۔ پھر مصنف نے اپنے اصل عقیدہ پر پردہ ڈالا اور اس کے چھپانے کی بہت کوشش کی مگر آخر میں اس کو یہ کہنا ہی پڑ گیا کہ اگرچہ علوم مصطفےٰ بہت زیادہ اور جملہ خلائق سے اکثر سہی مگر جزئیات کو نہ محیط ہیں نہ بالذات حاصل ہوئے۔ تو ان میں کچھ فضیلت نبوی اور کمال علمی نہیں اور وہ بعض ہی تو ہوگا اور جب بعض ہے تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا تو بچوں پاگلوں جانوروں سب کو حاصل ہے۔ تو مصنف کی یہ ساری تقریر خبط ہو گئی اور بات نہ بن سکی اور تھانوی کا کفر اپنے حال پر باقی رہا ہے۔ البتہ اس میں علمیت کی قلعی کھل گئی اور اس کی جہالت اور زیادہ چمک گئی۔

پھر مصنف کی انتہائی لاعلمی اور کم فہمی ملاحظہ ہو اور عالم الغیب کی تشریح کرنے میں اس کی جہالت و ناقابلیت دیکھو۔

ہم آپ سے اس کی تشریح کرتے ہیں کہ لفظ عالم الغیب اور عالم غیب میں الف لام اور اضافت چار احتمال سے خالی نہیں یا برائے عہد خارجی ہوگی یا برائے جنسیت یا استغراق یا عہد ذہنی۔ اگر عہد خارجی ہے تو اس کا بطلان بدیہی ہے کیونکہ خارجہ کوئی تعین ان مغیبات کی واقع نہیں ہوئی آپ کا یہ فرمانا کہ خارجہ

Marfat.com

عن العدد والحد یہ بالکل لغو ہے نہ فی نفسہ صحیح ہے نہ یقین پر دال ہے ہاں آپ کوئی حد مقرر کردیں تو اس وقت میں یہ ارادہ صحیح ہو سکے گا اور اگر استغراق حقیقی مراد ہے تو عدد مرتبہ العلم المطلق کا ہے جس کا ابطلان صریح ظاہر ہے اور اگر استغراق اضافی مراد ہے تو اگرچہ آپ کے علم میں وہ معلوم ہے لیکن بوجہ ابہام اس لفظ کا اطلاق ناجائز ہوا اور اگر جنسیت یا عہد ذہنی ہے تو دونوں ارادہ بعض افراد کو مستلزم ہیں جس کو علما فرد ما سے تعبیر کرتے ہیں اور یہی شق اول اور مرتبہ مطلق العلم ہے غرض کہ مولانا کی تقریر جملہ وجوہ محتملہ کو مادی ہے احتمال عہد خارجی کو بوجہ بدیہی البطلان ہونے کے چھوڑ دیا ہے۔ مگر مجدد صاحب کو اتنا فہم کہاں جو اس کو سمجھیں۔ (شہاب ثاقب ص۱۳۴)

جواب:۔ مصنف نے الغیب کی الف لام کی بحث کی اور اس کی چار قسموں۔ جنسی۔ استغراقی۔ عہد ذہنی۔ عہد خارجی کو شمار کر کے ہر ایک کا انکار کرتا ہے الف لام عہد خارجی کے متعلق کہتا ہے اس کا ابطلان بدیہی ہے کیونکہ خارج میں کوئی تعین ان مغیبات کی واقع نہیں ہوئی جس نابینا کو ان مغیبات کی تعیین احادیث میں نظر نہ آئی۔

حدیث ۱ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ فعلمت ما کان وما سیکون (از تفسیر ضیاء النبی)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکا لایا گیا تو میں جو ہو گیا تھا اور جو ہو گا سب جان لیا۔

حدیث ۲ صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھے تو ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت ظہر آگیا تو منبر سے اتر کر نماز ظہر پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں

Marfat.com

صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبر بما کان وبما ھو کائن۔
(صحیح مسلم شریف مع نووی ج ۲ ص ۳۹۰)

تک کہ وقت عصر آگیا۔ پھر ممبر سے اتر کر نماز عصر پڑھی۔ پھر ممبر پر رونق افروز ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو جو کچھ ہو گیا تھا اور جو کچھ ہونے والا تھا سب کی خبر دی۔

حدیث ۳ قام فینا النبی صلے اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم (بخاری شریف از)

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری مجلس میں قیام فرمایا اور ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں اور دوزخیوں کے اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہونے تک کی خبر دی۔

ان احادیث شریفہ سے ثابت ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام ماکان ومایکون کے علوم اول یوم سے تا یوم قیامۃ حاصل تھے تو ان مغیبات کی یہ تعیین خود احادیث میں موجود ہے بلکہ تمام ماکان ومایکون کے مغیبات کی تعیین قران کریم کی آیات میں بھی ہے۔ چنانچہ امام محی السنۃ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں زیر آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

قال ابن کیسان خلق الانسان یعنی محمدا صلے اللہ علیہ وسلم علمہ البیان ماکان ومایکون لانہ کان یبین عن الاولین والاخرین وعن یوم الدین (معالم مصری ج ۷ ص ۲)

ابن کیسان نے کہا اللہ نے انسان یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ان کو جو کچھ ہو گیا تھا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو گا یہ بیان سکھا اس لئے وہ اولین آخرین اور روز قیامت کا بیان فرماتے تھے۔

علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی زیر آیہ کریمہ فرماتے ہیں

ھو محمد صلے اللہ علیہ وسلم لانہ الانسان

وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ وہی انسان

Marfat.com

الکامل والمراد بالبیان علم ما کان ومایکون وماھو کائن (از تفسیر صاوی ج ۲ ص ۱۲۹)

کامل ہیں اور بیان سے جو کچھ ہوگیا تھا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے مراد ہے

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ نحل)

ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے

علامہ صاوی کتاب کی تفسیر کرتے ہیں

الکتاب ھو اللوح المحفوظ فالقرآن مفصل لنا لما کتب فی اللوح المحفوظ من علم ما کان ومایکون وما ھو کائن فی الدنیا والاخرۃ فمن اعطی شیئا من اسرار القرآن فلا یحتاج للاطلاع علی اللوح المحفوظ بل یاخذ منہ ما اراد (از صاوی ج ۲ ص ۱۶۱)

کتاب وہ لوح محفوظ ہے تو قرآن ہمارے لئے تفسیر کرنے والا ہے اس کی جو لوح محفوظ میں جو کچھ ہوگیا اور جو ہو رہا ہے جو ہونے والا ہے دنیا آخرت میں سب کا علم لکھا ہے تو جس کو کچھ اسرارِ قرآن سے دیا گیا تو اس کو لوح محفوظ پر اطلاع کی حاجت نہیں بلکہ وہ جو ارادہ کرے گا اس سے اخذ کرے گا۔

علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں

کانت معارفہ علیہا الصلوٰۃ والسلام الی سائر ما علمہ اللہ تعالےٰ و اطلعہ علیہ من علم ما یکون وما کان وعجائب قدرتہ وعظیم ملکوتہ قال اللہ تعالےٰ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ

حضور علیہ السلام کے معارف زیادہ تھے مع ان تمام علوم و فنون کے جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو تعلیم فرمائے اخبار گذشتہ اور آئندہ عجائب قدرت اور عظیم ملکوت رب العزۃ کے جن پر کہ اس سبحانہ تعالےٰ نے آپ کو مطلع فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اور آپ کو وہ سکھایا جو آپ نہ جانتے

Marfat.com

عَلَیْکَ وَعَظِیْمًا (از شرح شفا مصری ص ۲۳۳ ج ۱) تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے (شمیم الریاض)

قرآن کریم کی ان تین آیات کی تفاسیر سے بھی یہ ثابت ہوگیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام ماکان ومایکون کے غیبات عطا فرما دیئے گئے اس مصنف کو یہ احادیث شریفہ اور آیات کریمہ نظر نہ آئیں اور ان غیبات کی تبیین کا واقع ہو جانا نہ دیکھا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے غیبات کی یہ حد آیات واحادیث ہی نے مقرر فرما دی۔ تو وہ اپنے اقرار کی بموجب صحیح مان کر اپنے خود مونہہ پر تھوک لے اور اس کو بدیہی البطلان کہنا چھوڑ دے اور الغیب میں الف لام عہد خارجی ہی کا مان لے

اب رہا استغراق اضافی تو ظاہر ہے کہ جب تمام ماکان ومایکون کے غیبات کو حضور علیہ السلام کا علم محیط ہے تو مصنف اس کا انکار کس مونہہ سے کر سکتا ہے اب باقی رہا اس کا ایہام کی وجہ سے ناجائز کہنا تو یہ محض اس کی رائے ہے کہ یہاں ایہام کا تو شائبہ بھی نہیں کہ ماکان ومایکون کے علوم متناہی اور اللہ تعالےٰ کے علوم غیر متناہی۔ نیز حضور علیہ السلام کے علوم عطائی۔ ممکن لذاتہ حادث۔ مخلوق۔ مقدور۔ جائز الفنا۔ ممکن التبدل۔ اور اللہ تعالےٰ کے علوم ذاتی۔ ازلی ابدی قدیم۔ غیر مخلوق۔ غیر مقدور۔ واجب البقا۔ ممتنع التغیر۔ تو اس قدر وجوہ فرق کے باوجود بھی اس کو ایہام ہوتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اپنا علاج کرائے۔ اور دماغی توازن صحیح کرائے۔ اگر مصنف میں یہ وہم پرستی باقی رہی تو پھر وہ اپنی ساری دیوبندی قوم کو۔ موجود۔ سمیع وبصیر مرید کہتے ہوئے بھی ایہام کرے گا اور ان کو معدوم۔ بہرا۔ اندھا۔ پاگل کہنے کو ایمان قرار دے گا۔

اب باقی رہا الف لام جنسی یا عہد ذہنی وہ بعض افراد کو مستلزم ہے تو تھانوی نے اس کو زید وعمر وبچوں پاگلوں جانوروں کی برابر کر کے حضور کی خصوصیت کو بیسٹ دیا تو تھانوی نے نہ عہد خارجی کو مانا نہ استغراق اضافی کو مانا نہ جنسی کو مانا نہ عہد ذہنی کو مانا تو اس نے تمام وجوہ محتملہ سے انکار کر کے حضور علیہ السلام کے لئے علم غیب کا بالکل ہی انکار کر ڈالا۔

پھر مصنف نے اپنی کم علمی وکم فہمی کا خوب مظاہرہ کرایا اور اپنی ناقابلیت کا اسطرح اظہار کیا

Marfat.com

اس تقریر کو مجرد علم میں جاری کرنا محض لچر ہے کیونکہ وہاں اطلاق کسی نفذ کا
حبس میں استغراق وغیرہ موہم ہوں نہیں ہے الخ (شہاب ثاقب ص ۱۳۴)

جواب :۔ مصنف اس قدر کم فہم ہے کہ اس کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ یہ تقریر مطلق علم میں کیسے جاری ہوگی۔ اگر کچھ پڑھا لکھا ہوتا تو جاری کر لیتا۔ اس قدر تو مصنف کی بے علمی ہے اور شیخی کتنی مارتا ہے خیر ہم اس مطلق علم کو جاری کر کے دکھاتے ہیں سنو۔ مصنف کی ذات پر مطلق علم کا حکم کیا جاتا اگر بقول دیوبندی صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مصنف کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے اس تقریر میں اطلاق لفظ عالم کی بحث ہی نہیں ہے بلکہ حصول مطلق علم کی بحث ہے اور یہ تقریر مطلق علم میں ظاہر اس لئے کہ ہر آدمی و جانور کیلئے بعض اشیا کا مطلق علم حاصل ہونا ان کو علم غیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔ مصنف نے اس کو لچر کہہ کر خود اپنے لچر اور بے علم ہونے کا ثبوت پیش کر دیا۔ پھر اس کے بعد مصنف اپنی فضیحتی جہالت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔

اور آپ کا اس تقریر کو قدرت باری عزوجل میں جاری کرنا نہایت کج فہمی اور کم عقلی پر دلالت کرتا ہے اولاً میں کہہ چکا ہوں کہ اطلاق لفظ سے بحث ہے انصاف سے کوئی تعلق ہی نہیں اور اگر اس سے قطع نظر کی جاوے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص زید و عمر و بکر میں قدرت کسی خلق کی ثابت کرے کیا قدرۃ خلق کسی فرد بشر میں کسی مخلوق میں متحقق ہے کیا مذہب علماء سنت یہی ہے۔ ہرگز نہیں اور اگر تسلیم بھی کیا جائے تو قدرت نامہ کے یہ معنے کہ وہ واجبات ذاتیہ ممکنات و ممتنعات ذاتیہ سب کے ساتھ متعلق ہو سکے.... اس کے یہ معنی ہیں کہ جملہ ممکنات

Marfat.com

ذاتیہ سے جس کا تعلق تاثیر ہو سکتا ہو ملحقاً الخ ۔(از شہاب ثاقب ص۱۳۵)

جواب :۔ اعلحضرت قدس سرہ نے الدولۃ المکیہ میں اس زیر بحث عبارت فقط الایمان کے متعلق تھانوی کو یہ الزام دیا ہے کہ تھانوی نے حضور علیہ السلام کے علوم عظیمہ ۔ وسیعہ کثیرہ کو زید وعمر اور ہر بچہ اور پاگل اور ہر جانور اور چوپائے کے علوم صغیرہ ذلیلہ ۔ قلیلہ کی برابر کر دیا اور حضور کی خصوصیت کے ملنے کے لئے فقط بعض کے صادق ہو جانے کو برابری اور مثلیت کے لئے کافی قرار دے دیا ۔ تو تھانوی کے نزدیک جب فقط لفظ بعض کا صادق ہونا ہی تساوی اور تماثل کے لئے اور خصوصیت کی نفی کیلئے کافی ہے تو وہ قدرت میں یہ ہی تقریر جاری کر دے ۔ اور اللہ تعالے کی قدرت کو زید و عمر بلکہ ہر بچے اور چوپائے کی قدرتوں کی برابر ہونے کا حکم کرے کیونکہ تمام حیوانات بعض افعال اور کسی نہ کسی حرکت پر قدرت رکھتے ہیں اگرچہ ان کی قدرت باجماع اہلسنت وجماعت خلق وایجاد میں کچھ مؤثر نہیں ۔ پس بعض قدرت کا صادق ہونا پایا گیا اور اللہ تعالے اپنی ذات اور صفات قدیمہ پر قادر نہیں ورنہ خدا کی ذات وصفات بھی مقدور ومخلوق بلکہ ممکن واحادث قرار پائیں گی اور وہ الٰہ نہ ہوگا تو یہاں بھی بعض ہی صادق ہوا کہ ذات وصفات تحت قدرت داخل نہ ہوئے ۔ لہٰذا تھانوی کی تقریر کی بنا پر اللہ تعالے کی قدرت اور زید وعمر وغیرہ کی قدرتوں میں تساوی اور برابری لازم آگئی ۔

تھانوی کی ناپاک تقریر یہ ہے کہ وہ جس میں پہلے کل یا بعض ہونا دیکھتا ہے ۔ اور بعض ہونے کی صورت میں وہ برابر ہونا ثابت کر دیتا ہے پھر نہ ان میں کثیر وقلیل کا فرق کرتا ہے نہ اصل اور تبع کا امتیاز کرتا ہے ۔ نہ عظمت اور حقارت کا لحاظ کرتا ہے نہ اور کوئی خصوصیت کو مدنظر رکھتا ہے تو اس کے نزدیک فضیلت صرف کل کے حاصل ہونے میں ہے اور بعض کے حاصل ہونے میں کچھ فضیلت نہیں ۔ بلکہ وہ بعض جو ہزاروں لاکھوں ۔ کروڑوں ہی کیوں نہ ہوں ۔ اس بعض کی برابر ہے جو ایک رد ہو ۔ یہ ہے اس تھانوی کا اندھاپن ۔ اور فرق مراتب کا مٹنا ۔

Marfat.com

اعلحضرت قدس سرہ کا یہ مضمون اور الزام عربی زبان میں ہے مصنف اپنی جہالت اور عربی سے ناواقفی اور پھر اس پر کج فہمی و کم عقلی کی بنا پر اس کو سمجھ نہ سکا اور مطلق قدرۃ کو قدرۃ علی الخلق سمجھ گیا یا اس نے جان بوجھ کر یہ تصرف اور افترا کیا کہ مطلق قدرۃ کو قدرۃ علی الخلق بنا ڈالا۔ اور یہ تصرف و افترا محض اس لئے کیا ہے کہ مطلق قدرت میں تھانوی کی تقریر جاری ہو رہی تھی اور اس پر یہ نتیجہ مرتب ہو رہا تھا کہ اس میں اللہ تعالے کی قدرت اور مخلوق کی قدرت کا برابر ہونا لازم آرہا تھا۔ جس کا کوئی جواب مصنف کے پاس نہیں تھا تو اس نے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے یہ تصرف کیا کہ اس مطلق قدرت کو قدرۃ علی الخلق بنا دیا اور یہ نہ سوچا کہ کوئی ناخواندہ مسلمان بھی کسی غیر خدا میں قدرۃ علی الخلق کا عقیدہ نہیں رکھتا تو کوئی عالم ایسی بات کس طرح کہہ سکتا ہے۔ تو قدرۃ علی الخلق کا اعلحضرت قبلہ نے ذکر ہی نہیں کیا یہ مصنف کا کھلا ہوا جھوٹ اور صریح افترا ہے۔ اعلحضرت قدس سرہ یہ صاف فرما رہے ہیں

فان الحیوانات جمیعا تقدر علی بعض الافعال والحرکات وان لم تکن قدرتھا موثرۃ فی الخلق والایجاد باجماع اھل السنۃ والجماعۃ (فیہ ایضا) ولیس للعبد من الخلق شیئ جملۃ واحدۃ وما یحس فی نفسہ من قدرۃ وارادۃ واختیارا فانما خلقھا اللہ...

تو بیشک تمام جانور کسی نہ کسی فعل و حرکت پر قدرت رکھتے ہیں اگرچہ ان کی قدرت باجماع اہلسنت وجماعت خلق و ایجاد میں موثر نہیں۔ اور بندے کیلئے خلق میں بالکل کوئی حصہ نہیں اور جو کچھ اپنے اندر قدرت اور ارادہ اور اختیار محسوس کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالے ہی نے اس میں پیدا فرمایا ہے۔

تو مصنف کا اب اعلحضرت قبلہ پر افترا اور بہتان باندھنا ظاہر ہو گیا تو مصنف نے قدرۃ علی الخلق پر جو کچھ کہا اور نصف صفحہ اپنے نیبہ کی طرح سیاہ کر دیا اس کا اعلحضرت قبلہ پر کوئی اثر نہیں نہ ان کے جوابات کی کوئی حاجت رہی کہ اس کا کوئی قائل ہی نہیں ہے۔ رہی مطلق قدرۃ

Marfat.com

تو وہ مخلوقات میں اللہ تعالےٰ کی عطار سے حاصل ہے جو قدرت حادثہ کا سیہ ہے نہ کہ خالقہ ہے

خاتمۃ الکتاب

الحمد اللہ اس رد جواب نے شہاب ثاقب کی تمام فریب کاریوں۔ افترا بندیوں بہتان طرازیوں۔ ملمع سازیوں کیادیوں۔ مکاریوں کو طشت از بام کردیا اور مصنف کی عرقریزیوں کو جھوٹی تاویلوں۔ نامعقول توجیہوں کو خاک میں ملادیا۔ ناحق کی طرفداری۔ باطل کی حمایت کا پردہ چاک کردیا۔ کفر کی تائید۔ توہین شان الوہیت ورسالت کی ملمع کاری کا پردہ فاش کردیا اکابر علمار دیوبند کی ناپاک عبارات پر جو مصنف نے روغن قاز ملا تھا۔ اور انکی ناقابل قبول تاویلیں کی تھیں ان سب کی حقیقتوں کو آشکارا کردیا اور یہ ثابت کردیا کہ یہ عبارات اپنے کفری معنے میں متعین ومتبین ہیں۔ کوئی تاویل کوئی توجیہ ایسی نہیں جو ان سے کفر کو اٹھا دے کوئی ضعیف سے ضعیف احتمال ایسا نہیں جو ان میں کوئی وجہ ایمان پیدا کردے۔ دیوبندیوں نے انتہائی عرقریزیاں کریں۔ وہابیوں نے انمیں امکانی کوششیں کیں لیکن نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ ان کا کفر اور واضح و مستحکم ہوتا گیا اور کوئی وجہ ایمان کی پیدا نہ ہوسکی اسی بنا پر علمار حرمین شریفین نے ان عبارات کو شان رسالت میں توہین تنقیص قرار دیکر ان کے مصنفین رشید احمد گنگوہی۔ قاسم نانوتوی۔ خلیل احمد انبیٹھی۔ اشرفعلی تھانوی پر کفر کے فتوے صادر فرمائے اور ان کو ایسا مرتد کافر ٹھہرایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے تو وہ خود کافر ہوگیا اور ایسے کافروں کے حق میں جو کتب فقہ۔ درمختار۔ ردالمحتار۔ مجمع الانہر۔ درر۔ غرر فتاوے خیریہ۔ بزازیہ۔ میں احکام ہیں بتائے بحرالرائق میں ہے۔

من حسن کلام اہل الاھواء او قال معنوی او کلام لہ معنے

جو بدمذہبوں کی بات کو اچھا بتائے یا کہے کچھ معنے رکھتی ہے۔ یا اس کا کلام کے کوئی صحیح معنے

Marfat.com

صحیحا ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنہ اورضی بہ یکفر۔

ہیں اگر کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو جو اس کو اچھا بتاتا ہے وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے جو اس کو اچھا بتلائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے

ان عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہو گیا جو اس کفری بات کو صحیح کہے یا اچھا بتائے۔ یا اس پر رضا ظاہر کرے۔ یا یہ کہے کہ اس کے کچھ معنے ہونگے وہ بھی کافر ہے

اعلحضرت قدس سرہ نے ان اکابر دیوبند کی یہ ناپاک عبارات اور اس پر فتوے کفر لکھ کر علماء حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا انہوں نے اس کی تصدیقیں فرمائیں ان کے مجموعہ کا نام حسام الحرمین ہے جب اس کتاب کو مع ترجمہ کے شائع کیا گیا تو اس مصنف نے اس کے جواب میں یہ کتاب رجوم المدنیین علی رؤس الشیاطین لکھی جس کا مشہور نام الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب رکھا جس میں اس نے صدہا افترا کیے۔ صدہا جھوٹ بولے۔ صدہا فریب دیئے صدہا مکر و فریب کیے۔ صدہا لغو باتیں کیں۔ کتنی نامعقول تاویلیں گڑھیں۔ کتنے ناقابل قبول عذر تراشے رکھتے جیلے حوالے بنائے۔ لیکن کوئی بات قابل قبول نہ بن سکی کوئی تاویل صحیح ثابت نہ ہو سکی کوئی کلام میزان شریعت پر نہ اتر سکا۔ کوئی قول معیار سلف کی موافقت نہ کر سکا۔ تو کیا کسی سچے مذہب کی ایسی ناپاک کتاب ہو سکتی ہے۔ کیا کسی حق مسلک کی ایسی ناپاک کتاب تائید کر سکتی ہے۔ اور پھر مصنف کی ایسی دریدہ دہنی کیا اہل حق کی حقانیت پر پردہ ڈال سکتی ہے۔ اس کی ایسی گالی گلوچ کیا اعلحضرت قبلہ کی صداقت کو میٹ سکتی ہے۔ اس کی ایسی گندی گھناؤنی باتیں کیا اس کی اور اس کے اکابر کی عظمت پر اثر سکتی ہیں۔ اس کی ایسی سوقیانہ سب وشتم کیا اس کی شرافت کی دلیل بن سکتی ہے ناظرین نے خود ہی فیصلہ کر لیا ہو گا کہ گالیاں وہی دیا کرتا ہے جو واقعی جواب دینے سے عاجز ہو۔ آقا زادی کیا کرتا ہے جو

Marfat.com

سچی بات کہنے سے مجبور ہو۔ فریب وہی دیا کرتا ہے جس کے پاس حق نہ ہو۔ جھوٹ وہی بولا کرتا ہے جس کے پاس سچ نہ ہو۔ باطل کی حمائت وہی کیا کرتا ہے جس کا قلب گمراہی سے لبریز ہو ناحق کی تائید وہی کرتا ہے جس کا دل ضلالت سے پر ہو حق کا علمبردار نہ جھوٹ بولتا ہے نہ افترا کرتا ہے۔ صداقت کا حامل نہ فریب دیتا ہے نہ بجائے جواب کے گالیاں بکتا ہے

مسلمانو! تم نے یہ شہاب ثاقب کا ردو دیکھا اس میں اس گندی کتاب شہاب ثاقب کی گالی۔ گلوچ۔ سب وشتم کو چھوڑ کر ہر ہر بات کا جواب دیا گیا۔ اکثر و بیشتر جوابات مذہب اہلسنت کی معتمد و مستند کتابوں کے حوالجات سے دیئے گئے اور حق کا احقاق اور باطل کا ابطال آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت کر دیا گیا اور شہاب ثاقب کی گالیاں (۶۴) اس کے جھوٹ اور افترا (۱۶۱) اس کے فریب اور کید (۱۰۵) پیش کر دیئے گئے۔ اگر اس کے مصنف میں بلکہ اس کی ساری دیوبندی قوم میں حیا و غیرت ہے۔ جرأت و ہمت ہے۔ علم و قابلیت ہے۔ سچائی اور صداقت ادعائے حقانیت ہے تو ایک سال کے اندر اندر میری اس کتاب کا جواب دیں اور جس طرح میں نے ہر بات کا جواب معہ حوالہ کے دیا ہے اسی طرح مدلل جواب ہر ہر بات کا لکھ کر شایع کر دیں تو ہر شخص حق و باطل کا امتیاز گھر بیٹھ کر لیگا اور یہ بھی فیصلہ کر لیگا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ اور کون اہل حق ہے اور کون اہل باطل۔ اور کس میں علم قابلیت ہے اور کس میں لاعلمی اور جاہلیت ہے اور اگر سال بھر میں اسکا جواب شایع نہ ہوا تو دنیا تمہاری صداقت و راستبازی۔ ادعائے حقانیت و قابلیت کے متعلق خود ہی رائے قائم کر لے گی اور تمہاری شیخیوں اور تعلیوں سے واقف ہو جائے گی۔

مسلمانو! تم نے ان اکابر دیوبند کی خدا و رسول کی شانوں میں گستاخیاں بے ادبیاں گالیاں دیکھیں۔ ان کی وہ گندی گھنونی وہ ناپاک توہین و تنقیص کی عبارات پڑھیں اور

Marfat.com

یہ بھی دیکھ لیا کہ ساری دیوبندی قوم کے پاس ان کفری عبارات کی نہ کوئی صحیح توجیہ تاویل نہ کوئی واقعی عذر ہے نہ جواب۔ تو انکے دشمنان خدا و رسول جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم ہونے میں کیا شک باقی رہا للہ انصاف کرو تمہارے ماں باپ یا استاذ و پیر کو گالیاں دے۔ تمہارے ماں باپ کی صورت کو بندر گدھے، سور کی صورتوں سے تشبیہ دے تمہارے استاد و پیر کے علم سے زاید بھنگی چمار کے لئے علم ثابت کرے۔ تمہارے ان بزرگوں کو جھوٹا اور کاذب بالفعل کہے اور انہیں لکھ لکھ کر چھاپے شائع کرے کیا تم اس کا ساتھ دو گے۔ اس سے محبت کرو گے۔ اس کی عزت کرو گے اس کی ان گالیوں کی تاویلیں کرو گے۔ اس کی اس بکواس سے بے بہرہ ہو کر اس سے بات چیت کرتے رہو گے اس کے پاس نشست برخاست کرتے رہو گے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اگر تم میں انسانی غیرت و حمیت ہے ماں باپ کی عزت و الفت کا نام و نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو کی صورت سے نفرت کرو گے اس کے سایہ سے دور بھاگو گے اسکا نام سنکر چہرہ سرخ ہو جایگا جو ان گالیوں کی تاویلیں اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے۔ پھر خدا کے لئے ماں باپ کی غیرت و محبت استاد پیر کی عظمت و الفت کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھو اور اللہ تعالے کی عظمت و محبت اور اس کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و الفت کو دوسرے پلہ میں رکھو۔ اگر سچے مسلمان ہو تو ماں باپ کی استاد پیر کی عزت و محبت کو خدا و رسول کی عزت عظمت محبت و الفت کے مقابلہ میں ناچیز اور حقیر جانو گے۔ تو واجب بلکہ صدہا ہزار ہا واجبوں سے واجب تر گستاخان خدا و رسول سے جسقدر نفرت و دشمنی غصہ اور جدائی ہو۔ ماں باپ استاد پیر کے گستاخون کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ جب تو سمجھ لو کہ ایمان کامل ہے اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم کے عزت و عظمت الفت و محبت سب پر غالب اعظم ہے اور سب کی عزتیں اور محبتیں ان کے مقابلہ میں ہیچ ہیں اور اگر یہ بات حاصل نہ ہو تو خود ہی فیصلہ کر لو کہ تمہارا مسلمان ہونے کا دعوے محض زبانی ہے۔ دل میں اوروں کی عزت و محبت زائد ہے۔ اس میں کسی مفتی کے فتوے کی

Marfat.com

حاجت نہیں۔ بلکہ تمہارا قلب اس کا خود مفتی ہے تو اپنے قلب ہی سے اس تقابل میں فتوے لو

سرزقنا اللہ تعالےٰ بحرمۃ حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم ایمانا صحیحا۔ ومحبۃ کاملۃ۔ والفۃ صادقۃ۔ واحینا علی مذھب اھل السنۃ والجماعۃ وامتنا علی ھجتہ ومحبتہ حبیبہ واحشرنا تحت لواء نبیہ وارزقنا شفاعۃ رسولہ سیدنا محمد وصلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین تمت بالخیر۔

مولوی حسین احمد فیض آبادی مصنف شہاب ثاقب کے جدید کفریات

مصنف شہاب ثاقب اپنے اکابر علماء دیوبند کے تمام کفریات کی طرفداری وحمایت کرکے اور ان پر اپنی رضا وتحسین کرکے ان تمام کفریات کو مانکر خود کافر ومرتد ثابت ہوگیا۔ مگر چونکہ اس کو شیخ علماء دیوبند بننا تھا اس بنا پر اس نے اپنے اکابر کے خاص ترکہ توہین وتنقیص شان رسالت میں تجدید کرکے امتیازی کارنامہ کیا اور اپنی دشمنی سرکار رسالت کے جذبات کے ماتحت یہ جدید کفریات بکے۔ واقعہ یہ ہوا کہ سنبھل میں ماہ ربیع الاول شریف ۱۳۷۱ھ میں یہ مصنف وہابیہ کے جلسہ میں (جو سیرت پاک کے نام سے مشہور تھا) شریک ہوا اور اس نے ہزارہا کے مجمع عام میں سیرت پاک صاحب لولاک صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کرتے ہوئے یہ کہا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معاش کا ذریعہ یہ تھا کہ آپ اہل مکہ کی اجرت پر بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضور کے بچپن کی سیرت کا ایک واقعہ یہ ہے کہ آپ نے دو مرتبہ ناچ کی مجلس میں شرکت کی لیکن آپ کو اس مجلس میں نیند آگئی۔ ان دونوں واقعات سے شہر میں شور مچ گیا۔ کچھ لوگ حضرت عالی سنن۔ ماحی فتن۔ سلطان المناظرین سند المفتیین فقیہ اعظم مولینا مولوی الحاج محمد اجمل شاہ صاحب مفتی اعظم سنبھل کے پاس آئے۔ اور ان ہر دو واقعات کو دریافت کیا۔ پھر مولوی حسین احمد کا حکم پوچھا۔ تو حضرت مفتی صاحب نے یہ کمال احتیاط کی کہ ان الفاظ کا سوال کارکنان جلسہ وہابیہ سے لکھوا کر دستخط کرا کر میرے پاس لاؤ تو میں

Marfat.com

اس سوال پر فتوے لکھ دونگا - تو لوگ اختر حسین سرگرم کارکن سے سوال لکھوا کر لائے اور سائل خود بھی آیا اور حضرت مفتی صاحب کے روبرو اس نے سوال پر دستخط کئے تو حضرت مفتی صاحب نے یہ فتوے فوراً قلم اٹھا کر لکھ دیا۔ یہ فتوے دیوبند و سہارنپور بغرض جواب بھیجا گیا اور کئی کارڈ یاد دہانی کے لئے روانہ کئے لیکن اب تقریباً تین سال ہو گئے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اب چند مقامات سے یہ خبر موصول ہو رہی ہے کہ مولوی حسین احمد ان واقعات کو برابر بیان کر رہے ہیں تو بغرض آگاہی عوام اس سوال اور جواب کو بلفظہٖ نقل کر کے شائع کرایا جاتا ہے۔ سوال میں زید سے مراد مولوی حسین احمد دیوبندی اور عمر سے مراد حضرت مفتی صاحب ہیں۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین زید نے وعظ میں بیان کیا۔ (۱) سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اجرت پر بکریاں چرائیں اور یہ بھی فرمایا کہ ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔ (۲) آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ ایسا اتفاق پیش آیا کہ آپ ناچ گانے بجانے کی مجلس میں تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں پہونچ کر خداوند تعالےٰ نے آپ کی اس طریقہ پر حفاظت کی کہ آپ کو نیند آگئی اور برخاست مجلس کے بعد تک آپ سوتے ہی رہے۔ (۳) اور عمر نے وعظ میں یہ بیان کیا کہ یہ ہر دو واقعہ مذکورہ بالا غلط ہیں۔ ان دونوں سے توہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ ایسا کہنے والا اور لکھنے والا دونوں کافر ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کون سچا ہے اور دوسرے کے لئے کیا حکم ہے۔ فقط اختر حسین بقلم خود محلہ دیپا سرائے ۱۹ دسمبر ۵۱ء

الجواب :- اہل اسلام کا اعتقاد ہے کہ ہر ایسا امر جو مخلوق کے لئے باعث آفت ہو جیسے کذب۔ حسد۔ خیانت۔ وغیرہ اور ہر ایسا فعل جو وجاہت و مروت کے خلاف ہو جیسے نسب۔ پستی۔ کمینہ پن۔ زنائے امہات وغیرہ اور ہر ایسا مرض جو سبب نفرت ہو جیسے

Marfat.com

جذام، برص وغیرہ اور ہر ایسا ذلیل کام اور پیشہ جو باعث ننگ و عار ہو اور سبب عیب و نقص ہو جیسے حجامت اور اجرت پر ذلیل پیشہ تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام ان سب سے منزہ و پاک ہیں۔ عقائد کی نہایت مشہور و معتبر کتاب صاویہ اور اس کی شرح صاموہ میں ہے

وشرط النبوۃ السلامۃ من دناءۃ الآباء ومن غمز الامہات ومن القسوۃ والسلامۃ من العیوب المنفرۃ کالبرص والجذام ومن قتل المروۃ کالاکل علی الطریق ومن دناءۃ الصناعۃ کالحجامۃ لان النبوۃ اشرف مناصب الخلق مقتضیۃ الخاتم لاجلال اللائق بالمخلوق فیعتبر لہا انتقاء...

اور نبوت کی شرط پستی نسب اور اتہام امہات اور سخت دلی سے سلامتی ہے اور باعث نفرت عیبوں جیسے برص جذام سے اور قلت مروت جیسے راستہ میں کھانا کھانے سے۔ اور پیشہ کی ذلت و پستی جیسے حجامت سے پاک ہونا ہے اس لیے نبوت مناصب خلق میں بہتر شرف ہے اور اس کے لئے انتہائی عزت کی طالب ہے تو نبوت کے لیے اس کے منافی امور کا نہ ہونا اعتبار کیا گیا۔

حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں

قد اختلف فی عصمتہم (ای الانبیاء) من المعاصی قبل النبوۃ فمنعہا قوم وجوزہا آخرون والصحیح تنزیہہم من کل عیب وخستہ تحط کل یوجب المریب۔ ملخصاً

انبیاء کے قبل نبوت معاصی سے پاک ہونے میں اختلاف ہوا تو اس کو ایک قوم نے منع کیا اور دوسروں نے جائز رکھا اور صحیح مذہب یہ ہے کہ انبیاء کرام ہر عیب سے پاک ہیں اور ہر اس چیز سے جو شک پیدا کرے معصوم ہیں۔

Marfat.com

اور یہ ظاہر ہے کہ اجرت پر بکریوں کا چرانا ایسا ذلیل پیشہ ہے کہ جو باعث ننگ و عار اور سبب عیب و نقص ہے۔ اسی بنا پر شارح مشکوۃ شریف حضرت علامہ علی قاری شرح شفا شریف میں خاص اسی مسئلہ میں تصریح فرماتے ہیں۔

قال المحققون انه علیه الصلاۃ والسلام لم یرع لاحد یالاجرۃ وانما رعی غنم نفسه وهذ الم یکن عیبا فی قومه۔

(از شرح شفا شریف ج ۲ ص ۴۴۸)

اور محققین فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت پر کسی کی بکریاں نہیں چرائیں۔ آپ نے تو صرف اپنی بکریاں چرائیں اور اپنی بکریاں چرانا آپ کی قوم میں عیب نہیں تھا۔

اس عبارت نے آفتاب کی طرح ثابت کر دیا کہ محققین امت کے نزدیک حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کی بکریاں اجرت پر نہیں چرائیں۔ اب باقی رہتی ہے وہ حدیث جس کو بخاری و مسلم شریف اور ابن ماجہ وغیرہ کتب حدیث نے روایت کی تو اس کے بخاری شریف میں یہ الفاظ ہیں جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کنت ارعاها علی قراریط لاهل مکة تو ان کلمات میں نہ تو کہیں اجرت کی تصریح ہے نہ اجرت پر دلالت کرنے والا کوئی کلمہ ہے حدیث شریف میں قراریط کا ایک لفظ ہے جس سے بعض کو اشتباہ ہو گیا ہے اور چاندی سونے کے سکوں کے کسی جز کو سمجھ لیا ہے حالانکہ قراریط سے اس حدیث میں یہ معنے مراد لینے غلط اور خطا ہیں۔ چنانچہ علامہ علی قاری اسی حدیث کی شرح میں شرح شفا میں فرماتے ہیں۔

قال محمد بن ناصر اخطا سوید فی تفسیر القیراط بالذهب

محمد بن ناصر نے فرمایا کہ حضرت سوید نے قیراط کی تفسیر سونے چاندی کے سکے

Marfat.com

والغضة اذ لم يرع النبي صلے
الله تعالے عليه وسلم لاحد
باجرة قط وانما كان يرعى
الغنم اهله والصحيح ما فسره
به ابراهيم بن اسحق الحربي
الامام في الحديث واللغة
وغيرهما ان قراريط اسم مكان
في نواحي مكة (از شرح شفا مصری ج ۲ ص ۴۶۶)

بیان کرنے میں خطا کی اس لئے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کی بکریاں
اجرت پر نہیں چرائیں۔ آپ تو اپنی ہی
بکریاں چراتے تھے اور قراریط کی صحیح
تفسیر وہ ہے جو حدیث ولغت وغیرہ کے
امام حضرت ابراہیم بن اسحاق نے
بیان فرمائی اور وہ یہ ہے کہ قراریط
نواحی مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے۔

اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ جب حدیث شریف کے لفظ قراریط سے مراد سونے چاندی کا کوئی سکہ نہیں ہے بلکہ قراریط مکہ معظمہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے تو اب حدیث بخاری شریف کا ترجمہ یہ ہوا کہ میں مکہ کے مقام قراریط پر بکریاں چراتا تھا تو اس حدیث سے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اجرت پر بکریاں چرانے کا استدلال کرنا خطا اور غلط ہے۔ اور باوجود ان تصریحات اور عقیدہ اسلام کے خلاف جو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اجرت پر بکریاں چرانا ثابت کرے اور آپ کو چرواہا ثابت کرنے کی سعی کرے اور اس کو علی رؤس الاشہاد بلا کسی ضرورت شرعی کے بیان کرے تو یہ اس کی توہین کو مستلزم ہے۔ سلف وخلف اللہ تعالے اور انبیاء کرام کی شانوں میں ایسے کلمات کا استعمال روا نہیں رکھتے۔ جن میں ادنے توہین وگستاخی کا شائبہ بھی ہو چنانچہ عقائد کی کتاب شرح مواقف میں ہے۔

يصح بالاجماع والنص ان يقال
اجماع ونص سے یہ کہنا صحیح ہے کہ اللہ

Marfat.com

اللہ خالق کل شئ ولا یصح ان یقال انہ خالق القاذورات والخنازیر مع کونھا مخلوقۃ اللہ تعالٰی اتفاقا۔

ہر چیز کا خالق ہے اور یہ کہنا صحیح نہیں کہ اللہ نجاستوں کا خالق ہے اور بندروں اور سوروں کا خالق ہے باوجودیکہ بہ اتفاق اللہ تعالٰی ہی کی مخلوق ہیں۔

تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مجمع عام میں چرواہا ثابت کرنے اور اجرت پر بکریاں چرانے کے ثابت کرنے کی وہی کوشش کرے گا جو تحقیر شان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا عادی ہو اور جس کی حضور علیہ السلام کے لئے عیب و نقص کی نسبت کرنے کی عادت قرار پا چکی ہو شرح شفا شریف میں ایسے شخصوں کا حکم بیان فرمایا۔

وکذالک اقول حکم من غمصہ او عیرہ برعایۃ الغنم ای یرعیھا بالاجرۃ او السھو والنسیان مع انھما ثابتان عنہ الا انہ انما یکفر لاجل التعییر وسبب التحقیر لھما (از شرح شفا ج ۲ ص ۴۰۱)

اسی طرح میں اس شخص کا حکم بیان کرتا ہوں جس نے حضور علیہ السلام پر عیب لگایا یا اجرت پر بکریاں چرانے کے ساتھ تحقیر کی یا سہو و نسیان کے ساتھ حقارت کی باوجودیکہ یہ ہر دو امور آپ سے ثابت ہیں تو وہ کافر ہو گیا۔ تحقیر و تعییر کے سبب سے

حاصل جواب یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اجرت پر بکریاں چرانا جو زید نے اپنے وعظ میں بیان کیا یہ غلط ہے کسی حدیث کے صریح مضمونوں سے ثابت نہیں اور یہ وہ ذلیل پیشہ ہے جو منافی نبوت ہے کہ یہ باعث ننگ و عار ہے اور سبب عیب و نقص ہے اور اس کا اس طرح بیان کرنا توہین و گستاخی کو مستلزم ہے

Marfat.com

۳۷ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس کو امام لائمہ سراج الامہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں۔

الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کلہم منزھون عن الصغائر و الکبائر والقبائح (از فقہ اکبر مصری)	حضرات انبیاء علیہم السلام تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے قبیح باتوں سے منزہ اور پاک ہیں۔

حضرت علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں

ھذہ العصمۃ ثابتۃ للانبیاء قبل النبوۃ وبعدھا علی الاصح (شرح فقہ اکبر مصری ص۵۵)	اور صحیح مذہب میں حضرات انبیاء کے لئے یہ عصمت قبل نبوت اور بعد نبوت ہر دو حال کے لئے ثابت ہے۔

ان عبارات سے ثابت ہوگیا کہ حضرات انبیاء کرام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے جس طرح بعد نبوت معصوم ہیں اسی طرح قبل نبوت بھی معصوم ہیں۔ اور ناچ گانے بجانے کا حرام ہونا وکبیرہ گناہ ہونا ہر مسلم جانتا ہے۔ اور کسی نبی کے لئے معصیت وگناہ کا ثابت کرنا کفر ہے۔ تفسیر صاوی میں ہے۔

فمن جوز المعصیۃ علی النبی فقد کفر لمنا فاتہ للعصمۃ الواجبۃ (صاوی ج ۱ ص۱۶۶)	جس نے نبی پر معصیت کو جائز رکھا تو وہ کافر ہوگیا کہ یہ عصمت واجبہ کے منافی ہوگیا

اب باقی رہا یہ عذر کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ناچ میں بچپن میں بغر ۸ سال کے شرکت فرمائی ہے تو اس سے یہ الزام نہیں اٹھتا کہ ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یوم ولادت ہی سے متصف بہ نبوت تھے۔ علامہ علی قاری شرح

Marfat.com

فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں ۔

ان نبوتہ لم تکن منحصرۃ فیما بعد الاربعین کما قال جماعۃ بل اشارۃ الی انہ من یوم ولادتہ متصف بنعت نبوتہ بل بل حدیث کنت نبیا وادم بین الروح والجسد علی انہ متصف بوصف النبوۃ فی عالم الارواح قبل خلق الاشباح وھذا وصف خاص لہ

(از شرح فقہ اکبر مصری ص۵۸)

حضور علیہ السلام کی نبوت چالیس سال کی عمر کے بعد کے لئے منحصر نہیں جیسا کہ ایک جماعت نے کہا بلکہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضور اپنے یوم ولادت ہی سے متصف بہ نبوت ہیں بلکہ اس حدیث میں (کہ میں نبی تھا اور آدم ابھی روح وجسم کے درمیان تھے) سے ثابت کہ حضور خلق اجسام سے پہلے عالم ارواح میں بھی متصف بوصف نبوت تھے اور یہ حضور علیہ السلام کا وصف خاص ہے۔

تو آپ کے بچپن میں بھی ناچ جیسی حرام چیز کو ثابت کرنے کی کوئی مسلمان تو جرأت نہیں کرسکتا۔ اب باقی رہا سائل کا یہ قول کہ آپ کو نیند آگئی اور برخاست مجلس کے بعد تک آپ سوتے ہی رہے۔ تو اس تاویل سے بھی کام نہیں چلتا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف آنکھیں سوتی تھیں اور قلب مبارک بیدار رہتا تھا چنانچہ بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک طویل حدیث میں قول ملائکہ اس طرح مروی ہے۔

ان العین نائمۃ والقلب یقظان

بیشک حضور کی چشم مبارک سوتی ہیں

Marfat.com

(از مشکوۃ شریف) اور قلب مبارک بیدار رہتا ہے۔

علاوہ بریں معصیت کا عزم بھی گناہ - معصیت کی طرف چلنا بھی گناہ۔ معصیت کی مجلس میں شرکت کرنا بھی گناہ - تو اگر مان لیجئے کہ حضور کی سماعت سے حفاظت کی گئی۔ تو ان تین گناہوں سے حفاظت کیسے ہوئی؟ پھر یہ واقعہ کسی نص قطعی سے ثابت نہیں اور عقائد میں حدیث خبر واحد مفید نہیں بلکہ نص قطعی درکار ہے۔ خود مولوی خلیل احمد انبیٹھوی براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں۔

> عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں قطعات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مولف قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔ (براہین قاطعہ ص۵۱)

اور اس پر یہ اندھا پن کہ عقیدہ اسلام کے خلاف تواریخ سے حضور اطہر صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ناچ میں جانے کے ثبوت کی سعی کی جا رہی ہے تاریخ سے کسی عقیدۂ اسلام کا رد نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ علامہ ابن حجر کے فتاوے حدیثیہ میں ہے۔

ان الانبیاء معصومون قبل النبوۃ وبعدھا من الکبائر والصغائر عمدا وسھوا وجمیع ماروی عنھم مما یخالف ذلک تتاول کما بینہ المحققون	بے شک انبیاء کرام قبل نبوت اور بعد نبوت صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے قصداً وسہواً معصوم ہیں اور ان انبیاء سے اس عقیدہ کے خلاف جس قدر امور مروی ہوں ان سب کی تاویل

Marfat.com

فی حمالہ خلا قالمن وھم
فیہ کجماعۃ من المفسرین
وتواریخ لا حیا بیین ممن لم یحققوا
ما یقولون ویدرون ما
یترتب علیہ فیجب الاعراض
عن کلماتھم وترھات
قصصھم الکاذبۃ و
وحکایاتھم (فتاوی حدیثیہ مصری ص۵۲)

کی جائے گی جیسا کہ محققین نے ہر ایک
کے محل پر بیان کیا بخلاف اہل تفسیر
وتواریخ کہ وہ وہم میں پڑے اور اپنے
اقوال کی تحقیق نہیں کی اور ان پر مرتب
ہونے والے نتائج کو نہ سوچا تو ایسے
اہل تفسیر و تواریخ کے کلمات سے ان
کے جھوٹے قصوں اور حکایتوں کے بیان
سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

حاصل جواب یہ ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے زید نے جو وعظ میں دو مرتبہ ناچ کی مجلس میں جانا بیان کیا یہ کسی نص قطعی سے ثابت نہیں بلکہ غلط اور باطل ہے۔ اور عقیدہ اسلام کے خلاف ہے اور اس میں ناچ جیسی معصیت کا حضور کے لئے ثابت کرنا کفر ہے واللہ اعلم۔

۲۔ عمر کا اپنے وعظ میں زید کے بیان کردہ یعنی حضور علیہ السلام کے لئے اجرت پر بکریاں چرانے۔ اور مجلس ناچ میں شریک ہونے کو غلط کہنا اور عقائد اسلام کے خلاف بتانا بالکل صحیح ہے اور ان باتوں کو مقام مدح کی جگہ بیان کرنے کو توہین رسول صلے اللہ علیہ وسلم قرار دینا اور اس قائل کی عادت تحقیر کی بنا پر اس پر حکم کفر دینا درست ہے اور جب زید نے ان باتوں کو صرف زبانی کہا ہے تو لکھنے والے پر حکم کس طرح صادر کیا جائے۔ بالجملہ عمر سچا ہے اور زید غلط گو۔ اور عقائد اسلام کی مخالفت کرنے والا اور اپنی عادت کی بنا پر کفر کرنے والا ہے۔

کتبہ المعتصم بذیل سید کل نبی ومرسل۔ العبد محمد اجمل المفتی فی بلدہ سنبھل ۲۱ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

Marfat.com

مولوی حسین احمد

پر

دیوبند کا فتوے اور ان ہی سوالوں کا جواب ملاحظہ ہو

الجواب ۱۸ ۱۲/۷۴ھ کا یہ کہنا کہ زید نے دونوں واقعہ غلط بیان کئے صحیح ہے اور زید کا قول غلط ہے لیکن زید پر کفر کا فتوے لگا دینا صحیح نہیں کہ فقہا تصریح کرتے ہیں کہ اگر کسی کے کلام میں ننانوے احتمال کفر کے اور ایک اس کی نفی کا پایا جائے تو کفر کا فتوے نہیں لگانا چاہئے۔ فقط واللہ عالم۔

سید احمد علی سعید نائب
مفتی دارالعلوم دیوبند
۱۸ ۱۲/۷۴ھ

الجواب صحیح
مسعود احمد عفا اللہ عنہ
۱۹ ۱۲/۷۴

مہر دارالافتاء دیوبند

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب احقاق الحق علی اکابر المرتدین المعروف رد شہاب ثاقب بر وہابی خائب

مضامین	صفحہ
سیف الحقی کے بہتان و افترا	۴
مصنف شہاب کے دو صریح کذب و افترا	۷
فہرست گالی نامہ شہاب ثاقب (۴۳۰)	۱۱
شہاب ثاقب کے رد کی ابتداء	۳۷
مصنف شہاب مصدقین علماء حرمین کو عالم نہیں مانتا	۳۸
حرمین میں اعلیٰحضرت کا اعزاز	۴۰
اعلیٰحضرت اور مفتی برزنجی کی ملاقات و علمی مذاکرہ	۴۳
اعلیٰحضرت کی مکہ مکرمہ کی تصنیفات اور انکے اسماء	۴۴
رسالہ غایۃ المامول کی حقیقت اور اسکا حال	۴۸
مصنف شہاب کا علماء حرمین پر حملہ	۵۱
مصنف شہاب نے تمام اہل اسلام کو اہل باطل کہا	۵۸
حضور علیہ السلام کے علوم خمس کا دلائل سے اثبات	۶۵
علم الٰہی اور علم حضور کی مساوات کا ازالہ	۶۹
حضور کیلئے علوم ماکان و مایکون کی کثرت دلائل سے اثبات	۷۰
مصنف شہاب قرآن و حدیث کو باطل و ضلال کہتا ہے	۷۹
دیوبندی تمام حرمین کی تکفیر نہیں کرسکتے	۸۵
دیوبندی غایۃ المامول کو پڑھ کر اکابر کو کافر اور	
زمانے شہاب ثاقب اور مصنف مجنون	۹۰
مصنف شہاب کا اکابر کے بارے میں گستاخانہ	۹۲
علماء حرمین اور علماء دیوبند کے عقائد میں اختلاف	۹۴
دیوبندی علماء حرمین کی تضلیل و تفسیق کرنے میں سبقت لے گئے	۹۸
شفاء شریف انبیاء کرام پر قرآن و حدیث و غیرہ سے دلائل	۱۰۰
امام البوصیری نے خدا و رسول اور قرآن کو ابوجہل کی برابر شرک کہا	۱۰۱
انبیاء کرام علیہم السلام پر کثیر دلائل	۱۰۲
گمراہ فرقے اعلیٰحضرت کے کس بنا پر دشمن ہیں	۱۱۰
دیوبندیوں کا بانسبت اہل فرقوں کے کیوں زیادہ ہوتا ہے	۱۱۲
مصنف شہاب اور اسکے اکابر کے ۲۰ عقائد کفر	۱۱۷
امام الحرمین میں حکم علماء حرمین غلط ہیں تو غایۃ المامول میں	
انکے احکام کفر کس مجبوری کی وجہ سے ہیں	۱۲۹
مصنف شہاب کا اختراع اعلیٰحضرت کو سخت الفاظ لکھے	۱۳۳
مصنف شہاب کے کردہ کرتوت کے دکھائے انعام	۱۳۸
مصنف شہاب کے دیوبند کے حالات	
اعلیٰحضرت کے سفر حرمین کا تعجیلی واقعہ	۱۴۱
انبیاء کی عبادت کا انکار اور فقہ حنفیہ کا خط	۱۴۹
علماء حنفیان مدینہ و علماء حرمین شریفین	۱۵۴

Marfat.com

مضامین کتاب	صفحہ
مصنف شہاب کی بے بنیاد ڈینگ اور اس کا جواب	۱۶۳
مولانا عبدالقادر شلبی کے نام سے ایک جھوٹا خواب	۱۶۵
اکابر دیوبند کی عبارات کفریہ اور کید اول و ثانی	۱۶۸
چوتھے بہتان و پانچویں فریب کے جوابات	۱۷۱
محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق بحث	۱۷۸
نجدی کا پہلا عقیدہ اور دیوبندیوں کی موافقت	۱۸۳
دیابنہ دیوبندیہ کی شرکی و کفری تشبیہیں	۱۸۵
نجدی کا دوسرا عقیدہ اور دیوبندیوں کی تائید	۱۹۱
نجدی کا تیسرا عقیدہ اور دیوبندیوں کی موافقت	۱۹۳
" چوتھا " " تائید	۱۹۷
" پانچواں " " موافقت	۲۱۶
" چھٹا " " تائید	۲۱۸
" ساتواں " " موافقت	۲۲۱
" آٹھواں " " تائید	۲۲۶
" نواں " اور موافقت دیوبندیہ	۲۲۹
" دسواں " " "	۲۳۲
" گیارہواں " عقیدہ اور تائید دیوبندیہ	۲۳۵

مضامین کتاب	صفحہ
نجدی کا بارہواں عقیدہ اور دیوبندیوں کی موافقت	۲۳۸
ساتواں ٹھواں بہتان اور انکی حقیقت	۲۴۱
نواں دسواں بہتان اور انکی حقیقت	۲۴۳
گیارہواں تا پندرہواں بہتان اور انکی حقیقتیں	۲۴۵
باب ثانی اور عبارت تحذیر الناس کی بحث	۲۵۱
خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا کا آیات و احادیث سے ثبوت	۲۵۲
حضرت پر عبارت تحذیر کو جمع کر کے کفر بنا لینے کا جواب	۲۶۱
نانوتوی جب حضور کو آخری نبی مانتا تھا تو یہ کتابیں لکھی	۲۶۴
نانوتوی نے حضور صحابہ تابعین مفسرین کو دس گالیاں دیں	۲۷۶
دیوبندیوں کے نزدیک حدیث شرع نہیں قرآن کلام اللہ نہیں	۲۷۹
دیوبندیوں نے خدا کیلئے دس عیب ثابت کیے	۲۸۲
بحث بر فتوی گنگوہی و وقوع کذب باری	۲۸۴
گنگوہی کے اس فتوی کو جعلی کہنے کا جواب	۲۹۱
ایک شبہ اور اسکا جواب اور متضاد اقوال کیوں ہیں	۳۰۱
فصل مسلمان کذاب چند کذابوں کے جوابات	۳۰۷
کتب کلام و اشاعرہ و ماتریدیہ پر افترا کے جوابات	۳۱۳
کتب کلام سے امتناع کذب کے اثبات میں ۵ عبارات	۳۲۳

Marfat.com

مضامین کتاب	صفحہ
امکان کذب معتزلہ کے فرقہ مزداریہ کا مذہب ہے۔	۳۲۹
جہد المقل کی حقیقت اور جہالت اور صریح کذب	۳۳۱
استاد و شاگرد میں لتیا و اور چیلنج مناظرہ کا جواب	۳۳۷
فصل خامس عبارت براہین قاطعہ کی بحث	۳۴۲
التبرۃ للمعانی دون الالفاظ کی تفصیل اور معارضہ	۳۴۸
کسی مخبر عالم سے غلطی نہیں ہو سکتی اس کا جواب	۳۵۴
فصل سادس عبارت براہین پر پہلی بحث	۳۵۹
حضور کیلئے علم شعر کی نفی اور شعراء سے تقابل	۳۶۴
حضور کیلئے امور دینیہ کے علوم کا اثبات	۳۶۵
مصنف نے شیطان کیلئے جزئیات کونیہ کا علم مانا	۳۶۹
حضور کو جزئیات کونیہ کا علم اسکا قرآن و حدیث سے ثبوت	۳۷۱
شعر و کہانت و سحر کے علوم نہ نقطہ شان رسالت بلکہ الوہیت کے منافی	۳۷۷
لفظ علم کی تحقیق اور اسمیں جہالت اور رد	۳۸۱
فصل سابع اور عبارت براہین کی دوسری بحث	۳۸۸
عبارت براہین میں ذاتی و عطائی کا فرق اور بحث	۳۹۱
مصنف کا حدیث موضوع سے استدلال و خیانت	۴۰۲
چیلنج مناظرہ اور اس کی منظوری	۴۰۷
فصل ثامن اور عبارت حفظ الایمان کی بحث	۴۰۸

مضامین کتاب	صفحہ
عبارت حفظ الایمان قابل بیدتوضیح اور اسکا عربی ترجمہ	۴۱۰
مصنف کا اس عبارت کے انکار میں عجیب مغالطہ	۴۲۰
تھانوی کے نزدیک حضور کا تمام عالم عبد خادم تو عبد المصطفیٰ جانے	۴۲۴
تھانوی نے علوم لازم نبوت کو مانا اسکا کامل رد	۴۲۵
دیوبندی کی قرآن سے مقابلہ اور منصب امامت کے اقوال	۴۳۰
عبارت حفظ الایمان میں اطلاق عالم الغیب پر بحث ہے اسکا جواب	۴۳۹
بحث لفظ ایما کی اور مصنف اور بھنگی کا مقابلہ	۴۴۲
مماثلت کیلئے آیہ انما انا بشر مثلکم سے استدلال اور اسکا جواب	۴۴۸
قول امام ایمانی کا بیان جبریل کی تحقیق اور بحث	۴۵۲
بحث تشبیہ اور اسکا ایک جزیہ اور مطالبہ	۴۵۷
حضور کیلئے اسماء الہیہ علم الغیب کا اطلاق اور اسکی بحث	۴۶۳
علوم انبیاء یقینی و علوم اولیاء ظنی اور اسپر مکمل بحث	۴۷۵
نبی و غیر نبی کے فرق پر دلائل	۴۹۲
مطلق علم اور العلم المطلق و دیگر ابحاث متعلقہ	۴۹۶
دلائل و اثبات علم ما کان و ما یکون لحضور	۵۰۳
خاتمۃ الکتاب اور اہل اسلام سے مطالبہ	۵۱۰
مصنف شہاب کے جدید کفریات اور اسپر فتوی کفر	۵۱۴
مصنف شہاب پر خود دیوبند کا فتوے	۵۲۲

Marfat.com

مصنف کتاب ھذا احقاق الدین کی بعض مطبوعہ تصانیف

(۱) سیل الرشاد ملقب بہ رد بیمانی مسیلمہ :- مولوی ثمر نعلی تھانوی و مولوی عبدالشکور لکھنوی نے توحید اہلسنت کی ضرب کما حقہ اپنی مجموعی طاقتوں کے ساتھ کتاب سیف یمانی تیار کی تھی اور سارے مسائل مختلفہ فیہا پر نہایت دجل و فریب عبارات پیش کرکے اپنے عقائد و مسائل کی تائید کی تھی ہر وہابی کو یہ دعویٰ تھا کہ تا قیامت اہلسنت سے اسکا جواب نہ ہو سکے گا۔ اس لئے سیف یمانی کی دھجیاں اڑا دیں انکی کوششوں پر پانی پھیر دیا اور تمام شبہات و ضلالات وہابیہ کا پردہ فاش کر دیا انکے مایہ ناز سو سوالات کے مسکت جوابات دیئے جسکے پاس یہ کتاب ہو وہ وہابی مناظر کا دم بند کر سکتا ہے۔

عطر الکلام فی استحسان المولد والقیام :- مفتیان دیوبند نے میلاد شریف و قیام کے بدعت و حرام ہونے پر ایڑی چوٹی کے زور لگا کر ایک جمع کیا تھا۔ اس کتاب میں انکی ہر دلیل کا قاہر رد ہر جملہ کا مسکت جواب دیدیا گیا جسکو دیکھ کر مخالفوں کے حوصلے پست ہو گئے ہمتیں ٹوٹ گئیں اور پھر ہمیں میلاد و قیام کو آیات و احادیث اور اجماع و قیاس چاروں دلائل شرع سے ثابت کر دیا اور منکر اللہ کی حجت قائم کر دی یہ رسالہ جس کے پاس ہو وہ کسی سے دب نہیں سکتا۔

قول فیصل :- مخالفین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوین کریمین کے مسلمان و موحد ہونے پر مسلم شریف کی احادیث اور قول امام اعظم سے استدلال کیے تھے اس رسالہ میں ان احادیث اور قول امام کے مسکت جوابات دیکر ان کا مسلم و موحد ہونا دلائل کثیرہ سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے

اجمل المقال لعارف رویت ھلال :- اس میں رویت ہلال چھ طرق موجب کی تفاصیل اور تین وہ طریق جن سے رویت ہلال ثابت نہیں ہوتی انکے متن بیانات خصوصاً آلات جدید ٹیلیگرام ٹیلیفون ہلاؤڈ اسپیکر۔ ریڈیو۔ وائرلیس۔ ٹیلیویژن کی خبر کے احکام و شہادت کے شرائط و مسائل و ضروری ابحاث پر مشتمل ہے۔

فوٹو کا جواز در حق عازمان سفر حج :- اسمیں حج فرض کے ادا کرنے کیلئے فوٹو کا جواز نہایت زبردست دلائل سے ثابت کیا گیا ہے یہ رسالہ اسوقت نہایت ضروری ہے۔

ریاض الشہداء :- ذکر شہادت میں سوانح کربلا نہایت معتبر و مشہور کتاب تھی پر فن نثا میں تھی نظم کے دلدادہ پھر محتاج تھے تو اسی سوانح کربلا میں موقع بموقع اس کتاب کی غزلیں مسدس مرثیے مثنویات طے ہو گئے اب انکا مجموعہ بازدہ مجالس ہو گیا۔

ملنے کا پتہ :- ازھر بکڈپو آرام باغ ـــــ کراچی ۱

Marfat.com